خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر

خطباتِ
سورۃ فاتحہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

RS 200

حامد اکیڈمی
وزیرآباد - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

1

خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر

خطبات

سورة فاتحہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

حامد اکیڈمی وزیر آباد-پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	----------	خطبات سورۃ فاتحہ
مصنف	----------	عبدالستار حامد
سن طباعت	----------	اکتوبر 2000ء
تعداد	----------	ایک ہزار
کمپوزنگ	----------	سخاوت محمود
ناشر	----------	حامد اکیڈمی۔وزیر آباد
مطبع	----------	موٹروے پرنٹرز۔لاہور
قیمت	----------	

﴿ملنے کے پتے﴾

- حامد اکیڈمی' محلہ کٹڑہ مائی۔وزیر آباد
- آصف بکڈپو' مین بازار۔وزیر آباد
- مدینہ کتاب گھر' اردو بازار۔گوجرانوالہ
- مکتبہ نعمانیہ' اردو بازار۔گوجرانوالہ
- سبحانی اکیڈمی' حسن مارکیٹ' اردو بازار۔لاہور
- دارالفرقان الفضل مارکیٹ' اردو بازار۔لاہور
- نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ' اردو بازار۔لاہور
- المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ۔لاہور
- اسلامی اکادمی' اردو بازار۔لاہور
- مکتبہ رحمانیہ' اردو بازار۔لاہور
- مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ' اردو بازار۔لاہور
- فاروقی کتب خانہ' بیرون بوہڑ گیٹ۔ملتان
- مکتبہ اسلامیہ' بھوانہ بازار۔فیصل آباد
- مولانا عبدالمنان راسخ' دارالحدیث محمدیہ جلالپور روڈ۔حافظ آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
-1	فہرست	3
-2	اپنی بات	9
-3	مختصر تعارف	12
-4	انتساب	13
-5	دُعا	14
-6	سورۃ فاتحہ	15
-7	منظوم ترجمہ	16
-8	(۱) اللہ کی پناہ	17
-9	تعوذ سنت ہے	18
-10	تعوذ کی ضرورت	20
-11	پہلی وحی	22
-12	جاہلیت کا تعوذ	23
-13	بیت الخلاء اور تعوذ	26
-14	بد خوابی اور تعوذ	27
-15	غصہ اور تعوذ	28
-16	خواب میں ڈرنا	30
-17	دخول مسجد	32
-18	سفر اور تعوذ	33
-19	دشمن سے تعوذ	34
-20	زوال نعمت سے تعوذ	35
-21	برے اخلاق سے تعوذ	36
-22	بے نفع علم سے تعوذ	37
-23	متعدد تعوذات	38
-24	آغاز نماز اور تعوذ	40
-25	نماز کا سلام اور تعوذ	41
-26	قرآنی تعوذات	43
-27	جناب نوحؑ اور تعوذ	44
-28	حضرت موسیٰؑ اور تعوذ	47
-29	حضرت یوسفؑ اور تعوذ	49
-30	والدہ مریم کا تعوذ	51
-31	سیدہ مریم کا تعوذ	53
-32	کفار کے مقابلے میں تعوذ	53
-33	امام الانبیاء ﷺ کو حکم	54
-34	(۲) فضائل بسم اللہ	57
-35	احترام بسم اللہ	60
-36	پہلی تحریر	63
-37	فرشتوں کا وظیفہ	65
-38	شیطان کا رونا	67
-39	حضرت آدمؑ اور بسم اللہ	69
-40	حضرت نوحؑ اور بسم اللہ	70
-41	کشتی نوحؑ اور بسم اللہ	72
-42	حضرت ابراہیمؑ اور بسم اللہ	74
-43	حضرت موسیٰؑ اور بسم اللہ	77
-44	فرعون اور بسم اللہ	79
-45	حضرت سلیمانؑ اور بسم اللہ	81
-46	حضرت عیسیٰؑ اور بسم اللہ	86

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
47-	بسم اللہ کے انیس حروف	87
48-	ناتمام کام	89
49-	برکت ہی برکت	91
50-	چھہتر ہزار نیکیاں	93
51-	(۳) مسائل بسم اللہ	97
52-	گزشتہ خطبہ جمعہ میں	97
53-	پچیس مسائل	98
54-	گھر میں داخل ہونا	99
55-	گھر سے نکلنا	102
56-	مسجد میں داخل ہونا	104
57-	مسجد سے نکلنا	105
58-	بیت الخلاء میں جانا	107
59-	وضو کرنا	108
60-	بسم اللہ اور انگلیوں سے پانی	110
61-	وضو کروانا	112
62-	قرآنی سورت پڑھنا	114
63-	کھانا کھانا	115
64-	وظیفہ زوجیت	117
65-	جبرائیل کا دم	118
66-	دردوں کا علاج	120
67-	مٹی میں شفاء	121
68-	تحریر کا آغاز	123
69-	جانور ذبح کرنا	125
70-	نو مسلم کا ذبیحہ	126
71-	شکاری جانور چھوڑنا	127
72-	شکار کیلئے تیر پھینکنا	128
73-	جہاد پر جانا	129
74-	بسم اللہ اور زہر کا پیالہ	130
75-	سواری پر سوار ہونا	132
76-	سواری کا ٹھوکر کھانا	133
77-	دروازے وغیرہ بند کرنا	134
78-	بستر جھاڑنا اور سنوارنا	135
79-	صبح و شام کا وظیفہ	136
80-	میت کو دفنانا	137
81-	(۴) سورۃ فاتحہ کے فضائل	139
82-	تعارف سورۃ فاتحہ	140
83-	بے مثال سورت	142
84-	عرش کا خزانہ	147
85-	خاص فرشتہ کا خزانہ	149
86-	سارے قرآن سے افضل	151
87-	ذکر کی اقسام	152
88-	بچھو کے زہر کا دم	159
89-	پاگل پن کا دم	162
90-	سورۃ فاتحہ کی برکات	163
91-	اثر انگیزی کی شرائط	165
92-	(۵) اسمائے فاتحہ	167

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
93-	سورۃ فاتحہ کے نام	168
94-	فاتحۃ الکتاب	169
95-	السبع المثانی	174
96-	سورۃ الصلوٰۃ	176
97-	اشکال اور جواب	181
98-	کفار کا منصوبہ	183
99-	آیت اور حدیث میں تضاد	185
100-	امام اور مقتدی کی قراءت	188
101-	سورۃ الشفاء	190
102-	سورۃ الراقیہ	193
103-	سورۃ الکافیہ	194
104-	سورۃ الحمد	195
105-	سورۃ الدعاء	196
106-	سورۃ الاحسان	197
107-	اسماء فاتحہ کی فہرست	198
108-	(۶) حمد الٰہی	201
109-	بے حساب اجر	202
110-	جنت میں درخت	204
111-	حمد، احمد اور محمد ﷺ	206
112-	پانچ سورتوں کا آغاز	209
113-	عزت والی آیت	211
114-	حمد سے گناہ معاف	213
115-	مقامات حمد	215
116-	نیند سے بیداری پر	216
117-	بعد از طعام	219
118-	کھانے کے ہر نوالے پر	221
119-	چھینک آنے پر	222
120-	نیا لباس پہننے پر	224
121-	نیا چاند نظر آنے پر	225
122-	مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر	225
123-	سواری پر بیٹھ کر	227
124-	بیت الخلاء سے نکل کر	228
125-	بیٹے کی ولادت پر	228
126-	مصیبت سے نجات پر	231
127-	دینی علم ملنے پر	233
128-	ہر حالت میں حمد	234
129-	آٹھ حروف کی برکات	235
130-	اللہ تعالیٰ کے محبوب کلمات	236
131-	فرشتوں کی حمد	236
132-	اہل جنت کی حمد	237
133-	بے مثال حمد	238
134-	(۷) پروردگار عالم	241
135-	رب العالمین کا مفہوم	242
136-	بابرکت رب	245
137-	وہ رب العالمین	248
138-	ہابیل اور رب العالمین	250

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
139-	نوحؑ اور رب العالمین	252	162-	رحمت کا سوال	307
140-	ہودؑ اور رب العالمین	254	163-	رحمت ہی رحمت	310
141-	ابراہیمؑ اور رب العالمین	256	164-	رحمت کے نتائج	312
142-	رب کا تعارف	260	165-	(۹) جزا کا دن	315
143-	رسول رب العالمین	262	166-	تشریح الفاظ	315
144-	رب العالمین کیا ہے؟	265	167-	ہر چیز کا مالک	316
145-	جادوگر اور رب العالمین	268	168-	میں مالک ہوں	319
146-	ملکہ سباء اور رب العالمین	272	169-	یوم الدین کیا ہے؟	321
147-	رب العالمین پر پختہ یقین	274	170-	یوم الدین کے منکرین	323
148-	رب العالمین بزبان رحمۃ للعالمین	276	171-	ہڈیوں کو زندہ کرنا	324
149-	اہل جنت کا وظیفہ	278	172-	کہاں سے کہاں؟	326
150-	تیرا ہی ہے سہارا	279	173-	یوم الدین کا مذاق	328
151-	(۸) از حد مہربان	281	174-	قرآن مبین اور یوم الدین	330
152-	اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام	282	175-	یقیناً آئے گا وہ دن	333
153-	ذاتی نام اور خصوصیات	284	176-	کوئی کام نہ آئے گا	335
154-	رحمت کا مفہوم اور وسعت	286	177-	فاطمہ کو انتباہ	337
155-	قرآن اور رحمان ورحیم	289	178-	کافروں کی چیخ وپکار	339
156-	رحمان اور رحیم میں فرق	291	179-	یوم الدین کے پانچ سوال	341
157-	ماں سے زیادہ مہربان	294	180-	یوم الدین کا آنکھوں دیکھا حال	343
158-	میں نے معاف کر دیا	297	181-	(۱۰) عبادت الٰہی	345
159-	سورحمتیں	299	182-	آیت کی اہمیت	345
160-	رحمان کیا ہے؟	301	183-	تخاطب اور تخصیص	348
161-	یا رحمان! میری مدد فرما	303	184-	اللہ تعالیٰ کا حق	350

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
185-	عبادت کا مفہوم	354
186-	عبادت کی اقسام	356
187-	عبادت کے لائق	358
188-	عبادت کی حقیقت	360
189-	عبادت کی عملی صورت	363
190-	انبیاء کرام اور حکم عبادت	365
191-	جد الانبیاء اور عبادت الٰہ	369
192-	یعقوبؑ کی وصیت	371
193-	جیل میں تبلیغ	373
194-	پہلا حکم -- میری عبادت	376
195-	خاتم الانبیاء اور عبادت الٰہ	379
196-	(۱۱) استعانت الٰہی	381
197-	ظاہری اسباب اور استعانت	381
198-	اسباب کی حقیقت	385
199-	غلط فہمی کا ازالہ	387
200-	موسیٰؑ کا مدد کرنا	390
201-	راز فاش ہو گیا	391
202-	موسیٰ چاہ مدین پر	395
203-	موسیٰؑ کی استعانت	396
204-	یونسؑ کی استعانت	398
205-	گمراہ لوگ	402
206-	یعقوبؑ کا حزن	404
207-	یعقوبؑ کی استعانت	407
208-	سید الکونین کا استغاثہ	409
209-	خولہؓ کی فریاد	413
210-	(۱۲) صراط مستقیم	421
211-	صراط مستقیم کی اہمیت	421
212-	اعتراض اور جواب	423
213-	شیطان کا اعلان	425
214-	رحمان کا فرمان	426
215-	صراط مستقیم کیا ہے؟	427
216-	اسلام اور صراط مستقیم	429
217-	تہتر فرقے	431
218-	مذہبی نسبتیں	432
219-	اصحاب الحدیث	434
220-	دین ابراہیمؑ اور صراط مستقیم	436
221-	انبیاء کرام اور صراط مستقیم	439
222-	عیسیٰؑ اور صراط مستقیم	441
223-	محمد مصطفیٰؐ اور صراط مستقیم	442
224-	صحابہ کرام اور صراط مستقیم	444
225-	صراط مستقیم کے بنیادی اصول	448
226-	عقیدۂ توحید	448
227-	اتباع رسول ﷺ	450
228-	دیگر اہم اصول	452
229-	(۱۳) انعام یافتگان	455
230-	تمہیدی کلمات	455

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
231-	انعام یافتہ لوگ	457	255-	یہود کی خرابیاں	513
232-	دعاء مصطفی ﷺ	460	256-	گمراہ لوگ	515
233-	انعام یافتگان کے رفقاء	462	257-	گمراہی کی اقسام	518
234-	انبیاء کا راستہ	465	258-	ہدایت کا راستہ	520
235-	جدالانبیاء کا راستہ	470	259-	مسلمانوں کا حال	522
236-	امام الانبیاء ﷺ کا راستہ	470	260-	(۱۵) فضائل و مسائل آمین	525
237-	صدیقین کا راستہ	474	261-	آمین کا معنی	525
238-	ابوبکر صدیق کا راستہ	478	262-	دعاء کی مہر	527
239-	شہداء کا راستہ	483	263-	تمام گناہ معاف	529
240-	صلحاء کا راستہ	486	264-	محبوب خدا	531
241-	(۱۴) مغضوب اور گمراہ	491	265-	آمین سے حسد	532
242-	تمہیدی کلمات	492	266-	تین خاص تحفے	533
243-	غضب کا مفہوم	493	267-	ہارون کی آمین	534
244-	اسباب غضب	494	268-	امام الرسل کی آمین	536
245-	شرک	495	269-	صحابہ کی آمین	540
246-	کفر	497	270-	آمین بالجہر	543
247-	ارتداد	499	271-	پہلی حدیث	544
248-	نفاق	500	272-	دوسری حدیث	546
249-	مخالفت رسول	501	273-	تیسری حدیث	548
250-	حجت بازی	505	274-	چوتھی حدیث	550
251-	ناشکری	505	275-	پانچویں حدیث	551
252-	قتل عمد	508	276-	آمین کی گونج	552
253-	جہاد سے فرار	511	277-	نبی ﷺ دیاں سنتاں	554

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقف منجانب وکٹوریہ
اس کتاب کا ھدیہ لینا اور دینا
جائز نہیں

اپنی بات

قرآن عزیز فرقانِ حمید اللہ علیم و خبیر کا کلام بلیغ ہے- یہ رب العزت کی حاکمیت و برتری کا اعلان اور قوموں کے عروج وزوال کی داستان ہے- یہ کتاب مبین اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی لازوال قربانیوں کا اعتراف نامہ اور مغضوب قوموں کا عبرت نامہ ہے- اسے پڑھنا باعث ثواب' سمجھنا باعث ہدایت اور عمل کرنا باعث نجات ہے- قرآن حکیم قیامت تک کے انسانوں کے لئے رشد و ہدایت کا منبع اور علم و حکمت کا مرکز ہے- یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جو اپنے زمانہ نزول سے لیکر آج تک عقیدت و محبت کا محور رہی ہے اور ہر دور کے اہل علم نے اپنے ذوق اور وجدان کے مطابق اس کی تعبیر و تفسیر کا فریضہ سرانجام دیا ہے-

ہم نے علمی بے بضاعتی اور فن تفسیر کے اسرار و رموز سے عدم واقفیت کے باوجود اپنے باذوق سامعین کو قرآنی علوم و معارف سے آگاہ کرنے اور عوام کے دلوں میں مطالعہ قرآن کا اشتیاق پیدا کرنے کی غرض سے مارچ 1993ء میں "قلب القرآن" سورۃ یٰسین سے خطبات جمعہ میں قرآنی سورتوں کی توضیح وتذکیر کا سلسلہ شروع کیا- اللہ رحیم و کریم کا بے انتہا شکر ہے کہ اب تک وقفے وقفے سے خطبات جمعہ میں مندرجہ ذیل سورتوں کی توضیح و تفسیر بیان کی جا چکی ہیں اور ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورتوں کے خطبات کتابی شکل میں شائع ہو کر سندِ قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔

1- خطبات سورۃ یوسف	(20 خطبات)
2- خطبات سورۃ مریم	(20 خطبات)
3- خطبات سورۃ یٰسین	(12 خطبات)
4- خطبات سورۃ کہف	(20 خطبات)
5- خطبات سورۃ نور	(20 خطبات)
6- توضیح سورۃ التکاثر	

اس کے علاوہ رمضان المبارک کے مسائل واحکام پر ایک کتاب "**انوار رمضان**" شائع کی گئی ہے جو بجا طور پر عوام و خواص سے داد تحسین حاصل کر چکی ہے۔

اُمّ القرآن سورۃ فاتحہ کے خطبات کا آغاز جولائی 1998ء میں ہوا۔ اور بتوفیق الٰہی پندرہ خطبات میں اس عظیم المرتبت اور بابرکت سورۃ کی توضیح مکمل ہوئی۔ اس عظیم الشان سورۃ کے خطبات کو تحریری شکل دینے کا کام دو تین خطبات تک تو ساتھ ہوتا رہا۔ پھر اچانک ایسی ذہنی اور فکری بندش ہوئی کہ ڈیڑھ سال تک ایک حرف بھی نہ لکھا جا سکا۔ اس دوران طبیعت سخت بے چین و بے قرار رہی اور تنظیمی مصروفیات اور مشاغل نے ایسا گھیرا کہ بسا اوقات ذہن میں خیال آتا کہ شاید تحریر و تالیف کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہو۔ بہت سارے مخلص احباب صورت حال کا علم ہونے پر رنجیدہ ہوتے اور باقی مصروفیات کم کر کے تحریری کام پر زیادہ توجہ دینے کا بالاصرار مطالبہ کرتے رہے۔ خصوصاً استاذ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اعظم صاحب مدظلہ العالی' میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخلص رفیق حکیم محمد عتیق الرحمٰن صاحب اور محترم جناب عبدالرشید عراقی صاحب تو ہر ملاقات پر کام کی نوعیت اور رفتار دریافت کرتے اور خطبات سورۃ فاتحہ کی جلد تکمیل کا تقاضا کرتے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل واحسان ہوا کہ ایک عرصے کے بعد طبیعت تحریری کام پر پھر آمادہ ہوئی اور تین ماہ کی مسلسل محنت شاقہ سے کتاب کا مسودہ تیار ہو گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ۔

معزز قارئین! سورۃ فاتحہ قرآن حکیم کا دیباچہ اور کتاب الٰہی کے وسیع مضامین کا خلاصہ ہے۔ اس کی رفعت و منزلت اور شوکت و عظمت کیلئے یہی کافی ہے کہ اسلام کے اہم ستون "نماز" کی ہر رکعت میں ہر نمازی کیلئے اس کی قرأت و تلاوت کو لازمی اور ضروری قرار دیا گیا ہے اور یہ سورت عظیمہ موت کے سوا ہر بیماری کی شفاء بنا کر نازل کی گئی ہے۔ اس فقید المثال سورۃ کے مفاہیم کو سمجھتے ہوئے شوق و محبت سے اس کی تلاوت کرنیوالا بڑا خوش قسمت، نیک بخت اور سعادت مند ہے۔

ہم نے اس سورتِ مقدسہ کے خطبات میں عوام کو دقیق تفسیری نکات میں الجھانے سے گریز کرتے ہوئے عام فہم اور سادہ انداز میں قرآنی احکام سمجھانے اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس محنت کو مقبول و منظور فرما کر آخرت کی نجات کا ذریعہ بنائے اور اسے قبولیت عامہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

راقم

عبدالستار حامد

خطیب جامع مسجد توحیدیہ اہلحدیث۔ وزیر آباد

۴۔ ربیع الاول ۱۴۲۱ ہجری

۸۔ جون ۲۰۰۰ء بروز جمعرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصنف کا مختصر تعارف

نام	:	عبدالستار حامد
ولدیت	:	حاجی نیک محمد رحمہ اللہ تعالیٰ
تاریخ ولادت	:	18 فروری 1960ء
جائے ولادت	:	منڈی ڈھلیاں ضلع شیخوپورہ
تعلیمی کوائف	:	O فاضل جامعہ اسلامیہ - گوجرانوالہ
		O فاضل وفاق المدارس السلفیہ - پاکستان
		O ایم اے اسلامیات (پنجاب یونیورسٹی)
		O فاضل عربی (لاہور بورڈ)
اساتذہ کرام	:	☆ امام المحدثین حضرت مولانا ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ تعالیٰ
		☆ شیخ الادب حضرت قاری محمد یحییٰ خان بھوجیانی رحمہ اللہ تعالیٰ
		☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اعظم دامت برکاتہم العالیہ
		☆ استاذ العلماء مولانا حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ تعالیٰ
موجودہ ذمہ داری	:	O- خطیب جامع مسجد توحیدیہ اہلحدیث سوزیر آباد
		O- لیکچرر مولانا ظفر علی خان گورنمنٹ ڈگری کالج وزیر آباد
تالیفات	:	1- خطبات سورۃ یوسف — 2- خطبات سورۃ مریم
		3- خطبات سورۃ یٰسین — 4- خطبات سورۃ کہف
		5- خطبات سورۃ نور — 6- خطبات سورۃ فاتحہ
		7- انوار رمضان — 8- توضیح سورۃ التکاثر
		9- خطبات سیرۃ مصطفیٰ — 10- اسلامی وظائف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

میں اپنی اس کاوش "خطبات سورۃ فاتحہ" کو

"علم" کی راہ دکھلانے والے۔

"عمل" کی رغبت دلانے والے۔

"محنت" کا سبق پڑھانے والے۔

"رہنمائی" کا حق ادا فرمانے والے۔

"مشکلات" میں حوصلہ دلانے والے۔

مشفق و مہربان استاذ شیخ الحدیث حضرۃ مولانا

محمد اعظم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

کے نام معنون کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت عطا فرمائے اور آپ علم و عمل کی شمع کو اسی طرح تادیر روشن رکھیں۔

آمین یارب العالمین

عبد الستار حامد

10.6.2000

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُعا

رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْاَخْطَأْنَا

بخش دے یارب ہماری بھول چوک
کر ہمارے ساتھ اچھا ہی سلوک

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ
الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ
اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۵﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ
الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ
الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

آمِیۡن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منظوم ترجمہ سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

محامد' حمد اور تحمید سب اسکو ہی زیبا ہے   جو اپنی ذات اور اوصاف میں واحد ہے یکتا ہے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وہی خالق' وہی سانچے میں سب کو ڈھالنے والا   وہی رازق' وہی دونوں جہاں کو پالنے والا

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت مہرباں ہے' اس کو ہر اک سے محبت ہے   وہ سب پر رحم کرتا ہے جہاں بھی جتنی خلقت ہے

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

وہی بس حشر کے دن مالک و مختار ہے یکتا   جو چاہا کر دیا اس نے' جو چاہے گا وہی ہو گا

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

فقط اک بس تیرے ہی سامنے ہم سر جھکاتے ہیں   تجھی سے ہم مدد چاہیں' تجھی سے فیض پاتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

ہمیں تو راہ سیدھی پر ہمیشہ گامزن رکھنا   اور اپنی ہی رضا جوئی میں ہم سب کو مگن رکھنا

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

نوازا ہے جنہیں تو نے' انہیں کی راہ پر رکھنا   غضب جن پر ہوا ہے' ان سے ہم کو پر حذر رکھنا

وَلَا الضَّآلِّيْنَ

ہمیں گمراہ لوگوں سے بچا لینا خداوندا   قریب آنے نہ دینا یاخدا ابلیس کا پھندا

آمِيْن

یہی مقصود ہے اپنا' یہی ہے التجا یارب
قبولِ بارگہ ہوجائے صائم کی دعا یارب

از صائم کرنالی -- وزیر آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر-۱

اللہ کی پناہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ- اَمَّا بَعْدُ - فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○فَاِذَا قَرَءْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○(سورۃ نحل آیت نمبر ۹۸)

﴿ترجمہ﴾ پس جب تم قرآن مجید پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو-

ہر قسم کی تعریفات' تحمیدات اور تمجیدات خالق ارض و سماء اللہ وحدہ لاشریک کیلئے ہیں-جس ذات رحیم و کریم نے ہمیں سب سے افضل' اشرف' اعلیٰ اور احسن تخلیق فرمایا-یعنی ہمیں انسان بنایا اور کائنات کی ہر چیز کو ہمارے لئے اور ہمیں اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ○

(سورۃ ذاریات آیت نمبر ۵۶)

﴿ترجمہ﴾ اور ہم نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے ؎

جانور پیدا کئے تیری رضا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
سارا جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

رب العزت کی بے پناہ حمد و ثناء اور تعریف و تسبیح کے بعد ان گنت' لاتعداد' بے شمار و بے حساب درود و سلام امام الانبیاء' سید الاتقیاء' قدوۃ الصلحاء' شافع روز جزا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس و اطہر پر جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا-اور آپ کے ترحم اور حُسن خلق کی بدولت آپ کی جان کے دشمن آپ کے جان نثار' فداکار اور فرمانبردار بن گئے- وہ رسول معظم'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرورِ عالم، پیغمبر اکرم ﷺ جو ـ

نام میں اعلیٰ، کام میں بالا سب سے نرالا کملی والا
دامنِ حق و امانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عابد و اعبد، زاہد و ازہد، ماجد و امجد، حامد و احمد
عظمت بے پایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

علم میں اعلم، فہم میں افہم، قول میں احکم، فعل میں اکرم
جاری ہے فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ہدایت، شمع صداقت، ماہِ امانت، مہر دیانت
اللہ اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس عظیم المرتبت، جلیل القدر اور خاتم النبیین پیغمبر ﷺ کی اتباع ذریعہ نجات اور ان کی نافرمانی وجہ عذاب ہے اور اس امر میں کسی قسم کے شک و شبہے کی گنجائش نہیں ہے کہ ـ

اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا
گلے میں پہن لو کُرتا محمد ﷺ کی غلامی کا

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہر قسم کے اختلافات، تنازعات اور امتیازات کو ختم کر کے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان بردار بننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

تعوذ سنت ہے محترم حضرات! اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ آج سے ہم خطبات جمعہ میں امّ القرآن، سبع مثانی یعنی سورۃ الفاتحہ کی تشریح و توضیح شروع کر رہے ہیں۔ قرآن حکیم کے چودھویں سپارے، سورۃ نحل کی جو آیت مبارکہ، مقدسہ، مطہرہ، منورہ، مشرفہ، معظمہ اور مکرمہ باترجمہ تلاوت کی گئی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی قراءت و تلاوت سے قبل ”اعوذ باللہ“ پڑھنے یعنی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کا حکم فرمایا ہے- ارشاد ربانی ہے-

فَاِذَا قَرَءْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ○

﴿ترجمہ﴾ پس جب آپ قرآن مجید کی قراءت کرنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کریں-

اکثر اہل علم کے نزدیک تلاوت قرآن مجید سے قبل شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرنا "سنت" ہے- لہذا آج کے خطبے میں ہم صرف "اعوذ باللہ" کے مسائل کا تذکرہ کریں گے- اس کے بعد "بسم اللہ" کے فضائل و مسائل بیان ہوں گے جو کہ سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت ہے پس اس سے سورۃ فاتحہ کی تفسیر و تشریح شروع ہو جائے گی-

علماء کرام اور فقہائے عظام کی اصطلاح میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کے لئے "تعوذ" کا لفظ بولا جاتا ہے- یعنی جب کوئی شخص تعوذ کا لفظ بولتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے- اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ - اس تفسیری اصطلاح کے مطابق ہم اپنی گفتگو میں بار بار پوری اعوذ باللہ پڑھنے کی بجائے "تعوذ" کا لفظ ہی استعمال کریں گے- انشاء اللہ-

قرآن حکیم کی متعدد آیات میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے-

ارشاد الٰہی ہے- وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ - اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۲۰۰)

﴿ترجمہ﴾ اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو "اعوذ باللہ" پڑھا کریں- بے شک وہ خوب سننے والا اچھی طرح جاننے والا ہے-

یعنی اگر شیطان تمہیں غلط راستے پر ڈالنے کی کوشش کرے- آپ کے ذہن اور دل میں وساوس پیدا کرے، آپ کو صراط مستقیم سے صراط جحیم کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے جانا چاہے تو آپ اس ایمان دشمن سے بچنے کیلئے' اسکے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے اور اس کی چالوں سے اپنے آپ کو اور اپنے ایمان کو مصئون و مامون رکھنے کے لئے پڑھ لیا کریں۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

قرآن عزیز کے چوبیسویں سپارے میں اسی بات کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا ہے

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ - اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○ (سورۃ حم السجدہ آیت نمبر ۳۶)

﴿ترجمہ﴾ اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔ بے شک وہ بہت ہی سننے والا' جاننے والا ہے۔

﴿**تعوذ کی ضرورت**﴾ انسان کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر سرانجام نہیں دے سکتا۔ کوئی شخص چاہے وہ کتنا ہی نیک' پرہیزگار' عبادت گزار' یا طاقتور' باہمت اور بہادر کیوں نہ ہو۔ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں نے فلاں کام اللہ تعالیٰ کی مدد' توفیق اور فضل کے بغیر سرانجام دیا ہے۔ بلکہ انسان تو ہر ہر قدم پر نصرت الٰہی کا محتاج اور امداد خداوندی کا طلب گار ہوتا ہے۔ خاص طور پر انسان جب کوئی نیک عمل کرنیکا ارادہ کرے تو شیطان اسے مختلف طریقوں' حیلوں اور وسوسوں کے ذریعہ نیکی کے کام سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب آدمی نماز کی تیاری کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اسکے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ ابھی نماز کی جماعت کھڑی ہونے میں کافی وقت ہے۔ کوئی بات نہیں۔ جماعت کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے ذرا یہ کام کر لیں پھر پوری تسلی اور اطمینان سے نماز پڑھ لینا۔ انہیں خیالات میں جب جماعت ہو جاتی ہے تو شیطانی وساوس کا انداز بدل جاتا ہے اب وہ انسانی قلب و ذہن پر اس انداز سے حملہ آور ہوتا ہے کہ جماعت تو ہو چکی۔ اب اکیلے ہی پڑھنی ہے۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔ ابھی نماز پڑھ لینا۔ انہی وسواس اور احساسات میں جب نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے تو اب انسان جلدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلدی وضو کرتا ہے - الٹی سیدھی رکعتیں پڑھتا ہے - فرمان مصطفیٰ ﷺ کے مطابق کوّے کی طرح ٹھونگیں مارتا ہے اور اپنے ہاں سمجھتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر دیا ہے - جبکہ در حقیقت اس کی یہ نماز غیر مقبول اور نامنظور ہوتی ہے - اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں فرمایا ہے کہ

اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۝ (سورۃ فاطر آیت نمبر ۶)

﴿ترجمہ﴾ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے - تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو -

حضرات گرامی! ہم کوئی بھی نیک عمل کرنے کا ارادہ کریں تو شیطان کی سر توڑ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح ہمیں نیکی سے دور رکھا جائے - صدقات و خیرات کی طرف توجہ کرنے پر شیطانی وساوس کا اسلوب اور دل و دماغ پر اسکے حملے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دل میں خیال پیدا کرتا ہے - آپ یہاں خرچ کر رہے ہیں - ان پیسوں سے گھر کی فلاں چیز خریدی جاسکتی ہے - اس رقم سے بچوں کے کپڑے تیار ہو سکتے ہیں - اس جمع پونجی سے بیگم کے زیورات تیار ہو سکتے ہیں - انہی پیسوں سے کاروبار کو وسعت دی جاسکتی ہے - لہذا تم اس خون پسینے کی کمائی کو یونہی "راہ للہ" خرچ نہ کرو - بلکہ سنبھال کر رکھو - تاکہ آڑے وقت میں کام آئے - الغرض شیطان اسی طرح کے بیسیوں خیالات انسانی ذہن میں ڈالتا اور اسے نیکی سے دور رکھنے اور اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے - جب انسان شیطانی چالوں میں آجاتا ہے اور نیکی کی سعادت سے محروم ہو جاتا ہے تو شیطان خوش ہوتا ہے اور اپنے مقصد میں کامیابی پر نازاں ہوتا ہے - اسی لئے اہل ایمان کو تعلیم دی گئی ہے کہ ہر اچھا' نیک اور صالح عمل شروع کرنے سے پہلے شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کریں - تاکہ شیطانی اثرات سے محفوظ رہ سکیں - اور پوری توجہ اور انہماک سے نیکی کا کام سرانجام دے سکیں -

قرآن مجید' فرقان حمید کی تلاوت و قراءت بھی چونکہ بہت بڑی نیکی'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظیم سعادت اور رب العزت کے دربار عالی شان سے ثواب حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔اس لئے حکم الٰہی ہے کہ جب تم قرآن حکیم کی تلاوت کا ارادہ کرو۔تو شیطانی وسوسوں اور ابلیسی حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے رب العزت کی پناہ طلب کر لیا کرو۔ارشاد الٰہی ہے۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

﴿ترجمہ﴾ پس جب تم قرآن عزیز کی تلاوت شروع کرو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کر لیا کرو۔

جب کوئی شخص اپنی زبان سے تعوذ کے کلمات ادا کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتا ہے کہ مولائے کریم! میں بذات خود شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ہاں۔اگر تیرا فضل' کرم اور احسان میرے شامل حال ہو تو میں شیطانی وساوس سے بچ سکتا ہوں۔لہذا میری تیرے دربار میں استدعا' التجا اور دعا ہے کہ تو مجھے میرے شدید دشمن شیطان سے اپنی پناہ نصیب فرما۔تاکہ میں پوری یکسوئی اور دلجمعی سے عبادت' تلاوت اور نیکی کا کام سر انجام دے سکوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو شیطانی حملوں اور وسوسوں سے محفوظ فرمائے اور پوری لگن' شوق' ذوق' محبت اور خلوص سے قرآن حکیم کی تلاوت کرنے' کلام الٰہی کو سمجھنے اور قرآنی احکام پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

﴿**پہلی وحی**﴾ مشہور مفسر قرآن امام ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل فرمائی ہے کہ نبی مکرم' رسول معظم' سرور عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر جو سب سے پہلی وحی نازل فرمائی گئی۔وہ "تعوذ" تھی۔

اعلان نبوت سے قبل رسول محترم ﷺ اکثر اوقات سامان خورد و نوش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہمراہ غار حراء میں تشریف لے جاتے اور کئی کئی دن وہاں مصروف عبادت رہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ تخلیقات الٰہی پر غور و خوض فرماتے۔ مشرکین مکہ کے شرکیہ اعمال پر اظہار تاسف فرماتے اور قرب الٰہی کے حصول کی کوشش فرماتے۔

آنحضرت ﷺ کی عمر مبارک تقریباً چالیس سال تھی اور رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تھا اور اس ماہ مبارک کی پچیسویں رات تھی۔ اور آپ ﷺ حسب معمول اللہ تعالیٰ کے ذکر اور ریاضت میں مصروف تھے کہ سید الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور نہایت ادب و احترام سے آپ کی ذات گرامی پر وحی نازل فرمائی اور عرض کیا۔ اِستَعِذْ۔ اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرمائیے۔ آپ ﷺ کی زبان اقدس سے جو الفاظ ادا ہوئے۔ وہ یہ تھے۔ اَستَعِیذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ۔ کہ میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ جو سب کچھ سننے والا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اعوذ باللہ کے بعد پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے بحکم الٰہی آپ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھائی اور سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیات مقدسات آپکے قلب اطہر پر نازل فرمائیں۔ حکم ہوا۔

اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَءْ وَرَبُّكَ الْاَ كْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۝

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر) اپنے رب کا نام لے کر پڑھیے جس نے (تمام کائنات کو) پیدا فرمایا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ آپ پڑھیے۔ آپ کا رب بڑے کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ جس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

﴿جاہلیت کا تعوذ﴾ نبی اکرم، رسول محترم، حضرت محمد ﷺ کی بعثت و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف آوری سے قبل زمانہ جاہلیت میں یہ عام رواج' رسم اور طریقہ تھا کہ اہل عرب خصوصاً مشرکین مکہ جب کسی جنگل' ویرانے یا دہشت زدہ جگہ سے گزرتے یا ایسے مقامات پر دوران سفر قیام کرتے تو اس مقام کے بڑے "جن" کی پناہ طلب کرتے اور اسے پکار کر یوں ندا کرتے کہ ہم اس علاقے کے سردار اور رئیس کی پناہ میں آتے ہیں۔ کفار عرب کا خیال یہ تھا کہ اس طرح رئیس جنگل کی پناہ طلب کرنے سے ہم ہر قسم کی ایذاء' تکلیف اور شر سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ قرآن حکیم زمانہ جاہلیت کے اس تعوذ اور مشرکین کی پناہ طلبی کا ذکر ان الفاظ میں فرماتا ہے۔

وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا○(سورۃ جن آیت نمبر ۶)

﴿ترجمہ﴾اور حقیقت یہ ہے کہ بعض انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔

یعنی پہلے جنات انسانوں سے ان کی عظمت' احترام اور بزرگی کی وجہ سے ڈرا کرتے تھے اور جس جنگل یا ویرانے میں انسان وارد ہوتے۔ جنات وہاں سے بھاگ جاتے اور انسانوں کیلئے جگہ خالی کر دیتے تھے۔ جب اہل شرک نے جنوں سے پناہ طلب کرنا شروع کر دی تو جنات نے سمجھا کہ یہ تو خود ہم سے ڈرتے ہیں اس لئے ہمیں ان سے خوف زدہ ہونے اور ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس طرح انہوں نے انسانوں کو مختلف طریقوں سے ستانا اور پریشان کرنا شروع کر دیا۔

بعض مفسرین کا قول ہے کہ سب سے پہلے یمن والوں نے جنات کی پناہ طلب کرنا شروع کی۔ پھر آہستہ آہستہ یہ رسم سارے عرب میں پھیل گئی اور لوگ جنات کی پناہ طلب کرنے لگے۔

بڑے افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ اس دور کے بعض کلمہ گو حضرات بھی زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح جنات کو پکارتے ان کے نام کی نیازیں دیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انہیں نافع اور ضار یعنی نفع پہنچانے اور نقصان کرنے کے اختیارات کا مالک سمجھتے ہیں۔ جبکہ اسلام نے جاہلیت کی ان تمام رسموں' رواجوں اور طریقوں کو مٹا کر صرف اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے' اسی کو کلی اختیارات کا مالک سمجھنے اور اسی کو پکارنے کا حکم دیا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسلمان آدمی کسی وقت ان حالات سے دوچار ہو کہ اسے ویران جگہ' جنگل یا کسی بے آباد علاقے میں رات گزارنا پڑے۔ ہر طرف اندھیرا اور سناٹا ہو اور وہ خوف کے مارے کانپ رہا ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے۔ اس بارے میں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رہنمائی موجود ہے۔ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ نَّزَلَ مَنْزِلاً فَقَالَ "اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" لَمْ يَضُرُّهٗ شَيْءٌ" (صحیح مسلم صفحہ ۳۴۷ جلد ۲ باب الدعوات والتعوذ)

یعنی جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ میں اللہ تعالیٰ کے کلمات کے ساتھ اس کی پیدا کردہ ہر شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسنون دعائیں پڑھنے اور یاد کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

حضرات محترم! یوں تو انسان شیطانی اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ہر وقت' ہر لمحہ اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی مدد' اس کی نصرت اور ذات الٰہی کی پناہ کا محتاج ہے۔ لیکن بعض مواقع جہاں شیطانی حملوں اور وسوسوں کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ وہاں بطور خاص انسان کو اللہ رب العزت کی پناہ طلب کرنے اور تعوذ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہم انتہائی اختصار سے ان مقامات کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مواقع پر تعوذات کی دعائیں اور الفاظ آپ کے گوش گزار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں -اور آپ سے درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ آپ ان مسنون الفاظ کو یاد فرمائیں اور حسب موقع اپنی زبان سے ان کلمات کو ادا کر کے شیطانی وساوس سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں اور سنت رسول ﷺ پر عمل کا ثواب بھی حاصل کریں اور شیاطین جن وانس کی شرارتوں سے محفوظ و مامون رہیں- اللہ ارحم الراحمین ہم سب کو زندگی کے ہر معاملے میں رسول محترم ﷺ کے طریقوں کو اپنانے کی سعادت نصیب فرمائے- آمین-

﴿**بیت الخلاء اور تعوذ**﴾ رفع حاجت کیلئے انسان جب بیت الخلاء میں داخل ہوتا یا باہر کھلی فضا میں جاتا ہے تو اسے جسم کے ان حصوں سے بھی کپڑا اٹھانا پڑتا ہے- کہ عام حالات میں ان حصوں کو برہنہ کرنا انسانی عادات کے منافی اور شرم وحیا کے خلاف سمجھا جاتا ہے- اس برہنگی کی حالت میں شیطانی حملوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور شیطان کیلئے انسان کو ورغلانا اور وساوس میں مبتلا کرنا آسان ہو جاتا ہے- اسی لئے ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے رفع حاجت کے لئے جسم کے مخصوص حصوں سے کپڑا اٹھانے یا بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل ایسے الفاظ ادا کرنے کا حکم دیا ہے- جن میں انسان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے ذات عظیم! مجھے ان حالات میں شیطان کے اثرات سے محفوظ و مصئون فرما-

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ کلمات ادا فرماتے- اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ -- (صحیح بخاری صفحہ ۲۶ جلد اول کتاب الوضوء)

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں نر اور مادہ شیاطین سے تیری پناہ میں آتا ہوں-

معزز حضرات! اس مختصر دعا کو یاد فرمالیجئے اور جب بھی بیت الخلاء میں جانے کی ضرورت ہو تو وہاں داخل ہونے سے قبل ان الفاظ کو اپنی زبان سے ادا کر لیجئے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعوذ کی برکت سے اللہ تعالیٰ شیطانی اثرات سے محفوظ فرمائے گا۔

﴿ بد خوابی اور تعوذ ﴾ بعض اوقات حالت نیند میں انسان کو بڑے عجیب و غریب قسم کے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ کئی دفعہ آدمی ان خوابوں کی وجہ سے خوف زدہ اور پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ رسول محترم ﷺ نے اس بد خوابی کا علاج بھی "تعوذ" ہی بتلایا ہے۔ ارشاد رسول ہے۔

إِذَا رَءٰى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَءٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

(صحیح بخاری ۱۰۳۴ جلد ۲ کتاب التعبیر' باب الرؤیا من اللہ)

﴿ترجمہ﴾ جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو "الحمد للہ" کہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اگر چاہے تو لوگوں کے سامنے اس خواب کا ذکر بھی کر دے اور جب ناپسندیدہ' شیطانی اور ڈراؤنا خواب دیکھے تو 'أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔ اور کسی کے سامنے اس کا ذکر نہ کرے تو انشاء اللہ اسے کوئی ضرر اور نقصان نہیں پہنچے گا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں آنحضرت ﷺ نے بد خوابی کے موقع پر " أَعُوْذُ بِاللّٰهِ " پڑھنے کے ساتھ ساتھ بائیں جانب تھوکنے کا بھی حکم فرمایا ہے اور صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث مقدسہ میں ہے کہ بد خوابی کے وقت آدمی تین دفعہ " أَعُوْذُ بِاللّٰهِ" پڑھے۔ بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اپنی کروٹ تبدیل کر لے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۲۴۱ جلد ۲ کتاب الرؤیا)

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان احادیث مبارکات کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ جس شخص کو برے اور فاسد خواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتے ہوں اسے چار چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے۔
1۔ شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے یعنی ۔اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے۔
2۔ برے خواب سے اللہ رب العزت کی پناہ مانگے۔
3۔ جونہی آنکھ کھلے تو فوراً بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے۔
4۔ برے خواب کو کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔

عزیزان گرامی! شیطان' انسان کا ازلی اور ابدی دشمن ہے۔ وہ انسان کو غمگین' پریشان اور رنجیدہ کرنے کیلئے خواب کی حالت میں پراگندہ خیالات اور وساوس پیدا کرتا ہے۔ اس لئے محسن کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کو بدخوابی کا علاج یہ بتایا کہ جونہی خواب میں برے خیالات کی آمد ہو' آدمی فوراً پڑھنا شروع کردے ۔اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ○

غصہ اور تعوذ حضرات محترم! غصہ اور غضب انسان کے لئے سخت نقصان دہ اور اذیت کا باعث ہیں۔ حالت غصہ میں انسان نا معلوم کیا کیا الفاظ اپنی زبان سے ادا کر جاتا ہے۔ اور شیطان بھی انسان کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غصے کی حالت میں اسے ورغلانے کی کوشش کرتا ہے۔ ابلیس کی سر توڑ کوشش ہوتی ہے کہ انسان سلوک' اتفاق اور اتحاد سے زندگی نہ گزار سکیں۔ بلکہ ہمیشہ اختلاف' انتشار اور منافرت کا شکار رہیں۔ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے شیطان انسان کو غصہ دلاتا اور پھر غصے کی حالت میں اس کے منہ سے ایسی باتیں نکلوا دیتا ہے کہ جس سے معاشرے میں افتراق و اختلاف بڑھتا ہے اور شیطان انسانوں کو آپس میں لڑا کر خوش ہوتا اور مسرت کا اظہار کرتا ہے۔

اسی لئے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے غصے کو پی جانے' درگزر اور معاف کرنے کی رغبت دلائی ہے۔ اور قرآن حکیم نے بھی اہل تقویٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامات اور نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ۔ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۔ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں ۔ یعنی اللہ والوں کے اوصاف حمیدہ میں سے غصے کو پی جانا' ایک عمدہ وصف اور لوگوں کو معاف کر دینا اعلیٰ خوبی ہے ۔

تاہم اگر کسی وقت انسان کو غصہ آجائے تو رسول محترم ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ جونہی کوئی شخص خود کو غصہ کی حالت میں محسوس کرے تو فوراً پکار اٹھے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو شخص آپس میں جھگڑ پڑے ۔ یہاں تک کہ نوبت گالی گلوچ تک پہنچ گئی ۔ اور غصہ انکے چہروں سے ٹپکنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے انکی اس غضب ناک صورت حال کو دیکھ کر فرمایا ۔ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً ۔ بلا شبہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں ۔ لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ' ۔ اگر یہ دونوں ان الفاظ بابرکات کو اپنی زبان سے ادا کرلیں تو ان کا غصہ فوراً کافور ہو جائے ۔ اور یہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا ۔ وہ الفاظ و کلمات جنکے کہنے سے آدمی کا غصہ فوراً دور ہو جاتا ہے ۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" ہیں ۔ سبحان اللہ ۔

(جامع ترمذی صفحہ ۱۸۳ جلد ۲ کتاب الدعوات ۔ باب مایقول عند الغضب)

بعض تفسیری روایات میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول محترم ﷺ کو حکم فرمایا کہ ۔ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ۔ جاہلوں سے اعراض اور بے رخی اختیار فرمائیں تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دریافت فرمایا کہ اے رب کریم! غصہ کا علاج کیا ہے ؟ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ جب غصہ محسوس ہو تو "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھ لیا کرو ۔ غصہ جاتا رہے گا ۔

(تفسیر ستاری صفحہ ۲۵)

آج ہم میں سے اکثر لوگوں کو غصہ بہت جلد آجاتا ہے اور ہم معمولی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتوں کی بناء پر مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور پھر ساری عمر اس غصہ کے نتائج کا سامنا کرتے رہتے ہیں۔ آج ہمارے معاشرے میں قتل ہوتے ہیں۔ تو۔ غصہ کی بناء پر۔ میاں بیوی کے درمیان اختلافات بڑھتے ہیں تو۔ غصہ کی بناء پر۔ اور پھر نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔ تو غصہ کی بناء پر۔ یہ غصہ انسان کو ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔ اسے جیل کی کوٹھڑی دکھلاتا اور معاشرے کا ناپسندیدہ فرد بنا دیتا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا چاہیے۔ غصے سے اجتناب کرنا چاہیے اور بتقاضائے شریعت اگر کسی وقت غصہ آجائے تو فوراً پڑھنا چاہیے ۔اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

﴿خواب میں ڈرنا﴾ بعض حضرات کو خواب میں ڈر' خوف اور حزن محسوس ہوتا ہے اور وہ ہڑبڑا کر اٹھ جاتے ہیں۔ جس سے لواحقین کو بھی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ یہ بھی اصل میں شیطانی تخیلات اور ابلیسی وساوس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ مرض پایا جاتا ہے کہ بچے' بوڑھے' جوان' مرد اور عورتیں سوتے میں خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور جب گھر میں ایک فرد اس صورت حال سے دوچار ہو کر اچانک خوفناک آواز نکالتے ہوئے بیدار ہوتا ہے تو گھر میں کہرام مچ جاتا ہے اور گھر کا ہر فرد پریشان اور حیران ہو جاتا ہے۔

اس صورت حال سے دوچار افراد علاج اور دم کے لئے علماء کرام اور پیران عظام کی طرف رجوع کرتے اور ان کی خدمات میں حاضر ہو کر 'نذرانہ پیش کر کے بصد عجز وانکسار ایسا عمل کرنے کی درخواست کرتے ہیں جس سے آئندہ ان کے گھر میں کسی کے ساتھ یہ حادثہ پیش نہ آئے۔ اور اس دور کے نام نہاد پیر اور جاہل ملا ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کوئی ایسی مرغی پھنسے اور ہمارے دام ہرے ہوں۔ ایسے حضرات ان پریشان حال لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے مبالغہ آرائی کرتے۔ بات کا بتنگڑ بناتے۔ بلکہ صریح جھوٹ بولتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آپکے گھر میں تو جنات کا بسیرا ہے۔آپ پر طاقتور دشمن نے وار کر دیا ہے۔ آپ تو تعویذات کی زد میں ہیں۔ابھی تو ابتداء ہوئی ہے۔اسکے نتائج تو بڑے بھیانک اور خوفناک ہو سکتے ہیں۔ شکر کریں آپ جلدی میرے پاس آگئے ورنہ بہت بھاری نقصان ہونے کا اندیشہ تھا۔اب بھی اگر آپ نے مکمل علاج نہ کیا ۔یعنی مجھے کئی ماہ تک نذرانے نہ دیئے اور بار بار میرے دربار میں حاضری نہ دی تو بہت بڑے حملے کا اندیشہ ہے۔استغفر اللہ۔العیاذ باللہ۔

وہ بے چارے ان پڑھ' دینی علوم سے بے بہرہ اور تعلیمات اسلام سے ناواقف۔مولوی صاحب' پیر صاحب' فقیر صاحب' درویش صاحب اور ملنگ صاحب کے جال میں ایسے پھنستے ہیں کہ ساری عمر ان اوہام' وساوس اور توہمات سے جان نہیں چھوٹتی' اور حضرت صاحب کا مستقل روزگار لگ جاتا اور حلوے مانڈے کا معقول انتظام ہو جاتا ہے۔

بزرگان محترم! چھوڑیئے ان توہمات کو' ترک کیجئے اس ضعیف الاعتقادی کو' اور توبہ کیجئے ایسے عوامل سے جس سے دنیا بھی خراب ہو اور دین بھی ۔آیئے حدیث رسول کی طرف' توجہ فرمایئے فرمان مصطفیٰ ﷺ پر اور عمل کیجئے دعاء پیغمبر ﷺ پر۔ تو انشاء اللہ العزیز سوتے ہوئے خوف نہیں آئے گا۔ڈر محسوس نہیں ہوگا اور برے خواب نہیں آئیں گے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے پیغمبر ﷺ کی بتائی ہوئی دعائیں اور تعوذ پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔ چونکہ ہمارا آج کا موضوع ''تعوذ'' ہے اس لئے ہم صرف ''اعوذ باللہ'' کی بات کرتے ہیں۔

مشہور صحابی اور عظیم سپہ سالار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! اِنِّیْ اَرُوْعُ فِیْ مَنَامِیْ۔مجھے سوتے میں ڈر محسوس ہوتا ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اے خالد! تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دعا پڑھ لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہارا خوف دور فرمائے گا- سبحان اللہ - آپ بھی دعاء کے ان الفاظ اور اس کا ترجمہ یاد کرنے کی کوشش فرمائیں -اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ --(موطا امام مالک کتاب الجامع باب مایؤمربہ من التعوذ عندالنوم)

﴿ترجمہ﴾ میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ اس کے غصے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کی شرارتوں سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور شیطانوں کے میرے پاس آنے سے -اس کی پناہ میں آتا ہوں-

﴿دخول مسجد اور تعوذ﴾ حضرات گرامی! مسجد' مومن کے لئے جائے سکون' قلبی راحت کی جگہ اور ذہنی اطمینان کا مقام ہے- مومن کامل کا دل ہر وقت مسجد سے وابستہ اور معلق رہتا ہے- مساجد کو تعمیر و آباد کرنا اہل ایمان کا شیوہ اور مسلمانی کی علامت ہے- مساجد سے محبت' دین سے محبت کا معیار اور کسوٹی ہے - مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کی جگہیں اور مسلمانوں کا شعار اور علامتی نشان ہیں- شیطان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو مسجدوں سے دور رکھا جائے -ان کے دلوں کو مساجد کی محبت سے خالی اور عاری کر دیا جائے اور اہل ایمان کے قلوب واذہان سے مسجدوں کی اہمیت وضرورت کو مٹا دیا جائے- چنانچہ وہ مسجد کی طرف آنے والے مسلمان کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے -اس کے ذہن میں وساوس ڈالتا اور اسے مسجد سے دور رکھنے کی سر توڑ کوشش کرتا ہے-

اسی لئے ہمارے رہبر ورہنما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسجدوں میں داخل ہوتے وقت "اعوذباللہ" پڑھنے کی تعلیم دی ہے- تاکہ شیطانی وساوس سے بچا جاسکے اور ایمانی حقائق سے دل کو روشن کیا جاسکے-

مسجد میں داخلے کے وقت اعوذباللہ والی دعا ایسی بابرکت اور پُر اثر ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اسے پڑھ لیا جائے تو انسان دن بھر کے لئے شیطان کی شر انگیزیوں' فتنوں اور وسوسوں سے محفوظ ہو جاتا ہے- حدیث میں ہے-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ - اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ -

(سنن ابی داؤد صفحہ ۶۷ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے - میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی ذات کی کرامت اور اس کی قدیم سلطنت کی پناہ میں آتا ہوں-

نبی محترم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ۔ حَفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْيَوْمِ - یہ شخص دن بھر کیلئے مجھ سے محفوظ ہو گیا-

معزز حضرات! یہ دعا بہت آسان اور سادہ الفاظ پر مشتمل ہے- آپ بھی یاد فرمالیں اور مسجد میں داخل ہوتے وقت اسے پڑھ کر سنت رسول پر عمل کا ثواب عظیم حاصل کریں اور پورے دن کیلئے شیطان کے فتنوں سے محفوظ ہو جائیں-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ-

﴿**سفر اور تعوذ**﴾ ہر انسان کو کسی نہ کسی کام کیلئے سفر اختیار کرنا پڑتا ہے- سفر کو وسیلہ ظفر بھی کہا جاتا ہے اور سفر' سقر بھی ہے- تاہم رسول اکرم ﷺ کی سنت' آپ کا طریقہ اور اسوہ یہ ہے کہ جب سفر پر روانہ ہوا جائے تو تعوذ والی دعا پڑھ کر سفر شروع کیا جائے- یقیناً ایسا سفر جس کی ابتدا ذکر الٰہی سے ہوگی- جس کا آغاز آنحضرت ﷺ کی سنت مطہرہ سے ہوگا اور جسے مسنون دعا سے شروع کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا- وہ سفر باعث برکت' بامقصد اور کامیاب ہو گا-

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو اپنی زبان مبارک سے یہ دعا پڑھ کر سفر کا آغاز فرماتے-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اَصْحِبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَمِنْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ-

(جامع ترمذی صفحہ ۱۸۱ جلد ۲ کتاب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے اللہ! آپ ہی سفر میں (میرے) ساتھی ہیں اور (میرے) گھر میں خلیفہ (کارساز) ہیں - اے اللہ! آپ سفر میں ہمارے ساتھی بنیں اور ہمارے گھر والوں کے لئے ہمارے نائب - اے اللہ! میں آپ کی ذات کے ساتھ سفر کی مشقت سے اور واپسی پر غمگین منظر سے اور ترقی کے بعد تنزل سے پناہ مانگتا ہوں-

آپ نے غور فرمایا کہ سفر کی اس دعا میں بھی ہمارے خطبے کا عنوان "تعوذ" یعنی اللہ کی پناہ طلب کرنے کا ذکر موجود ہے- اس سے واضح ہوا کہ سفر پر روانہ ہوتے وقت اگر اس مسنون دعا کو پڑھ لیا جائے تو انسان سفر کی مشکلات اور گھر سے دوری کی غمگینی اور تنزل و پستی اور نقصان سے محفوظ ہو جاتا ہے-

﴿**دشمن سے تعوذ**﴾ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ میں اپنے دشمن کی چالوں' اس کے حملوں اور ریشہ دوانیوں سے ہر طرح محفوظ و مامون رہوں اور میرا دشمن کسی طرح بھی میرا نقصان نہ کر سکے - اسی طرح ہر شخص اس امر کا بھی آرزومند ہوتا ہے کہ مجھے کوئی پریشانی' اذیت اور تکلیف نہ پہنچے - اور میں ہر قسم کی مشقتوں' تکلیفوں' اذیتوں' دشواریوں اور پریشانیوں سے سلامت رہوں- اس مقصد کے لئے محسن کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بڑی مختصر اور جامع دعاء سکھلائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ آپ بھی اسے یاد کریں اور اسے روزانہ پڑھ کر ہر قسم کے مصائب و آلام اور دشمن کے حملوں سے محفوظ رہیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اس دعا میں بھی "تعوذ" یعنی اللہ کی پناہ کے الفاظ موجود ہیں۔

مشہور صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مشقت' بدبختی' برے فیصلے اور دشمنوں کی خوشی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ دعاء کے الفاظ سماعت فرمائیں اور یاد کرنے کی کوشش کریں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۹۳۹' جلد ۲' کتاب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے اللہ! میں بلاء کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے فیصلے اور دشمنوں کی خوشی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

﴿**زوال نعمت سے تعوذ**﴾ بزرگان محترم! اللہ رب العزت نے ہمیں بے شمار و لاتعداد نعمتوں سے نواز رکھا ہے۔ رب تعالیٰ نے ہمیں انسان بنا کر ہم پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کر کے بہت بڑا انعام فرمایا ہے۔ اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا امتی بنا کر اعلیٰ شرف سے نوازا ہے۔ صحت و تندرستی' مال و دولت' عزت و شہرت' کاروبار و تجارت' علم و ملازمت اور اس طرح کی بے حساب نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے۔ ہم میں سے کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ وہ ان نعمتوں سے محروم کر دیا جائے۔ انعامات خداوندی سے اس کا دامن خالی ہو جائے اور اسے تہی دست اور بے آسرا بنا دیا جائے۔

امت کی ان خواہشات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے ہادی و رہنما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں ایک خوبصورت' بہترین' مختصر مگر جامع دعاء بتلائی ہے کہ جو شخص اس دعاء اور تعوذ کو پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ اسکی پر کی گئی نعمتوں کو برقرار رکھے گا بلکہ اس پر انعامات کی مزید بارش برسائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ نعمتوں کے زوال سے بچنے اور عافیت کیلئے اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۱۶ باب الاستعاذۃ)

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں آپ کی عطا کردہ ہر نعمت کے زائل ہونے سے اور آپ کی دی ہوئی عافیت کے بدل جانے سے اور آپ کے ناگہانی عتاب سے اور آپ کے ہر طرح کے غصہ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

﴿برے اخلاق سے تعوذ﴾ انسانی عادات میں حسن اخلاق ایک پسندیدہ عادات ہے۔ نبی محترم ﷺ نے اعلیٰ اخلاق اور حسن کردار کی تعلیم دی ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے۔ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ مجھے تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے اخلاق حمیدہ کی قرآن مجید' فرقان حمید نے یوں گواہی دی ہے کہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (سورۃ قلم آیت نمبر ۴) اے پیغمبر ﷺ آپ تو اخلاق کی اعلیٰ بلندیوں پر فائز ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں جس طرح اخلاق عالیہ کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ اسی طرح برے اخلاق کی مذمت بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ بلکہ حدیث مقدسہ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ رسول رحمت ﷺ اپنی امت کے اخلاق کے بارے میں اتنے فکر مند تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو ایسا تعوذ اور ایسی دعاء سکھلائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی گئی ہے کہ اے الہ العالمین! ہمیں برے اخلاق سے محفوظ فرما۔

نبی کریم ﷺ کی سب سے زیادہ احادیث کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان الفاظ کے ساتھ تعوذ کیا کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ-

(سنن نسائی صفحہ ۳۱۲ جلد' کتاب الاستعاذہ)

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں اختلاف سے' نفاق سے اور برے اخلاق سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں-

﴿بے نفع علم سے تعوذ﴾ علم' اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور لازوال دولت ہے- قرآن و حدیث میں اہل علم کے فضائل و محاسن اور ان کی فضیلت و عظمت کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے- قرآن حکیم نے واضح فرمایا ہے کہ جس طرح دھوپ اور چھاؤں' دن اور رات' صبح اور شام' زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے -اسی طرح اہل علم اور بے علم بھی برابر نہیں ہو سکتے- قرآن حکیم اس امر کی بھی وضاحت فرماتا ہے کہ ''اہل علم ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں-'' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ان اشعار نے تو اہل علم کی فضیلت کو چار چاند لگا دیئے ہیں کہ ؎

رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُھَّالِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَازَوَالٌ

﴿ترجمہ﴾ ہم اللہ جبار کی اس تقسیم پر راضی اور خوش ہیں کہ اس نے ہمیں علم سے نوازا اور جاہلوں کو مال عطا کیا- بلاشبہ دولت تو عنقریب فنا اور ختم ہو جائے گی -اور علم ہمیشہ باقی رہے گا اور اسے کبھی زوال نہیں آئے گا-

مگر ایسا علم جو نفع مند' فائدہ مند اور سود مند نہ ہو' وہ علم عظمت کی بجائے نفرت' عزت کی بجائے ذلت اور بلندیوں کی بجائے پستیوں کا سبب ہے- ایسے بے مقصد اور نقصان دہ علم سے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّایَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّایَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّاتَشْبَعُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ - (سنن نسائی صفحہ ۳۱۸ جلد ۲ کتاب الاستعاذہ)

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں بے نفع علم سے 'نہ ڈرنے والے دل سے 'نہ بھرنے والے نفس سے اور قبول نہ ہونے والی دعاء سے آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں۔

﴿**متعدد تعوذات**﴾ کتب احادیث کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ خود کئی اشیاء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان چیزوں سے رب العزت کی پناہ مانگنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ تفصیل میں جائے بغیر میں آپ کی خدمت میں "تعوذات نبوی" کی ایک فہرست پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اکثر کہا کرتے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

○ مِنَ الْهَمِّ -- رنج سے۔ ○ وَالْحُزْنِ -- غم سے۔

○ وَالْعَجْزِ -- عاجزی سے۔ ○ وَالْكَسَلِ -- سستی سے۔

○ وَالْبُخْلِ -- کنجوسی سے۔ ○ وَضَلَعِ الدَّيْنِ -- کمر توڑ قرض سے

○ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ -- اور دشمنوں کے غلبے سے۔

(صحیح بخاری صفحہ ۹۴۱ جلد ۲ کتاب الدعوات)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ ارحم الراحمین سے تعوذ مانگا کرتے تھے۔

○ مِنَ الْكَسَلِ -- سستی سے۔ ○ وَالْهَرَمِ -- شدید بڑھاپے سے۔

○ وَالْمَأْثَمِ -- گناہ سے۔ ○ وَالْمَغْرَمِ -- جرمانے سے۔

○ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ - قبر کی آزمائش سے ○ وَعَذَابِ الْقَبْرِ - قبر کے عذاب سے

○ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ - آگ کے فتنے سے ○ وَعَذَابِ النَّارِ -- جہنم کے عذاب سے

○ وَمِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى - مالداری کے فتنے سے ○ وَمِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ - غربت کی آزمائش سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ--اور دجال کے فتنے سے-

(صحیح بخاری صفحہ ۹۴۲ جلد ۲ کتاب الدعوات)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ کے تعوذات کا ذکر یوں فرماتے ہیں کہ آپ کہا کرتے -اے میرے اللہ! میں تیری پناہ کا طلب گار ہوں-

○مِنَ الْبُخْلِ--بخیلی سے- ○مِنَ الْجُبْنِ--کمزوری سے-

○مِنْ اَنْ اُرَدَّاِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ-محتاجی کی عمر سے-

○مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا-دنیا کے فتنے سے-

○مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ--قبر کے عذاب سے (صحیح بخاری صفحہ ۹۴۲ جلد ۲ کتاب الدعوات)

مختلف احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام الرسل ﷺ مذکورہ تعوذات کے علاوہ بھی اللہ رب العزت کی پناہ مانگا کرتے تھے اور لوگوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو-

- مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ--سینے کے فتنے سے-
- مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ--کان کی برائی سے-
- وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ--آنکھ کی برائی سے-
- مِنْ شَرِّ لِسَانِيْ-- زبان کی برائی سے-
- وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ--دل کی برائی سے-
- وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ--خواہشات کی برائی سے-
- وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاوَالْمَمَاتِ--زندگی اور موت کے فتنے سے
- مِنَ الْقِلَّةِ- قلت کے فتنے سے-
- وَمِنَ الذِّلَّةِ--ذلت کے فتنے سے-
- وَمِنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ-- ظلم کرنے اور ظلم سہنے سے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مِنَ الْخِيَانَةِ--بد دیانتی سے۔
- سُوْءِ الْعُمُرِ-محتاجی کی عمر سے۔
- مِنَ الشُّحِّ--لالچ سے۔
- راستہ بھول جانے' گمراہ ہو جانے اور جہالت سے۔
- دھنس جانے سے۔
- مکان کے گرنے سے۔
- بچھو کی کاٹ سے۔
- جگہ کی تنگی سے۔
- اللہ تعالیٰ کے غصہ سے۔
- نہ قبول ہونیوالی دعا سے۔

(سنن نسائی صفحہ ۳۰۹ تا ۳۱۹ جلد ۲ کتاب الاستعاذہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان تمام چیزوں سے اپنی پناہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

آغاز نماز اور تعوذ محترم حضرات! تعوذ کے بارے میں اب تک کی گفتگو سے تعوذ کی اہمیت' افادیت' ضرورت اور برکت سے آپ بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں۔ آپ غور فرمائیں کہ مسلمان جب نماز کیلئے وضو کرتا ہے۔ مسجد کا رخ کرتا ہے۔ اللہ اکبر کہہ کر نماز میں داخل ہوتا ہے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ یا اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي۔ اِلٰی آخِرِہٖ۔ پڑھنے کے بعد جو سب سے پہلا کام کرتا ہے۔ وہ یہی "اعوذ باللہ" پڑھنا ہی ہے۔ اور اس موقع پر اعوذ باللہ پڑھنا۔ میرا حکم نہیں ہے' میرے استاذ کا فرمان نہیں ہے' کسی مفتی کا فتویٰ نہیں ہے' کسی خطیب کا ارشاد نہیں ہے' کسی امام کی بات نہیں ہے' کسی بزرگ کا قول نہیں ہے' کسی مجتہد کا اجتہاد نہیں ہے' کسی مقرر کی تقریر نہیں ہے' کسی فقیہ کی فقاہت نہیں ہے' کسی امتی کا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ آغاز نماز میں "اعوذ باللہ" پڑھنا' امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت مطہرہ اور آپ کا اسوہ حسنہ ہے۔ اور عقیدے اور نظریئے کی بات میں کئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ

o- میری بات غلط ہو سکتی ہے o- میرے استاد محترم کا فرمان غلط ہو سکتا ہے o- خطیب کا خطاب غلط ہو سکتا ہے o- مقرر کی تقریر غلط ہو سکتی ہے o- مجتہد کا اجتہاد غلط ہو سکتا ہے o- مفتی کا فتویٰ غلط ہو سکتا ہے o- بڑے کی بڑائی غلط ہو سکتی ہے o- بزرگ کی بزرگی غلط ہو سکتی ہے- الغرض ہر شخص کی بات غلط ہو سکتی ہے مگر امام الانبیاء' سید الاتقیاء' شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت اور آپ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا- اس اعظم واکرم واشرف واعلیٰ پیغمبر ﷺ کے طریقہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول محترم ﷺ جب رات کو نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر اور دعاء استفتاح یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ - آخر تک پڑھنے کے بعد سب سے پہلے جو الفاظ اپنی زبان مبارک سے ادا فرماتے- وہ یہ تھے- اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَ نَفْخِہٖ وَ نَفْثِہٖ (جامع ترمذی صفحہ ۳۳ جلد ابواب الصلاۃ)

﴿ترجمہ﴾ میں شیطان مردود کے وسوسوں' اس کے تکبر اور اس کے سحر سے اللہ سمیع و علیم کی پناہ چاہتا ہوں-

تعوذ کی اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ نماز جو کہ اسلام لانے کے بعد سب سے پہلا رکن ہے کی ابتداء اور آغاز بھی تعوذ سے کیا جاتا ہے-

﴿**نماز کا سلام اور تعوذ**﴾ اب تک آپ تعوذ کے بارے میں کافی مسائل اور حقائق سماعت فرما چکے ہیں- مثلاً

- ☆ بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ کریں تو تعوذ پڑھیں-
- ☆ دوران سفر کسی جگہ پڑاؤ ڈالیں تو تعوذ پڑھیں-
- ☆ نیند میں بدخوابی کا عارضہ ہو تو تعوذ پڑھیں-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ غصہ آجائے تو تعوذ پڑھیں۔

☆ سوتے میں خوف محسوس ہو تو تعوذ پڑھیں۔

☆ مسجد میں داخل ہوتے وقت تعوذ پڑھیں۔

☆ سفر کا آغاز کرتے ہوئے تعوذ پڑھیں۔

☆ دشمن کے حملے کا خوف ہو تو تعوذ پڑھیں۔

☆ زوال نعمت کا خدشہ ہو تو تعوذ پڑھیں۔

☆ اخلاق فاسدہ' بے نفع علم' نفاق' شقاق اور دیگر بری اشیاء سے بچنے کے لئے تعوذ پڑھیں۔

☆ نماز کیلئے کھڑے ہوں تو سورۃ فاتحہ کی قرأت سے پہلے تعوذ پڑھیں۔

---اور---

☆ جب نماز مکمل کر کے سلام پھیرنے کا وقت آئے تو سلام سے پہلے بھی تعوذ پڑھیں۔ سبحان اللہ۔

نبی محترم' رسول مکرم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کو آخری تشہد کی جو دعائیں سکھلائی ہیں۔ ان مسنون دعاؤں میں یہ الفاظ آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں کہ نمازی سلام سے قبل یوں کہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ۔۔(مشکاۃ المصابیح صفحہ ۸۷ باب الدعاء فی التشہد)

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں عذاب قبر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اور جہنم کے عذاب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں گناہ اور قرض سے بھی آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنی تعوذات الحمدللہ آپ نے نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات' فرمودات اور بیانات کی روشنی میں تعوذ کا مفہوم' تعوذ کے مواقع اور تعوذ کی اہمیت وضرورت کو پوری طرح سمجھ لیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مقامات پر تعوذ پڑھنے اور شیطان کے وسوسوں' حملوں اور شرارتوں سے محفوظ رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

میری یہ خواہش ہے کہ آخر میں آپ حضرات کی خدمت میں چند قرآنی تعوذات کا بھی ذکر کر دیا جائے۔تاکہ قرآن وحدیث سے "مسئلہ تعوذ" کی پوری طرح وضاحت ہو جائے اور موضوع کا کوئی پہلو تشنہ اور نامکمل نہ رہے۔ ویسے بھی مسلمان کے لئے قرآن وحدیث ہی اصل معیار اور کسوٹی ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو قرآن وحدیث پر عمل کرنے اور ان دو چیزوں کے احکام کی روشنی میں زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے۔مگر افسوس صد افسوس کہ آج امت مسلمہ فرقوں میں تقسیم ہو چکی۔خانوں میں بٹ چکی۔اور۔ تفریق وانتشار کا شکار ہو چکی ہے۔رب کعبہ کی قسم! آج بھی امت کا افتراق مٹ سکتا ہے۔انتشار ختم ہو سکتا ہے۔فرقہ بندی کا خاتمہ ممکن ہے۔بشرطیکہ امت کے علماء اپنے بڑوں' بزرگوں' وڈیروں' سرداروں' پیروں' فقیروں' مولویوں اور رہنماؤں کی طرف بلانے کی بجائے لوگوں کو قرآن وحدیث کی طرف بلائیں۔توحید وسنت کی دعوت دیں۔اور ایک اللہ' ایک رسول' اور ایک کتاب کا درس دیں۔مگر ہمارے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں نے امت میں تفریق کا ایسا بیج بو دیا ہے کہ مستقبل میں بھی امت کے مکمل اتحاد واتفاق کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ امت محمدیہ پر خصوصی رحم وکرم فرمائے اور اس امت مرحومہ کو اتحاد واتفاق کی دولت سے مالا مال فرمائے۔آمین ثم آمین۔ ہاں۔تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جس طرح رسول محترم ﷺ نے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشادات میں "تعوذات" کی تلقین فرمائی ہے-اسی طرح اللہ رب العالمین نے قرآنی آیات میں بعض جلیل القدر انبیاء کرام کے "تعوذات" کا تذکرہ فرمایا ہے- حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کرام 'اللہ رب العزت کے انتہائی برگزیدہ' محبوب' منتخب' پسندیدہ اور عظیم المرتبت انسان ہوتے ہیں مگر قرآن حکیم ذکر فرماتا ہے کہ جلیل القدر انبیاء اور مشہور و معروف پیغمبر بھی تعوذ پڑھا کرتے اور مختلف مواقع پر اللہ تعالیٰ کی پناہ کے طلب گار ہوا کرتے تھے-اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے تعوذ پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے-آمین-

﴿جناب نوحؑ اور تعوذ﴾ حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر' نبی اور رسول تھے-آپ کو "آدم ثانی" کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے-آپ نے ساڑھے نو سو سال قوم کو توحید الٰہی کی تبلیغ و تلقین کی مگر اتنا طویل عرصہ وعظ و نصیحت کے باوجود تقریباً اسی افراد نے قبول اسلام کی سعادت حاصل کی-جب معاملہ حد سے گزر گیا اور حضرت نوح علیہ السلام نے محسوس فرمایا ہے کہ میری انتھک محنتوں اور بے انتہا کوششوں کا کوئی کار آمد نتیجہ بر آمد نہیں ہو رہا-بلکہ قوم ضد اور مخالفت کی وجہ سے مزید گمراہی' ضلالت اور بے راہ روی میں حد سے بڑھتی جا رہی ہے اور عذاب الٰہی کو دعوت دے رہی ہے تو آپ علیہ السلام نے دربار خداوندی میں عرض کیا-

رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّ نَهَارًا ۝ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآئِیْ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ (سورۃ نوح آیت نمبر ۵ تا ۹)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات اور دن (توحید الٰہی کی) دعوت دی-پس میری دعوت کے باعث ان کے فرار (یعنی نفرت) میں اضافہ ہی ہوا-اور میں نے جب بھی ان کو بلایا تاکہ آپ انہیں بخش دیں تو انہوں نے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور اپنے اوپر اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور (کفر و شرک پر) اڑ گئے اور حد درجہ متکبر بن گئے- پھر میں نے انہیں بلند آواز سے (توحید کی) دعوت دی- پھر انہیں عام اعلان کر کے اور چپکے چپکے بھی سمجھانے کی کوشش کی-

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت حق کے جواب میں قوم نے جب مذاق' استہزاء اور تمسخر کا انداز اختیار کیا تو آخر ایک دن حضرت نوح علیہ السلام نے نافرمان قوم کے حق میں بد دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا-

رَبِّ لَاتَذَرْعَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًاO اِنَّکَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًاO (سورۃ نوح آیت نمبر ۲۶-۲۷)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے رب! کافروں میں سے کسی کو روئے زمین پر بستا ہوا نہ چھوڑ- اگر تو نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ایسی اولاد کو جنم دیں گے جو نافرمان اور کافر ہی ہو گی-

حضرت نوح علیہ السلام کا پورا واقعہ عرض کرنے کا وقت نہیں ہے- مختصر یہ کہ اللہ تعالٰی کے دربار عالی شان میں حضرت نوح علیہ السلام کی بد دعا مقبول ہوئی اور انکی نافرمان قوم پر اللہ تعالٰی کا عذاب نازل ہوا- آسمان سے پانی برسا- زمین نے پانی اگلا بلکہ وہ تنور جہاں روٹیاں پکانے کے لئے لکڑیوں سے آگ جلائی جاتی تھی - ان تنوروں سے آگ کے شعلوں کی بجائے پانی کے فوارے نکلنا شروع ہو گئے- استغفر اللہ-

حکم الٰہی حضرت نوح علیہ السلام اپنے فرماں برداروں اور ہر چیز کے جوڑے کے ہمراہ کشتی پر سوار ہو گئے اور پانی کے سیلاب نے نافرمان قوم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا- ان تباہ و برباد ہونے والوں میں ایک حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا "کنعان" بھی تھا- آپ نے اسے سمجھایا- دین حق کا راستہ دکھلایا اور عذاب الٰہی سے بچانے کی کوشش کی مگر اس کی ضد' عناد' کفر' شرک اور نافرمانی کی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے غرق آب کر دیا گیا۔ جب ایک عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کی کشتی "جودی" نامی پہاڑ پر ٹھہری اور آپ کو اپنے بیٹے کنعان کی تباہی و بربادی کی یاد آئی تو بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔ اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل و عیال کو عذاب سے بچاؤں گا اور ۔اِنَّ ابُنِی مِنُ اَھلِی ۔ میرا بیٹا بھی تو میرے اہل میں سے ہے اور آپ کا وعدہ بھی سچا ہے اور آپ سب حاکموں سے بہتر فیصلہ فرمانے والے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کے اس استفسار کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو جواب آیا وہ قرآن کے الفاظ میں سماعت فرمایئے۔

قَالَ یَا نُوحُ اِنَّہٗ لَیسَ مِنُ اَھلِکَ ۔ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیرُ صَالِحٍ فَلَا تَسئَلنِ مَالَیسَ لَکَ بِہٖ عِلمٌ اِنِّی اَعِظُکَ اَنُ تَکُونَ مِنَ الجَاھِلِینَ ○ (سورہ ھود آیت نمبر ۴۶)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں۔ کیونکہ اسکے عمل اچھے نہیں۔ پس جس چیز کا آپ کو علم نہ ہو۔ اس بارے میں مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں میں سے نہ ہو جانا۔

آپ قرآنی الفاظ کی شدت پر غور فرمائیں۔ ارشاد ہوا۔ وہ بد عمل گستاخ اور نافرمان تھا۔ اور جس شخص میں ایسی خامیاں اور کوتاہیاں پائی جائیں اسے نبوت کے پاک خاندان کا فرد شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبولیت کا معیار کسی بزرگ، نبی، ولی، امام، مولوی، پیر، فقیر اور بڑے کی اولاد ہونا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ہاں نجات، کامیابی، ترقی اور درجات کی بلندی کا دارومدار ایمان اور عمل صالح پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید کا منکر اور پیغمبر وقت کا نافرمان چاہے نسلی اعتبار سے خاندان نبوت کا چشم و چراغ ہی کیوں نہ ہو۔ اور چاہے جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آزر ہی کیوں نہ ہو۔ وہ بھی عذاب الٰہی سے محفوظ نہیں رہ سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-دنیوی اور اخروی کامیابی و کامرانی کیلئے یہی دو چیزیں بنیادی شرط ہیں -(۱) توحید الٰہی کا پرستار (۲) رسول محترم کا فرماں بردار- اللہ تعالیٰ آج کے مسلمانوں کو ان دونوں اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی سعادت نصیب فرمائے- آمین-

حضرت نوح علیہ السلام کو بارگاہ الٰہی سے جب ذرا سی تنبیہہ ہوئی تو فوراً سراپا عجز و انکسار بن گئے- اور اسی وقت معافی مانگنی شروع کر دی اور معافی مانگتے ہوئے جو الفاظ انہوں نے اپنی زبان سے ادا کئے وہی ہمارا آج کے خطبے کا عنوان ہے اللہ تعالیٰ کو حضرت نوح علیہ السلام کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے پاکیزہ الفاظ ایسے پسند آگئے کہ رب العزت نے قیامت تک کیلئے ان الفاظ مقدسات کو قرآنی آیات میں محفوظ کر دیا- حضرت نوح علیہ السلام نے بصد عجز و انکسار اور بہز ار ادب واحترام عرض کیا- صرف قرآنی الفاظ اور ان کا ترجمہ سماعت فرمائیں-

قَالَ رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَالَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ○ (سورہ ھود آیت نمبر ۴۷)

﴿ترجمہ﴾ جناب نوح عرض کرنے لگے - اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں تجھ سے ایسی چیز کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ فرمایا- تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا-

عزیزان محترم! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ "تعوذ" یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی استدعا حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی زبان اقدس سے کی "رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ" کہہ کر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب فرمائی- سبحان اللہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعوذ ﴿ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلیل القدر اور صاحب کتاب رسول تھے- قرآن حکیم میں آپ کی سیرت مبارکہ کے مختلف حصوں کو تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے- حضرت موسیٰ علیہ السلام ان دو تین انبیاء میں سے ہیں- جن کا ذکر قرآن مجید کی آیات میں بار بار آیا ہے- آپ کو بنی اسرائیل کی ہدایت اور آزادی کے لئے معبوث فرمایا گیا تھا- آپ بنی اسرائیل کے ہمراہ "وادی تیہ" میں قیام فرما تھے کہ-

"بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے اپنے مالدار چچا کی جائیداد حاصل کرنے کیلئے رات کی تاریکی میں اسے قتل کر دیا اور قتل کے الزام سے بچنے کیلئے چچا کی لاش کو دوسرے محلے میں پھینک دیا- اس کا خیال تھا کہ اس طرح مجھے چچا کی بے پناہ دولت بھی حاصل ہو جائے گی اور دوسرے محلے داروں سے چچا کا خون بہا بھی مل جائے گا-

یہ حرکت کرنے کے بعد علی الصبح اس نے چیخنا اور چلانا شروع کر دیا اور فریاد کرتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور مدعی بن کر اہل محلّہ کے خلاف قتل کا دعویٰ دائر کر دیا- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں سے تحقیق و تفتیش کی مگر قتل کا کوئی سراغ نہ مل سکا- اب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العزت کے حضور دعا کی اے اللہ! حقیقت حال واضح فرما تاکہ بنی اسرائیل کو باہمی اختلاف وافتراق سے بچایا جا سکے-

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور قدرت کا ایک واضح نشان دکھانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اپنی قوم کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیں اور ذبح شدہ گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگائیں تو وہ مردہ میری قدرت سے زندہ ہو کر خود ہی اپنے قاتل کی نشان دہی کر دے گا- اس طرح اندھے قتل کی حقیقت کھل جائے گی اور قاتل کا واضح طور پر پتہ بھی چل جائے گا-

قرآن مجید فرقان حمید اپنے معجزانہ اختصار سے اس واقعہ کا تذکرہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ میں فرماتا ہے کہ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً۔

﴿ترجمہ﴾ اور وہ وقت یاد کرو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔

گائے ذبح کرنے کا حکم سن کر قوم کو تعجب ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ سے قاتل کا پتہ پوچھنے آئے تھے اور آپ ہمیں گائے ذبح کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ بھلا ان ہر دو معاملات کی آپس میں کیا مناسبت ہے؟ اے موسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہو کر ہم سے مذاق اور تمسخر کر رہے ہیں۔ قرآن عزیز ان کے الفاظ نقل کرتا ہے۔ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا۔ انہوں نے کہا کیا آپ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے اس اعتراض اور سوال کا جو جواب دیا وہ ہمارا موضوع ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ایسے سنجیدہ معاملات اور نازک مواقع پر مذاق کرنا جاہلوں کا کام ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۶۷) میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں کے گروہ میں شامل ہو جاؤں۔

﴿حضرت یوسف علیہ السلام کا تعوذ﴾ حضرت یوسف علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے مشہور پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر ہیں۔ آپ کی سیرت مبارکہ کے تذکرے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی ایک مستقل سورت نازل فرمائی ہے۔ جس کی تشریح و تفسیر آپ خطبات جمعہ میں سماعت فرما چکے ہیں۔ اللہ رب العزت قرآن مجید کے ساتھ ہم سب کی محبت والفت کو قبول فرما کر ہماری اخروی نجات کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

سورۃ یوسف میں کریم ابن کریم حضرت یوسف علیہ السلام کے تعوذ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ذکر کیا گیا ہے کہ۔

سرزمین مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر کے گھر میں رہائش اختیار کئے ہوئے جب سات سال کا عرصہ گزر گیا۔ تو ایک زبردست اور کٹھن آزمائش شروع ہو گئی۔ جناب یوسف علیہ السلام پر جوانی کا عالم تھا۔ حسن و جمال میں بے مثال، رخ مبارک شمس و قمر کی طرح روشن، عصمت و حیا کی فراوانی سونے پر سہاگہ اور پھر ہر وقت کا قرب اور ساتھ --- عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گئی۔ اور آپ سے ناجائز تعلقات استوار کرنے پر کمر بستہ ہو گئی اور ایک دن جذبات کی تسکین اور غلط منصوبے کی تکمیل کے لئے مکان کے تمام دروازے بند کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کو انتہائی محفوظ کمرے میں لے جا کر "دعوت گناہ" دی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے یہ سخت آزمائش کا وقت تھا۔ شاہی خاندان کی خوبرو عورت، محبوب نہیں بلکہ محبّ، آرائش حسن و زینت کی بے پناہ نمائش، ادھر یوسف خود حسین نوجوان اور حسن کی تمام خوبیوں کا مجموعہ۔ دروازے بند۔ رقیب کا خوف نہ محافظ کا ڈر۔ مالکہ خود ذمہ دار۔ مگر ان تمام ساز گار حالات میں حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک لمحہ کے لئے بھی امرءۃ العزیز کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ قرآن عزیز فرماتا ہے۔ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ۔

﴿ترجمہ﴾ اور یوسف کو اس عورت نے جس کے گھر میں وہ مقیم تھے اس کی ذات سے پھسلایا اور دروازے بند کر دیئے اور کہا۔ آجا۔ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۲۳)

عزیز مصر کے شاہی محل کی خلوت گاہ اور مکمل تنہائی کے عالم میں حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کی اس اشتعال انگیز درخواست بلکہ تقاضا کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھکراتے ہوئے زلیخا کو جواب میں فرماتے ہیں -مَعَاذَ اللّٰہِ -اِنّہ‘ رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہ‘ لَایُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَO(سورۃ یوسف آیت نمبر ۲۳)

﴿ترجمہ﴾"اللہ کی پناہ" وہ میرا مالک ہے اس نے مجھے اچھا ٹھکانہ دیا ہے اور ظالم فلاح نہیں پاتے-

بالفاظ دیگر حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے مخاطب ہو کر فرمایا-

نال فریب لیائی ایں مینوں اندر واڑ زلیخا
چھوڑ پلہ میں باہر جاواں نہ کر خوار زلیخا
جد پیغمبر' آپ پیغمبر' باپ پیغمبر میرا
حق میرے وچ ٹھیک زلیخا نئیں ارادہ تیرا

آپ نے غور فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی گناہ سے بچنے کے لئے "اللہ کی پناہ" تلاش کی اور کہا "معاذ اللہ-"

﴿**والدۂ مریم کا تعوذ**﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدۂ محترمہ سیدہ مریم سلام اللہ علیھا کے حالات آپ "خطبات سورۂ مریم" میں سن چکے ہیں- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام "حنہ" اور والد گرامی کا نام "عمران" تھا- جناب عمران حضرت زکریا علیہ السلام کے ہم زلف اور بڑے عبادت گزار وشب زندہ دار بزرگ تھے- ان کی پارسائی' تقویٰ اور خدا خوفی کی وجہ سے نماز کی امامت بھی ان کے سپرد تھی جناب عمران کی اہلیہ محترمہ "حنہ" بھی اپنے خاوند کی طرح انتہائی عابدہ اور زاہدہ خاتون تھیں- علماء انساب کا اتفاق ہے کہ عمران اور حنہ کا سلسلہ نسب حضرت داؤد علیہ السلام سے جاملتا ہے-

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کہ اس ذات عظیم وبرتر نے ایک عرصے تک اس نیک اور صالح جوڑے کو اولاد کی نعمت عظمیٰ سے محروم رکھا- یہ صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا اختیار اور اسی کی قدرت ہے کہ وہ جسے چاہے اولاد عطا فرمائے اور جسے چاہے اس میٹھے میوے سے محروم رکھے۔بقول پنجابی شاعر ؎

کئیاں نوں رب اپنے دیویں کہ بس بس کہن زبانوں
کئیاں نوں رب کج وی نہ دیوے اوہ خالی جان جہانوں

جناب عمران اور محترمہ حنہ اکثر اوقات خالق کائنات کے حضور اولاد کیلئے دست بدعا رہتے اور اس ذات رحیم و کریم سے اولاد کا تحفہ مانگتے رہتے۔ آخر ان دونوں کی التجائیں' مستجاب ہوئیں اور سیدہ حنہ حاملہ ہو گئیں۔ حنہ کو اس احساس اور امید سے ازحد خوشی حاصل ہوئی اور انہوں نے دربار الٰہی میں نذر مان لی کہ میرے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا۔ میں اسے مسجد اقصیٰ کی خدمت اور دین کی نشر واشاعت کے لئے وقف کر دوں گی اور اس سے گھر کا کوئی کام نہیں لوں گی۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

إِذْ قَالَتِ امْرَءَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۴)

﴿ترجمہ﴾جب عمران کی بیوی نے کہا اے میرے رب! جو میرے شکم میں ہے۔ اسے تیرے لئے آزاد کرنے کی نذر مانتی ہوں۔ تو اسے میری طرف سے قبول فرما۔ بے شک تو ہی (دعائیں) سننے والا۔ اور (نیتوں کو) جاننے والا ہے۔

سیدہ حنہ کی شدید خواہش تھی کہ رب العزت انہیں "بیٹا" نصیب فرمائے مگر مدت حمل کے بعد جب ولادت کا مرحلہ آیا تو حنہ کو یہ معلوم کر کے کہ اللہ کریم نے انہیں "لڑکی" عطا فرمائی ہے۔ سخت حیرانی ہوئی۔ لیکن جہاں تک اولاد کا تعلق ہے۔ حنہ کیلئے یہ لڑکی بھی لڑکے سے کم نہ تھی۔ مگر انہیں یہ افسوس ضرور ہوا کہ میری نذر پوری نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ لڑکی تو بیت المقدس کی خدمت کا فریضہ کماحقہ سرانجام نہیں دے سکے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے افسوس کو یہ کہہ کر خوشی سے بدل دیا کہ "ہم نے تمہاری لڑکی کو ہی قبول فرما لیا ہے۔" قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکیم بیان فرماتا ہے کہ سیدہ مریم کو سیدہ حنہ نے ان الفاظ کے ساتھ بیت المقدس کیلئے وقف کیا کہ اے باری تعالیٰ! وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ○ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۶)

﴿ترجمہ﴾ اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے "تیری پناہ" میں دیتی ہوں۔

آپ قرآنی الفاظ پر غور فرمائیں تو یقیناً مسئلہ واضح ہو جائے گا کہ سیدہ حنہ نے بھی ہمارے موضوع "اللہ کی پناہ" کے الفاظ استعمال فرماتے ہوئے اپنی صاحبزادی کو بیت المقدس کی خدمت کے وقف کر دیا۔

﴿سیدہ مریم کا تعوذ﴾ قرآن حکیم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم سلام اللہ علیھا کا تعوذ بھی ذکر فرمایا ہے کہ جب سید الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام سیدہ مریم کے گوشہ تنہائی میں انسانی شکل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دینے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ایک اجنبی شخص کو اس طرح سامنے کھڑا دیکھ کر گھبرا گئیں اور اسے فوراً خدا کا واسطہ دے کر فرمایا۔ اگر تجھے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے تو میں تجھ سے "رحمان کی پناہ" میں آتی ہوں۔ قرآن حکیم نے حضرت مریم کے کلمات تعوذ کو اپنی آیات میں یوں محفوظ کیا ہے۔

قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمَانِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا○ (سورۃ مریم آیت نمبر ۱۸)

﴿ترجمہ﴾ مریم علیھا السلام نے کہا کہ میں تجھ سے اللہ رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہے۔

﴿کفار کے مقابلے میں تعوذ﴾ امام الرسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی میں مشرکین کا رویہ بڑا عجیب و غریب تھا۔ وہ کسی معقول وجہ کے بغیر ہی آپ ﷺ سے بحث و تکرار کرتے اور آپ کا وقت ضائع کرتے تھے اور اچھے بھلے سمجھدار اور فہمیدہ افراد بھی بلاوجہ بات کو طول دیتے اور بے جا اعتراض کیا کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ان کی اندرونی کیفیت اور دلوں کی اصل الجھن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔اے میرے رسول ﷺ! ان کے قبول حق میں اصل رکاوٹ اقتدار کی ہوس اور سرداری کی خواہش ہے۔وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے اسلام کی دعوت کو قبول کر لیا۔آنحضرت ﷺ کو پیشوا، رہنما اور مقتدا مان لیا تو ہمیں اپنی چودھراہٹ سے دستبردار ہونا پڑے گا۔اور یہ ان کے نزدیک گھاٹے کا سودا اور نقصان دہ بات تھی۔کفار کی نکتہ چینی اور حجت بازی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ان کی فضول باتوں پر دھیان ہی نہ دیا کریں۔بلکہ ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے "اپنے رب کی پناہ طلب کیا کریں" کیونکہ جسے وہ اپنی پناہ اور حفاظت میں لے لے دنیا کی کوئی طاقت اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔قرآنی الفاظ اور ترجمہ سنئے اور مسئلہ تعوذ کی اہمیت سمجھنے کی کوشش فرمایئے۔اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰھُمْ اِنْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ اِلَّا کِبْرٌ مَّا ھُمْ بِبَالِغِیْہِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ○ (سورۃ مومن آیت نمبر ۵۶)

﴿ترجمہ﴾ بے شک جو لوگ بغیر کسی دلیل کے۔جو ان کے پاس آئی ہو۔اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے سینوں میں صرف بڑائی کی ایک ہوس ہے جسے وہ پا نہیں سکیں گے۔تو آپ "اللہ کی پناہ طلب کیجئے" بے شک وہی سننے والا اور سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

﴿امام الانبیاء ﷺ کو حکم﴾ یہ بات تو آپ کو معلوم ہے کہ مدینہ منورہ کے ایک یہودی لبید بن اعصم نے ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر جادو کر دیا تھا۔جس کے معمولی اثرات بھی آپ ﷺ نے محسوس فرمائے تھے۔ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ۔اے اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول !ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہوا ہے اور وہ جادو فلاں کنویں میں ہے۔ آپ ﷺ نے جناب علی رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اسے منگولیا۔ وہ ایک کنگھی کے دندانوں اور بالوں کے ساتھ ایک تانت کے اندر گیارہ گرہیں پڑی ہوئی تھیں۔ اور موم کا ایک پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی گئی تھیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی آپ کو قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں یعنی سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ جنہیں "معوذتین" کہا جاتا ہے۔ ان دونوں سورتوں کی آیات کی تعداد گیارہ ہے۔ آپ ﷺ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے تھے اور گرہ کھلتی جاتی اور سوئی نکلتی جاتی تھی۔ جب ان دونوں سورتوں کی گیارہ آیات کی تلاوت مکمل ہوئی تو گیارہ کی گیارہ گرہیں کھل چکی اور سوئیاں نکل چکی تھیں اور آپ ﷺ اس طرح صحیح ہو گئے۔ جس طرح کوئی شخص جکڑبندی سے آزاد ہو جائے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الطب)

جادو کا یہ موثر علاج بھی اللہ تعالیٰ نے "تعوذ" ہی کی شکل میں نازل فرمایا۔ آپ حضرات بھی ان دو چھوٹی چھوٹی سورتوں کو یاد فرمایئے اور ہر روز نماز پنجگانہ کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے انکی تلاوت کیجئے تو انشاء اللہ جادو کے اثرات نہیں ہوں گے۔ گھر' دکان کارخانہ اور فیکٹری سے بے برکتی ختم ہو جائیگی۔ گھریلو جھگڑوں سے نجات مل جائیگی اور امن و سکون اور راحت و آرام کی زندگی نصیب ہو گی۔

اللہ رب العزت نے رسول محترم ﷺ کو تعوذ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ○وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ○وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ○وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

﴿ترجمہ﴾ (اے رسول ﷺ) کہہ دیجئے۔ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ اس کی پیدا کردہ ہر چیز کی برائی سے۔ اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○مَلِكِ النَّاسِ○اِلٰهِ النَّاسِ○مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجئے میں انسانوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں آتا ہوں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں سے۔

قرآن حکیم کے اٹھارہویں سپارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے رحمت عالم ﷺ کو شیطان کے وسوسوں سے پناہ مانگنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ یہ اگرچہ حکم رسول اللہ ﷺ کو ہے مگر درحقیقت امت کو شیطانی وساوس اور ابلیسی حملوں سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اے میرے رسول! ﷺ

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ○ (سورۃ مومنون آیت نمبر ۹۷-۹۸)

﴿ترجمہ﴾ اور کہہ دیجئے۔ اے میرے رب! میں شیطان کے وسوسوں سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں اور میرے رب! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں۔

ہم نے اللہ رب العالمین کی توفیق سے تعوذ یعنی "اللہ کی پناہ" کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات کا خلاصہ آپ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولائے کریم ہم سب کو شیطان کے حملوں، وسوسوں اور شرارتوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر-۲

فضائل بسم اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا-مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم-بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان از حد رحم فرمانیوالا ہے

تمام تعریفات، تحمیدات، تمجیدات، اور تکریمات اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہیں-جس نے انسانیت کو عدم سے وجود عطا فرمانے کے بعد احسن تقویم تخلیق فرمایا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کی رشد و رہنمائی کے لئے مختلف زمانوں اور مختلف مقامات پر مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرما کر ان میں سے بعض پر کتب سماوی کا نزول فرمایا-اور بحیثیت آخری کتاب، قرآن مجید فرقان حمید کو بذریعہ وحی رسول مکرم، نبی معظم، رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب اطہر پر نازل فرمایا-

اللہ رب العالمین کی بے پناہ حمد و ثناء اور تعریف و تسبیح کے بعد ان گنت، لاتعداد، بے شمار اور بے حساب درود و سلام امام الانبیاء، سید الاتقیاء، بدر الدجیٰ، شمس الضحیٰ، والئی بطحا، شافع روز جزاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس و اطہر و اعلیٰ و اشرف پر جن کی تشریف آوری اور بعثت کی بدولت خالق ارض و سماء نے ہمیں اسلام جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا - عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

﴿آغاز بسم اللہ﴾ برادران گرامی! آج کے خطبہ جمعۃ المبارک کے ان بابرکت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لمحات میں ہم صرف "بسم اللہ" کے متعلق چند اہم اور ضروری باتیں عرض کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ۔ یہ بات آپ ابتدائی طور پر سمجھنے کی کوشش فرمائیں کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" قرآن حکیم کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے سورۃ توبہ کے علاوہ باقی تمام سورتوں کی ابتدائی آیت مبارکہ ہے۔ ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى تَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ (سنن ابی داؤد صفحہ نمبر ۱۱۵ جلد ا' کتاب الصلوۃ' باب من جھر بھا)

﴿ترجمہ﴾ نبی معظم ﷺ قرآنی سورتوں کے درمیان علیحدگی اور جدائی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہونے سے پہچانتے تھے۔

یعنی رسول مکرم ﷺ پر قرآنی آیات طیبات کا نزول ہوتا رہتا تھا۔ جب بسم اللہ نازل ہوتی تو آنحضرت ﷺ کو معلوم ہو جاتا کہ پہلی سورت مکمل ہو چکی ہے اور اب نئی سورت کا نزول شروع ہو گیا ہے۔ سبحان اللہ۔

اس سے آپ بسم اللہ کی عظمت اور شان کا اندازہ فرمائیں کہ قرآن حکیم کی کوئی آیت ایک مرتبہ نازل ہوئی۔ کوئی آیت دو دفعہ نازل ہوئی' کوئی تین دفعہ نازل ہوئی' کوئی دس دفعہ' کوئی بیس دفعہ' مگر بِسْمِ اللّٰہ کی عظمت و بزرگی کا یہ عالم ہے کہ یہ آیت مقدسہ اللہ رب العالمین کی طرف سے حضور رحمتہ للعالمین کی ذات گرامی پر ایک سو چودہ مرتبہ نازل فرمائی گئی۔ سبحان اللہ۔

واضح رہے کہ سورۃ توبہ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ نہیں ہے مگر سورۃ نمل میں دو دو دفعہ ہے۔ ایک مرتبہ شروع سورۃ میں اور دوسری بار اسی سورت کی آیت نمبر ۳۰ میں۔ لہذا اس کی تعداد قرآن کریم کی سورتوں کی تعداد کے برابر ہے۔

شاید آپ حضرات کے لئے یہ بات تعجب اور حیرانی کا باعث ہو۔ اس لئے تاکید مزید کے طور پر اس امر کی ایک اور دلیل عرض کرتا ہوں کہ بِسْمِ اللّٰہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر سورت کی ابتدائی آیت ہے۔خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ایک دن رسول مکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اِذْ اَغْفٰی اِغْفَاءَۃً۔ اچانک آپ ﷺ پر غنودگی سی طاری ہوگئی۔(یہ آنحضرت ﷺ پر وحی کی کیفیت کے وقت ہوتا تھا کہ آپ پر معمولی سی غنودگی چھا جاتی۔آپ کا سر مبارک تھوڑا سا نیچے کو جھک جاتا اور بوجھ محسوس ہونا شروع ہوجاتا تھا) تھوڑی دیر یہ کیفیت رہی۔ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ مُتَبَسِّمًا۔ پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے سر اقدس کو اوپر اٹھایا۔ تو ہم نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول! مَا اَضْحَکَ ؟ (یہاں تو ہنسنے والی کوئی بات نہیں ہوئی) آپ کے لبوں پر مسکراہٹ کیسے پھیل گئی؟ امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَۃٌ۔ میرے رب کی طرف سے ابھی مجھ پر ایک (ایسی) سورت نازل فرمائی گئی ہے۔ جسے سن کر میں بے اختیار ہنس پڑا ہوں۔ کیونکہ اس سورت میں مجھے "حوض کوثر" عطا فرمانے کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بصد ادب و احترام عرض کیا۔ حضور! اس عظیم الشان، بابرکت اور آپکو ہنسا دینے والی سورت مقدسہ کی آیات مبارکات سے ہمیں بھی آگاہ فرمایئے۔ فَقَرَءَ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○ تو آنحضرت ﷺ نے بسم اللہ سمیت پوری سورۃ کوثر کی تلاوت فرمائی۔ سبحان اللہ۔

(صحیح مسلم صفحہ ۱۷۲، جلد ۱، کتاب الصلوٰۃ)

نبی معظم، رسول مکرم، رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان اقدس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ سورۃ توبہ کے علاوہ قرآن حکیم کی باقی تمام سورتوں کی ابتدائی آیت مبارکہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ہے

بزرگان محترم! اس سلسلے میں ایک اور بات بھی یاد رکھیں کہ "بسم اللہ" کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر سورت کی ابتدائی آیت ہونے کے باوجود کسی سورت کی آیات کی تعداد میں شمار نہیں کیا جاتا۔ اور یہ شمار نہ کرنا بھی امام الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمان ذی شان سے ثابت ہے۔ آپ حضرات توجہ فرمائیں تو میں دلیل عرض کرتا ہوں۔ نبی محترم ﷺ کے مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

(رواہ الترمذی۔ ابو داؤد۔ والنسائی وابن ماجہ۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۷ کتاب فضائل القرآن)

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن مجید میں تیس آیات پر مشتمل ایک ایسی سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس سورت کے قاری کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اور وہ سورۃ۔ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ یعنی قرآن پاک کے ۲۹ ویں سپارے کی پہلی سورت ہے۔ سبحان اللہ۔

سورۃ ملک کی آیات کی تعداد بغیر بسم اللہ کے تیس ہے۔ لہذا ان دلائل و براہین سے واضح ہو گیا کہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" سورۃ توبہ کے علاوہ ہر قرآنی سورۃ کی ابتدائی آیت ہے مگر اسے سورت کی آیات کی گنتی میں شمار نہیں کیا جاتا۔

﴿احترام بسم اللہ﴾ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کا ادب، احترام، تعظیم اور توقیر کرنا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ بلکہ کاغذ کے جس ٹکڑے پر "بسم اللہ" تحریر ہو۔ اس کاغذ کا احترام کرنا بھی لازمی اور ضروری ہے۔ صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ رَفَعَ قِرْطَاسًا مِّنَ الْاَرْضِ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِجْلَالًا لِلّٰهِ اَنْ يُّدَاسَ كُتِبَ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَخُفِّفَ عَنْ وَالِدَيْهِ۔

(تفسیر کبیر صفحہ ۸۸ جلد ا الغنیۃ الطالبین عربی اردو صفحہ ۲۰۱ فصل فی فضل بسم اللہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کاغذ کے بسم اللہ لکھے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹکڑے کو اس خیال سے اٹھاتا ہے کہ کسی کے پاؤں تلے نہ آجائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا نام "صدیقین" میں لکھ دیا جاتا ہے اور اگر اس کے والدین فوت ہو چکے ہوں اور عذاب میں مبتلا ہوں تو بیٹے کے اس عمل کی وجہ سے اس کے ماں باپ کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ سبحان اللہ۔

اللہ کریم ہم سب کو بسم اللہ اور قرآن حکیم کے لکھے ہوئے کاغذات کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اگر کوئی شخص "بسم اللہ" لکھے ہوئے کاغذ کا احترام نہ کرے۔ اسے پاؤں تلے روندے یا جان بوجھ کر زمین پر پھینک دے تو ایسے شخص کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ملعون قرار دیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ ایک مرسل حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ۔ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی کِتَابٍ فِی الْاَرْضِ۔ نبی مکرم ﷺ زمین پر گرے ہوئے ایک کاغذ کے قریب سے گزرے تو اپنے نوجوان خادم سے فرمایا۔ مَا ھٰذَا؟ دیکھو' یہ کاغذ کیسا ہے۔ اس نوجوان نے کاغذ اٹھا لیا۔ اسے کھولا تو اس میں "بسم اللہ" لکھی ہوئی تھی۔ خادم نے عرض کیا۔ حضور! اس کاغذ پر تو "بسم اللہ" لکھی ہوئی ہے۔ فرمایا۔ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ فَعَلَ ھٰذَا۔ جس شخص نے "بسم اللہ" لکھا ہوا کاغذ زمین پر پھینکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔ نیز فرمایا۔ لَاتَضَعُوْا اسْمَ اللّٰہِ اِلَّافِیْ مَوْضِعِہٖ۔ تم اللہ تعالیٰ کا نام لکھے ہوئے کاغذ کو احترام کی جگہ رکھا کرو۔ (مراسیل ابی داؤد' صفحہ ۲۰' باب الکتاب یلقی فی الطریق)

برادران محترم! "بسم اللہ" کا احترام کرنے کے فوائد کے ضمن میں صرف ایک واقعہ عرض کر کے بات کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہوں اور اس واقعہ عجیبہ کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ بسم اللہ کے احترام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہ گاروں کو معاف فرما دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ جنہیں لوگ "داتا صاحب" کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے مناسب اور روا نہیں ہے کیونکہ داتا کا معنی ہے۔ دینے والا یعنی رزق دینے والا' اولاد دینے والا' کاروبار میں برکت دینے والا' شفا دینے والا وغیرہ۔ اور ان تمام اختیارات کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہذا "داتا" صرف اللہ تعالیٰ کو ہی جاننا اور ماننا چاہیے۔ بہر حال حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "کشف المحجوب" میں ایک ولی کامل حضرت بِشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کی توبہ کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ بِشر نامی ایک نوجوان شراب کا دلدادہ تھا۔ اور ہر عیب' گناہ اور نقص اس میں پایا جاتا تھا۔

"ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ بِشر شراب خانہ سے مستی کی حالت میں کہیں جا رہا تھا کہ اسے زمین پر گرد و غبار میں اٹا ہوا کاغذ کا ایک ٹکڑا نظر آیا۔ اس نے اسے اٹھا کر دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا۔ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" (وہ نوجوان اس گرد و غبار والے کاغذ پر اللہ تعالیٰ کا نام دیکھ کر از حد پریشان ہوا اور دل میں خیال کیا کہ میرے اللہ کے مبارک نام کی کس قدر توہین ہو رہی ہے۔) اس کاغذ کو پاک صاف کیا۔ بڑی تعظیم کے ساتھ اسے اٹھایا۔ عطر لگایا اور انتہائی ادب و احترام کے ساتھ ایک بلند اور پاکیزہ جگہ پر رکھ دیا۔

اسی رات جب یہ نوجوان نیند کی آغوش میں گیا تو خواب کی حالت میں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز اور خوشخبری سنائی دی۔ یَا بِشْرُ طَیَّبْتَ اسْمِیْ فَبِعِزَّتِیْ لَأُطَیِّبَنَّ اسْمَکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اے بِشر! تو نے میرے نام کو خوشبو لگا کر معطر کیا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں تیرے نام کو دنیا اور آخرت میں معطر کر دوں گا۔ (نیند سے بیدار ہو' توبہ کر اور خوشخبری سن کہ بسم اللہ اور میرے نام کے احترام کی وجہ سے میں نے تیرے پچھلے تمام گناہوں کو معاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمادیا ہے۔اور میں نے تیرے نام کو ایسا باعزت بنادیا ہے) کہ جو بھی تیرا نام سنے گا ۔اپنے دل میں راحت محسوس کرے گا۔

(کشف المحجوب مترجم صفحہ نمبر ۱۵۹' تفسیر قرطبی ۹۱ جلد ۱)

آپ نے غور فرمایا کہ بسم اللہ کے احترام' ادب' عزت' توقیر' تکریم اور تعظیم کی وجہ سے رب تعالیٰ نے ایک شرابی اور گناہ گار کے تمام گناہوں کو معاف کر کے اسے اپنا دوست اور ولی بنادیا اور اس کے نام کو عزت و احترام عطا فرمایا۔ سبحان اللہ۔شاید انہی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ۔

توں اج ادبوں گرد اتاری اسم اساڈے پاروں
پاک کیتے اساں دفتر تیرے حکم ہویا سرکاروں

﴿پہلی تحریر﴾ بعض اسلاف سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح و قلم کی تخلیق کے بعد جو سب سے پہلے تحریر لکھوائی وہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" تھی۔ سبحان اللہ۔ یہ بسم اللہ کی فضیلت اور عظمت کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ کائنات میں جو سب سے پہلی تحریر وجود میں آئی وہ "بسم اللہ" تھی۔ چنانچہ حضرت عکرمہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ۔ کہ اللہ کریم نے سب سے پہلے لوح (یعنی لوح محفوظ) اور قلم کو پیدا فرمایا۔ فَاَوَّلُ مَاكُتِبَ عَلَى اللَّوْحِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پس اس لوح پر جو چیز سب سے پہلے لکھی گئی۔وہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ہے۔لہذا اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ کو اس کے پڑھنے والے کے لئے امن و امان کا باعث بنادیا۔(غنیۃ الطالبین اردو عربی صفحہ ۲۰۲)

اس امر کی تائید و تصدیق قرآن حکیم کے نزول سے بھی ہوتی ہے کہ رسول محترم' نبی معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر جب وحی کے نزول کا آغاز ہوا ۔تو پہلی وحی میں ہی "بسم اللہ" پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ تفصیل میں جائے بغیر انتہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختصار سے پہلی وحی کے الفاظ پر غور فرمائیے۔

آپ ذرا تصور فرمائیں حضور تنہائی کی حالت میں غار حرا کے اندر غورو فکر اور ذکر و تدبر میں مصروف ہیں۔ عبادت الٰہی سے لطف اندوز ہور ہے ہیں کہ اچانک سید الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لے آتے ہیں اور آتے ہی رب تعالیٰ کی طرف سے "اِقْرَءْ" (پڑھیے) کا حکم سناتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ مَا اَنَا بِقَارِیءٍ۔ میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کو سینہ سے لگا کر زور سے دباتے ہیں۔ آپ کو تکلیف محسوس ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام چھوڑ کر پھر پڑھنے کا حکم سناتے ہیں۔ حضور پھر جواباً فرماتے ہیں۔ مَا اَنَا بِقَارِیءٍ۔ میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام پھر آپ کو سینہ سے لگا کر زور سے بھینچتے ہیں۔ پھر وہی سوال اور وہی جواب۔ اب حضرت جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ نبی معظم کو اپنے سینے سے لگانے کے بعد جب چھوڑتے ہیں تو نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں۔ اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَO خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍO اِقْرَءْ وَ رَبُّكَ الْاَ کْرَمُO الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِO عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْO (سورۃ علق آیت نمبر ۱ تا ۵)

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر ﷺ) آپ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیے۔ جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا۔ انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ پڑھیے۔ آپ کا رب (تو) بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ اسی نے انسان کو سکھلایا۔ جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اس پہلی وحی میں "قلم اور اِسْمِ رَبِّکَ" کے الفاظ ہمارے آج کے موضوع سے متعلق ہیں اور عرض یہ کر رہا ہوں کہ کائنات میں سب سے پہلی تحریر بھی بسم اللہ ہے۔ اور ہمارے رسول مکرم ﷺ پر پہلی وحی بھی "بِاسْمِ رَبِّكَ" ہے۔

جب غار حرا میں نبی کریم ﷺ کی عبادت و ریاضت کا ذکر آہی گیا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک نکتہ بھی سماعت فرمالیجئے کہ رسول رحمت ﷺ غار حرا میں جو ریاضت فرماتے تھی وہ یہ تھی کہ آپ ﷺ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاتے اور چار چیزوں کی زیارت فرماتے۔ (۱) آسمان۔ (۲) زمین۔ (۳) سمندر۔ (۴) بیت اللہ۔ (سبحان اللہ) پھر غار حرا میں تشریف لاتے اور ان چار اشیاء پر غور و خوض فرماتے کہ اوپر آسمان ہے۔ نیچے زمین ہے۔ ایک طرف سمندر کی لہریں اور موجیں ہیں۔ اور ایک طرف اللہ کا گھر ہے۔ پھر آپ ﷺ اس نتیجے پر پہنچتے کہ آسمان و زمین کو تخلیق کرنے والی کوئی ذات ضرور ہے اور اسی ذات کریم نے زمین کے ایک وسیع حصے کو پانی کی شکل عطا فرمائی ہے اور پھر اس نے اپنی عبادت کیلئے ایک مقام بھی مخصوص کر دیا ہے۔ اور وہ "بیت اللہ" ہے۔ سبحان اللہ۔

آپ ﷺ ایک دن غار حرا میں انہی باتوں پر غور و فکر اور تدبر و تفحص فرما رہے تھے کہ فرشتوں کے سردار حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر تشریف لائے اور آپ ﷺ کو نبوت و رسالت کے عظیم اور بے مثال منصب پر فائز فرما دیا گیا۔ سبحان اللہ۔ اِقْرء بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔

﴿فرشتوں کا وظیفہ﴾ بسم اللہ ایسا بابرکت اور بے مثال وظیفہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ فرشتے ہر وقت اسی کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ کیا خوبصورت سماں ہوگا جب فرشتوں کی زبان پاک سے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کے الفاظ نکلتے ہوں گے تو ایک عجیب و غریب اور خوش کن منظر پیدا ہوتا ہوگا اور رب السماوات والارض فرشتوں کے ترانے سے خوش ہو کر انہیں اپنے مزید لطف و کرم سے نوازتا ہوگا۔

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔ هِیَ قِرَاءَۃُ اَهْلِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ وَاَهْلِ الصَّفْحِ الْاَعْلٰی ۔ ساکنان ہفت آسمان اور اہالیان ذی مرتبت کا وظیفہ "بسم اللہ" ہی ہے اور ملائکہ مقربین جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعریف و توصیف میں مصروف ہیں۔ وہ بھی "بسم اللہ" ہی کا ورد کرتے رہتے ہیں
۔(غنیۃ الطالبین اردو عربی صفحہ ۲۰۲)

برادران گرامی! آپ کو وہ الفاظ قرآنی تو یاد ہی ہوں گے کہ جب ذات باری تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے انسانوں کی تخلیق کا ارادہ ظاہر فرمایا تو انہوں نے عرض کیا تھا کہ انسان تو زمین میں فساد برپا کریں گے اور وہاں خون بہائیں گے ۔جبکہ تیری تسبیح و تقدیس کے لئے ہم کافی ہیں اور ہمہ وقت اسی کام میں مصروف ہیں۔ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔ ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔۔ حضرات! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ رب تعالیٰ کی وہ کون سی تعریف ہے۔ جس کا ذکر فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں کیا اور کہا کہ تیری تعریف کیلئے ہم کافی ہیں۔ آپ غور اور توجہ فرمائیں تو حضرت عکرمہ رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان سے یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ فرشتوں کا وہ وظیفہ۔ جس کا ذکر انہوں نے رب السماوات والارض کے حضور کیا۔ وہ یہی تھا۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ وظیفہ کثرت سے پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ ایک مرتبہ سب مل کر پڑھ لیں۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور جلیل القدر پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ جو شخص توحید الٰہی کا قائل اور صاحب ایمان ہو گا اور اس کے نامہ اعمال میں آٹھ سو مرتبہ۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کا وظیفہ لکھا ہو گا ۔یعنی اس نے اپنی پوری زندگی میں آٹھ سو بار "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کو پڑھا ہو گا تو رب العزت قیامت کے دن اسی بسم اللہ کی برکت سے اسے دوزخ سے آزاد کر کے جنت کا داخلہ نصیب فرما دے گا۔ سبحان اللہ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۰۳)

اب تو آپ کا دل انشاء اللہ العزیز فرشتوں کے پسندیدہ اور رب تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اس محبوب وظیفے کی طرف مائل ہو گیا ہو گا- کوشش فرمائیے کہ ہر روز اس وظیفے کو پڑھیں- پہلے عقیدہ اور عمل صحیح کریں- پھر یہ وظیفہ پڑھیں تو انشاء اللہ العزیز یہ وظیفہ جہنم سے آزادی کی بشارت اور جنت کے دخول کا اعلان ثابت ہو گا -کونسا وظیفہ ؟ "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ"-

شیطان کا رونا بسم اللہ کی برکات' فضائل اور اس کے اثرات و ثمرات کو سمجھنے کے لئے اس بات کو بھی ذہن نشین کریں کہ شیطان لعین کو بسم اللہ سے بڑی ضد' عداوت اور دشمنی ہے کیونکہ جہاں بسم اللہ پڑھی جائے گی- وہاں برکات کا نزول ہو گا- وہاں رحمتیں اتریں گی- سکون واطمینان حاصل ہو گا- گناہ معاف ہوں گے- جہنم سے آزادی کا اعلان ہو گا- جنت کے دخول کی بشارت سنائی جائے گی- اور یہ ساری چیزیں ابلیس کے لئے تو موت کا پیغام ہیں- اس لئے شیطان جب کسی کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے دیکھتا ہے تو روتا' پیٹتا اور چیخیں مارتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے- اپنے سر پر مٹی ڈالتا اور بسم اللہ کی برکت والی سرزمین سے دور چلا جاتا ہے - حضرت محبوب سبحانی الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (جنہیں لوگ گیارہویں والا پیر کہتے ہیں اور ان کے نام کی نذرو نیاز بنام گیارہویں شریف پکاتے ہیں- حالانکہ اللہ کے سوا کسی اور کام کے نام کی نذرو نیاز اور چڑھاوا سراسر شرک ہے- اور اس قسم کی خرافات سے بچنا مسلمانوں کے لئے از حد ضروری ہے) نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "غنیتہ الطالبین" میں فرمایا ہے کہ ابلیس لعین نے اپنی زندگی میں تین مرتبہ ایسا نوحہ اور ماتم کیا ہے اور ایسا شدید رویا اور پیٹا ہے کہ اس طرح کبھی بھی نہیں رویا- آپ حضرات توجہ فرمائیں تو میں ابلیس کے رونے کے مقامات عرض کرنے والا ہوں-

1- حِيۡنَ لُعِنَ وَاُخۡرِجَ مِنۡ مَلَكُوۡتِ السَّمَاءِ- جب ابلیس کو لعنتی قرار دے کر بارگاہ الٰہی' فرشتوں کی صحبت اور آسمان کی رہائش سے نکال دیا گیا تو وہ ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رویا کہ اس جیسا کبھی نہ رویا تھا- قرآن حکیم اپنے مقدس الفاظ میں بیان فرماتا ہے -کہ جب ابلیس علیہ اللعنۃ نے اللہ رب العالمین کے حکم سجدہ سے روگردانی کی اور ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے حضور جھکنے سے انکار کر دیا تو رب تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی- فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ○ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ- (سورۃ ص آیت نمبر ۷۷-۷۸)

﴿ترجمہ﴾ اے ابلیس! یہاں سے نکل جا- تو مردود ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر میری لعنت پڑتی رہے گی-

درگاہ ربانی سے راندھا جانے کے بعد شیطان از حد رویا' چیخا' چلایا' پیٹا اور رورو کر اس نے اپنا برا حال کر لیا-

2- حِينَ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب امام رسولاں' رحمت عالمیاں' پیغمبر دوجہاں اور سرور کون و مکاں جناب محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور شیطان لعین کو یقین ہو گیا کہ اب روئے زمین پر توحید کا پرچم لہرا ئے گا- شرک کا خاتمہ ہو جائے گا- میرے فرماں بردار کم ہو جائیں گے- اطراف عالم میں اسلام کا نور پھیل جائے گا- غیر اللہ کے پجاری ایک اللہ کے حواری بن جائیں گے- عزتیں لوٹنے والے ناموس کے محافظ کہلائیں گے- چور اور ڈاکو رہبر اور رہنما کا کردار ادا کریں گے- زنا' شراب' جوا' اغوا' ڈکیتی اور بے غیرتی کا نام و نشان مٹ جائے گا- اور- ہاں- سرور کائنات ﷺ کی ولادت و بعثت کی برکت سے صنم کدہ جہاں اب عبادت رحمان کا منظر پیش کرے گا- تو- ابلیس یہ تصور کر کے آنحضرت ﷺ کی ولادت مبارکہ کے دن اتنا رویا کہ اس نے رورو کر برا حال کر لیا-

3- حِينَ أُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ لِكَوْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ- اور ابلیس کی زندگی میں تیسرا وہ موقع جب اسے بہت رونا آیا اور وہ اپنی سسکیوں اور چیخوں پر قابو نہ رکھ سکا- وہ دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے امام کائنات حضرت محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ پر سورت فاتحہ کو نازل فرمایا- سوال پیدا ہوتا ہے کہ سورت فاتحہ میں شیطان کو رلانے والی کون سی چیز ہے؟ جواب آیا- لِکَوْن "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" - کیونکہ سورت فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ ہے- اس بسم اللہ کی وجہ سے ابلیس اتنا رویا کہ اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ رکھ سکا- کیونکہ اسے بسم اللہ کی برکات' اثرات اور ثمرات کا علم ہو چکا تھا- وہ جانتا تھا کہ-

- جسے میں بہکاؤں گا- وہ- بسم اللہ پڑھے گا تو راہ راست پر آجائے گا-
- جسے میں گمراہ کروں گا- وہ- بسم اللہ پڑھے گا تو ہدایت حاصل کرے گا-
- جس سے میں نافرمانی کراؤں گا- وہ- بسم اللہ پڑھے گا تو فرمانبردار ہو جائے گا-
- جسے مشرک بناؤں گا- وہ- بسم اللہ پڑھے گا تو توحید پرست بن جائے گا-
- جس سے گناہ کراؤں گا- وہ- بسم اللہ پڑھے گا تو بخش دیا جائے گا-
- جس پر اپنا تسلط جماؤں گا- وہ- بسم اللہ پڑھے گا تو میں بھاگ جاؤں گا-
- جسے دوزخ کی طرف لے جاؤنگا- وہ- بسم اللہ پڑھے گا تو جنت کی طرف چلا جائیگا-
- جس کے نامہ اعمال میں غلطیاں ہی غلطیاں ہوں گی- وہ- بسم اللہ پڑھے گا تو غلطیوں کو مٹا دیا جائے گا-
- جسے بے اطمینان کروں گا- وہ- بسم اللہ پڑھے گا تو مطمئن ہو جائے گا-
- بدامنی پھیلاؤں گا- تو- بسم اللہ کی برکت سے امن قائم ہو جائے گا-

اس لئے ابلیس بسم اللہ کے نزول کے دن بے حد رویا' پیٹا' چیخا' چلایا اپنے سر میں خاک ڈالی اور اپنے کیے پر پچھتایا-

برادران گرامی! اگر آپ شیطان کو رلانا' اسے خود سے دور ہٹانا اور جنت میں جانا چاہتے ہیں تو بسم اللہ کو حرز جاں بنایئے اور ہر وقت پڑھتے رہیے-

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" --- "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"

حضرت آدم اور بسم اللہ بزرگان محترم! بسم اللہ ایک ایسی متبرک' مقدس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عظیم تر آیت کریمہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ صرف نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر سو سے زیادہ بار نازل فرمایا گیا۔ بلکہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کئی جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام اور رسولوں پر بھی اس کا نزول ہوا اور انہیں بھی بسم اللہ کی برکات سے مستفید کیا گیا۔ چنانچہ داماد مصطفیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام الرسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اَوَّلُ مَاأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلٰى آدَمَ فَقَالَ اَمِنَ ذُرِّيَتِيْ مِنَ الْعَذَابِ مَادَامُوْا عَلٰى قِرَاءَ تِهَا۔ سب سے پہلے یہ آیت مبارکہ یعنی "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ۔ حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی تو انہوں نے فرمایا۔ "میری اولاد جب تک اس کی قرأت و تلاوت کرتی رہے گی۔ عذاب سے محفوظ رہے گی۔ سبحان اللہ۔ گویا کہ انسانیت کے باپ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی تمام ذریت اور اولاد کو عذاب سے محفوظ رہنے کا جو نسخہ اور طریقہ بتلایا۔ وہ "بسم اللہ" کا وظیفہ ہے۔ جو بسم اللہ پڑھتا رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچتا رہے گا ۔(غنیۃ الطالبین)

حضرت نوح اور بسم اللہ آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی امت بھی بسم اللہ کے اثرات اور ثمرات سے مستفید ہوئی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی الفاظ کے مطابق ساڑھے نو سو سال فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا (سورۃ عنکبوت آیت نمبر ۱۴) کا طویل ترین عرصہ اپنی قوم کو مسئلہ توحید سمجھانے، راہ راست پر لانے اور جنت کا راستہ دکھانے کی کوشش کی۔ مگر قوم کے اکثر افراد نے آپ کی نصیحتوں کا کوئی اثر قبول نہ کیا بلکہ وہ آپ علیہ السلام کے مخالف اور دشمن بن گئے۔ مدت مزید گزرنے اور عرصہ دراز تک وعظ و تذکیر کے باوجود ایک اللہ کے پرستاروں اور حضرت نوح علیہ السلام کے فرماں برداروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تعداد چالیس یا اسّی سے متجاوز نہ ہوئی تو ایک دن حضرت نوح علیہ السلام کا دل بھر آیا اور آپ نے شدید روحانی کوفت کی حالت میں رب العالمین کے حضور قوم کی تباہی و بربادی کے لئے بددعا کر دی۔ قرآن حکیم حضرت نوح علیہ السلام کے مضطربانہ الفاظ یوں نقل فرماتا ہے۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○ (سورہ نوح آیت نمبر ۲۶)

﴿ترجمہ﴾ حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار! ان کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہو لنہ چھوڑ۔ (یعنی سب کافروں کو ہلاک کر دے)

اللہ احکم الحاکمین نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اطمینان قلب اور تسلی و تشفی کے لئے وحی نازل فرمائی۔ کہ اے نوح! اپنی قوم کے کفر' شرک اور سرکشی سے آپ پریشان اور غمزدہ نہ ہوں۔ جن کی قسمت میں قبول ایمان کی سعادت لکھی جا چکی تھی۔ وہ ایمان لا چکے ہیں۔ کفار اور نافرمانوں کی مہلت کی گھڑیاں ختم ہونے کے قریب ہیں اور اس ظالم و سرکش قوم کی تباہی و بربادی کا مقررہ وقت آنے ہی والا ہے۔ اے نوح! آپ دیکھیں گے کہ چند دنوں کے بعد اللہ مالک الملک کی طرف سے تباہ کن سیلاب کی شکل میں اس کا عذاب آئے گا۔ اور ان مشرکوں' کافروں' نافرمانوں' سرکشوں اور باغیوں کو ہلاک اور غرق کر کے رکھ دے گا۔ آپ ان چند دنوں میں یہ کام کریں کہ اہل ایمان کی حفاظت اور بچاؤ کے لئے ہمارے احکام کے مطابق اور ہماری نگرانی میں ایک کشتی تیار کریں اور اپنے فداکاروں اور اطاعت گزاروں کو آگاہ کر دیں کہ وہ اس بارے میں میرے آئندہ حکم کا انتظار کریں۔ اور ایک بات یاد رکھیں کہ جب میرا عذاب آ جائے اور نافرمان لوگ آپ کی نگاہوں کے سامنے غرق آب ہو رہے ہوں تو آپ ان ظالموں کے بارے میں میرے حضور بالکل سفارش نہ کریں بلکہ ان کے متعلق مجھ سے کوئی کلام ہی نہ کریں۔

قرآن عزیز اس ساری صورت حال کا نقشہ یوں بیان فرماتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ - فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ○ (سورۃ ہود آیت نمبر ۳۶-۳۷)

﴿ترجمہ﴾ اور حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ آپ کی قوم میں سے ان لوگوں کے سوا جو ایمان لا چکے ہیں اب مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے- اس لئے آپ ان کے افعال سے غمگین نہ ہوں اور ہماری نگرانی میں ہمارے حکم کے مطابق آپ ایک کشتی تیار کریں اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کریں- بے شک وہ غرق کر دیئے جائیں گے-

﴿کشتی نوح اور بسم اللہ﴾ اللہ رب العالمین کے جلیل القدر رسول حضرت نوح علیہ السلام جو ایک طویل عرصہ سے توحید کی تبلیغ و تلقین اور وعظ و تذکیر میں مصروف تھے- اب اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیشہ اور آری لیکر کشتی بنانے میں مشغول ہو گئے- لکڑی لائی جا رہی ہے- اسے چیرا جا رہا ہے- تختے بنائے جا رہے ہیں اور میخیں لگا کر انہیں جوڑا جا رہا ہے اور کشتی تیار کی جا رہی ہے- حضرت نوح علیہ السلام کی نافرمان قوم کو تمسخر، استہزاء اور مذاق کا ایک نیا بہانہ ہاتھ آ گیا- وہ قریب سے گزرتے ہوئے حضرت نوح علیہ السلام پر طرح طرح کے آوازے کستے، آپ کا مذاق اڑاتے اور طنزیہ انداز میں کہتے- اے نوح! کیا نبوت چھوڑ کر ترکھان بن گئے ہو؟- اور یہاں تو کوئی دریا اور سمندر نہیں ہے- کیا یہ کشتی خشکی میں چلا کریگی- حضرت نوح علیہ السلام انکے طنز اور مذاق کا کوئی جواب نہ دیتے- صرف یہی فرماتے کہ اے میری قوم کے نافرمانوں! اب تم جی بھر کے مذاق کر لو- عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ یہ کشتی کیوں بنائی جا رہی ہے اور اسکے فوائد و مقاصد کیا ہیں؟-

حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی کا یہ واقعہ تو خاصا طویل ہے- میں آپ کو صرف بسم اللہ کی برکات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں- اس لئے تمہید کے طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے مختصر الفاظ میں آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کرنے کی کوشش کی ہے۔اب آیت قرآنی اور اس کا ترجمہ سنئیے۔ تاکہ بات کی حقیقت کو سمجھنے میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ارشاد خداوندی ہے۔يَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيۡهِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ سَخِرُوۡا مِنۡهُ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡكُمۡ كَمَا تَسۡخَرُوۡنَ ○ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَيَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ○

(سورۃ ہود آیت نمبر ۳۸-۳۹)

﴿ترجمہ﴾ اور حضرت نوح علیہ السلام کشتی بنانے میں مصروف ہو گئے اور ان کی قوم کے سردار جب بھی ان کے قریب سے گزرتے تو انہیں مذاق کرتے۔ آپ صرف یہ فرماتے کہ اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ایک دن ہم بھی تمہارا مذاق اڑائیں گے۔ جس طرح تم مذاق اڑاتے ہو۔ پس تم جان لو گے کہ رسوا کرنے والا عذاب کس پر آتا ہے اور کس پر ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب اترتا ہے۔

آخر وہ وقت موعود آ گیا جب آسمان سے پانی برسنے لگا۔ زمین سے بھی پانی باہر نکل آیا۔ اور وہ تنور جن سے آگ کے شعلے بلند ہوا کرتے تھے۔ اب ان سے پانی کے فوارے پھوٹنے شروع ہو گئے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ ہر جنس کے ایک ایک جوڑے کو، عام اہل ایمان کو اور اپنے گھر کے ایمانداروں کو "بسم اللہ" پڑھ کر کشتی میں سوار کر لیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ کشتی سے باہر کے تمام لوگوں کو تباہ و برباد اور غرق کر دیا جائے گا اور "بسم اللہ" کی برکت سے کشتی اور اس کے سواروں کو اس تباہ کن سیلاب سے بچا لیا جائے گا۔ سبحان اللہ۔

قرآن حکیم حضرت نوح علیہ السلام کی زبان پاک سے بسم اللہ کے وظیفے کا ذکر ان الفاظ سے فرماتا ہے۔

وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖهَا وَ مُرۡسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○

(سورۃ ھود آیت نمبر ۴۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اور حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ اس (کشتی) میں سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اور لنگر انداز ہونا صرف اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہے۔ بے شک میرا رب بہت بخشنے والا از حد رحم فرمانے والا ہے۔

کیا آپ نے غور فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس موقع پر بھی کیسے خوبصورت انداز میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا سبق دیا ہے کہ ہمارے سفر کی ابتداء بھی اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام یعنی بسم اللہ سے ہو رہی ہے اور اس کی انتہا بھی اسی کے فضل و کرم سے ہو گی۔

نواسۂ رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول رحمت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کشتی میں سوار ہوتے وقت اگر یہ دعا پڑھ لے تو اسے غرق ہونے سے امان مل جائیگی۔ دعا کے الفاظ سنیئے۔ بسم اللہ کی برکت سمجھئے اور اسے یاد کرنے کی کوشش فرمایئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (تفسیر قرطبی صفحہ ۲۳۷ ج۹)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمان و رحیم ہے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ اور قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی۔ اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ ان کے شرک سے پاک اور اعلیٰ ہے۔ اس کا چلنا اور لنگر انداز ہونا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہے۔ بے شک میرا رب غفور و الرحیم ہے۔

﴿حضرت ابراہیم اور بسم اللہ﴾

جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام اور کام سے تو آپ واقف ہی ہیں کہ جب نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دلائل واضحہ اور براہین قاطعہ کا مقابلہ نہ کر سکے تو ظلم و تشدد پر اتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مٹانے' راستے سے ہٹانے اور آگ میں جلانے کا فیصلہ کر لیا گیا- تقریباً ایک ماہ تک ایک وسیع و عریض میدان میں آگ جلائی گئی -اور قوم نے ایندھن کی فراہمی میں پورے مذہبی جوش و خروش کا مظاہرہ کیا- جب آگ کے شعلے خوب بھڑک اٹھے اور اس کی تمازت کی حالت یہ ہو گئی کہ آگ کے اوپر سے گزرنے والے پرندے بھن کر اس آگ میں گرنے لگے -تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا اعلان کیا گیا- مگر مشکل یہ پیش آئی کہ اس شدید آگ کے قریب جا کر کون ابراہیم علیہ السلام کو اس میں دھکا دے -اس کی حرارت تو اتنی تیز کہ کوئی شخص ذرا فاصلے پر کھڑا ہونے کو تیار نہیں -چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے کے لئے منجنیق تیار کی گئی- اور آپ کو قید خانہ سے لا کر اور دست وبازو باندھ کر جب منجنیق میں رکھا گیا تو عالم بالا میں کہرام برپا ہو گیا- اللہ !اس بھری دنیا میں ایک ابراہیم علیہ السلام ہی تو تیرا نام لیوا ہے اور اسے یوں برہنہ کر کے' باندھ کر اور انتہائی بے دردی سے آگ میں پھینکا جا رہا ہے- مولائے کریم !اگر اس توحید کے علمبردار سے جہان خالی ہو گیا تو روئے زمین پر تیرا نام کون لے گا ؟-

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو اجازت مل گئی کہ جاؤ- اگر تم ابراہیم کی مدد کر سکتے ہو تو کر لو- بارش کا فرشتہ حاضر خدمت ہوا- عرض کیا- حکم ہو تو موسلا دھار بارش برسا کر آگ کو ٹھنڈا کر دوں- آپ نے کمال بے نیازی سے فرمایا -اگر میرا رب مجھے آگ میں پھینکوا کے راضی ہے تو میں آگ میں جل کے راضی ہوں- ہوا اور آندھی کا فرشتہ حاضر ہوا- ابراہیم علیہ السلام !ارشاد ہو تو تیز ہوا کے ذریعے اس آگ کا رخ آپکے دشمنوں کی طرف کر دوں- فرمایا- مجھے اس سے کوئی غرض نہیں- سید الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے- ابراہیم !

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے لائق کوئی حکم - جواب آیا - مجھے تیری اعانت کی کوئی ضرورت نہیں - جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں - خلیل اللہ! اپنے رب کے حضور بچاؤ کی دعا تو مانگ کے دیکھو - پیکر تسلیم ورضا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا - حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ - جب وہ میرے حال کو جانتا ہے تو مجھے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے ؟ یعنی اگر وہ مجھے بچانا چاہے تو کوئی جلا نہیں سکتا اور اگر وہ جلانے پر آجائے تو جبرئیل! تیرے سمیت مجھے کوئی بچا نہیں سکتا - سبحان اللہ -

برادران گرامی! تصور فرمایئے - انبیاء کے سردار اور ایک الٰہ کے پرستار جناب ابراہیم علیہ السلام کو برہنہ کر کے آگ میں پھینکنے کے لئے منجنیق میں بٹھادیا جاتا ہے - تو عرش بریں سے آواز آتی ہے - میرے خلیل! میں ایک مختصر سا وظیفہ بتانے لگا ہوں - اس وظیفہ کو زبان پر لانا تیرا کام ہے اور نار کو گلزار بنانا میرا کام ہے - سبحان اللہ - سنیئے وہ وظیفہ کیا ہے - "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" - چنانچہ جب ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق میں بٹھا کر آپ کو آگ میں پھینکنے کے لئے اسے گھمایا گیا تو بے ساختہ آپ کی زبان پر یہ وظیفہ جاری ہو گیا - "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"

اسی بسم اللہ کی برکت سے خالق کائنات نے آگ کو بالمشافہ حکم دیا - یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ - (سورۃ انبیاء آیت نمبر ۶۹) اے آگ' ابراہیم علیہ السلام کیلئے ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی وراحت بن جا - سبحان اللہ -

آگ نے عرض کیا ہو گا - مولا! میرا کام تو جلانا ہے - جواب آیا ہو گا کہ اے آگ تیرے جلانے کی طاقت کو آج میں نے بچانے کی صلاحیت میں تبدیل فرمادیا ہے - سبحان اللہ -

برادران محترم! اللہ رب العالمین اگر چاہتا تو تیز ہوا چلا کر اس آگ کو کہیں دور لے جا سکتا تھا بلکہ جلانے والوں پر پلٹا سکتا تھا - وہ اگر چاہتا تو بارش کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعے اسے بجھا سکتا تھا۔ مگر بسم اللہ کی برکات پر غور فرمائیے۔ رب کائنات نے اس کی برکت اور تاثیر سے دھکتی ہوئی نار کو گلزار اور بہار میں تبدیل فرما دیا۔ اور کسی واسطے اور ذریعے کے بغیر آگ سے خطاب فرمایا۔ قُلْنَا یَانَارُ کُونِی بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیمَ۔ ہم نے کہا اے آگ! ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا باعث بن جا۔ سبحان اللہ۔

حضرت موسیٰ اور بسم اللہ اللہ تعالیٰ کے ایک مشہور پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ نے کافی باتیں پڑھ اور سن رکھی ہیں۔ بسم اللہ ایسی بابرکت آیت ہے کہ اسے پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہر مقام پر کامیاب و کامران فرمایا۔ اور ان کے مخالفین اور دشمنوں کو ذلیل و خوار' رسوا اور ناکام و نامراد کیا۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لئے بڑے ماہر اور استاد جادوگروں کو اکٹھا کیا تھا۔ واقعہ کی تفصیلات عرض کرنا میرا مقصد نہیں ہے۔ محض آج کے موضوع سے متعلق بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ساحران فرعون اپنے تمام ساز و سامان سمیت میدان میں موجود تھے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلے کی تمام تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ فرعون اور اس کے وزراء خوبصورت کرسیوں پر براجمان تھے۔ عام مصری لوگ تماشا دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ ایک طرف صرف موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون علیہما السلام اور دوسری طرف فرعون' اس کے حواری' ماہر جادوگر اور بے پناہ عوام ہیں۔ اچانک جادوگروں کی آواز فضا میں گونجتی ہے۔ یَا مُوسٰی اِمَّا اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّا اَنْ نَّکُونَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی ○ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۶۵) اے موسیٰ کیا آپ پہلے پھینکیں گے یا ہم ہی پہلے پھینکنے والے ہو جائیں۔ یعنی اے موسیٰ! کیا ہم اپنے کمالات کا مظاہرہ پہلے کریں یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ پہل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی کامیابی کا پورا یقین تھا۔ اس لئے آپ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی۔ کہ پہل کون کرتا ہے۔ بلکہ کمال بے اعتنائی سے فرمایا۔ بَلْ اَلْقُوْا۔ بلکہ تم ہی پہلے پھینکو۔ ان جادوگروں نے اپنے تمام ساحرانہ کمالات کا مظاہرہ کیا اور اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر پھینکیں اور جادو کے اثر سے وہ زمین پر اِدھر اُدھر دوڑتی ہوئی دکھائی دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ حیران کن منظر دیکھ کر لمحہ بھر کیلئے خوف زدہ ہوئے تو تائید ربانی نے فوراً سہارا دیا اور آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا۔ لَاتَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَ عْلٰی ۔(اے موسیٰ) ڈرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ یقیناً تم ہی غالب رہو گے اور کامیابی حاصل کرو گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اپنا عصاء مبارک زمین پر پھینکنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دائیں ہاتھ میں اپنا عصاء مبارک پکڑا اور زمین پر پھینکنے سے پہلے پڑھنا شروع کیا۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"۔ بسم اللہ پڑھ کر آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ فوراً خوفناک اژدہے کی شکل اختیار کر گیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے ان سانپ دکھائی دینے والی رسیوں کو نگلنا شروع کر دیا۔ اس اژدہے کی شکل اور کاروائی دیکھ کر فرعون' اس کے حواریوں اور جادوگروں پر دہشت طاری ہو گئی۔ اور حق کے ایک ہی وار نے باطل کا سارا غرور خاک میں ملا دیا۔ لور یہ صورت حال دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہو گیا کہ جو کارنامہ موسیٰ علیہ السلام نے سرانجام دیا ہے وہ جادو کی نظر بندی نہیں بلکہ قدرت الٰہی کی جلوہ نمائی ہے۔ حق و صداقت کے یقین کامل نے انہیں موسیٰ کے الٰہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایسا فدا کار بنا دیا کہ انہوں نے نتائج و عواقب سے بے نیاز ہو کر فوراً موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ لیا اور مجمع عام میں اعلان کر دیا کہ ۔ آمَنَّا بِرَبِّ هَارُوْنَ وَ مُوْسٰی (سورت طٰہٰ آیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۷۰) لوگو! (گواہ رہنا کہ) ہم موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لے آئیں ہیں۔ اور ہم نے دین موسوی کو شرح صدر سے قبول کر لیا ہے۔ سبحان اللہ۔

بزرگان محترم! حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عظیم الشان کامیابی، فرعون کی ذلت آمیز شکست اور جادوگروں کے قبول ایمان نیز حضرت موسیٰ کی دیگر کامرانیوں کو "بسم اللہ" کی برکات اور بسم اللہ کے ثمرات قرار دیتے ہوئے حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ فَأُنْزِلَتْ عَلٰى مُوْسٰى فِي الصُّحُفِ فِيْهَا قَهَرَ فِرْعَوْنَ وَسَحَرَتَهٗ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهٗ وَ قَارُوْنَ وَ أَتْبَاعَهٗ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۰۲)

﴿ترجمہ﴾ پس یہ بسم اللہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ان کے صحیفوں میں نازل فرمائی اور انہیں اس کے پڑھنے کی برکت سے فرعون اور اس کے جادوگروں، ہامان اور اس کے لشکروں اور قارون اور اس کے فرمانبرداروں پر غلبہ عطا ہوا۔ اور ہر میدان میں فتح نصیب ہوئی۔ سبحان اللہ۔

﴿**فرعون اور بسم اللہ**﴾ برادران گرامی! حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بسم اللہ کے نزول اور اس کے اثرات و ثمرات کا ایک واقعہ انتہائی اختصار سے آپ نے ابھی سماعت فرمایا۔ اور شائد آپ یہ بات سن کر از حد حیران ہوں۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سب سے بڑا دشمن، اور ربوبیت کا دعوے دار فرعون بھی ایک عرصہ تک اسی بسم اللہ کی برکت سے عذاب سے محفوظ رہا۔ اور یہی بسم اللہ اس کے لئے عذاب الٰہی سے بچاؤ کا ذریعہ بنتی رہی۔ سبحان اللہ۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے کہ۔

"فرعون نے ربوبیت کے دعویٰ سے کافی عرصہ قبل (جب وہ مصر کا بادشاہ بھی نہیں تھا بلکہ ایک عام مصری شہری تھا) اپنے لئے ایک عظیم الشان مکان اور محل بنوایا اور اس مکان کے بیرونی دروازے کے اوپر "بسم اللہ" لکھوا دی۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس محل میں رہائش اختیار کرلی- کچھ عرصہ بعد اسے مصر کا والی اور بادشاہ بنادیا گیا اور پھر وہ وقت بھی آیا- جب اس نے "أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى" (میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں) کا دعویٰ کردیا- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکے دربار میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا عقیدہ پیش کیا تو اس نے نہ صرف انکار کیا بلکہ اس عقیدۂ صحیحہ کا مذاق بھی اڑایا- اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور جبر و قہر کا بازار گرم کئے رکھا- وہ نہ صرف ایک ظالم بادشاہ اور سفاک حکمران تھا بلکہ بزعم خود لوگوں کا معبود و مسجود بھی بنا بیٹھا تھا-

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل اس کے قہر و غضب اور جور و ظلم سے از حد پریشان تھے- آخر ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دربار الٰہی میں عرض کیا- اے میرے اللہ! یہ فرعون' تیری توحید کا منکر' میری رسالت کا باغی' ربوبیت کا جھوٹا دعوے دار' ظالم حکمران اور درندہ صفت بادشاہ ہے- کیا ابھی اس کی ہلاکت اور تباہی کا وقت نہیں آیا- میں تیرا پیغمبر' تیرے حضور بددعا کرتا ہوں کہ اس ظالم فرعون کو تباہ و برباد اور ہلاک و غرق کرے-

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس بددعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا- اے موسیٰ! فرعون کے اعتقادات' اعمال اور افعال تو واقعی اس لائق ہیں کہ اسے نیست و نابود کرکے اس کا نام و نشان مٹا دیا جائے- مگر- اے میرے موسیٰ! کیا آپ نے کبھی غور فرمایا کہ فرعون کے محل کے بیرونی دروازے کے اوپر کیا لکھا ہوا ہے؟ عرض کیا- یا اللہ وہاں کیا تحریر ہے؟ فرمایا- وہاں لکھا ہوا ہے- "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" -- اسی بسم اللہ کی برکت سے وہ ابھی تک میرے عذاب سے بچا ہوا ہے- سبحان اللہ- (تفسیر کبیر صفحہ ۸۷ جلد اول)

حضرات محترم! اگر ہم فرعون کے حالات اور اس کی زندگی میں پیش آمدہ واقعات پر غور کریں تو وہ واقعتاً اس قابل تھا کہ اسے فوراً ہلاک و برباد کردیا جاتا - مگر قرآن حکیم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ جب تک وہ مصر میں یعنی اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہر اور گھر میں رہائش پذیر رہا تو ("بسم اللہ" کی برکت سے) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہا۔ اور جونہی بنی اسرائیل کا پیچھا کرتے ہوئے اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلا تو رب السماوات والارض نے اسے دریائے نیل میں غوطے دے دے کر غرق اور ہلاک کر دیا۔ اسی دریا کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے پانی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام رب کے حکم سے بسم اللہ پڑھ کر اپنا عصائے مبارک مارتے ہیں تو خالق کائنات بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کیلئے بارہ خشک راستے بنا دیتا ہے۔ اور جب فرعون اپنی فوج اور حواریوں سمیت ان راستوں کے ذریعے دریا عبور کرنے کی کوشش کرتا ہے تو دریا کے پانی میں طغیانی آجاتی ہے اور فرعون اپنے فوجیوں' وزیروں' مشیروں سمیت تباہ و برباد اور غرق آب کر دیا جاتا ہے۔ پنجابی شاعر نے اس واقعہ کے بارے میں کیا خوب کہا ہے ؎

نہ تخت رہیا نہ بخت رہیا' نہ رھیاں جاگیراں
سب کچھ چھوڑ جہنم ٹریا' سنے امیر وزیراں!

جھوٹا رب سدا دن والا قہر الٰہیوں پھڑیا
یاد نہ رہیا خدائی دعویٰ جدوں شکنجہ چڑھیا

محترم بھائیو! حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا پورا واقعہ بیان کرنا اس وقت ہمارا مقصود نہیں ہے۔ ہم نے تو مختصراً "بسم اللہ" کی برکت اور فضیلت کا مسئلہ آپ کے سامنے عرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولائے کریم ہم سب کو کثرت سے "بسم اللہ" کا وظیفہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے تفصیلی حالات کیلئے ہماری کتاب "خطبات سورۂ مریم" کا مطالعہ فرمائیں۔)

حضرت سلیمان اور بسم اللہ حضرت سلیمان علیہ السلام' حضرت داؤد علیہ السلام کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عنفوان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شباب سے ہی اصابت رائے' ذکاوت اور دانائی جیسی عظیم نعمتوں سے نواز رکھا تھا - آپ اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم پیغمبر اور اپنے زمانے کے حکمران اور بادشاہ تھے - اور یہ رب العالمین کی قدرت اور حکمت ہے کہ آپ خود بھی پیغمبر اور بادشاہ تھے اور آپ کے والد محترم حضرت داؤد علیہ السلام بھی پیغمبر اور بادشاہ تھے - آپ کو اللہ تعالیٰ نے جن امتیازی انعامات سے نواز رکھا تھا - ان میں پرندوں کی بولیاں سمجھنا 'ہواؤں پر حکم چلانا' حضرت داؤد علیہ السلام کی علمی' نبوی اور حکومتی وراثت کا جانشین ہونا اور انسانوں کے علاوہ جنات اور حیوانات پر آپ کی حکمرانی ہونا خصوصیت سے قابل ذکر ہیں - قرآن حکیم نے آپ کی سیرت و کردار اور ان کی زندگی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے "بسم اللہ" کے ساتھ آپ علیہ السلام کے خصوصی تعلق کا بھی ذکر فرمایا ہے - سبحان اللہ -

حضرات گرامی! جیسا کہ میں نے ابھی اشارہ کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بیک وقت انسانوں' حیوانوں اور پرندوں کے حکمران تھے - اور آپ کے وفادار' جان نثار اور فداکار لشکر میں پرندوں کا ایک دستہ بھی شامل ہوا کرتا تھا - اور آپ ایک بیدار مغز' نظم و ضبط کے پابند اور مدبر سپہ سالار کی حیثیت سے اپنے لشکر کی کڑی نگرانی کیا کرتے تھے - چنانچہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک دن پرندوں کا جائزہ لیا تو ایک پرندے ہُدہُد کو غیر حاضر پا کر اعلان کر دیا کہ اگر ہُدہُد نے اپنی غیر حاضری کی کوئی معقول اور اطمینان بخش وجہ بیان نہ کی تو اسے فوجی نظم و نسق کی خلاف ورزی کی سخت سزا دی جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ اس کے جرم عظیم کی پاداش میں اسے ذبح ہی کر دیا جائے - ہاں اگر اس ہدہد کے پاس غیر حاضری کی کوئی مناسب دلیل اور معقول وجہ ہوئی تو اسے معاف بھی کیا جا سکتا ہے - الفاظ قرآنی پر غور فرمایئے اور انکے ترجمے کو سمجھنے کی کوشش کیجئے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ○لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَوْلَاَ ذْبَحَنَّہٗ اَوْلَيَاْ تِيَنِّىْ بِسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ○(سورۃ نمل آیت نمبر ۲۰-۲۱)

﴿ترجمہ﴾اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمانے لگے کہ کیا وجہ ہے آج مجھے ہدہد نظر نہیں آرہا- کیا وہ غیر حاضر ہی ہے- میں تو اسے (غیر حاضری کی) سخت سزادوں گا یا اسے ذبح ہی کر ڈالوں گا- یا وہ میرے پاس (اپنی غیر حاضری کی) کوئی صریح دلیل لائے گا-

حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہدہد کے بارے میں شاہی فرمان جاری کئے ہوئے ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہدہد حاضر خدمت ہو گیا اور باز پرس کے جواب میں اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے اللہ کے پیغمبر اور ہمارے بادشاہ! اصل صورت حال یہ ہے کہ میں اپنے حال میں محو پرواز تھا کہ اچانک یمن کے علاوہ "سبا" میں داخل ہو گیا- وہاں میں نے دو عجیب و غریب چیزیں دیکھیں-- جس کی تفصیلات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں- اور میری غیر حاضری کی وجہ بھی یہی ہے کہ مجھے ان کے اعمال و افعال پر تعجب ہوا اور حقیقت حال سے پوری طرح آگاہی کیلئے میرا وہاں کچھ زیادہ ہی وقت صرف ہو گیا-- اور-- جو باتیں میں آپ کو بتانے والا ہوں- وہ حتمی اور یقینی ہیں- جبکہ اس سے پہلے آپ کو ان کے بارے میں کوئی خبر اور اطلاع نہیں ہے-

پہلی تعجب انگیز اور حیران کن بات تو یہ ہے کہ وہاں ایک "عورت حکمران" ہے- اس سے واضح ہوا کہ عورت کی حکمرانی پرندوں کیلئے بھی حیرانی اور تعجب کا باعث ہے- بالفاظ دیگر زنانہ حکومت کو پرندے اور جانور بھی پسند نہیں کرتے اور اس امر پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں کہ عورت مردوں پر حکمرانی کر رہی ہے-

تعجب اور حیرانی کی دوسری بات یہ ہے کہ اس علاقے کے لوگ اللہ رب العالمین کو سجدہ کرنے کی بجائے سورج کو سجدہ کرتے اور آفتاب کی عبادت کرتے ہیں- قرآن حکیم ہدہد کے الفاظ نقل فرماتا ہے- فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِمَالَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَّقِيْنٍ ○ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ○ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ (سورۃ نمل آیت نمبر ۲۲ تا ۲۴)

﴿ترجمہ﴾ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی (کہ ہدہد آگیا) تو کہنے لگا کہ میں ایک ایسی اطلاع لے کر آیا ہوں جس کی آپ کو کوئی خبر نہیں۔ اور میں ملک سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو ان پر حکمرانی کرتے ہوئے پایا اور اسے ہر چیز میسر ہے۔ اور اس کا عظیم تخت ہے۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کی یہ باتیں سن کر فرمایا کہ ہم اس واقعہ کی پوری تحقیق کریں گے۔ چنانچہ آپ نے سبا کی ملکہ بلقیس کے نام ایک خط لکھا۔ اس خط کے ابتدائی الفاظ ہمارے موضوع کا حصہ ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کو حکم دیا کہ میرا مکتوب لے جا کر اس ملکہ کو پہنچا دے اور خط دیتے ہی واپس نہ لوٹ آنا۔ بلکہ الگ کھڑے ہو کر اس کا ردعمل بھی معلوم کرنا اور پھر مجھے صورت حال سے آگاہ کرنا۔ قرآنی الفاظ ہیں کہ حضرت سلیمان نے فرمایا۔

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ○

(سورۃ نمل آیت نمبر ۲۸)

﴿ترجمہ﴾ میرا یہ خط لے جا اور اسے ان کی طرف یعنی ان کے پاس پہنچا دے۔ پھر ان سے ہٹ (کر کھڑا ہو) جا۔ پس دیکھ کہ وہ کیا مشورہ کرتے ہیں۔

چنانچہ ہدہد جناب سلیمان علیہ السلام کا مکتوب گرامی لے کر دوبارہ ملک سبا میں پہنچتا ہے۔ ملکہ بلقیس اپنے درباریوں کے ساتھ بیٹھی مملکت کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی۔ اسمبلی کا اجلاس جاری تھا۔ ملکہ محترمہ اجلاس کی صدارت فرما رہی تھیں۔ وزراء، مشیر اور افسران پورے انہماک سے اس کا صدارتی خطاب سن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے کہ اچانک ہدہد نے اس کے سر پر پھڑ پھڑانا شروع کر دیا۔ ملکہ نے سر اوپر اٹھایا تو ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اس کی گود میں پھینک دیا۔ سبحان اللہ۔ بعض روایات میں ہے کہ ملکہ اپنے محل کے خلوت کدہ میں آرام فرما تھی کہ روشن دان کے ذریعے ہدہد اندر داخل ہوا اور انتہائی رازداری اور چپکے سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اس کے سینہ پر رکھ دیا۔

غرض یہ کہ ملکہ سبا بلقیس نے جب وہ سلیمانی خط پڑھا تو اس کے پُر زور الفاظ 'ایجاز و اختصار اور پُر جلال انداز کو دیکھ کر لرز گئی۔ فوراً امراء' وزراء اور رؤسائے مملکت کو جمع کیا گیا۔ مجلس مشاورت کا ہنگامی اجلاس طلب ہوا۔ اور بغیر کسی تمہید کے ملکہ نے وہ خط نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں اور لرزتی ہوئی زبان سے یوں گویا ہوئی۔

یَاۤاَیُّھَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ O اے سرداران قوم! میری طرف ایک عزت و تکریم والا خط پہنچایا گیا ہے۔ اور اس میں لکھا یہ ہے۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ O (سورۃ نمل آیت نمبر ۲۹ تا ۳۱) یہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو رحمٰن (اور) رحیم ہے۔ تم لوگ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار بن کر میرے پاس چلے آؤ۔

گرامی قدر حضرات! حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد و بلقیس کا پورا واقعہ بیان کرنے کا وقت نہیں ہے ہم تو صرف "بسم اللہ" کی بات عرض کر رہے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دست اطہر سے لکھی ہوئی اسی "بسم اللہ" کی برکت تھی کہ کچھ عرصہ بعد ملکہ سبا مطیع و فرمان بردار بن کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کا عظیم الشان تخت بھی آپکے قدموں میں آگیا اور اسکی سلطنت کے تمام لوگ مسلمان ہو کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتی بن گئے- اگر میں اپنے موضوع کی مناسبت سے یہ کہوں کہ یہ ساری برکت "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْمِ -" کی ہے تو مبالغہ نہ ہوگا- کیونکہ ابتداء اسی سے ہوئی- اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْمِ-

﴿حضرت عیسیٰؑ اور بسم اللہ﴾ برادران گرامی! "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی برکات' اثرات اور ثمرات کا موضوع خاص طویل ہو گیا ہے- مگر ہم اسے مزید طوالت کی طرف لے جانے کی بجائے اختصار اور اشارات پر اکتفا کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان مقدس سے بسم اللہ کے فوائد کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر اور رسول برحق ہیں- آپ کی ولادت' کفالت' نبوت' رسالت' بچپن' جوانی' شباب اور اِرْتِفَاعِ اِلَی السَّمَاء -اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشانات ہیں- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو عظیم معجزات' آیات اور نشانات عطا فرما رکھے تھے -ان میں سے ایک ""بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"" تھی- جب یہ آیت مبارکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی گئی تو آپ بے حد مسرور ہوئے- آپ نے اپنے اُمتیوں اور حواریوں کو اس کے نزول کی بشارت اور خوشخبری سنائی- اللہ احکم الحاکمین نے بذریعہ وحی آپ علیہ السلام کو مطلع فرمایا کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْمِ "آیتِ امان" یعنی امن و سلامتی والی آیت ہے- لہٰذا اٹھتے' بیٹھتے' سوتے' جاگتے' چلتے' پھرتے' چڑھتے' اترتے' آتے جاتے غرض ہر وقت اس کی تلاوت کیا کریں کیونکہ -مَنْ وَ افَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَفِیْ صَحِیْفَتِهٖ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثَمَانَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَکَانَ مُؤْمِنًا بِیْ وَ بِرُبُوْبِیَّتِیْ اَعْتَقْتُهٗ مِنَ النَّارِ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ- (غنیۃ الطالبین عربی اردو صفحہ ۲۰۳ فصل اخر فی فضل بسم اللہ)

﴿ترجمہ﴾ قیامت کے دن جس شخص کے نامہ اعمال میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کا آٹھ سو مرتبہ پڑھنا لکھا ہو لیا گیا اور اس کا مجھ پر اور میری ربوبیت پر ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ تو میں اسے آگ کے عذاب سے آزاد کر کے جنت کا داخلہ نصیب فرماؤنگا۔

کوشش فرمایئے کہ توحید خداوندی کا عقیدہ اپنایا جائے۔ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر یقین پختہ کیا جائے۔ نیک اعمال کا ذخیرہ کیا جائے اور کثرت سے بسم اللہ کا وظیفہ پڑھا جائے۔ اللہ کریم ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿بسم اللہ کے ۱۹ حروف﴾ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کے کل انیس حروف ہیں۔ (۱) باء (۲) سین (۳) میم (۴) الف (۵) لام (۶) ھاء (۷) الف (۸) لام (۹) راء (۱۰) حاء (۱۱) میم (۱۲) الف (۱۳) نون (۱۴) الف (۱۵) لام (۱۶) راء (۱۷) حاء (۱۸) یا (۱۹) میم۔ اور قرآن حکیم نے بیان فرمایا ہے کہ جہنم کے نگران فرشتوں کی تعداد بھی انیس ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سَأُصْلِيْهِ سَقَرَ ○ وَمَا اَدْرٰكَ مَا سَقَرُ ○ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ○ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ○ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ○ (سورۃ مدثر آیت نمبر ۲۶ تا ۳۰)

﴿ترجمہ﴾ عنقریب ہم اسے سقر میں داخل کریں گے۔ اور تمہیں کیا علم کہ سقر کیا ہے؟ وہ (آگ ہے) نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی اور جھلس کر سیاہ کردے گی اس پر انیس داروغے مقرر ہیں۔

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جو شخص قیامت کے دن جہنم کے انیس فرشتوں کی گرفت سے بچنا چاہتا ہے۔ وہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کا وظیفہ پڑھتا رہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے آگ کے انیس فرشتوں کی پکڑ سے محفوظ فرمائے گا۔ سبحان اللہ۔ (تفسیر ابن قرطبی صفحہ ۹۲ جزء ۱) یہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ۔

- بسم اللہ --- آیتِ شفاء ہے۔
- بسم اللہ --- ذکرِ خدا ہے۔
- بسم اللہ --- عاجزوں کی پشت پناہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- بسم اللہ --- اہل توحید کے لئے نجات کی راہ ہے۔
- بسم اللہ --- اہل اشتیاق کا سرور ہے۔
- بسم اللہ --- اہل محبت کیلئے نور ہے۔
- بسم اللہ --- آگ سے نجات ہے
- بسم اللہ --- سراپا نور ہے۔
- بسم اللہ --- آغاز سب امور ہے۔
- بسم اللہ --- غیر اللہ سے استغناء ہے۔
- بسم اللہ --- عارفوں کا تاج ہے۔
- بسم اللہ --- اصلاح کا چراغ ہے۔
- بسم اللہ --- برکت ہی برکت ہے۔اور
- بسم اللہ --- عزت ہی عزت ہے۔
- بسم اللہ --- پڑھنے والے کے گناہ معاف۔
- بسم اللہ --- پڑھنے والے کا رزق شفاف۔
- بسم اللہ --- پڑھنے والا کامیاب و کامران۔
- بسم اللہ --- پڑھنے والا عظیم سے عظیم الشان۔
- بسم اللہ --- پڑھنے والا مطیع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
- بسم اللہ --- پڑھنے والا بندۂ خدا۔
- بسم اللہ --- رب کی عطاء۔
- بسم اللہ --- بیماری سے شفاء۔
- بسم اللہ --- قبر کا سرور۔
- بسم اللہ --- نور ہی نور۔
- بسم اللہ --- ذکر خدا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* بسم اللہ --- محبوب مصطفیٰ ﷺ۔
* بسم اللہ --- عذاب سے نجات۔
* بسم اللہ --- قبر کی روشن رات۔
* بسم اللہ --- پڑھتا جا۔
* جنت کی منزلیں چڑھتا جا۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ

محترم حضرات! اب تک کی گفتگو میں قرآن حکیم کی اولین سورت فاتحہ کی افتتاحی آیت مبارکہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی فضیلت' برکت' عظمت' شان' بزرگی اور اس کی تلاوت و قرأت کے فوائد' اثرات اور ثمرات کا ذکر ہوا ہے اور دلائل و براہین کی روشنی میں باحوالہ یہ بات عرض کی گئی ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک متعدد اولوالعزم' جلیل القدر اور عظیم المرتبت رسولوں' نبیوں اور پیغمبروں پر نازل فرمائی گئی ہے اور ہمارے ہادی و رہنما جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن پاک کی جتنی سورتیں نازل فرمائی گئی ہیں اتنی دفعہ ہی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" نازل فرمائی گئی۔ ہاں ایک سورت توبہ کے آغاز میں بسم اللہ کا نزول نہیں ہوا۔ اس کے بدلے میں سورۃ نمل میں دو دفعہ بسم اللہ نازل فرمائی گئی۔ گویا کہ "بسم اللہ" ایسی مقدس اور شان والی آیت ہے کہ رسول پاک ﷺ پر اسے ایک سو چودہ مرتبہ نازل فرمایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں بسم اللہ کے فضائل اور حقائق سمجھنے کے بعد اسے کثرت سے ورد زبان بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناتمام کام ہر اچھے اور نیک کام کی ابتدا "بسم اللہ" سے کرنا خیر و برکت اور نیکی و سعادت کا باعث ہے۔ اور کسی عمل کا آغاز "بسم اللہ" سے نہ کرنا اس کام کو بے برکت' ناکام اور ناتمام بنانے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ مشہور صحابی رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام رسولاں' سرور کون و مکاں' رحمت عالمیاں' نبی دو جہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَايُبْدَءُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللهِ فَهُوَاَ قْطَعُ (الدرالمنثور صفحہ ۱۰ جلد ۱)

﴿ترجمہ﴾ ہر اہم اور اچھا کام جس کی ابتداء "بسم اللہ" سے نہ کی جائے۔ وہ بے برکت اور نا تمام ہی رہتا ہے۔

برادران محترم! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم تو ہر روز اپنے اکثر معمولات بغیر بسم اللہ ہی سر انجام دیتے ہیں۔ مگر اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرتے ہیں اور ہمیں تو کوئی بے برکتی اور ناکامی نظر نہیں آتی۔ ممکن ہے بسم اللہ کے بغیر کئے جانیوالے ہمارے کام بظاہر ہمیں مکمل اور تمام نظر آرہے ہوں جبکہ انجام کار وہ ہمارے لئے بے برکتی اور نقصان کا باعث ہی ہوتے ہوں اور بالفرض اگر نا تمام اور نا مکمل نہ بھی ہوں تو کم از کم روحانی برکت اور اجر و ثواب سے تو لازماً خالی ہوں گے۔ اسلئے ہمیں اپنے جمیع امور میں خیر و برکت اور اجر و ثواب کیلئے ہر کام کے آغاز میں پڑھنا چاہیے۔ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"۔

اور۔ہاں۔ یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ بغیر بسم اللہ شروع کئے جانے والے کام کو بے برکت۔ میں نہیں کہہ رہا۔ میرا استاد نہیں کہہ رہا۔ کوئی امام نہیں کہہ رہا۔ کوئی پیر نہیں کہہ رہا۔ کوئی فقیہ نہیں کہہ رہا۔ کوئی مجتہد نہیں کہہ رہا۔ کوئی خطیب نہیں کہہ رہا۔ کوئی ادیب نہیں کہہ رہا۔ کوئی امتی نہیں کہہ رہا۔ اور ہاں۔ ہاں۔ توجہ فرمائیں۔ یہ بات ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام میں سے کوئی عام نبی نہیں کہہ رہا۔ بلکہ۔ بغیر بسم اللہ شروع کئے جانے والے کام کو۔ بے برکت اور نا تمام۔ کہہ رہا ہے۔ تو۔ نبیوں کا امام محمد مصطفی ﷺ کہہ رہا ہے۔ جو اصدق الصادقین ہے۔ جو اکرم الاولین والآخرین ہے۔ جو سید العالمین ہے' جو رحمتہ للعالمین ہے۔ اور۔ جو شفیع المذنبین ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدے اور نظریئے کی ایک اور بات کان کھول کر سن لیں اور اسے اپنے دل ودماغ میں بٹھالیں کہ میری بات غلط ہو سکتی ہے' میرے استاد کی بات غلط ہو سکتی ہے' قاری صاحب کی بات غلط ہو سکتی ہے' امام صاحب کی بات غلط ہو سکتی ہے' اپنے کی بات غلط ہو سکتی ہے' بیگانے کی بات غلط ہو سکتی ہے' صاحب علم کی بات غلط ہو سکتی ہے' اہل تقویٰ کی بات غلط ہو سکتی ہے' فقیہ کی بات' مجتہد کی بات' ولی کی بات' بڑے کی بات' چھوٹے کی بات' ساری کائنات کی بات غلط ہو سکتی ہے- مگر -امام کائنات کی بات غلط نہیں ہو سکتی- نہیں ہو سکتی- نہیں ہو سکتی- خود قرآن مجید گواہ ہے-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (سورۃ نجم آیت نمبر ۳'۴)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ (رسول مکرم جناب محمد ﷺ) اپنی خواہش نفس سے کوئی بات نہیں کرتے- وہ جو کہتے ہیں وہ ان کی طرف (انکے رب کی طرف سے) وحی کی جاتی ہے-

﴿برکت ہی برکت﴾ محترم حضرات! جس طرح کسی کام کے آغاز میں بسم اللہ نہ پڑھنا اسے بے برکت' منحوس اور نا تمام بنا دیتا ہے- اسی طرح جس کام کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھ لی جائے اس کام میں برکت ہی برکت ہو جاتی ہے اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں- کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین وظیفہ ہے اسے جہاں بھی پڑھا جائے وہاں خیر وبرکت اور رب کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کام کو بعافیت پایہ تکمیل تک پہنچا دیتا ہے- صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ-

"جب پہلی دفعہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کا نزول ہوا تو- هَرَبَ الْغَيْمُ إِلَى الْمَشْرِقِ- بادل مشرق کی جانب بھاگ گئے- وَسَكَنَتِ الرِّيحُ- ہوا ساکن ہو گئی- وَهَاجَ الْبَحْرُ- سمندر ٹھہر گئے- وَأَصْغَتِ الْبَهَائِمُ بِآذَانِهَا- جانوروں نے اس طرف کان لگا دیئے- وَرُجِمَتِ الشَّيَاطِينُ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّمَاءِ۔ شیطانوں پر آسمان سے آگ برسنے لگی۔ وَحَلَفَ اللّٰهُ بِعِزَّتِهٖ وَ جَلَالِهٖ اَنْ لَّا یُسَمّٰی شَیْءٌ" اِلَّا بَارَكَ فِیْهِ۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر فرمایا۔ جس چیز پر "بسم اللہ" پڑھی جائے گی۔ میں اس میں ضرور برکت عطا فرماؤں گا۔ "سبحان اللہ۔ (تفسیر الدر المنثور صفحہ ۹ جلد ۱، فتح القدیر صفحہ ۸ جلد ۱)

بسم اللہ الفاظ و معانی کا ایک بے کنار سمندر ہے۔ جس میں آپ جتنا غور و فکر کرتے جائیں گے۔ علم و عرفان اور معرفت حق کے دروازے وا ہوتے چلے جائیں گے۔ اور بقول امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

"اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید تمام سابقہ کتب سماوی کے علوم و فنون کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ اور تمام قرآنی احکام کا نچوڑ اور خلاصہ "سورۃ فاتحہ" ہے اور سورت فاتحہ کی تلخیص اور نچوڑ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔"

"بسم اللہ" ایسی بابرکت آیت اور پُر عظمت وظیفہ ہے کہ جب کوئی استاد اپنے شاگرد کو بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیتا ہے اور وہ شاگرد اپنے استاد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھتا ہے تو بسم اللہ کی برکت سے اسے پڑھانے والے' پڑھنے والے اور دونوں کے ماں باپ کیلئے جہنم سے آزادی کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ امام دیلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ۔ اِنَّ الْمُعَلِّمَ اِذَا قَالَ لِلصَّبِیِّ قُلْ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" فَقَالَ كُتِبَ لِلْمُعَلِّمِ وَلِلصَّبِیِّ وَلِاَبَوَیْهِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ ۔ (تفسیر الدر المنثور صفحہ ۹ جلد ۱)

﴿ترجمہ﴾ بے شک استاد' جب بچے کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کو کہتا ہے تو استاد' بچے اور ان دونوں کے والدین کے لئے آگ کے عذاب سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ سبحان اللہ۔

یہ تو بسم اللہ کے پڑھنے اور پڑھانے کی برکت اور فضیلت تھی۔ اب بسم اللہ کے لکھنے کی برکت اور اس کے ثواب کا مختصر تذکرہ بھی سماعت فرمائیے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلوں کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے نور سے منور کرنے کی کوشش فرمائیے۔ خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَتَبَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُجَوَّدَةً تَعْظِيْمًا لِلّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ (الدرالمنثور صفحہ ۱۰ جلد ۱ سندہ ضعیف)

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص تعظیم الٰہی کیلئے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو خوشخط اور عمدہ طریقے سے لکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ سبحان اللہ۔

﴿چھتر ہزار نیکیاں﴾

"بسم اللہ" کا پڑھنا کار ثواب بسم اللہ کا لکھنا ذریعہ نجات اور بسم اللہ کا وظیفہ باعث برکات ہے۔ اسکی تلاوت کے اجر و ثواب کا ذکر کرتے ہوئے مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ اَرْبَعَةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَحَاعَنْهُ اَرْبَعَةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَرْبَعَةَ آلَافِ دَرَجَةٍ۔ (تفسیر فتح القدیر صفحہ ۱۹ جلد ۱)

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بسم اللہ کے ہر حروف کے بدلے میں اس کے نامہ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرما دیتا ہے اور اس کے چار ہزار گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے چار ہزار درجات بلند فرما دیتا ہے۔

برادران گرامی! بسم اللہ کی تلاوت کے ثواب اور اجر پر آپ غور فرمائیں کہ رسول اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ پوری بسم اللہ پڑھنے والے کو چار ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ چار ہزار گناہ معاف ہوتے اور چار ہزار درجات بلند ہوتے ہیں۔ بلکہ فرمایا کہ بسم اللہ کے ہر حروف کے بدلے میں اس کے قاری کو یہ مرتبہ اور مقام نصیب ہوتا ہے۔ سبحان اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کو یاد ہوگا کہ ابھی میں نے عرض کیا کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے کل ۱۹ حروف ہیں۔ اب آپ انیس کو چار ہزار سے ضرب دیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ایک دفعہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنے سے چھہتر ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ چھہتر ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور اسے پڑھنے والے کے چھہتر ہزار درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایسا عظیم بابرکت اور مہتم بالشان وظیفہ ہے کہ جس مقام پر اسے پڑھا جائے۔ وہاں کے پہاڑ' درخت' زمین اور دوسری اشیاء بھی ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ' طاہرہ' مطہرہ' زاکیہ' مزکیہ' فقیہہ' محدثہ' معلمہ' مبلغہ فرماتی ہیں کہ

لَمَّا نَزَلَتْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ضَجَّتِ الْجِبَالُ حَتّٰى سَمِعَ اَهْلُ مَكَّةَ دَوِيَّهَا فَقَالُوْا سَحَرَ مُحَمَّدٌ "نِ الْجِبَالَ - فَبَعَثَ اللّٰهُ دُخَانًا حَتّٰى اَظَلَّ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُوْقِنًا سَبَّحَتْ مَعَهُ الْجِبَالُ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يَسْمَعُ ذَالِكَ مِنْهَا - (تفسیر فتح القدیر صفحہ ۱۹ جلد ۱)

﴿ترجمہ﴾ جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا نزول ہوا تو پہاڑوں نے زور سے (بسم اللہ کی) آواز نکالی۔ یہاں تک کہ پہاڑوں کی اس آواز کو اہل مکہ نے بھی سنا تو انہوں نے (اسے بسم اللہ کی برکت اور نبی اکرم ﷺ کا معجزہ قرار دینے کی بجائے یہ) کہا کہ محمد ﷺ نے پہاڑوں پر جادو کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ پر ایک دھواں بھیجا جس نے تمام اہل مکہ کو گھیرے میں لے لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص یقین کامل کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ پہاڑ بھی رب تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ مگر وہ ان پہاڑوں کی آواز نہیں سن سکتا۔ سبحان اللہ۔

محترم حضرات! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے کام میں برکت' رزق میں وسعت' معاملات میں آسانی' مشکلات سے نجات' پریشانیوں سے چھٹکارا' اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی رحمت اور رب العزت کی قربت نصیب ہوتی ہے۔ اور بسم اللہ کا وظیفہ کرنے والا مسلمان' اللہ رب العالمین کے اس قدر قریب ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ قرب کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ نبی مکرم ﷺ کے چچازاد بھائی اور اول مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ

اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سَئَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ هُوَا سْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ وَمَا بَیْنَهٗ' وَبَیْنَ اسْمَ اللّٰهِ الْاَ کْبَرِ اِلَّامَا بَیْنَ سَوَادِ الْعَیْنِ وَبَیَا ضِهَا مِنَ الْقُرْبِ۔(تفسیر فتح القدیر صفحہ ۱۸ جلد۱)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نبی محترم ﷺ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں دریافت کیا تو رسول معظم ﷺ نے فرمایا کہ بسم اللہ' اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ (خوبصورت ناموں) میں سے ایک نام ہے اور اس کے (پڑھنے والے) اور اللہ تعالیٰ کے بڑے نام کے درمیان اتنا (نہ ہونے کے برابر) ہی فاصلہ ہوتا ہے جتنا آنکھ کی سیاہی اور سفیدی کے درمیان ہوتا ہے۔

یعنی جس طرح آنکھ کی سفیدی اور سیاہی کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح بسم اللہ کے قاری اور رب تعالیٰ کے تعلق کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہوتا۔ بسم اللہ کا وظیفہ کرنے والا اپنے منہ سے کلمات بعد میں ادا کرتا ہے۔ اس کا رب اس کی دعا کو پہلے ہی درجہ قبولیت عطا فرمادیتا ہے۔ سبحان اللہ۔

ایسے لوگ جن کا گلہ اور شکوہ ہی یہ ہوتا ہے کہ رب العزت ہماری تو سنتا ہی نہیں ہے۔ نعوذباللہ۔ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو حرز جان بنالیں۔ انشاء اللہ ان کی دعائیں قبول و منظور ہوں گی۔

وہ تو خود پکار پکار کر کہتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول فرماؤں گا۔ بقول اقبالؒ اللہ رب العالمین تو اعلان فرمارہا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے جوہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں

------ اور ------

مانگنے والے کو گلہ ہے مدعا ملتا نہیں
دینے والے کو گلہ ہے حرف دعا ملتا نہیں

حضرات گرامی! اپنے رب سے تعلق قائم کرنے کی کوشش فرمایئے۔ اپنی ضروریات کا سوال اسی سے کیجئے۔ اسی کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھئے اور اس سے قرب پیدا کرنے کیلئے "بسم اللہ" کو ورد زبان بنایئے۔ رب تعالیٰ اپنی وسیع و عریض رحمتوں کے دروازے کھول دے گا اور آپکو اپنے پیاروں اور محبوبوں کی صف میں شامل فرمالے گا۔ جب یہ صورت حال پیدا ہو جائیگی تو مانگنا۔ آپکا کام ہوگا اور عطا فرمانا میرے رب کا کام ہوگا۔ پھر آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ؎

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے' تیرے یہاں کمی نہیں

سبحان اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو کثرت سے بسم اللہ کا وظیفہ کرنے اور ہر اچھے کام کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کی سعادت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۳

مسائل بسم اللہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ -اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ○

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو از حد مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ " كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَايُبْدَءُ فِيْهِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" فَهُوَاَقْطَعُ۔

(عون المعبود شرح سنن ابی داؤد صفحہ ۲۰۹ جلد ۴)

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہر اچھا کام جو " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "پڑھ کر شروع نہ کیا جائے۔وہ بے برکت ہی رہتا ہے۔

اللہ رب العزت کی بے پناہ حمد و ثناء اور تعریف و تسبیح کے بعد ان گنت' لاتعداد' بے حساب' بے شمار درود و سلام' نبی اکرم' رسول معظم' سرور عالم' سید الاتقیاء' امام الانبیاء' بدر الدجیٰ' شمس الضحیٰ' والئی بطحا' شافع روز جزا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر جنکی ذات کو اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں سے اعلیٰ اور افضل بنایا ہے۔ اور انکی بات کو بھی سب سے بہتر اور برتر قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ اطاعت و فرماں برداری' نجات اور کامیابی کا زینہ ہے۔اور آپ ﷺ نافرمانی و گستاخی ناکامی اور نامرادی کا قرینہ ہے۔

﴿ گزشتہ خطبہ جمعہ میں ﴾ محترم بھائیو' بزرگو' ساتھیو اور عزیزو! پچھلے خطبہ جمعۃ المبارک میں قرآن حکیم کی سورۃ توبہ کے علاوہ ہر قرآنی سورت کی افتتاحی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت مبارکہ یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے فضائل' فوائد' اثرات اور ثمرات کا تذکرہ ہوا تھا اور مختصراً یہ بات عرض کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" قرآن حکیم کی ایسی باعظمت اور متبرک آیت کریمہ ہے کہ اسے نہ صرف رسول اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر ایک سو چودہ مرتبہ نازل فرمایا گیا- بلکہ سابقہ انبیاء ورسل میں سے بعض جلیل القدر اور عظیم المرتبت رسولوں پر بھی اس آیت مقدسہ کو نازل فرمایا گیا- اس ضمن میں حضرت آدم علیہ السلام' حضرت نوح علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگیوں کے ان واقعات کا مختصر تذکرہ کیا گیا- جن کا تعلق "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کے ساتھ ہے-

اللہ تعالیٰ کے ان جلیل القدر رسولوں پر نزول بسم اللہ کے علاوہ بسم اللہ کی برکات اور فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرعون کے ایک عرصہ تک اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہنے کی وجہ بھی بیان کی گئی تھی اسی طرح "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کا احترام کرنے والوں کی شان اور اس آیت مبارکہ کی عزت نہ کرنے والوں کے انجام کا ذکر بھی اختصاراً کیا گیا تھا- شیطان کی اس آیت سے دشمنی اور اس کے نزول کے وقت اس کے رونے اور پیٹنے کا ذکر بھی ہوا اور یہ بات بھی بیان کی گئی کہ "بسم اللہ" فرشتوں کا محبوب اور پسندیدہ وظیفہ ہے- نیز یہ بھی عرض کیا گیا کہ بسم اللہ کے بغیر کیا گیا ہر کام ناتمام رہتا ہے اور بسم اللہ کی تلاوت سے اللہ تعالیٰ ہر اچھے کام میں برکت فرما دیتا ہے- اور "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کی تلاوت کرنے والے کو چھہتر ہزار نیکیوں سے نوازا جاتا ہے- سبحان اللہ

﴿پچیس (۲۵) مسائل﴾ آج کے خطبہ جمعہ میں انسانی زندگی میں پیش آمدہ ان پچیس مقامات کا مختصراً ذکر کرنا چاہتا ہوں جہاں "بسم اللہ" پڑھنا' امام رسولاں'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کون و مکاں، رحمت عالمیاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ اور آپ کا طریقہ مبارکہ ہے۔ اگر کوئی مسلمان اپنی زندگی کے ان پچیس معمولات میں "بسم اللہ" کو شامل کر لے تو انشاء اللہ العزیز اس کی زندگی پر سکون، اس کے لیل و نہار اطمینان بخش، اس کے صبح و شام فرحت افزاء اور اس کے مال و دولت میں برکت و رحمت نازل ہو گی۔ اور اگر کوئی شخص انہیں اپنانے کی کوشش نہ کرے۔ بسم اللہ کو ان مقامات میں اپنا معمول نہ بنائے اور بسم اللہ کی برکات کو حاصل کرنے کی سعی نہ کرے تو اس میں نہ اللہ رب العالمین کا کوئی نقصان ہے۔ نہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کا کوئی خسارہ ہے بلکہ بسم اللہ کے فوائد حاصل نہ کرنے والے کا اپنا ہی نقصان اور خسارہ ہے۔

محترم سامعین! آپ پورے یقین کے ساتھ یہ بات اپنے قلب و ذہن میں بٹھالیں کہ "بسم اللہ" کا پڑھنا خیر ہی خیر، برکت ہی برکت، رحمت ہی رحمت اور رب تعالیٰ کا فضل ہی فضل ہے۔ آپ اسے کوئی معمولی وظیفہ اور ہلکی سی بات نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ بسم اللہ تو گناہوں کی معافی کا سبب، درجات کی بلندی کا ذریعہ، کاروبار میں وسعت کا وظیفہ، بیماری سے شفا حاصل کرنے کی کلید، اپنی اور اہل خانہ کی حفاظت کا سامان، شیطان اور اس کے چیلوں کے حملوں سے بچاؤ کی تدبیر۔ جہاد میں کامیابی کی ضمانت، کشتی کو بحفاظت پار لگانے کا نسخہ، چوری اور نقصان سے محفوظ رہنے کا طریقہ، اور قبر کے عذاب سے بچنے کی سبیل ہے۔ سبحان اللہ۔

تو۔ آیئے! ترتیب وار بسم اللہ کے پچیس مسائل کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو ان مسائل پر کماحقہ، عمل کرنے کی ہمت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

﴿گھر میں داخل ہونا﴾ اپنے گھر میں داخلے کے وقت "بسم اللہ" پڑھنا ہمارے پیغمبر اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر کے دروازے کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی بسم اللہ پڑھتا ہے تو رب تعالیٰ اس گھر سے شیطان کو دور فرما دیتا ہے اور اس گھر کے باشندوں کو شیطان کے حملوں سے محفوظ فرما دیتا ہے۔ سبحان اللہ۔

صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی معظم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت "اللہ کا نام" لیتا ہے۔ تو شیطان اپنے رفقاء اور ساتھیوں سے کہتا ہے کہ لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلَاعَشَاءَ ۔ تمہیں اس گھر میں نہ رات گزارنے کو ٹھکانہ ملے گا اور نہ رات کا کھانا ملے گا۔ اور اگر اس گھر کا مالک گھر میں داخلے کے وقت "رب کا نام" نہ لے تو شیطان خوشی سے اپنے حواریوں کو اطلاع دیتا ہے کہ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ ۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اس گھر میں تمہیں ٹھکانہ بھی مل جائے گا۔ اور کھانا بھی مل جائے گا۔"

(صحیح مسلم صفحہ ۱۷۲ جلد ۲ کتاب الاشربۃ)

ہم اس حدیث مقدسہ کے الفاظ و معانی پر غور کریں تو مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ گھر میں داخلے کے وقت بسم اللہ پڑھنا شیطانوں سے محفوظ رہنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ مگر ہم اپنے کردار و عمل پر بھی توجہ دیں اور سوچیں کہ آج ہمارے معاشرے کے اکثر و بیشتر افراد کا اس بارے میں رویہ اور عمل کیا ہے؟...... ہمارے اکثر لوگ اپنے مکان کے دروازے کی دہلیز پر پاؤں رکھتے ہی گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ بیوی کو گالیاں' بیٹی کو گالیاں' بیٹے کو گالیاں' ماں کو گالیاں' باپ کو گالیاں' بہو کو گالیاں' یہ گھر کا حاکم اور نگران گھر کے ہر فرد کو غلیظ گالیوں سے نواز کر سمجھتا ہے کہ گھر کے تمام افراد پر اس کی گرفت بڑی مضبوط ہے۔ اور میرے سامنے کسی کو بولنے اور اونچا سانس لینے کی جرأت نہیں ہے۔ میرے بھائی! یہ غلط اور ٹیڑھی سوچ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اہل خانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر گالیوں کی بوچھاڑ کر کے آپ انہیں اپنا ہمدرد نہیں بلکہ مخالف اور دشمن بنا رہے ہیں۔ انہیں جونہی موقع ملے گا۔ وہ آپ کے خلاف اعلان بغاوت کر دیں گے اور پھر آپ روتے پھریں گے کہ اولاد گستاخ ہو گئی ہے' بیوی منہ زور ہو گئی ہے' بچیاں کنٹرول سے باہر ہیں' بچے نافرمان ہیں۔ میرے بزرگ محترم!

آپ خود ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اگر آج ہم نے اپنے گھر کا ماحول اسلامی بنالیا۔ دین کے احکام کو گھر میں داخلے کی اجازت دے دی۔ گھر میں داخل ہوتے ہی گالیوں کی گردان کرنے کی بجائے مسنون دعا پڑھ کر گھر والوں کو نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق "سلام" کہا۔ گھر کے جمیع افراد کو نمازی اور تلاوت قرآن حکیم کا عادی بنالیا' تو ہمارا گھر' ہمارے لئے سکون و راحت کا مقام ہو گا۔ اور اگر ہم نے ان چیزوں پر عمل نہ کیا تو پھر ہمارے معاشرے کا حال تو آپکے سامنے ہے۔ آپ اخبارات میں پڑھتے اور خبروں میں سنتے رہتے ہیں کہ بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا' ماں بچیوں سمیت نہر میں کود گئی ۔ خاوند نے بیوی کو آگ میں جلا دیا۔ بیوی نے خاوند کو زہر دے دیا۔ باپ نے خنجروں کے وار کر کے بیٹے کو ہلاک کر دیا۔ بیٹے نے ماں باپ کے رویے سے تنگ آکر زہریلی گولیاں کھالیں اور اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ بھائی نے اپنے بھائی کا گلہ دبا دیا۔

کیا یہ ہمارے اخبارات کی چیختی اور چنگاڑتی ہوئی سرخیاں نہیں ہیں۔ آپ کسی دن کا اخبار دیکھ لیں اس میں آپ کو ہر صفحے پر اس قسم کی درجنوں نہیں' سینکڑوں خبریں ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میں گھر میں داخل ہوتے وقت "بسم اللہ" پڑھنے کا مسئلہ عرض کر رہا تھا۔ نبی دو جہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیاری اور سچی زبان سے وہ دعا بیان فرمائی ہے جو ہر مسلمان کو گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھنی چاہیے اور اس دعا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں "بسم اللہ" کے الفاظ بار بار دہرائے گئے ہیں۔دعا کو یاد فرمایئے۔گھر میں داخل ہوتے وقت اسے پڑھیے۔سنت رسول ﷺ پر عمل فرمایئے اور اپنے گھریلو ماحول کو پر سکون اور بابرکت بنایئے۔

صحابی رسول حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَه' فَلْيَقُلْ" اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ - بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا"- ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَهْلِهٖ-

(سنن ابی داؤد صفحہ ۳۳۹ جلد ۲ کتاب الادب)

﴿ترجمہ﴾رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔"اے میرے اللہ! میں تجھ سے بہترین داخلے اور بہترین خروج کا سوال کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہم گھر میں داخل ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہی نکلیں گے اور ہمارا بھروسہ تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ہے جو ہمارا پروردگار ہے۔" یہ دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کہے۔(سبحان اللہ)

آپ نے اس دعا کے الفاظ پر لازماً توجہ فرمائی ہوگی کہ اس میں دو دفعہ "بسم اللہ۔بسم اللہ" آیا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا ۔یہ دعا پڑھنے سے یعنی بسم اللہ پڑھ لینے سے گھر میں سکون و اطمینان ہوگا اور افراد خانہ کے درمیان محبت اور پیار بڑھے گا۔شیطان ذلیل ہوگا۔اور بسم اللہ کی برکت سے گھریلو معاملات میں سلوک و اتفاق پیدا ہوگا۔انشاء اللہ۔

﴿گھر سے نکلنا﴾ جس طرح گھر میں داخل ہوتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔اسی طرح گھر سے باہر نکلتے وقت اپنی زبان پر "بسم اللہ" لانا بھی سنت رسول اور طریقہ مصطفیٰ ﷺ ہے۔اور نبی معظم، رسول محترم ﷺ کی زبان مبارک نے اس موقع پر بسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ پڑھنے کا فائدہ یہ بتایا ہے کہ جب کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ والی دعا پڑھ لیتا ہے تو رب السماوات والارض کی طرف سے اعلان کر دیا جاتا ہے۔ ھُدِیْتَ۔ میرا نام لے کر گھر سے نکلنے والے۔ تیرے لئے ہدایت کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ اب تو جس طرف بھی جائے گا۔ تیرا رب خود تیری رہنمائی فرمائے گا۔ سبحان اللہ۔ وَکُفِیْتَ۔ اور یہ دعا تیرے کاموں کے لئے تجھے کافی ہے یعنی اب تجھے معاملات زندگی میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ دعا تیرے لئے کافی ہے۔ وَوُقِیْتَ۔ اور تجھے ہر قسم کے شر اور فتنوں سے بچا لیا گیا ہے۔ یعنی بسم اللہ پڑھتے ہوئے گھر سے باہر آنے والے۔ تیری حفاظت و نگہداشت کا ہم نے غیب سے انتظام فرما دیا ہے۔ تو نے میرا نام یاد رکھا۔ اب بے فکر ہو کر جدھر جانا چاہتا ہے جا۔ ہم تیری بھی حفاظت کریں گے اور تیرے گھر کی بھی حفاظت کریں گے۔

یا اللہ! شیطان لعین تو ہر وقت میرے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اس کی شرارتوں سے میں کیسے بچوں گا؟ ارشاد ہوتا ہے۔ فَیَتَنَحّٰی لَهُ الشَّیْطَانُ۔ بسم اللہ پڑھ کر گھر سے نکلنے والے۔ میں نے شیطان کو تجھ سے دور فرما دیا ہے۔ سبحان اللہ۔

امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص بسم اللہ والی دعا پڑھ کر گھر سے نکلتا ہے تو ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے کہ کَیْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِیَ وَکُفِیَ وَوُقِیَ۔ تو ایسے شخص کو کیسے بہکا سکتا ہے۔ جسے رہنمائی عطا فرمائی گئی ہے۔ اسے کفایت کی خوشخبری سنائی گئی ہے اور اسے ہر بلا اور مصیبت سے بچا لیا گیا ہے۔

توجہ سے سنیئے' وہ دعائیہ کلمات جن کی ابتداء "بسم اللہ" سے ہوتی ہے اور گھر سے نکلتے وقت جسے پڑھنے سے مذکورہ بالا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ۔ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ۔ "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ - قَالَ يُقَالُ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ-

(سنن ابی داؤد صفحہ ۳۲۹ جلد ۲ کتاب الادب)

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنے گھر سے نکلتے وقت یوں کہتا ہے-"میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں- میرا بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہے- گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اسی کی توفیق سے وابستہ ہے-" تو فرشتے اسے کہتے ہیں- تونے سیدھی راہ حاصل کرلی اور یہ دعا تجھے کافی ہے- اور ہر قسم کی بلاؤں سے بچالیا گیا ہے-

اس دعا کے الفاظ سے واضح ہو گیا کہ گھر سے نکلتے وقت "بسم اللہ" والی دعا کے فوائد اور ثمرات بہت زیادہ ہیں- یہ دعا پڑھنے والا- اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور اسے ہر قسم کے فتنوں سے بچالیا جاتا ہے-

﴿**مسجد میں داخل ہونا**﴾ مسلمان آدمی کو مسجد کیساتھ جو تعلق اور واسطہ ہو سکتا ہے- اس سے آپ بخوبی آگاہ ہیں- دن رات میں پانچ مرتبہ اہل اسلام کو مسجد میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہے- مسجد کی طرف آتے ہوئے نمازی جتنے قدم اٹھاتا ہے- اسے ہر ہر قدم کے بدلے میں نیکیوں اور ثواب سے نوازا جاتا ہے- مسجد مومن کیلئے جائے سکون 'اطمینان کی جگہ اور پرامن مقام ہے- ایماندار آدمی جب تک مسجد کے اندر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے- اسکے نامۂ اعمال میں نماز پڑھنے والے کے برابر اجر و ثواب لکھا جاتا ہے- اسلامی معاشرے میں مسجد کو ایک بنیادی اور اساسی حیثیت حاصل ہے- نبی محترم ﷺ نے قبا اور مدینہ منورہ میں تشریف لاتے ہی سب سے پہلے مسجد کی ضرورت محسوس کی اور فوری طور پر مساجد کی تعمیر کا بندوبست فرمایا- مسجد قبا کو اسلام کی اولین مسجد ہونے کا شرف حاصل ہے-

نبی معظم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے جہاں مسجد کے متعلقہ دیگر کئی مسائل بیان فرمائے ہیں- وہاں مسجد کے داخلے کے آداب سے بھی امت کو آگاہ فرمایا ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں داخل ہوتے وقت دلیاں پاؤں پہلے اندر رکھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔ اور مسجد میں داخل ہونے کی جو دعا امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔ اس میں ہمارے آج کے موضوع کے الفاظ یعنی "بسم اللہ" بھی شامل ہے۔

اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتے وقت آنخضرت ﷺ کی سنت مبارکہ کے مطابق پہلے دلیاں پاؤں اندر رکھے اور بسم اللہ والی دعا پڑھے تو اس کے تمام صغیرہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ صرف گناہ ہی معاف نہیں ہوتے بلکہ بسم اللہ والی دعا کی برکت سے اس کے لئے رب کی رحمت کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی مکرم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو اپنی زبان مبارک سے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۵۶ "ابواب المساجد)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ پر سلامتی نازل ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

بعض روایات میں آنخضرت ﷺ پر سلام کے ساتھ صلوٰۃ کا ذکر بھی آیا ہے۔ اس طرح مسجد میں داخل ہونے کی دعا کے الفاظ یوں ہوں گے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۷۰)

﴿مسجد سے نکلنا﴾ جس طرح مسجد میں داخل ہوتے وقت دلیاں پاؤں اندر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھنا اور بسم اللہ والی دعا پڑھنا رسول اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر رکھنا اور بسم اللہ کے الفاظ والی دعاء پڑھنا امام الرسل ﷺ کا محبوب عمل اور آپ کا طریقہ جلیلہ ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی مذکورہ حدیث مقدسہ کا آخری حصہ ہے کہ جب رسول پاک ﷺ مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔(سنن ابن ماجہ صفحہ ۵۶)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں باہر نکلتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔اے میرے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

اور اگر بعض دوسری روایات کے الفاظ کو بھی اس دعاء میں شامل کر لیا جائے تو مسجد سے نکلنے کی مکمل دعا یوں ہو گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔(مشکوۃ المصابیح صفحہ ۷۰)

بعض احادیث کے مطابق اس دعا میں یہ اضافہ بھی منقول ہے۔ وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔اس طرح پوری دعا کا ترجمہ یہ ہو گا۔"میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر باہر نکلتا ہوں۔اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر۔اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے اور مجھے شیطان مردود کے حملوں سے محفوظ فرما۔" (سنن ابن ماجہ صفحہ ۵۶)

واضح رہے کہ عام مساجد کے دروازوں کے باہر اور اندر مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی جو دعائیں لکھی ہوئی ہیں۔یعنی مسجد میں داخل ہونے کی دعا ۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ- میں قطعاً ان مسنون دعاؤں کی تردید نہیں کر رہا- بلکہ یہ دونوں دعائیں اپنی جگہ صحیح' درست اور مسنون ہیں- جیسا کہ حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں ان دعاؤں کا ذکر کیا گیا ہے-(رواہ مسلم' مشکوۃ المصابیح صفحہ ۶۸) میں جو بات عرض کر رہا اور سمجھا رہا ہوں- وہ "بسم اللہ" کے مسائل کی ہے- اور وہ یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت "بسم اللہ" والی دعاؤں کا پڑھنا بھی رسول مکرم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول کریم ﷺ کی ہر ہر ادا کو اپنانے اور ہر ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین-

﴿ بیت الخلاء جانا ﴾ جب انسان رفع حاجت کے لئے بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے تو برہنہ ہونے کی وجہ سے شیاطین کے وساوس اور حملوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اس لئے اس موقع پر بھی مسلمان کی حفاظت کے لئے رسول محترم ﷺ نے ایک دعا ارشاد فرمائی ہے اور اس دعا میں بھی ہمارے موضوع کے الفاظ یعنی "بسم اللہ" شامل ہے- حضرت عبدالعزیز بن صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا-

اِذَا دَخَلْتُمُ الْخَلَاءَ فَقُوْلُوْا -"بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ-(رواہ العمری اسنادہ علی شرط مسلم- فتح الباری صفحہ ۲۴۴' جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ جب تم بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرو- تو یہ کلمات کہہ لیا کرو-"میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں- میں (جن و انس کے) خبیث مردوں اور خبیث عورتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں-

صحیح بخاری میں عبدالعزیز بن صہیب عن انس سے روایت کردہ حدیث مبارکہ میں بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعاء کے الفاظ یہ ہیں-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ -(صحیح بخاری صفحہ ۲۶ جلد اول)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی مشہور کتاب جامع ترمذی شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مقدسہ میں دخول بیت الخلاء کے وقت "بسم اللہ" پڑھنے کا ذکر موجود ہے- حدیث مبارکہ کے الفاظ یہ ہیں-

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتْرُمَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ"بِسْمِ اللّٰهِ"(جامع ترمذی صفحہ ۷۸ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا- بنی آدم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی شرم گاہوں اور جنات کی آنکھوں کے درمیان "بسم اللہ" پردہ بن جاتی ہے-

ان احادیث مبارکات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل "بسم اللہ" والی دعا اپنے آپ کو خبیث جنات اور خبیث انسانوں سے محفوظ کرنے کیلئے ایک ڈھال کا کام دیتی ہے- نیز بسم اللہ والی دعاء بنی نوع انسان کی برہنگی اور جنات کی آنکھوں کے درمیان پردہ کا کام دیتی ہے-

لہذا تمام حضرات اس دعا کو یاد کریں اور دخول بیت الخلاء سے قبل اسے پڑھنے کی کوشش کریں تاکہ آنحضرت ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل بھی ہو جائے اور ہم ہر قسم کی اذیتوں اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے محفوظ رہ سکیں-

﴿وضو کرنا﴾ مسلمان کے روزمرہ معمولات میں سے "وضو" ایک مشہور اور اہم عمل ہے- نمازی آدمی دن رات میں پانچ نمازوں کی ادائیگی کے لئے عام طور پر پانچ دفعہ وضو کرتا ہے- جو کہ نماز کی قبولیت کے لئے ایک بنیادی شرط ہے- بغیر وضو کے نماز مقبول و منظور نہیں ہوتی- نبی کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے کہ وضو شروع کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھی جائے- بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ اگر آغاز وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو وضو مکمل ہی نہیں ہوتا-رسول کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ-جو شخص وضو کرتے وقت "بسم اللہ" نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا-(جامع ترمذی صفحہ ۶ جلد ا باب فی التسمیہ عند الوضوء)

اگر کوئی مسلمان آنحضرت ﷺ کے اس حکم مبارک پر عمل کرتے ہوئے سنت مطہرہ کے مطابق وضو کرے - تو اس کے وضو کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے تمام صغیرہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے-ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ معاف' منہ دھوئے تو منہ کے گناہ معاف' بازو دھوئے تو بازوؤں کے گناہ معاف' پاؤں دھوئے تو پاؤں کے گناہ معاف- یہاں تک کہ جب مومن آدمی بسم اللہ سے وضو کا آغاز کر کے' رسول کریم ﷺ کی سنت کے مطابق وضو مکمل کرتا ہے تو رب تعالیٰ اسے تمام صغیرہ گناہوں سے پاک فرما دیتا ہے-سبحان اللہ-

میرے بھائیو! یہ کوئی جذباتی یا خطیبانہ بات نہیں بلکہ ہادی اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے-اور صحیح مسلم شریف کی حدیث ہے-روایت کرنے والے صحابی کا نام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہے-وہ فرماتے ہیں کہ -قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ' خَرَجَ مِنْ وَجْھِہٖ کُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْھَا بِعَیْنَیْہِ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْہِ کُلُّ خَطِیْئَةٍ کَانَ بَطَشَتْھَا یَدَاہُ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مَشَتْھَا رِجْلَاہُ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِالْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ-(رواہ مسلم-مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۸)

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا-جب مسلمان بندہ یا مومن بندہ وضو کرتا ہے-تو چہرہ دھونے سے اس کے چہرے کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں یعنی معاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتے ہیں- اگر آنکھ سے کوئی گناہ کی چیز دیکھی ہو گی تو وضو کے پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ گناہ بھی معاف کر دیا جائے گا- جب آدمی ہاتھ (اور بازو) دھوئے گا- تو اس نے ہاتھوں سے اگر کسی گناہ کی چیز کو پکڑا ہو گا تو وضو کے پانی سے اس کے وہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے- پس جب وہ شخص اپنے پاؤں دھوئے گا تو پاؤں سے چل کر جن گناہوں کی طرف گیا تھا- وہ تمام گناہ وضو کے پانی سے معاف کر دیئے جائیں گے- یہاں تک کہ جب وضو سے فارغ ہو گا تو گناہوں سے پاک ہو چکا ہو گا- سبحان اللہ-

اور اگر بندۂ مومن وضو شروع کرنے سے قبل بسم اللہ اور وضو مکمل کرنے کے بعد- اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ- پڑھ لے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں- سبحان اللہ- (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۹ رواہ مسلم)

﴿بسم اللہ اور انگلیوں سے پانی﴾ حضرات محترم! بسم اللہ اور وضو کا اتنا گہرا تعلق اور واسطہ ہے کہ اگر وضو کے لئے پانی میسر نہ ہو تو "بسم اللہ" کی برکت سے اللہ تعالیٰ نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری فرما دیتا ہے-

خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ-

"تقریباً ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک قافلہ امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی قیادت و سیادت میں سفر جہاد پر جا رہا تھا- اشیاء خوردونوش اونٹوں پر لدی ہوئی تھیں- مشکیزے پانی سے بھرے ہوئے تھے- اور جانثاران اسلام کا یہ قافلہ اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں تھا- کہ کئی دن کے طویل سفر اور گرمی کی شدت کے باعث پانی کی قلت پیدا ہو گئی- بلکہ ایک دن ایسا بھی آ گیا- جب تمام اہل قافلہ کے مشکیزوں سے پانی ختم ہو گیا- اسی دوران نماز کا وقت آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بصد ادب و احترام دربار رسالت میں عرض کیا-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آقا! پانی نہ ہونے کے باعث ہم پیاس تو برداشت کر سکتے ہیں مگر نماز کی ادائیگی میں کوتاہی اور سستی گوارا نہیں کر سکتے۔ اے اللہ کے رسول! قافلے والوں سے پانی ختم ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ وضو کے لئے بھی پانی موجود نہیں ہے۔

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مَاءٌ؟۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس تھوڑا بہت پانی بھی نہیں ہے؟ آپ کا یہ فرمان ذی شان سن کر ایک شخص اپنے خیمے میں گیا اور ایک پیالہ اٹھا لایا۔ اس پیالے میں صرف اتنا پانی تھا جس سے پیالے کی نچلی سطح ڈھکی ہوئی تھی۔ نبی معظم ﷺ نے وہ پیالہ اپنے سامنے رکھا۔ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ اور اپنا (دایاں) ہاتھ مبارک اس پیالے کے تھوڑے سے پانی میں رکھ دیا۔ جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فَرَءَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی نکل رہا تھا۔ (سبحان اللہ) امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللّٰهِ۔ لوگ آتے جائیں اور بسم اللہ پڑھ کر وضو کرتے جائیں یہ صورتحال دیکھ کر صحابہ از حد مسرور ہوئے۔ وہ جوق در جوق آرہے تھے اور بسم اللہ پڑھ کر آپ ﷺ کی انگلیوں سے نکلنے والے پانی سے وضو کرتے جارہے تھے۔ یہاں تک کہ تمام صحابہ کرام، جن کی تعداد تقریباً ستر تھی نے وضو فرمالیا۔ (سنن نسائی صفحہ ۱۳ جلد ۱، باب التسمیۃ عند الوضوء)

غالباً اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شاعر اسلام مولانا محمد علی صمصام رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

صمصام توں آکے سن سجناں، جے گلاں سُنیاں ایں مدنی پیر دیاں
جھدی عمر دی قسم خدا کھاوے، جھدیاں انگلیاں چن نوں چیر دیاں
سردار سبھی سرداراں دا، نالے ہادی اوگن ہاراں دا
شافع مومن تابعداراں دا، جنہوں شرماں دامن گیر دیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچا مرشد خلقت ساری دا' یعنی خاکی نوری ناری دا
جنہوں خیر البشر پکاری دا' واہ واہ صفتاں بدر منیر دیاں
وجا' عاصا تعجب کہڑی گل دا' پتھراں وچوں پانی نت چل دا
پنجاں انگلاں چوں نکلیاں پنج نہراں' ایہہ انگلیاں میرے پیر دیاں

برادران گرامی! ہمارا موضوع ہے "مسائل بسم اللہ" تو اس واقعہ سے واضح ہو گیا کہ وضو کرنے والوں کو رسول محترم ﷺ نے "بسم اللہ" پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا "تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللّٰهِ" کہ بسم اللہ پڑھتے جاؤ اور وضو کرتے جاؤ۔

﴿وضو کروانا﴾ حضرات محترم! "بسم اللہ" کے مسائل میں ساتواں مسئلہ یہ ہے کہ جب شاگرد استاد کو' بیٹا باپ کو یا چھوٹا بڑے کو وضو کروائے تو اس کے اعضاء پر پانی ڈالتے وقت یعنی وضو کروانے والا وضو کرواتے وقت "بسم اللہ" پڑھے۔ صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث صحیح مسلم شریف میں مروی ہے۔ جس کا ہمارے موضوع سے متعلقہ یہ حصہ ہے کہ جناب جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک جنگی سفر کے دوران میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آپ ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں دور کھڑا ہو گیا۔ بعد از فراغت جب ہم مسلمانوں کے لشکر میں واپس آئے۔ تو میں نے باآواز بلند پکار کر کہا۔ اَلَا وُضُوْءَ - اَلَا وُضُوْءَ - اَلَا وُضُوْءَ - لوگو وضو کرو۔ وضو کرو۔ وضو کرو۔ مگر چونکہ لشکر کے تمام افراد کے پاس سے پانی ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے کوئی شخص بھی وضو کرنے کے لئے اٹھ کر تیار نہ ہوا۔ میں نے امام الرسل ﷺ کی خدمت اقدس میں صورت حال عرض کرتے ہوئے آپ کو بتایا کہ مَاوَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ - قافلے میں تو کسی شخص کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا۔ "فلاں انصاری کے پاس جاؤ۔ اور دیکھو کیا اس کی مشک میں تھوڑا بہت پانی موجود ہے؟۔ حضرت جابر رضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ وہ انصاری اپنی ایک پرانی مشک میں رسول کریم ﷺ کیلئے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ چنانچہ حضور ﷺ کا ارشاد سن کر میں انصاری کے پاس گیا اور دیکھا کہ اس کی مشک کے منہ پر ایک قطرہ پانی لگا ہوا ہے۔ میں رسول پاک ﷺ کے پاس واپس آیا اور عرض کیا حضور ﷺ! پانی تو اس کے پاس بھی نہیں ہے۔ صرف مشک کے منہ پر ایک قطرہ پانی لگا ہوا ہے۔ ارشاد ہوا۔ جاؤ۔ اس مشک کو میرے پاس لے آؤ۔ جب میں وہ مشک لایا تو آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ (ظاہر ہے کہ نبی محترم ﷺ نے بسم اللہ ہی پڑھی ہوگی) آپ اپنی زبان مبارک سے کچھ پڑھتے جاتے تھے اور مشک کو دباتے جاتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ نے وہ مشک میرے حوالے فرما دی اور حکم دیا کہ قافلے کا سب سے بڑا برتن "ٹب" لانے کے لئے آواز دو۔ میں نے آواز دی تو لوگ ایک بہت بڑا "ٹب" اٹھا لائے۔ میں نے اسے آنحضرت ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فِي الْجَفْنَةِ وَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ قَعْرِ الْجَفْنَةِ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا (دایاں) ہاتھ مبارک پھیلا کر اور انگلیاں کھول کر اس ٹب کی تہہ میں رکھ دیا اور فرمایا۔ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ۔ اے جابر! وہ مشک لاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر پانی کا وہ قطرہ میرے ہاتھ پر ڈال دو۔ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ۔ میں نے "بسم اللہ" پڑھ کر وہ پانی آپ کے ہاتھ مبارک پر ڈال دیا۔ بس بسم اللہ پڑھنے اور اس قطرۂ آب کے حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک پر گرنے کی دیر تھی کہ۔ فَرَءَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ میں نے دیکھا کہ نبی محترم ﷺ کے ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے پھوٹ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ٹب پانی سے لبالب بھر گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے جابر! اعلان کر دو کہ۔ مَنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِمَاءٍ۔ جسے پانی کی ضرورت ہو وہ آئے اور اپنی ضرورت پوری کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں۔ میرے اعلان کرنے کی دیر تھی کہ لوگ سنتے ہی پانی کی طرف دوڑے۔لوگ آتے اور پانی لے جاتے۔ یہاں تک کہ تمام لوگوں سے پانی کے متعلق اپنی تمام حاجات و ضروریات کو پورا کرلیا۔پھر آنحضرت ﷺ نے خود پوچھا کہ لشکر میں کوئی ایسا شخص رہ تو نہیں گیا۔ جسے پانی کی طلب اور ضرورت ہو۔ عرض کیا گیا۔اے اللہ کے رسول! تمام لوگوں نے اپنی ضروریات پوری کرلی ہیں ۔ فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِي الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰےٌ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ٹب سے نکال لیا۔ تو وہ ٹب پانی سے بھرا ہوا تھا۔"

(صحیح مسلم صفحہ ۴۱۸ جلد ۲ کتاب الزھد باب حدیث جابر الطویل)

علامہ سید قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے کہ اس غزوہ میں چار سو غازی ہمرکاب مصطفوی تھے۔(رحمۃ للعالمین صفحہ ۱۴۴ جلد ۳)

اس حدیث مقدسہ میں آپ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو پانی انڈھیلتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر پانی ڈالتے وقت "بسم اللہ" پڑھی۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہر اچھے کام کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

﴿**قرآنی سورت پڑھنا**﴾ گزشتہ خطبہ مبارکہ میں اس امر کا تفصیل سے ذکر ہو چکا ہے کہ "بسم اللہ" قرآن حکیم کی ہر سورت کی افتتاحی آیت ہے۔لہذا قرآن حکیم کی تلاوت کا آغاز جب کسی سورۃ مبارکہ سے کیا جائے (چاہے نماز کی حالت میں ہو یا غیر نماز کی حالت میں) تو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا رسول مکرم ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔حضرت نعیم المجمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔

صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ (رضی اللہ عنہ) فَقَرَءَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ ثُمَّ قَرَءَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔(سنن نسائی صفحہ ۱۰۸ جلد ۱ کتاب الافتتاح)

﴿ترجمہ﴾ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی۔ پھر سورۃ فاتحہ کی قراءت کی۔
جب جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ ۔ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نماز کے لحاظ سے تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں۔
اس حدیث مبارکہ سے یہ امر واضح ہو گیا کہ سورۃ فاتحہ یا کسی دوسری قرآنی سورت کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ اور آپ کا اسوہ ہے۔ البتہ اس سلسلے کی متعدد اور مختلف احادیث وروایات کی روشنی میں علماء کرام نے وضاحت فرمائی ہے کہ حالت نماز میں "بسم اللہ" کا باآواز بلند پڑھنا اور آہستہ پڑھنا۔ دونوں طرح جائز اور درست ہے۔ صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔
صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبِىْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(سنن نسائی صفحہ ۱۰۸ جلد ا، صحیح مسلم کتاب الصلوۃ۔ باب حجۃ من قال لا یجہر بالبسملہ)
﴿ترجمہ﴾ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازیں پڑھیں ہیں۔ میں نے کسی کو (بلند آواز سے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔
شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "واضح البیان" میں اس موضوع پر بڑی سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور خاصے وزنی دلائل سے واضح فرمایا ہے کہ جہری قراءت والی نمازوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا باآواز بلند پڑھنا ہی افضل اور اعلیٰ ہے۔
﴿کھانا کھانا﴾ برادران محترم! "مسائل بسم اللہ" میں سے نوواں مسئلہ یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان آدمی کھانا کھائے تو کھانا شروع کرنے سے پہلے "بسم اللہ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھے-اس سے رسول کریم ﷺ کی سنت پر عمل ہو جائے گا- کھانے میں برکت ہو گی اور کھانے والا شیطان کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا- نبی کریم ﷺ کے ربیب (ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند کے بیٹے) جناب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ-

كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَازَالَتْ تِلْكَ طُعْمَتِيْ بَعْدُ-

(صحیح بخاری جلد ۸۱۰ جلد ۲)

﴿ترجمہ﴾ میرا بچپن رسول اللہ ﷺ کی گود میں ہی گزرا- (ایک دن) میں نے اپنا ہاتھ کھانے کے پیالے میں پھیرنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا- اے بیٹے! بسم اللہ پڑھو- دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ- اس کے بعد میں ہمیشہ اسی طرح کھاتا رہا- سبحان اللہ-

یعنی رسول پاک ﷺ کی فرمائی ہوئی بات میرے قلب و ذہن پر ایسی منقش ہوئی کہ اس کے بعد میں نے ہمیشہ اسی طرح کھانا کھایا کہ (۱) بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا (۲) دائیں ہاتھ سے کھایا (۳) اور اپنے آگے سے کھایا- اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کھانے کے ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین-

آنحضرت ﷺ کے سفر و حضر کے خادم جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کھانے کے آداب اور آغاز میں "بسم اللہ" کی تعلیم دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ- بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے قریب سے کھائے-

برادران محترم! ہمارے ہاں شادیوں اور دیگر تقریبات کے موقع پر کھانا کھاتے وقت جو حال ہوتا ہے- الامان والحفیظ- یوں محسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے ان شرکاء تقریب کو کبھی کھانا نصیب ہی نہیں ہوا۔ اور کئی سالوں کے بھوکوں اور پیاسوں نے آج ہی کھانا دیکھا ہے۔ یاد رکھئے۔ کھڑے ہو کر کھانا' جانوروں کی طرح کھانا اور بے تحاشا کھانا اسلامی آداب کے منافی اور سراسر خلاف عقل شریعت ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے معمولات میں آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے سنہری ضابطوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اگر کوئی شخص کھانا شروع کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اسے دوران طعام جب بھی یاد آئے۔ اسی وقت بسم اللہ پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھول معاف فرما دے گا اور اس کے طعام میں خیر و برکت عطا فرمائے گا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے کے آداب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِنْ نَسِیَ فِیْ اَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ – بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَآخِرِہٖ – (جامع ترمذی صفحہ ۸ جلد ۲ کتاب الاطعمہ)

﴿ترجمہ﴾ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو بسم اللہ پڑھے اگر شروع میں بھول جائے تو (دوران طعام جب یاد آئے) یوں کہے "بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَآخِرِہٖ" میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اس کھانے کے اول میں بھی اور آخر میں بھی۔

﴿وظیفہ زوجیت﴾ وظیفہ زوجیت کی ادائیگی سے قبل "بسم اللہ" پڑھنا اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو شیطان کی حرکات اور اس کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے مترادف ہے۔ رسول کریم ﷺ اپنی امت پر اتنے مہربان اور شفیق ہیں کہ آپ نے ہر موقع پر امت کو شیطان کی چالوں اور اس کے حملوں سے بچانے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور شیطانی اثرات سے بچنے کے لئے متعدد دعائیں اور وظائف بیان فرمائے ہیں۔ جنہیں پڑھنے والا انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے اور شیطان کا اس پر بس نہیں چلتا۔ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص وظیفہ زوجیت کی ادائیگی یعنی اپنی بیوی کے حقیقی قرب سے پہلے بسم اللہ والی دعا پڑھ لے تو اس سے پیدا ہونے والی اولاد کو شیطان کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا خود بندوبست فرمادیتا ہے۔ سبحان اللہ۔ اس موقع پر آنحضرت ﷺ کی سکھلائی اور امت کو بتلائی گئی دعا کے الفاظ یہ ہیں۔ "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا۔

(صحیح بخاری صفحہ ۲۶ جلد ا کتاب الوضوء باب التسمیہ علی کل حال)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور جو اولاد تو ہمیں عطا فرمائے۔ شیطان کے حملوں سے اس کی بھی حفاظت فرما۔

﴿**جبریل کا دم**﴾ برادران محترم! انسانی صحت میں اتار چڑھاؤ زندگی کا ایک حصہ ہے۔ کسی بیماری کا لاحق ہو جانا فطری طور پر انسان کے لئے پریشانی اور تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو بیماریوں سے بچانے اور بیماروں کو تندرستی عطا فرمانے کے لئے جو دم سکھلایا گیا ہے۔ ان دعائیہ الفاظ میں بھی "بسم اللہ" کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ اصل میں "بسم اللہ" ہی تمام بیماریوں کی شفا ہے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ چونکہ مسائل بسم اللہ کا موضوع خاصا طویل ہوتا جارہا ہے اسلئے صرف اشارات پر اکتفا کرتا ہوں۔

"سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ کسی مرض میں مبتلا ہو گئے تو سید الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔ اِشْتَكَيْتَ۔ اے اللہ کے رسول! کیا آپ بیمار ہو گئے ہیں؟۔

محترم بھائیو! یہاں ایک عقیدے کی بات نوٹ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں اور نبیوں کو بھی بیماری لگ سکتی ہے اور لگ جاتی ہے کیونکہ وہ انسان ہوتے ہیں اور انسانی زندگی میں کسی وقت آدمی کا بیمار ہو جانا کوئی عجیب اور انوکھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات نہیں ہے۔اور یہ بات بھی ذہن و قلب میں منقش کرنے کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ہی بیماریاں لگاتا اور وہی بیماریاں دور کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے الفاظ قرآن حکیم نے نقل فرمائے ہیں کہ انہوں نے کہا وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ (سورۃ شعرا آیت نمبر ۸۰) اور میں بیمار ہو جاتا ہوں تو میرا رب ہی مجھے شفاء عطا فرماتا ہے۔ سبحان اللہ۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ استدعا ہے کہ وہ ہم سب کو ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ فرمائے اور تمام مسلمان بیماروں کی بیماریاں دور کر کے ان سب کو صحت و تندرستی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آقا! کیا آپ بیمار ہو گئے ہیں؟ سرور دو جہاں ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو جواباً فرمایا۔ نَعَمۡ۔ اے جبریل! ہاں۔ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نبی معظم، رسول محترم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو "بسم اللہ" والا دم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حضور کو شفاء عطا فرما دیتا ہے۔

آپ بھی حضرت جبریل والا دم یاد کریں اور اللہ نہ کرے جب گھر کا کوئی فرد بیمار ہو جائے تو الٹے سیدھے اور غلط سلط قسم کے تعویذ لینے اور جھاڑ پھونک اور دم کے لئے مارے مارے پھرنے کی بجائے خود اپنے مریض کو ان الفاظ سے دم کریں۔ انشاء اللہ العزیز اللہ کریم شفا عطا فرمائے گا۔ تو سنیے جبریل علیہ السلام کا دم۔ جو انہوں نے حضور سرور کائنات ﷺ کو کیا۔

"بِسۡمِ اللّٰهِ اَرۡقِيۡكَ مِنۡ كُلِّ شَيۡءٍ يُؤۡذِيۡكَ مِنۡ شَرِّ كُلِّ نَفۡسٍ اَوۡ عَيۡنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشۡفِيۡكَ بِسۡمِ اللّٰهِ اَرۡقِيۡكَ" ۔(صحیح مسلم صفحہ ۲۱۹ جلد ۲ کتاب السلام۔ باب الطب والمرض والرقی)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ میں تمہیں دم کرتا ہوں (اور) تمہارے لئے ہر تکلیف پہنچانے والی چیز، ہر نفس کی برائی سے یا حاسد کی نظر بد کی برائی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شفاء طلب کرتا ہوں- میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ تمہیں دم کرتا ہوں (اور) تمہارے لئے شفا کا طالب ہوں-

محترم سامعین و قارئین! آپ نے غور فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ان دعائیہ الفاظ میں دو دفعہ "بسم اللہ" کے الفاظ آئے ہیں- ایک دفعہ شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ" اور ایک دفعہ آخر میں "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ"

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ کو جب بھی کوئی تکلیف ہوتی تو حضرت جبریل علیہ السلام ان الفاظ یا ان جیسے دوسرے الفاظ سے آنحضرت ﷺ کو دم کرتے- اور اس میں "بسم اللہ" کے الفاظ ضرور شامل ہوتے- (صحیح مسلم ۲۱۹' جلد ۲)

﴿ **دردوں کا علاج** ﴾ بیماروں کے دم کی بات آئی ہے تو نبی محترم ﷺ کی زبان حق ترجمان سے ایک ایسا دم بھی سن لیجئے- جس کے پڑھنے سے جسمانی دردوں کو خاتمہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس "بسم اللہ" والی دعا کی برکت سے دردوں کے مریض کو صحت و تندرستی عطا فرما دیتا ہے- سبحان اللہ

اللہ رب العالمین کے آخری رسول ﷺ کے ایک صحابی حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن- "رسول محترم ﷺ سے شکایتاً عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے- اسی دن سے مجھے جسمانی دردوں کا عارضہ لاحق ہے- نبی مکرم ﷺ نے میری شکایت اور بیماری کا حال سن کر جواباً فرمایا- ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِىْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا- تمہیں جسم کے جس حصے میں درد ہو- وہاں اپنا (دایاں) ہاتھ رکھو- اور تین دفعہ "بسم اللہ" پڑھو- اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری دردوں اور تکلیف کو رفع فرما دے گا- سبحان اللہ- دعا کے الفاظ یہ ہیں- اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ- جو بیماری مجھے اس وقت لاحق ہے اور جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئندہ اندیشہ ہے- میں ان بیماریوں سے اللہ کی اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں
-(صحیح مسلم صفحہ ۲۲۴ جلد ۲)

یہ دعا پڑھنے سے قبل بھی حضور سرور کائنات ﷺ نے تین دفعہ "بسم اللہ" پڑھنے کا حکم دیا- اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرکیہ تعویذوں اور غیر مسنون دم جھاڑوں سے بچ کر مسنون دعاؤں سے دم کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین-

﴿مٹی میں شفا﴾ اگر میں رسول پاک ﷺ کی احادیث مبارکات کی روشنی میں یہ کہوں کہ "بسم اللہ" کی برکت سے اللہ تعالیٰ مٹی میں شفا پیدا فرما دیتا ہے- تو یقیناً مبالغہ نہ ہوگا- آپ نے پچھلے خطبہ جمعہ مبارکہ میں تفصیل سے سماعت فرمایا کہ-

☆- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی پانی کے سیلاب سے محفوظ رہی
------تو----بسم اللہ کی برکت سے-

☆- حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے نار کو گلزار بنایا گیا
------تو----بسم اللہ کی برکت سے-

☆- حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بخشش کی نوید سنائی
------تو----بسم اللہ کی برکت سے-

☆- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کیلئے دریا میں بارہ راستے بنائے گئے
------تو----بسم اللہ کی برکت سے-

☆- فرعون کو ایک عرصے تک ہلاکت سے بچایا گیا
------تو----بسم اللہ کی برکت سے-

☆- حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے ملکہ سباء کو مطیع بنایا گیا
------تو----بسم اللہ کی برکت سے-

☆- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نجات کی بشارت سنائی
------تو----بسم اللہ کی برکت سے -

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆- نبی اکرم ﷺ کو شفاء عطا فرمائی گئی
-----تو-----بسم اللہ کی برکت سے-

جو رب العزت بسم اللہ کی برکت سے یہ سارے اور ان جیسے لاکھوں دوسرے کام کر سکتا ہے- وہی اللہ کریم اگر چاہے تو بسم اللہ کی برکت سے "مٹی میں شفا" بھی پیدا فرما سکتا ہے- سبحان اللہ- وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ- اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی مشکل کام نہیں ہے- سبحان اللہ-

مومنوں کی روحانی ماں اور رسول پاک کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ذکر فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں "جب کسی انسان کو کوئی بیماری لگ جاتی یا جسم کے کسی حصے پر زخم ہو جاتا یا چوٹ آجاتی تو رسول اللہ ﷺ اپنے (دائیں) ہاتھ کی انگشت شہادت زمین پر رکھ دیتے- جب اسے تھوڑی سی مٹی لگ جاتی تو اٹھا لیتے اور زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا فرماتے- بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا - اللہ تعالیٰ کے (بابرکت) نام کے ساتھ' ہماری زمین کی مٹی (اور) ہم میں سے بعض کے لعاب دہن (کی برکت) سے (اور) ہمارے رب کے حکم سے ہمارا بیمار صحت یاب ہو جائے- (صحیح مسلم صفحہ ۲۲۳' جلد ۲)

رسول امین ﷺ اپنے لعاب دہن میں ملی ہوئی مٹی کو اپنی انگشت شہادت سے بیماری' زخم یا چوٹ کی جگہ پر لگاتے تو وہ فوراً ٹھیک ہو جاتا اور بیمار شفا یاب ہو جاتا تھا- سبحان اللہ-

مجھے اس وقت کئی واقعات یاد آرہے ہیں- جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ رسول معظم ﷺ کے لعاب دہن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے بیماروں کو شفا عطا فرما دی - مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑھی والا غار ثور کا واقعہ - ☆- جنگ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آشوب چشم والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعہ - ☆ - جنگ احد میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ کی پتلی کا واقعہ --- مگر --- موضوع کی طوالت کے باعث میں ان تمام واقعات سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب رب العزت کا حکم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ "بسم اللہ" کی برکت سے مٹی میں بھی شفا پیدا فرما دیتا ہے۔

تحریر کا آغاز "بسم اللہ" کے مسائل میں سے چودھواں مسئلہ یہ ہے کہ جب کسی کو خط لکھا جائے' کوئی معاہدہ تحریر کیا جائے یا کوئی مضمون ترتیب دیا جائے۔ مختصر یہ کہ کوئی بھی تحریر لکھی جائے تو اس کے آغاز میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ضرور لکھا جائے - یہ شرعی حکم' فیصلہ خداوندی اور رسول معظم ﷺ کی سنت ثابتہ ہے - پچھلے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک مکتوب گرامی کا ذکر ہوا تھا - جو انہوں نے ملکہ سباء بلقیس کے نام لکھا اور ہدہد کے ہاتھوں اس تک پہنچایا تھا - اس خط کی ابتداء الفاظ قرآنی کے مطابق یوں کی گئی تھی - اِنَّه' مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّه' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -

خود امام الرسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جو دعوتی خطوط و مکتوبات' مختلف مملکتوں کے بادشاہوں کے نام تحریر فرمائے - ان سب کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کی گئی تھی - جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ہے -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام کی سعادت حاصل کرنے کے بعد انہیں بتایا - کہ

"جب رسول اللہ ﷺ نے روم کے بادشاہ ہرقل کو دعوتی خط لکھا جو ان ایام میں ایلیاء (بیت المقدس) کے دورے پر آیا ہوا تھا - اس نے صورت حال سے آگاہی اور رسول کریم ﷺ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان دنوں شام میں آئے ہوئے قریش مکہ کے تجارتی قافلے کو اپنے دربار میں طلب کیا اور ترجمانی کے ذریعے رسول مکرم ﷺ کے حسب و نسب' صدق و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کذب' خاندان و قبیلہ' مخالفین و معاندین' تعلیمات و ارشادات اور ان کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کے بارے میں متعدد سوالات کئے- (جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں) اس وقت بڑے بڑے رومی رؤساء' شامی وزراء اور علاقائی شرفاء ہرقل کے دربار میں موجود تھے ---- اور -- رسول امین ﷺ کا مکتوب گرامی لے جانے والے عظیم المرتبت صحابی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے -- جب سوالات و جوابات کا سلسلہ ختم ہوا تو- ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ- پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا "خط مبارک" منگولیا- فَقَرَءَهٗ'- اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کیا- تو- فَاِذَا فِيْهِ- اس میں لکھا ہوا تھا- "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمان ورحیم ہے -- مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ- یہ خط' اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول' محمد ﷺ کی طرف سے روم کے رئیس و حکمران "ہرقل" کی طرف ہے ---- (صحیح بخاری صفحہ ۵۰۴ جلد ۱)

محترم سامعین! آنحضرت ﷺ کے اس مقدس مکتوب کے مندرجات خاصے طویل اور توضیح طلب ہیں- جن کی تشریح کے لئے کافی وقت درکار ہے - مگر ہم اپنی گفتگو کو صرف "بسم اللہ" تک محدود رکھنا چاہتے ہیں- تو رسول مکرم ﷺ کی اس تحریر' مکتوب اور خط سے ہمارا چودھواں مسئلہ واضح ہو گیا کہ ہر تحریر سے قبل "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" لکھنا- پیارے پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت مبارکہ اور آپ ﷺ کا طریقہ واضحہ ہے-

بعض حضرات اپنے خطوط و مکتوبات کے آغاز میں بسم اللہ کی بجائے "۷۸۶" لکھتے اور دوسروں سے بھی ۷۸۶ لکھنے کا مطالبہ کرتے ہیں- حالانکہ یہ طریقہ غیر مسنون' سنت رسول کے خلاف اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے منافی ہے- لہٰذا ہم سب کو اپنی تمام تحریروں کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر سنت رسول پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

﴿جانور ذبح کرنا﴾ محترم حضرات! جب کسی حلال جانور کو ذبح کیا جائے تو چھری تیز کر کے، جانور کو قبلہ رخ لٹا کر اور اپنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کے۔ "بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھ کر اس کی گردن پر چھری چلانا اور اسے ذبح کرنا سنت مصطفیٰ اور حکم خدا ہے۔ خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ذبح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ضَحّٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَهُمَا بِیَدِهٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰی صِفَاحِهِمَا (صحیح مسلم صفحہ ۱۵۵ جلد ۲ کتاب الاضاحی)

﴿ترجمہ﴾ نبی کریم ﷺ نے (ایک دفعہ) دو چتکبرے اور سینگوں والے مینڈھوں کو اپنے ہاتھ (مبارک) سے ذبح فرمایا۔ اور ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا اور تکبیر کہی اور اپنا پاؤں ان جانوروں کے پہلوؤں پر رکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی دوسری حدیث مبارکہ میں یہ وضاحت موجود ہے کہ رسول پاک ﷺ نے جانور ذبح کرتے وقت "بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھا۔ (صحیح مسلم صفحہ ۱۵۶، جلد ۲)

محترم بھائیو! قرآن مجید فرقان حمید بھی ہمیں یہی حکم دیتا ہے کہ جن حلال جانوروں کو اللہ کا نام لے کر یعنی "بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھ کر ذبح کیا جائے ان کا گوشت کھاؤ۔ اور جن حلال جانوروں کو مسنون طریقہ اور اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا جائے۔ ان کا گوشت نہ کھاؤ۔ قرآنی آیت ہے۔

فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ کُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ○ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۱۸)

﴿ترجمہ﴾ پس جس جانور پر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو اگر تم اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔ تو اسے کھا لیا کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی سورت اور سپارے کی آیت مقدسہ ہے۔

وَلَاتَاكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ "۔(سورۃ انعام آیت نمبر ۱۲۱)

﴿ترجمہ﴾ اور جس جانور پر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا اسے نہ کھایا کرو کیونکہ اس کا کھانا گناہ ہے۔

ان آیات مقدسہ اور رسول پاک ﷺ کے پاکیزہ ارشادات سے یہ امر روزروشن کی طرح عیاں ہو گیا ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا اللہ رب العالمین کا واضح حکم اور حضور رحمتہ للعالمین ﷺ کا طریقہ مبارکہ ہے۔

﴿نو مسلم کا ذبیحہ﴾ "بسم اللہ" کے بارے میں سولہواں مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی نو مسلم کسی حلال جانور کو ذبح کر کے بطور تحفہ اس کا گوشت اپنے مسلمان بھائی کو دے اور اس پرانے مسلمان کو اس امر کا پورا یقین نہ ہو کہ اس نو مسلم نے جانور ذبح کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھی ہو گی تو وہ گوشت واپس لٹانے یا پھینکنے کی بجائے خود بسم اللہ پڑھ لے اور اسے کھالے۔

آپ حضرات نے توجہ فرمائی کہ ہمارے رہبر و رہنما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کس قدر شفقت اور محبت سے ہمیں ہر مسئلہ سمجھایا ہے ہماری ہر مشکل کا حل فرمایا ہے اور ہر نیک کام کے آغاز میں "بسم اللہ" پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

"ام المومنین حضرت عائشہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرور کون و مکاں ﷺ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ ۔ بعض (نو مسلم) ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور لَانَدْرِيْ اَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ اَمْ لَا ۔ ہمیں علم نہیں ہوتا کہ انہوں نے جانور ذبح کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھی ہے یا نہیں۔ تو اس صورت حال میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ سوال سن کر آپ ﷺ نے فرمایا۔ سَمُّوْا عَلَيْهِ اَنْتُمْ وَكُلُوْهُ ۔ تم خود اس پر بسم اللہ پڑھ لیا کرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسے کھالیا کرو- سبحان اللہ -ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان گوشت لانے والوں نے نیا نیا اسلام قبول کیا اور ابھی تھوڑا عرصہ قبل ہی کفر کو خیر باد کہا تھا -" (صحیح بخاری صفحہ ۸۲۸ جلد ۲ کتاب الذبائح)

شکاری جانور چھوڑنا جب کوئی مسلمان آدمی شکار کے لئے شکاری جانور چھوڑے تو اسے چاہیے کہ اسے چھوڑنے سے قبل "بسم اللہ واللہ اکبر" کہہ لے- اگر وہ شکاری جانور شکار کو پکڑ کر زندہ حالت میں لے آئے تو اسے "بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھ کے ذبح کر لیں اور اگر وہ شکار مر چکا ہے مگر شکاری جانور نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا اور وہ شکار شدہ جانور حلال ہے تو اس کا کھانا جائز اور صحیح ہے -کیونکہ شکاری جانور چھوڑنے سے قبل "بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھا جا چکا ہے اور اگر شکاری جانور نے شکار میں سے کچھ حصہ کھا لیا ہے تو پھر اس کا کھانا جائز نہیں- کیونکہ شکاری جانور کا شکار کا کچھ کھانا اس امر کی دلیل ہے کہ اس نے یہ شکار مالک کے لئے نہیں بلکہ اپنے کھانے کے لئے کیا ہے-

اسی طرح اگر "بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھ کر چھوڑتے ہوئے شکاری جانور کے ہمراہ دوران شکار کچھ نامعلوم شکاری جانور بھی مل جائیں اور انہوں نے مل کر شکار کیا ہو اور وہ شکار مر چکا ہو تو اس کا کھانا بھی جائز نہیں- کیونکہ آپ نے تو اپنا جانور چھوڑتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا- مگر دوسرے شکاری جانور کے بارے میں علم نہیں کہ ان کے مالکان نے انہیں چھوڑتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" پڑھا تھا-

صحابی رسول حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول!

"ہم اور ہماری قوم کے لوگ سکھلائے ہوئے شکاری کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں- تو ہمارے لئے اس بارے میں کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواباً فرمایا کہ - اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَمْسَکْنَ عَلَیْكَ -جب تم اپنا سکھلایا ہوا شکاری کتا-اللہ کا نام لے کر یعنی بسم اللہ و اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دو تو وہ جو شکار تمہارے لئے کر کے لائے اسے کھالو- ہاں اگر شکاری کتا اس شکار میں سے کچھ حصہ خود کھالے-تو- فَلاَ تَاکُلْ - پھر تم اسے نہ کھاؤ- کیونکہ -اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰی نَفْسِہٖ -اس نے شکار اپنے لئے کیا ہے- تمہارے لئے نہیں-وَاِنْ خَالَطَھَا کَلْبٌ مِّنْ غَیْرِھَا فَلَا تَاْکُلْ-اور اگر شکار کرتے وقت تمہارے شکاری کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی مل جائے تو پھر شکار کا گوشت نہ کھاؤ-(صحیح بخاری صفحہ ۸۲۴ جلد ۲ کتاب الذبائح صحیح مسلم صفحہ ۱۴۶ جلد ۲)

شکار کے مسائل بیان کرنا اس وقت ہماری غرض نہیں ہے- ہم تو صرف "بسم اللہ" کی بات عرض کرنا چاہتے ہیں کہ شکاری جانور کو شکار کے لئے چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے-اس سے "بسم اللہ" کی اہمیت اور فضیلت وبرکت واضح ہوتی ہے-

﴿شکار کے لئے تیر پھینکنا﴾ شکار کی بات شروع ہوئی ہے تو اس ضمن میں ایک مسئلہ اور سماعت فرمائیے- کیونکہ اس مسئلے کا تعلق بھی ہمارے موضوع "بسم اللہ" کے ساتھ ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی کسی حلال پرندے کو شکار کرنے کے لئے تیر پھینکے یا گولی چلانے کا ارادہ کرے تو گولی چلانے یا تیر پھینکنے سے پہلے "بسم اللہ واللہ اکبر" زبان سے ادا کرلے- اب اس کے تیر یا گولی کے لگنے سے حلال پرندہ یا جانور فوت بھی ہو گیا تو اس کا کھانا جائز اور درست ہے--اور اگر وہ پرندہ یا جانور گولی یا تیر لگنے سے پانی میں گر کر مر گیا تو پھر اس کا کھانا جائز نہیں ہے-کیونکہ اس امر کی کوئی تصریح اور وضاحت نہیں ہو سکتی کہ وہ پرندہ یا جانور آپ کے تیر اور گولی سے مرا ہے یا پانی میں ڈوب کر مر گیا ہے- آیئے! اس بارے میں رسول پاک ﷺ کی ایک حدیث مقدسہ سنیئے اور پھر بسم اللہ کا انیسواں مسئلہ شروع کرتے ہیں- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَّهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَلْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ ۔(صحیح مسلم صفحہ ۱۴۶ جلد ۲ کتاب الصید)

﴿ترجمہ﴾ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (پرندوں کے) شکار کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنا تیر پھینکو تو بسم اللہ واللہ اکبر کہہ لو پھر اگر تم شکار کو قتل شدہ پاؤ تو اسے کھالو۔ ہاں۔ اگر وہ پانی میں گر کر مر گیا ہو تو اسے نہ کھاؤ۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس شکار کو پانی نے قتل کیا ہے یا تمہارے تیر نے قتل کیا ہے۔

برادران گرامی! حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے اس سوال اور نبی دو جہاں ﷺ کے جواب سے ہمارے موضوع کا مسئلہ واضح ہو گیا کہ شکار کے لئے تیر پھینکتے یا گولی چلاتے وقت بسم اللہ پڑھنا سنت رسول اور حکم شریعت ہے۔

﴿**جہاد پر جانا**﴾ جب کوئی خوش قسمت اور نیک بخت مسلمان اعلائے کلمۃ اللہ' دین کی سربلندی اور اسلام کی عظمت و حفاظت کے لئے جہاد پر روانہ ہو تو اسے رسول پاک ﷺ کے حکم اور سنت پر عمل کرتے ہوئے "بسم اللہ" پڑھ کر روانہ ہونا چاہیے۔۔رسول محترم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب اپنے کسی صحابی کو جہادی لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرماتے تو اسے تقویٰ' خلوص' للّٰہیت اور ساتھی مسلمانوں کی خیر خواہی کی نصیحتیں فرمانے کے بعد "بسم اللہ" پڑھ کر جہاد کرنے کا حکم ارشاد فرماتے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ ۔ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ "۔(صحیح مسلم صفحہ ۸۲ جلد ۲' کتاب الجہاد)

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو بڑے لشکر یا چھوٹے قافلے کا امیر مقرر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے تو اسے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے یعنی تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے مسلمان رفقاء کے ساتھ خیر خواہی اور حسن سلوک کرنے کی نصیحتیں فرمانے کے بعد اسے حکم دیتے کہ "بسم اللہ پڑھ کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔"

برادران گرامی! جس حدیث مبارکہ کا ابتدائی حصہ آپ حضرات کو سنایا گیا ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ نے اسلامی جہاد کے مقاصد' جہاد کے اصول' مفتوحہ اقوام سے سلوک اور جہاد کی شرائط وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مگر فی الحال ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جہاد شروع کرنے سے قبل بھی رسول اللہ ﷺ نے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ سبحان اللہ۔

﴿بسم اللہ اور زہر کا پیالہ﴾ "بسم اللہ" کا بیسواں مسئلہ شروع کرنے سے پہلے میرا جی چاہتا ہے کہ جہاد اور بسم اللہ کے حوالے سے آپکے سامنے سیف من سیوف اللہ۔ (اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسے بہادر' شجاع' نڈر' بے خوف اور عظیم مجاہد کی زندگی کا ایک واقعہ عرض کروں۔ جس سے بسم اللہ کی برکات و ثمرات بھی واضح ہوں گی۔ اور میدان جہاد میں بسم اللہ کی اہمیت اور اس کے اثرات کا بھی پتہ چلے گا۔ تفسیری روایات میں ہے کہ۔

"حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجاہدین اسلام کے ہمراہ مجوسیوں کے ایک قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ کئی دن تک محاصرہ جاری رہا۔ اس دوران مذاکرات اور گفت و شنید کے کئی دور بھی ہوئے۔ آخر کار مجوسیوں کے مذاکراتی وفد نے مسلمانوں کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ آپ اسلام کی صداقت اور حقانیت کی کوئی واضح نشانی اور کرامت ظاہر کریں۔ جس سے ہمیں دین اسلام کی سچائی کا یقین آجائے تو ہو سکتا ہے ہم سب آپ کا کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کیلئے اس سے بڑھ کر خوشی کا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مقام ہو سکتا تھا کہ مجوسی کسی نشانی یا کرامت کے اظہار پر مسلمان ہونے کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھ سے کس قسم کی نشانی کا مطالبہ کرتے ہو؟۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے سامنے زہر کا پیالہ پیئیں۔ اگر آپ کے جسم پر اس زہر نے کوئی اثر نہ کیا تو ہم تسلیم کر لیں گے کہ آپ کا دین ہی دینِ حق اور آپ کا عقیدہ ہی صحیح عقیدہ ہے۔ اور اگر عام لوگوں کی طرح آپ بھی زہر کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکے تو ہم آپ کے دین کو سچا دین ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ (شائد ان مجوسیوں کے ذہن میں ہو گا کہ مسلمان فوج کا سپہ سالار جب زہر کا پیالہ پیئے گا تو لازمی بات ہے کہ زہر اپنا اثر دکھائے گا۔ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا اور آپ کی وفات کے بعد مسلمان فوج کو شکست سے دوچار کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل نہ ہو گا) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں کا مطالبہ سن کر (دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میرے اللہ! یہاں تیرے دین کی صداقت اور حقانیت کا معاملہ ہے۔ اس لئے میرے حال پر رحم فرما اور زہر کے برے اور مہلک اثرات سے مجھے محفوظ فرما) فرمایا۔ اِیْتُوْنِیْ بِسَمِّ الْقَاتِلِ۔ میرے پاس زہر لاؤ۔ چنانچہ زہر سے بھرا ہوا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ فَاَخَذَ هَابِيَدِهٖ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وقال۔ اور زبان سے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر ایک ہی سانس میں زہر کا پورا پیالہ پی لیا۔ مجوسیوں کا خیال تھا کہ پیالہ منہ کے ساتھ لگتے ہی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ موت کے منہ میں چلے جائیں گے مگر یہاں تو معاملہ ہی بالکل الٹ تھا۔ وَقَامَ سَالِمًا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ زہر کا پیالہ پی کر اللہ کے حکم سے بخریت اور صحیح سالم کھڑے ہو گئے۔ فَقَالَ الْمَجُوْسُ۔ هٰذَا دِيْنٌ حَقٌّ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت دیکھ کر تمام مجوسی پکار اٹھے۔ کہ "خالد بن ولید رضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ کا دین ہی سچا دین ہے "سبحان اللہ۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۸۸ جلد ۱)

آپ غور فرمائیں کہ میدان جہاد میں بسا اوقات "بسم اللہ" وہ کام کر جاتی ہے جو ہزاروں مجاہدین اسلام اور سینکڑوں تلواریں نہیں کر سکتیں۔ اسی لئے نبی اکرم ﷺ امراء لشکر اور مجاہدین اسلام کو نصیحت فرمایا کرتے کہ "اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ کہ اللہ کے راستے میں بسم اللہ پڑھ کر جہاد کیا کرو۔

﴿سواری پر سوار ہونا﴾ بسم اللہ کے متعلق بیسواں مسئلہ یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی سواری پر سوار ہونے لگے تو "بسم اللہ" پڑھے۔ کسی جانور پر سوار ہونے کے لئے رکاب پر پاؤں رکھے تو بسم اللہ پڑھے۔ تانگہ 'بس یا ریل میں سوار ہونے کے لئے پائیدان پر پاؤں رکھے۔ تو بسم اللہ پڑھے۔ جب سیٹ پر بیٹھ جائے تو الحمد للہ پڑھے۔ پھر سفر کی دعا۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا ---الی آخرہ۔ پوری دعا پڑھے۔ اور رب العزت سے اپنے گناہوں کی معافی کا سوال کرے۔

رسول اللہ ﷺ کے داماد اور چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا تو۔ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ۔ جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو۔ بسم اللہ۔ کہا۔ یعنی میں اللہ کے نام سے سوار ہوتا ہوں۔ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهٖ۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس جانور کی پشت پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ (جس نے ہماری سواری کے لئے اس جانور کو ہمارا فرمانبردار بنادیا) پھر یہ دعا پڑھی۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ - وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - سُبْحَانَكَ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ -

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ تمام برائیوں سے پاک ہے۔ جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا۔ حالانکہ ہم اسے قابو نہ کر سکتے تھے۔ اور بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوٹ کر جانے والے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ تمام تعریفات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ ! تو پاک ہے۔ بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تو مجھے معاف فرمادے۔ کیونکہ تیرے سوا گناہوں کا معاف کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

رَءَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ۔

(جامع ترمذی صفحہ ۱۸۲ جلد ۲ ابواب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ (سواری پر سوار ہوتے وقت) آپ بھی ایسا ہی کرتے تھے جیسا میں نے کیا۔

محترم حضرات! جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس عمل اور رسول اللہ ﷺ کے فعل سے معلوم ہو گیا کہ سواری پر سوار ہوتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا بھی رسول پاک ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔ پچھلے خطبہ میں آپ کشتی پر سوار ہونے کی دعا حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی سن چکے ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی تین قرآنی آیات پر مشتمل وہ دعا بھی سن چکے ہیں۔ جسے کشتی پر سوار ہونے سے قبل پڑھ لیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کشتی کی حفاظت فرماتا ہے۔ اور اسے غرق ہونے سے محفوظ فرمادیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مسنون دعائیں یاد کرنے اور حسب موقع پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

﴿سواری کا ٹھوکر کھانا﴾ جب سواری کا جانور ٹھوکر کھا جائے۔ تو اسے گالیاں دینے کی بجائے یا جب بھی ڈرائیور اچانک بریک لگا دے اور آپ کو جھٹکا لگے تو اس سے لڑنے، جھگڑنے اور گالی گلوچ کرنے کی بجائے بسم اللہ پڑھنا مسنون اور آنحضرت ﷺ کا محبوب عمل ہے۔ میں تفصیل میں نہیں جاتا۔ کیونکہ "بسم اللہ کے مسائل" کا موضوع خاصا طویل ہو گیا ہے اور ابھی مزید چند مسائل باقی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف خلاصہ عرض کرتا ہوں۔رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ۔

ایک دفعہ میں نبی محترم ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر بیٹھا ہوا تھا کہ فَعَثَرَتْ دَابَتُہ'۔اچانک گدھے نے ٹھوکر کھائی۔ تو میں نے فوراً کہا۔ تَعِسَ الشَّیْطَانُ ۔ شیطان ہلاک ہو جائے۔(اس نے گدھے کو ٹھوکر لگوادی) میری بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّیْطَانُ ۔ یہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے کیونکہ تم یہ کہو گے تو شیطان اپنے آپ کو بڑا سمجھے گا اور کہے گا کہ میں نے اپنی قوت سے اسے گرادیا۔وَلٰکِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ۔ اور لیکن (جب سواری ٹھوکر کھائے تو) تو "بسم اللہ" کہو۔ فَاِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذَالِکَ ۔ کیونکہ جب تم بسم اللہ کہو گے تو شیطان اپنے آپ کو چھوٹا سمجھے گا۔ حَتّٰی یَکُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ ۔ یہاں تک کہ وہ مکھی سے چھوٹا ہو جائے گا۔"

(سنن ابی داؤد صفحہ ۳۲۴ جلد ۲ کتاب الادب)

محترم بزرگو اور بھائیو! میں اس حدیث مبارکہ سے اپنے موضوع کا مسئلہ نمبر اکیس سمجھانا چاہتا ہوں کہ جب سواری ٹھوکر کھائے تو کچھ اور کہنے کی بجائے "بسم اللہ" کہا جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

﴿دروازے وغیرہ بند کرنا﴾ رات کو سونے سے پہلے "بسم اللہ" پڑھ کر بتیاں بجھانا

امام الرسل جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات کو سونے سے پہلے۔

(1) اَغْلِقُو الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوْ اسْمَ اللّٰہِ ۔دروازوں کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یعنی بسم اللہ پڑھ کر بند کرو۔ کیونکہ (بسم اللہ پڑھ کر) بند کیے ہوئے دروازے شیطان نہیں کھول سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) اَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یعنی بسم اللہ پڑھ کر اپنے مشکیزوں (پانی کے برتنوں) کے منہ باندھا کرو۔ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَایَحِلُّ سِقَاءً۔ کیونکہ شیطان بند مشکیزوں کو نہیں کھولتا۔

(3) وَخَمِّرُوْا آنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو۔ کیونکہ شیطان (بسم اللہ پڑھ کر) ڈھانپے ہوئے برتنوں کو نہیں کھولتا۔

(4) وَاَطْفِئُوْا مَصَابِیْحَکُمْ وَاذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے دیے (بتیاں) بجھادو۔

(صحیح بخاری صفحہ ۸۴۱ جلد ۲ کتاب الاشربہ، صحیح مسلم صفحہ ۱۷۰ جلد ۲ کتاب الاشربہ)

حضرات گرامی! اگر کوئی مسلمان رات کو سونے سے قبل "بسم اللہ" پڑھ کر یہ چاروں کام کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بسم اللہ کی برکت سے اس کے گھر بار، اہل و عیال، مال و منال اور سامان و اشیاء کی حفاظت فرمائے گا۔

﴿بستر جھاڑنا اور سنوارنا﴾ رات کو گھر کے دروازے بند کرنے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، برتنوں کو ڈھانپنے اور بتیاں بجھانے کے بعد اب بستر اور چارپائی پر لیٹنے، سونے اور آرام کرنے کا مرحلہ آتا ہے۔ اس موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ نے "بسم اللہ" پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ نبی معظم ﷺ کی سب سے زیادہ احادیث کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَلْیَاخُذْ دَاخِلَۃَ اِزَارِہٖ فَلْیَنْفُضْ بِھَا فِرَاشَہٗ، وَلْیُسَمِّ اللّٰہَ۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۴۹ جلد ۲ کتاب الذکر والدعاء)

﴿ترجمہ﴾ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر آئے تو اپنے کپڑے کے ایک کونے کو پکڑ کر اس سے اپنے بستر کو جھاڑے اور بستر جھاڑتے وقت اللہ کا نام لے یعنی "بسم اللہ" پڑھے۔

عزیزان گرامی! بسم اللہ پڑھ کر بستر کو جھاڑنے کے بعد اس بستر پر لیٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر جس دعا کے پڑھنے کی تعلیم رسول اللہ ﷺ نے دی ہے - اس میں بھی تھوڑے سے لفظی تغیر کے ساتھ "بسم اللہ" کا ذکر موجود ہے - آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے - اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ - اے میرے اللہ! میں تیرے نام سے سوتا ہوں اور تیرے نام سے ہی بیدار ہوں گا - (رواہ البخاری - مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۰۸)

سونے سے پہلے پڑھی جانے والی دوسری دعا میں بھی اللہ کے نام یعنی بسم اللہ کے ساتھ ملتے جلتے الفاظ ہیں - بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ (رواہ البخاری و مسلم - مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۰۸)

﴿ترجمہ﴾ (اے میرے اللہ) تیرے ہی نام سے میں اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں - اور تیری ہی مدد سے اٹھاؤں گا - اگر تو نے (نیند کے دوران ہی) میری جان روک لی - (یعنی مجھے موت دے دی) تو اس پر رحم فرمانا - اور اگر تو نے اسے چھوڑ دیا (یعنی زندہ رکھا) تو اس کی اسی طرح حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے - سبحان اللہ -

آپ نے ان دعاؤں کے الفاظ پر لازماً توجہ فرمائی ہوگی کہ ان میں "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ" اور - "بِاسْمِكَ رَبِّیْ" کے الفاظ وارد ہوئے ہیں - جو "بسم اللہ" ہی کی متبادل صورت ہیں - اللہ تعالیٰ ہم سب کو رات کو سونے سے قبل اپنا نام لینے کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

﴿صبح و شام کا وظیفہ﴾ امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے صبح و شام پڑھنے کیلئے ایک ایسی دعا اور وظیفہ بتلایا ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے صبح تین دفعہ پڑھ لے - تو شام تک کوئی چیز اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتی - اور اگر اسے شام کو تین بار پڑھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیا جائے تو صبح تک کوئی چیز نقصان اور اذیت نہیں پہنچا سکتی۔ سبحان اللہ۔

میرے بھائیوں! ایسی بابرکت، مقدس، موثر اور محافظ دعا کا آغاز بھی "بسم اللہ" سے ہوتا ہے۔ دعا کے الفاظ سنئے اور اسے یاد رکھئے۔ اور صبح وشام پڑھ کر اپنی حفاظت کا غیب سے انتظام فرمائیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّمَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ ۔ وَهُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۷۴ جلد ۲ ابواب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ اسکے نام کی وجہ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی سب کچھ سننے والا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

﴿میت کو دفنانا﴾ محترم سامعین! انسانی زندگی کے چوبیس معاملات میں آپ "بسم اللہ" پڑھنے کی فضیلت، اہمیت اور برکت سماعت فرما چکے ہیں۔ اور دلائل سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ ہر اچھے کام سے قبل "بسم اللہ" پڑھنا باعث ثواب، وجہ برکت اور ذریعہ نجات ہے اور "بسم اللہ" والی دعاؤں کو پڑھنے کے اثرات وثمرات سے آپ حضرات تفصیلی آگاہی حاصل کر چکے ہیں۔

ان تمام معاملات اور معمولات کا تعلق انسان کی زندگی کے ساتھ ہے۔ جہاں اسے خود "بسم اللہ" پڑھنی چاہیے مگر شاید آپ کے لئے یہ بات تعجب اور حیرانی کا باعث ہو کہ اس عارضی زندگی کے خاتمے یعنی موت کے بعد ایک مسلمان کے لئے "بسم اللہ" کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ اگر اسے "بسم اللہ" پڑھ کر قبر میں اتار دیا جائے تو بسم اللہ کی برکت سے اس کی آخرت اور قبر کی منزلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

جب کوئی مسلمان فوت ہوتا ہے تو اس کی تجہیز وتکفین کے بعد اس کی میت کو نماز جنازہ کیلئے رکھا جاتا ہے وہ لوگ خوش قسمت ہیں جن کا جنازہ رسول پاک ﷺ کی سنت مطہرہ کے مطابق پڑھایا جائے اور ان کے جنازے کی نماز میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ فاتحہ اور مسنون دعائیں پڑھی جائیں-ورنہ ہمارے ہاں عام طور پر تو جنازے کا جھٹکا ہی کیا جاتا ہے کہ ادھر نماز جنازہ شروع ہوئی اور لحہ بھر کے بعد سلام پھیر دیا گیا-جنازے کی نماز میں نہ سورۃ فاتحہ 'نہ مسنون درود شریف 'نہ میت کے لئے بخشش کی دعائیں---اللہ کریم ہمیں اپنی زندگی کا ہر عمل رسول پاک ﷺ کے طریقے کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے-آمین-

جب میت کو نماز جنازہ کے بعد قبر کے قریب لایا جاتا ہے اور اسے قبر میں اتارنے کا مرحلہ آتا ہے تو اس موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ نے امت کو ایک دعا سکھلائی ہے اور اس دعا میں بھی رسول پاک ﷺ نے "بسم اللہ" پڑھنے کا حکم دیا ہے

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا

اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَا كُمْ فِي الْقُبُوْرِ فَقُوْلُوْا "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ"

(مسند احمد-بلوغ الامانی صفحہ ۵۸ جز ۸)

﴿ترجمہ﴾ جب تم اپنے مردوں کو قبروں کو رکھنے لگو تو یہ دعا پڑھا کرو-"بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" (ہم اسے) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر (دفن کرتے ہیں)

عزیزان گرامی قدر! آج کے طویل ترین خطبہ جمعہ میں "مسائل بسم اللہ" کا تفصیلی موضوع آپ نے سماعت فرمایا اور قرآن و سنت کی روشنی میں "بسم اللہ" پڑھنے کے پچیس مسائل آپ کے سامنے بیان کئے گئے-اللہ تعالیٰ ہم سب کی محنت کو قبول و منظور فرمائے اور خالق ارض و سماء ہمیں "بسم اللہ" کے ان مسائل کو یاد رکھنے اور ان مواقع پر "بسم اللہ" پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے-آمین-یارب العالمین-

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۴

سورۃ فاتحہ کے فضائل

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ -اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ آتَیْنَاکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ○(سورۃ حجر آیت نمبر ۸۷)

﴿ترجمہ﴾اور البتہ تحقیق ہم نے آپ کو بار بار پڑھی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا-

ہر قسم کی حمد و ثناء خالق ارض و سماء کے لئے ہے-جس نے انسانیت کی ہدایت اور رہنمائی کی خاطر قرآن مجید' فرقان حمید جیسی معتبر' مقدس' باکمال اور بے مثال کتاب کو نازل فرمایا-اور اس میں سورۃ فاتحہ جیسی اعلیٰ' اشرف اور افضل سورت مبارکہ سے امت محمدیہ کو سرفراز فرمایا-رب العزت کی بے پناہ حمد و ثناء کے بعد ان گنت' لاتعداد اور بے شمار درود و سلام رحمتِ دو جہاں' شفیع عاصیاں' امام رسولاں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارے جانے والے تمام احکام اپنی امت تک من و عن پہنچا دیئے-اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ہمارے پیارے رہبر و رہنما حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر لاتعداد سلام' درود اور برکات نازل فرمائے--آمین-

معزز حضرات! سورۃ فاتحہ کی تشریح و تفسیر اور تعبیر کے اس ضمن میں آپ اعوذباللہ اور بسم اللہ کے فضائل و مسائل سماعت فرما چکے ہیں-سورۃ فاتحہ کی آیات' کلمات اور الفاظ کی توضیحات سے پہلے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اس عظیم و برتر سورۃ کے فضائل' برکات' اثرات اور ثمرات سے آگاہی حاصل کی جائے-چنانچہ آج کی گفتگو میں ہم اس سورۃ مبارکہ کے فضائل کے بارے میں چند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری' اہم اور بنیادی باتیں عرض کرنے کی کوشش کریں گے- اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب قرآن حکیم کے ساتھ ہی ہماری محبت' عقیدت اور الفت کو شرف قبولیت نصیب فرمائے اور قرآنی سورتوں کی تشریحات و توضیحات سنانے اور سننے کے عمل کو قبول فرما کر ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنا دے اور سننے' سنانے' سمجھنے اور سمجھانے کے بعد رب العزت ہمارے سمیت تمام مسلمانوں کو قرآنی احکام پر عمل کی سعادت نصیب فرمائے- آمین

﴿تعارف سورۃ فاتحہ﴾ یوں تو سارا قرآن حکیم ہی متبرک' مقدس اور محترم ہے- لیکن قرآنی سورتوں میں جو بزرگی' برتری اور فضیلت سورۃ فاتحہ کو حاصل ہے- وہ کسی دوسری سورت کو نصیب نہیں ہے- قرآن حکیم کھولتے ہی سب سے پہلے جس بابرکت سورۃ پر نظر پڑتی ہے وہ یہی سورۃ فاتحہ ہے- یہ ایک مختصر مگر جامع اور حقائق و معانی سے لبریز سورت کریمہ ہے- اس سورت مبارکہ میں اللہ ارحم الراحمین نے تمام قرآنی علوم و معارف اور احکام و تعلیمات کا خلاصہ بیان فرمادیا ہے- یہ بات تو ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ جو چیز زیادہ اہم اور ضروری ہوتی ہے اسے قدرتی طور پر پہلی اور نمایاں جگہ دی جاتی ہے- چونکہ سورۃ فاتحہ باقی تمام سورتوں میں خاص اہمیت' افادیت اور فضیلت کی حامل ہے- اس لئے اسے قرآن حکیم میں سب سے اول اور پہلے صفحے پر جگہ دی گئی ہے-

یہ سورت مقدسہ ایک رکوع' سات آیات' پچیس کلمات اور یکصد تیئس حروف پر مشتمل ہے- اس سورت مطہرہ کے معانی' مفاہیم اور مطالب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن عظیم کی تمام سورتوں میں دین حق کے جو مقاصد و مطالب بیان کئے گئے ہیں- ان تمام کو اجمالاً سورۃ فاتحہ میں سمو دیا گیا ہے- یعنی اگر کوئی شخص قرآن مجید کے کسی دوسرے حصے' سپارے اور سورت کی تشریحات و توضیحات اور تفسیر و تعبیر کو مختصر ترین الفاظ میں دیکھنا چاہتا ہو تو وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے اس سورۃ میں آسانی سے پالیگا۔ صرف اس ایک سورت کے مطالب کو ذہن نشین کر لینے سے ہی وہ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی حاصل کر لیگا۔ یوں سمجھئے کہ یہ سورت' قرآن مجید کا دیباچہ اور تمام قرآنی مضامین کا خلاصہ ہے۔ اس سورت کی رفعت و عظمت اور شوکت و منزلت کو جاننے کیلئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے اسے "نماز" کی ہر رکعت میں پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

یہ سورت در حقیقت ایک دعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کا مطالعہ شروع کرنیوالوں کو سکھلائی ہے اور قرآنی معارف سے واقفیت حاصل کرنے کا جذبہ رکھنے والوں کو حکم فرمایا ہے کہ اگر تم واقعی اس کتاب مبین سے فائدہ اٹھانے کے خواہش مند ہو تو پہلے رب کائنات سے دعا کرو کہ وہ تمہاری رہنمائی فرمائے اور تمہیں "صراط مستقیم" پر چلنے کی ہدایت نصیب فرمائے۔ لہٰذا جب قرآن حکیم کا قاری اسے کھولتا ہے اور کمال عاجزی وانکساری کے ساتھ رب العزت کے حضور ہدایت پر قائم رہنے اور سیدھے راستے پر چلنے کی استدعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رشد و رہنمائی اور ہدایت کیلئے پورا قرآن مجید فرقان حمید اسکے سامنے وا کر دیتا ہے کہ یہ ہے وہ صراط مستقیم' جادۂ حق اور ہدایت کا راستہ جسکی تو نے مجھ سے دعا کی ہے۔

آپ اس سورت کی عظمت' عزت' منقبت اور رفعت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی بعض سورتوں کو آنحضرت ﷺ کی زندگی کے مکی دور میں نازل فرمایا۔ جنہیں مکی سورتیں کہا جاتا ہے۔ اور بعض سورتوں کو مدنی دور میں نازل فرمایا جنہیں مدنی سورتیں کہا جاتا ہے۔ لیکن سورۃ فاتحہ اتنی اہمیت اور افادیت کی حامل ہے کہ رب العالمین نے اسے آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی پر ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں نازل فرمایا اور ایک دفعہ مدینہ منورہ میں نازل فرمایا۔ گویا کہ اس سورت عظیمہ کو دونوں فضیلتیں اور درجات حاصل ہیں کہ یہ سورت مکی بھی ہے اور مدنی بھی۔ سبحان اللہ۔ (فتح البیان صفحہ ۲۶ جلد اول)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے مثال سورت سورت فاتحہ ایسی باکمال اور بے مثال سورت ہے کہ اس سے پہلے اس جیسی کوئی سورت اللہ تعالیٰ نے کسی کتاب میں نازل ہی نہیں فرمائی۔ نہ اس جیسی سورت تورات میں نازل ہوئی۔ نہ اس جیسی آیات انجیل میں اتاری گئیں۔ نہ اس سورت جیسے کلمات زبور کی زینت بنے۔ نہ اس جیسے بابرکات الفاظ ابراہیمی صحائف میں اترے۔ الغرض ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو' کسی رسول کو اور کسی پیغمبر کو ایسی سورت عطا نہیں فرمائی گئی۔ یہ پُر عظمت' پُر وقار اور پُر کیف سورت اللہ کریم و رحیم نے عطا فرمائی تو صرف ہمارے آقا و مولا' جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرمائی اور آپ کے توسط سے آپ کی ساری امت یعنی ہم سب اس سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ الحمد للہ۔

آپ خیال فرما رہے ہوں گے کہ یہ تو سراسر مبالغہ آرائی ہے کہ اس جیسی سورت اس سے پہلے نازل ہی نہیں فرمائی گئی۔ حضرات! یہ قطعاً مبالغہ اور حقائق سے تجاوز نہیں ہے بلکہ میں تو اس سے آگے بڑھ کر ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سورۃ فاتحہ جیسی کوئی سورت' نہ تورات میں ہے' نہ انجیل میں ہے' نہ زبور میں ہے اور رب کعبہ کی قسم! اس جیسی کوئی سورت اس کے علاوہ پورے قرآن حکیم میں بھی نہیں ہے۔ اللہ اکبر۔ سنئے اور غور فرمایئے۔ میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا' اپنے استاذ محترم کی طرف سے نہیں سنا رہا' کسی محدث' مفسر' مقرر' مبلغ اور مفتی کی بات نہیں کر رہا' بلکہ میں تو آپ کو امام الانبیاء سید الاتقیاء' شافع روز جزا' حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنا رہا ہوں۔ آپ کا ارشاد پاک بتلا رہا ہوں اور آپ کی زبان مبارک کے مقدس الفاظ سمجھا رہا ہوں۔ توجہ فرمائیں۔ میں حدیث مصطفیٰ ﷺ سے سورت فاتحہ کی عظمت و رفعت و شان مقام کی بات عرض کرنے لگا ہوں۔

مدینہ منورہ کی سرزمین' مسجد نبوی کا فرش اور حجرۂ رسول کی قربت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول مکرم ﷺ کے ایک صحابی حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نماز ادا فرما رہے ہیں۔رب العزت سے راز و نیاز کی باتیں کر رہے ہیں اور دربار الٰہی میں دست بستہ کھڑے اس کی عبادت میں مصروف ہیں۔کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ کے کانوں سے سرور کائنات ﷺ کی آواز ٹکراتی ہے۔حضور آواز دے رہے ہیں۔ یَااُبَیُّ ۔اے اُبَیُّ ۔ادھر آؤ۔حضرت اُبَیَّ رضی اللہ عنہ کی حالت عجیب ہو جاتی ہے کہ اب کیا کروں۔حالت نماز میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہوں یا نماز توڑ کر ہادیٔ دو جہاں کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔اسی کشمکش میں دل ہی دل میں فیصلہ کرتے ہیں ۔ چلو ۔ جلدی جلدی نماز مکمل کر کے دربار رسالت میں حاضر ہو جاتا ہوں۔حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیں۔فَالْتَفَتَ اُبَیٌّ" فَلَمْ یُجِبْهُ وَصَلّٰی اُبَیٌّ" فَخَفَّفَ۔کہ حضرت اُبَیّ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی آواز کی طرف متوجہ ہوئے مگر آپ کی آواز اور بلاوے کا کوئی جواب نہ دیا۔اور نماز میں تخفیف کر دی۔ جلدی جلدی نماز مکمل کی۔ سلام پھیرا۔اور فوراً رسول محترم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ نہایت ادب سے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول! میرا اسلام قبول فرمائیے۔رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ۔مَامَنَعَكَ یَا اُبَیُّ اَنْ تُجِیْبَنِیْ اِذْ دَعَوْتُكَ ۔اے اُبَیَّ! جب میں نے تمہیں آواز دی تو تم نے جواب کیوں نہیں دیا۔میری آواز سن کر فوراً کیوں نہیں آئے۔کیا وجہ ہے کہ تم نے آنے میں دیر کر دی؟۔

رسول امین ﷺ کا فرمان سن کر حضرت اُبَیّ عرض کرتے ہیں۔اے اللہ کے رسول! اِنِّیْ کُنْتُ فِی الصَّلٰوۃِ۔میں نماز پڑھنے میں مصروف تھا۔اس لئے فوراً حاضر نہ ہو سکا۔سوچا نماز پڑھ لوں تو حاضری دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر کے حاضر خدمت ہو گیا ہوں۔ نبی معظم، رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس میں اہل ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ جب تمہیں اللہ کے رسول آواز دیں تو اسے فوراً قبول کرو اور لبیک کہتے ہوئے اسی وقت حاضر خدمت ہو جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ کا اشارہ سورۃ انفال کی اس آیت مبارکہ کی طرف تھا۔ کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ (سورۃ انفال آیت نمبر ۲۴)

﴿ترجمہ﴾ اے اہل ایمان جب تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بلائیں تو ان کے حکم کی فوراً تعمیل کرو۔

حضرت اُبیؓ کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ لَا اَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ یعنی آئندہ پوری زندگی آپ کی آواز پر فوراً لبیک کہوں گا۔ اور جب آپ یاد فرمائیں گے تو اسی وقت حاضر ہو جایا کروں گا۔

اہل علم کا خیال ہے اگر کوئی آدمی نفل نماز پڑھ رہا ہوں اور اسکے والدین اسے آواز دیں۔ بلائیں اور پاس آنے کا حکم دیں تو پہلے کھانسی کر کے یا کسی دوسرے طریقے سے انہیں احساس دلانے کی کوشش کرے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ اگر پھر بھی وہ بلائیں تو نفلی نماز توڑ دے اور والدین کی بات پر لبیک کہتے ہوئے فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ ان بزرگوں نے صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ جلد اول میں مذکور "واقعہ جریج" سے استدلال کیا ہے۔ جسکا خلاصہ یہ ہے۔

مشہور صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں جریج نامی ایک شخص تھا (وہ بڑا نیک اور صالح تھا اور اس نے عبادت کیلئے شہر سے باہر ایک مخصوص جگہ (جھونپڑی) بنا رکھی تھی) ایک دن وہ (نفل) نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ آئی اور (عبادت خانے سے باہر کھڑے ہو کر) اسے آواز دی 'جریج نے دل میں کہا کہ کیا نماز پڑھتا جاؤں یا نماز توڑ کر ماں کو جواب دوں؟ اس نے ماں کو جواب نہ دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا) تو (تنگ آکر) ماں نے جریج کے لئے بد دعا کر دی۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهٗ وُجُوْهَ الْمُوْمِسَاتِ۔

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! جب تک جریج فاحشہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے اسے موت نہ آئے۔

(ماں کی بد دعا قبول ہو گئی) ایک دن جریج اپنی عبادت گاہ میں مصروف عبادت تھے کہ ایک عورت آئی اور انہیں گناہ کی دعوت دی' جریج نے انکار کیا تو وہ ایک چرواہے کے پاس گئی' بدکاری کی اور حاملہ ہو گئی' جب بچہ پیدا ہوا تو لوگوں نے پوچھا یہ کس کا لڑکا ہے؟۔ فاحشہ عورت نے کہا "جریج کا" لوگ یہ بات سن کر غصہ میں آئے اور طیش میں آکر اس کا عبادت خانہ گرا دیا' اسے گالیاں دیں اور آوازیں کسنے لگے' عابد وزاہد ہو کر بدکاری کرتا ہے۔ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوْكَ يَاغُلَامُ؟ فَقَالَ الرَّاعِيُ۔

﴿ترجمہ﴾ جریج نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر اس نوزائیدہ بچے کے پاس آئے۔ اور اس سے پوچھا تیرا باپ کون ہے؟۔ بچے نے کہا' فلاں چرواہا' لوگ بچے کی گفتگو سن کر اور جریج کی کرامت دیکھ کر ازحد شرمندہ ہوئے اور جریج سے درخواست کی کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں۔ اس نے کہا' نہیں مٹی کا ہی بنا دو۔ (صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ جلد ۱)

اس حدیث پاک سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیے کہ ہم ماں کی خدمت کر کے اس کی دعائیں لینے کی کوشش کریں اور ماں کی بد دعا سے بچیں کیونکہ ماں کی دعا اور بد دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے اور کسی پر الزام لگانے اور بہتان باندھنے سے اجتناب کریں ورنہ بعد میں نادم و پشیمان ہونا پڑتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص فرض نماز پڑھ رہا ہو اور اسے امام الرسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آواز دیں تو اسے نماز توڑ کر فوراً رسول مکرم کی خدمت میں حاضر ہو جانا چاہیے جیسا کہ قرآنی آیت اور حضرت اُبی رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اس واقعہ میں مذکور ہے۔

جب حضرت اُبیؓ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یقین دلایا کہ مجھے اس مسئلے کا اس سے پہلے علم نہ تھا۔ اب پتہ چل گیا ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ کبھی یہ غلطی نہیں کرونگا۔ بلکہ جب اور جس حال میں آپ مجھے آواز دیں گے۔ میں اسی وقت حاضر خدمت ہو جایا کروں۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ میں نے تجھے آواز اسلئے دی تھی کہ تجھ سے پوچھوں۔ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا۔

﴿ترجمہ﴾ کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں ایک ایسی سورت سکھلاؤں کہ اس جیسی کوئی سورت نہ تورات میں نازل کی گئی ہے۔ نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور قرآن مجید بھی اس جیسی کوئی دوسری سورت نہیں ہے۔

حضرت اُبیؓ عرض کرتے ہیں، اے اللہ کے رسول! ﷺ مجھے وہ سورت ضرور سکھلایئے اور وہ بابرکت سورت مجھے ضرور سنایئے۔ پیغمبر رحمت ﷺ نے فرمایا۔ اے اُبیؓ۔ تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ حضرت اُبیؓ رضی اللہ عنہ نے "سورۃ فاتحہ" سنائی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَااُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاتِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَافِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۱ جلد ۲ ابواب فضائل القرآن)

﴿ترجمہ﴾ مجھے اس اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس جیسی کوئی سورت تورات، انجیل، زبور اور قرآن حکیم میں بھی نازل نہیں فرمائی گئی۔ اور یہی سات بار بار دہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم ہے جو خاص تحفہ صرف مجھے ہی عطا کیا گیا ہے۔ سبحان اللہ۔

اسی قسم کا ایک واقعہ صحیح بخاری صفحہ ۶۸۳ جلد ۲ کتاب التفسیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حضرت ابو سعید بن معلیٰ رضی اللہ سے بھی مروی ہے۔

﴿عرش کا خزانہ﴾ حضرات! سورت فاتحہ اللہ ارحم الرحمین کی طرف سے اُمت محمدیہ کیلئے خاص تحفہ، خصوصی انعام اور عظیم الشان احسان ہے۔ اس نعمت عظمیٰ میں کوئی دوسری امت اسکی شریک نہیں ہے۔ یہ تحفہ خاص اللہ کریم نے اپنے عرش عظیم کے خاص خزانے سے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ صحابی رسول حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رب العالمین نے مجھ پر چار چیزیں عرش کے نیچے والے خاص خزانے سے نازل فرمائی ہیں۔

(1) آیت الکرسی۔ آیت الکرسی ایسی بابرکت، مقدس اور پُر عظمت آیت ہے جس کی تلاوت کی بدولت مال چوری سے محفوظ رہتا ہے اور ہر نماز کے بعد اس کی قرأت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت نصیب فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ داماد رسول حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ قَرَءَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ (رواہ البیہقی، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۹)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے، اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔

(2) سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات بابرکات بھی خالق کائنات نے عرش کے نیچے والے خاص خزانہ سے نازل فرمائی ہیں۔ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهَا صَلَاةٌ" وَ قُرْآنٌ" وَدُعَاءٌ"

(سنن دارمی صفحہ ۵۴۲ جلد ۲ کتاب فضائل القرآن)

﴿ترجمہ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرۃ کو دو ایسی آیات پر ختم کیا ہے جو مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس خاص خزانہ سے دی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے ہے-لہذا ان آیات کا علم حاصل کرو اور اپنی عورتوں کو سکھلاؤ- کیونکہ یہ دو آیات نماز بھی ہیں- قرآن بھی ہیں اور دعا بھی ہیں-(سبحان اللہ)

ان دو آیات مقدسات کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ سارا قرآن اللہ تعالیٰ نے زمین پر نازل فرمایا لیکن سورۃ البقرہ کی یہ آیات عطا فرمانے کے لئے رب العزت نے آنحضرت کو معراج کی رات آسمان پر بلایا-(صحیح مسلم صفحہ ۹۷ جلد ۱)

(3) سورۃ کوثر- قرآن حکیم کے آخری سپارے کی سورۃ کوثر بھی آپ ﷺ کو عرش کے خاص خزانے سے عطا کی گئی-

(4) سورۃ فاتحہ- چوتھا وہ خاص سورۃ اور وہ خاص عطیہ جو رب العالمین نے رحمتہ للعالمین ﷺ کو عرش کے نیچے والے خاص خزانے سے عطا فرمایا- وہ ''سورۃ فاتحہ'' ہے- صحابی رسول حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا- اَربَعٌ اُنزِلنَ مِن کَنزٍ تَحتَ العَرشِ لَم یُنزَلُ مِنهُ شَیءٌ غَیرُ هُنَّ اُمُّ الکِتَابِ - وَآیَةُ الکُرسِیِّ وَ خَوَاتِیمُ سُورَةِ البَقرَةِ وَالکَوثَرُ -

(الدر المنثور صفحہ ۵ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ چار چیزیں عرش کے نیچے والے خزانے سے نازل فرمائی گئی ہیں- ان کے علاوہ دوسری کوئی چیز وہاں سے نہیں اتاری گئی- (۱) سورۃ فاتحہ - (۲) آیت الکرسی (۳) سورۃ البقرہ کی آخری آیات اور (۴) سورۃ کوثر-

رسول مکرم ﷺ کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھ پر میرے اللہ نے جو انعامات فرمائے ہیں ان میں سب سے بڑا انعام ''سورت فاتحہ'' ہے-- جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا- هی کنز من کنوز عرشی سورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (فتح البیان صفحہ ۲۷ جلد اول)

خاص فرشتہ' خاص دروازہ

سورۃ فاتحہ کی عظمت' اہمیت اور فضیلت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس سورت مقدسہ کے نزول کے وقت آسمان کا ایک مخصوص دروازہ کھولا گیا اور خاص فرشتے کے ذریعے اس بابرکت سورت کو نازل فرمایا گیا۔ نبی معظم حضرت محمد ﷺ کے چچازاد بھائی' ترجمان القرآن جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (جن کے فہم قرآن کیلئے آنحضرت ﷺ نے سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا کی تھی) روایت فرماتے ہیں کہ۔

"ایک دفعہ ہم دربار رسالت میں حاضر تھے اور سید الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام بھی آپ کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک۔ سَمِعَ نَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهٖ۔ انہوں نے اوپر سے ایک آواز سنی۔ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ۔ تو اپنے سر کو اوپر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔ اور سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ۔ کہ آج آسمان کا ایک ایسا دروازہ کھلا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ ابھی جبریل علیہ السلام اس خاص دروازے کے متعلق یہ بات فرما ہی رہے تھے کہ فَنَزَلَ مَلَكٌ۔ آسمان کے اس دروازے سے ایک خاص فرشتہ نازل ہوا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کا تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! هٰذَا مَلَكٌ" نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ۔ یہ فرشتہ جو ابھی آسمان کے خاص دروازے سے اترا ہے۔ یہ صرف آج ہی زمین پر آیا ہے اس سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ فرشتہ یہ بات سن کر آگے بڑھا۔ فَسَلَّمَ۔ اور نہایت ادب سے رسول محترم ﷺ کو سلام عرض کیا اور گزارش کی۔ اے اللہ کے رسول! مجھ خاص فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کے خاص دروازے سے آپ کے لئے خاص تحفہ دے کر نازل فرمایا ہے۔ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو نوروں یعنی دو روشنیوں کی بشارت قبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایئے-وہ دو نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے خاص تحفے ہیں-اُوْتِیْتَهُمَا جو صرف اور صرف آپ کو ہی عطا کئے گئے ہیں-لَمْ یُوْتَهُمَا نَبِیٌّ قَبْلَکَ-آپ سے پہلے کسی نبی کو یہ تحفے نہیں دیئے گئے-

آپ ﷺ نے اس خاص فرشتے کی ان خاص باتوں پر جب خاص توجہ فرمائی تو اس نے عرض کیا کہ وہ دو نور' دو روشنیاں اور دو خاص تحفے سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات ہیں-آپ ان میں سے جو بھی پڑھیں گے وہ چیز آپ کو عطا فرما دی جائے گی-(صحیح مسلم صفحہ ۲۷۱ جلد اول کتاب فضائل القرآن)

آپ نے اس حدیث مبارکہ کے کلمات اور الفاظ پر غور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب سورۃ فاتحہ نازل کرنے کا ارادہ فرمایا تو چونکہ یہ قرآن کریم کی سب سے افضل' اعلیٰ' اشرف اور خاص سورت تھی اس لئے اسے نازل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمان کا خاص دروازہ کھلوایا' خاص فرشتہ نازل فرمایا-قدرتی طور پر صحابہ کو خاص مجلس میں جمع فرمایا-حضرت جبریل علیہ السلام کو صورت حال سے آگاہی اور تعارف کیلئے پہلے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں بھجوایا اور پھر اپنا خاص تحفہ "سورۃ فاتحہ" کی شکل میں عطا فرمایا-سبحان اللہ-

اللہ تعالیٰ ہمیں اس خاص تحفے کی قدر کرنے' اسے بار بار پڑھنے' اسکے مفہوم کو سمجھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے-آمین-

حضرات! نبی اکرم ﷺ کے متعدد ارشادات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کئی فرمودات میں "سورۃ فاتحہ" کو "افضل القرآن" "اَخیرَ القرآن' اساس القرآن' اُمُّ القرآن' اصل القرآن اور اعظم القرآن کہا گیا ہے جسکی مختصر توضیح و تشریح ان شاء اللہ العزیز سورۃ فاتحہ کے مختلف اسماء کے معانی کے دوران عرض کرنیکی کوشش کی جائے گی-مقصد یہ ہے کہ یہ سورت مبارکہ ہر لحاظ سے اور ہر اعتبار سے بڑی عظمت والی' بڑی شان والی' بڑی رفعت والی' بڑے مرتبے والی اور بڑے مقام والی سورت ہے-اس سورت مقدسہ کے انہیں فضائل' مناقب'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محامد' محاسن اور خصائص کی وجہ سے ہم نے خطبات جمعہ میں اس عظیم المرتبت سورت کی تشریحات وتوضیحات عرض کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ہم سب کو اس بے مثال وباکمال سورت کی تفسیر و تعبیر سے آگاہی حاصل ہو اور ہم قرآن حکیم سے اپنا رابطہ استوار کر کے دنیا اور آخرت کی کامیابی وکامرانی حاصل کر سکیں۔

سارے قرآن سے افضل سورۃ فاتحہ کے فضائل و مناقب کا موضوع خاصا طویل ہے۔ اگر اس سورۃ مقدسہ کے بارے میں کتب تفاسیر میں بیان کردہ تمام روایات' اقوال اور آثار کا ذکر کیا جائے۔ تو اس کیلئے خاصہ وقت درکار ہے۔ مگر تفصیلات میں جائے بغیر انتہائی اختصار سے کام لیتے ہوئے بھی میں سوچ رہا ہوں کہ کون سی بات عرض کروں اور کس سے صرف نظر کروں۔ میرا ارادہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کی عظمت کے بارے میں ایک ایسی حدیث آپ کے گوش گزار کردوں جس سے سورۃ فاتحہ کے فضائل و مناقب مزید واضح اور عیاں ہو جائیں اور اس فرمان رسول کو سننے کے بعد اس سورت کی منقبت کے لئے کسی دوسری بات کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔ صحابی رسول حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اس حدیث مبارکہ کے راوی ہیں۔ وہ ذکر کرتے ہیں کہ امام الانبیاء' رحمت دوجہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے سورت فاتحہ کی عظمت وتقدیس بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"اگر سورۃ فاتحہ کی شان اور مرتبے کو تولنے کے لئے' اس سورت کے وزن کا اندازہ لگانے کے لئے اور اس کی اہمیت وافادیت کو پرکھنے کے لئے ایک ترازو منگوالیا جائے اور اس ترازو کے ایک پلڑے میں پورا قرآن مجید رکھا جائے۔ اور دوسرے پلڑے میں صرف سورۃ فاتحہ کو رکھا جائے۔ جب تولا جائے گا تو اکیلی سورت فاتحہ کا وزن سارے قرآن حکیم سے بھاری ہو جائے گا۔ سبحان اللہ۔

رسول محترم ﷺ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر صرف سورۃ فاتحہ کو قرآن عزیز کے باقی حصے کے ساتھ ایک دو دفعہ نہیں بلکہ پورے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سات دفعہ بھی تولا جائے پھر بھی پورے قرآن کا وزن کم ہوگا اور اکیلی سورت فاتحہ کا وزن زیادہ ہوگا- سبحان اللہ' سبحان اللہ-

میرا جی چاہتا ہے کہ حدیث رسول کے ترجمے اور مفہوم پر اکتفا کرنے کی بجائے نبی محترم ﷺ کی زبان اقدس واطہر سے نکلے ہوئے بابرکت الفاظ بھی آپ کے گوش گزار کر دوں- تاکہ سورۃ فاتحہ کی عظمت مزید واضح ہو جائے اور نبی اکرم ﷺ کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ سنانے اور سننے کی سعادت بھی حاصل ہو جائے- فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے-

لَوْ اَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ جُعِلَتْ فِيْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ وَجُعِلَ الْقُرْآنُ فِي الْكَفَّةِ الْاُخْرٰى لَفُضِّلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ عَلَى الْقُرْآنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ-

(تفسیر الدر المنثور صفحہ ۵ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ اگر سورۃ فاتحہ ترازو کے ایک پلڑے میں رکھی جائے اور باقی سارا قرآن دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو سورت فاتحہ قرآن حکیم سے سات حصے زیادہ افضل رہے گی- سبحان اللہ-

حقیقت یہ ہے کہ تمام قرآنی علوم و معارف کی تلخیص سورۃ فاتحہ ہے- اور یہ سورۃ اسلامی احکام و تعلیمات کا متن ہے- جبکہ سارا قرآن حکیم اس کی تشریح ہے- سورۃ فاتحہ میں توحید بھی ہے رسالت بھی- آخرت کا بھی ذکر ہے اور صراط مستقیم کی طلب بھی- سابقہ انبیاء کا تذکرہ بھی ہے اور صلحاء امت کا ذکر خیر بھی- یہود و نصاریٰ کی ضلالت و گمراہی کی مذمت بھی ہے اور اہل حق کی ہدایت کا راستہ بھی- یہ سورت مبارکہ دعاء بھی ہے دوا بھی- صدا بھی ہے التجا بھی ہے- یہ سورت درد کی دوا بھی ہے اور بیماروں کے لئے پیغام شفا بھی- اللہ تعالیٰ اس سورت مبارکہ کے مفاہیم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین-

﴿ذکر کی اقسام﴾ معزز حضرات! اہل علم نے زبانی اور لسانی ذکر کی دس اقسام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان فرمائی ہیں- ان اذکار و اوراد میں سے سورت فاتحہ بھی ذکر کی ایک قسم ہے- تفصیل میں جائے بغیر ذکر کی ان دس اقسام کا مختصر تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے-

(1) تسبیح- یعنی "سبحان اللہ" کہنا- یہ اللہ تعالیٰ کا بلند ترین ذکر ہے- اس ذکر الٰہی کا حکم دیتے ہوئے خود رب العزت فرماتے ہیں- یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ○ وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا○ (سورہ احزاب آیت نمبر ۴۱٬۴۲)

﴿ترجمہ﴾ اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کیا کرو- اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کرو-

قرآن عزیز میں نہ صرف اہل ایمان کو "تسبیح" کا حکم دیا گیا ہے- بلکہ اس امر کا تذکرہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اے انسان! تو اگر اللہ ارحم الراحمین کی تسبیح بیان نہ کرے تو تیری مرضی ہے- جبکہ صورت حال یہ ہے کہ ساتوں آسمان' زمین اور ان میں موجود ہر چیز یہاں تک شجر و حجر' پرند و چرند اور حیوانات و نباتات بھی تسبیح الٰہی میں مصروف و مشغول ہیں- ارشاد ربانی ہے- تُسَبِّحُ لَہُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا○ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۴۴)

﴿ترجمہ﴾ ساتوں آسمان اور زمین اور ان میں جو کچھ بھی ہے سب اسی (اللہ) کی تسبیح کر رہے ہیں- ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزہ تعریف یاد نہ کرتی ہو- لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے-

اس وقت تسبیح کے فضائل بیان کرنا ہمارا مقصود نہیں ہے- بلکہ ہم صرف اس امر کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اقسام میں سے پہلی قسم "تسبیح" یعنی سبحان اللہ کہنا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اے پروردگار! تو ہر قسم کے عیب' نقص' شریک' کمزوری اور ضعف سے پاک ہے- یہ بات تو آپ جانتے ہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر فرض نماز کے بعد تینتیس بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"سبحان اللہ" پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

سبحان اللہ پڑھنا بہت زیادہ اجر و ثواب اور نیکی کا کام ہے۔رحمت دو عالم ﷺ کا فرمانا ہے کہ۔ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(بخاری و مسلم مشکوۃ المصابیح صفحہ ۲۰۰)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص روزانہ سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے اپنا ذکر کرنے اور سبحان اللہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(2)بسملہ۔یعنی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" بھی اللہ احکم الحاکمین کے ذکر کی ایک قسم ہے۔امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہر اچھے کام کی ابتداء "بسم اللہ" سے کرنے کا حکم فرمایا ہے۔بسم اللہ کے فضائل اور مسائل تو ماشاء اللہ آپ پچھلے دو خطبات جمعہ میں تفصیل سے سماعت فرما چکے ہیں۔اب صرف یہ بات ذہن نشین فرمائیں کہ اللہ رب العزت کے ذکر کی اقسام میں سے ایک قسم "بسم اللہ" بھی ہے۔یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا بھی ذکر الٰہی ہے۔

(3) تعوذ۔اعوذباللہ پڑھنا بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ یعنی اگر کوئی مسلمان اعوذباللہ پڑھتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔اس کا ذکر کرتا اور عبادت الٰہی میں مصروف ہوتا ہے۔

(4)تکبیر۔یعنی "اللہ اکبر" کہنا یہ ذکر الٰہی کی چوتھی قسم ہے۔اس کلمے کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کی عظمت، کبریائی اور بڑائی کا اظہار کرتا اور اپنی کمزوری، ضعف اور عاجزی کا اقرار کرتا ہے۔اللہ اکبر۔اللہ سب سے بڑا ہے۔اس کے سوا کوئی بڑائی، کبریائی اور رفعت کے لائق نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکرم ﷺ کو حکم فرمارہے ہیں کہ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ۔(سورۃ مدثر آیت نمبر ۳)اور (اے میرے رسول!)اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔

آپ نماز کی ابتداء پر غور فرمائیں تو یہ تکبیر سے شروع ہوتی ہے۔رکوع میں جانے' سجدے میں گرنے اور سجدے سے اٹھنے۔الغرض ساری نماز میں ایک حرکت سے دوسری حرکت کی طرف منتقل ہوتے ہوئے "اللہ اکبر" کے لفظ کو بار بار دھرایا جاتا ہے اور ہر نماز کے بعد چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہنا آنحضرت ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔

(5) تہلیل۔یعنی "لا الہ الا اللہ" کہنا بھی اللہ تعالیٰ کا اہم ذکر ہے۔بلکہ محسن کائنات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اسے تمام اذکار سے افضل واعلیٰ ذکر قرار دیا ہے۔اس کلمہ طیبہ میں توحید کا اثبات اور شرک کی نفی ہے۔اس لئے یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہے۔یہ ذکر کرکے انسان اللہ تعالیٰ کی یکتائی کا اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میرا کوئی معبود' خالق' مالک' رازق' حاکم اور مربی نہیں ہے۔وہ وحدہ' لاشریک ہے۔اس کی ذات' صفات اور کمالات میں کوئی دوسرا اس کا ساجھی اور شریک نہیں ہے۔

مختصر یہ کہ لا الہ الا اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ایک قسم ہے۔

(6) حوقلہ۔یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ کہنا بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان عالی شان کے مطابق یہ وظیفہ عرش الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔اس ذکر کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بے بسی اور بے کسی کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ برائیوں سے باز رہنا اور نیکی کے کام سرانجام دینا اللہ رب العزت کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

(7) حسبلہ۔یعنی "حَسْبُنَا اللّٰهُ" کہنا بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ایک قسم ہے۔اس کلمہ کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ہر مشکل وقت میں اس کلمہ خیر کا ورد کرنا خیر وبرکت کا باعث ہے۔میدان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احد میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سخت اذیت اور دشواری پیش آئی تو انہوں نے یہی الفاظ بابرکات اپنی زبان سے ادا کیے۔ قرآن عزیز ان نفوس قدسیہ کے الفاظ نقل فرماتا ہے۔ قَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۷۳) انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔

قرآن مجید میں نبی محترم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ دشمنان اسلام اور مخالفین کی باتوں سے دل آزردہ ہونے کی بجائے کہا کریں۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۔ (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۲۹) میرے لئے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

بعض تفسیری روایات میں ہے امام الموحدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا جانے لگا تو آپ نے انہیں الفاظ سے دعا مانگی کہ ۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ اسی وظیفہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے لئے نار کو گلزار بنادیا۔ سبحان اللہ۔ (تفسیر قرطبی صفحہ ۳۰۲ ج ۱۱)

جب اس وظیفے اور ذکر الٰہی کی بات شروع ہو گئی ہے تو اس بارے میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ایک فرمان ذی شان بھی سماعت فرمالیں۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب کوئی معاملہ تم پر غالب آجائے یعنی کوئی کام تمہارے اختیار سے باہر ہو جائے تو یہ دعا پڑھا کرو۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۵۵ جلد نمبر ۲)

(8) استعانت ۔ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا بھی ذکر الٰہی میں شامل و داخل ہے۔ ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں اللہ رب العزت سے مدد طلب کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اے پروردگار عالم! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے طالب ہیں۔ ہر مسلمان اور مومن کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ پختہ نظریہ ہونا چاہیے کہ مافوق الاسباب مدد اور اعانت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے- قرآن حکیم میں اسی عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ -وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ- اور وہ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمانے والا ہے-لہذا اسی سے مدد طلب کرنی چاہیے- مختصر یہ کہ "استعانت" یعنی "اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ایک قسم ہے-

(9) تبارک-لفظ "تبارک" کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کو یاد اور اس کا ذکر کیا جاتا ہے -قرآن حکیم کی مشہور سورت' سورت ملک کی ابتداء ان الفاظ سے ہوتی ہے-

تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"-

﴿ترجمہ﴾بابرکت ہے وہ ذات' جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے-

صحابی رسول ﷺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا-اِنَّ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاهِیَ اِلَّا ثَلاَ ثُوْنَ آیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهٗ' (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۳' جلد دوم)

﴿ترجمہ﴾اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک سورت ہے-جس کی صرف تیس آیات ہیں-(یعنی سورۃ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ) اس سورت نے ایک آدمی کے لئے شفاعت کی-یہاں تک کہ اسے بخش دیا گیا-

قرآن حکیم کے اٹھارہویں سپارے میں انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل کا تذکرہ کرتے ہوئے آخر میں فرمایا گیا ہے-فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ-پس بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے-

سورۃ فرقان کا آغاز بھی انہیں الفاظ سے ہوتا ہے کہ تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا-وہ ذات الٰہی بڑی ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (جناب محمد مصطفیٰ ﷺ) پر قرآن مجید' فرقان حمید کو نازل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا- تاکہ وہ اس کے ذریعے تمام جہانوں کو خبر دار کریں-

(10) حمد الٰہی-اللہ تعالیٰ کے ذکر کی دسویں اور سب سے اہم قسم "الحمد للہ" ہے- جب کوئی شخص اپنی زبان سے "الحمد للہ" کے الفاظ ادا کرتا ہے تو گویا وہ اس امر کا اقرار' اظہار اور اعلان کرتا ہے کہ ہر قسم کی حمد و ثنا' تعریف و تسبیح اور تحمید و تمجید کے لائق صرف اور صرف اللہ رب العالمین کی ذات گرامی ہے- مسلمان نماز کے آغاز میں' نماز کے بعد' کھانا کھانے کے بعد اور دیگر بہت سارے مواقع پر حمد الٰہی کے کلمات اپنی زبان پر لاتا ہے- جنکا تفصیلی تذکرہ ہم انشاء اللہ العزیز سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت کی تفسیر میں کرینگے- فی الحال صرف یہ بات ذہن نشین فرمائیں کہ سورۃ فاتحہ کے ابتدائی دو الفاظ "الحمد للہ" اللہ تعالیٰ کا بلند ترین ذکر ہیں- اور پوری سورۃ فاتحہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اعلیٰ ترین بہترین اور افضل ترین صورت ہے- کیونکہ-

- اس مقدس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بھی ہے اور اس کی الوہیت اور ربوبیت کا بیان بھی-
- سورت فاتحہ میں خالق کائنات کی شفقت و رحمت کا ذکر بھی ہے اور عدل وانصاف کا تذکرہ بھی-
- اس بابرکت سورت میں جزاء کے دن کی حقیقت بھی ہے اور رب العزت کی حاکمیت کا اظہار بھی-
- اس سورت مبارکہ میں عبادت الٰہی کا حکم بھی ہے اور اس سے مانگنے اور طلب کرنے کا طریقہ بھی-
- اس سورت کریمہ میں اسباب اختیار کرنے کی اجازت بھی ہے اور رب سے مدد مانگنے کا حکم بھی-
- غیر اللہ سے مدد مانگنے کی ممانعت بھی ہے اور استعانت الٰہی کی ترغیب بھی-
- صراط مستقیم کی طلب کا اظہار بھی ہے اور صراط جحیم سے فرار کا طریقہ کار بھی-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* انعام یافتگان کا تذکرہ بھی ہے اور غضب الٰہی کے مستحقین کا ذکر بھی۔
* گمراہ لوگوں کے عقائد کی مذمت بھی ہے اور نیکوکاروں کے اعمال حسنہ کا گلدستہ بھی۔

الغرض ------- یہ سورت اسلامی تعلیمات کا نچوڑ' انسان کی کامیابی وکامرانی کے اصول پر مشتمل عمدہ دستاویز اور زندگی گزارنے کے بے مثال احکام و آداب کا حسین مرقع ہے۔ سورت فاتحہ قرآنی تعلیمات' اس کی حکمت اور اس کے سارے رموز و معارف کی جامع ہے۔

اس سورت مبارکہ کی تلاوت و قرأت کرنے والا ہر قسم کی آفات وبلیات اور مصائب و مشکلات سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ سورت انسان میں توحید کی پختگی' عبادت الٰہی کا جذبہ اور رحمت خداوندی کی تڑپ پیدا کرتی ہے۔ اس سورت مطہرہ کو پڑھنے سے قاری میں جنت کا اشتیاق اور جہنم سے آزادی کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ اسے کامل یقین ہو جاتا ہے کہ یہ دنیا عارضی اور فانی ہے اور اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے اور اخروی کامرانی کا حصول صراط مستقیم پر گامزن ہونے اور گمراہوں کی راہ کو چھوڑ دینے میں مضمر اور پوشیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سورت عظیمہ کے معارف کو سمجھنے اور ایمان و پختگی کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بچھو کے زہر کا دم حقیقت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ شفا ہی شفا' ہر مرض کی دوا اور رب العزت کی خاص عطا ہے۔ اگر کسی شخص کو سانپ بچھو یا اور کوئی زہریلا جانور کاٹ لے اور مریض کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ اور سورت فاتحہ کی برکت سے اس مریض کو تندرستی نصیب فرما دیتا اور اسکے جسم سے زہریلے اثرات کو ختم فرما دیتا ہے۔ سبحان اللہ۔

سرور کونین ﷺ کے صحابی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری زیر قیادت تیس صحابہ کرام رضی اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنہم پر مشتمل ایک لشکر روانہ فرمایا- ہم نے ایک عرب قبیلے اور قوم کے قریب پڑاؤ ڈالا وہاں رات گزارنے کا پروگرام بنایا اور ان کی بستی کے باہر اتر گئے- مگر اس قوم نے ہمارے مطالبے پر بھی ہمیں کھانا مہیا نہ کیا اور ہماری ضیافت سے صاف انکار کردیا- (حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھوکے پیاسے اپنے خیموں میں ٹھہر گئے- اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ) اسی دوران اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا اور اس کا زہر سردار کے سارے جسم میں سرایت کر گیا- صحیح بخاری کے الفاظ ہیں-

فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ" فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّهٗ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ"-

﴿ترجمہ﴾ اس قوم کے لوگوں نے اپنے سردار کے علاج کی سر توڑ کوشش کی مگر کسی چیز سے کوئی افاقہ نہ ہوا تو ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ ہماری بستی کے قریب اترنے والے قافلے کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو شائد ان میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہو-

آپ اندازہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کا احترام نہ کرنے والوں کو کس طرح سزا دیتا ہے اور انہیں مجبوراً ان نفوس قدسیہ کی خدمات میں حاضر ہو کر معافی مانگنا پڑتی اور اپنی حرکت پر پچھتانا پڑتا ہے اور اس امر پر بھی غور فرمائیں کہ اللہ رب العزت اپنے نیک بندوں کے خورد و نوش کا کس طرح بندوبست فرماتا ہے اور اس بات کو بھی مدنظر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں کیسی تاثیر، برکت اور شفاء پیدا فرمادی ہے-

آخر کار وہ لوگ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود اسے افاقہ نہیں ہوا- هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ- کیا آپ میں سے کوئی بچھو کے ڈسے کا دم جانتا ہے؟- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں- میں نے کہا- ہاں- میں اس کا دم جانتا ہوں- مگر چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی- ہمارے خورد و نوش کا انتظام نہیں کیا- اور ہماری مہمان نوازی سے انکار کیا ہے- اسلئے ہم مفت میں آپ کا کام نہیں کریں گے- اگر تم اجرت دینے کا وعدہ کرو تو میں دم کروں گا- چنانچہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کے برابر تیس بکریاں دینے کا وعدہ کیا- تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں- فَقَرَءْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ- تو میں نے سات دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس قبیلے کے سردار کو دم کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے درست فرمادیا- سبحان اللہ-

ان لوگوں نے وعدے کے مطابق تیس بکریاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے کر دیں- بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تجویز دی کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھے بغیر کوئی فیصلہ نہ کیا جائے- نا معلوم ان بکریوں سے استفادہ ہمارے لئے جائز بھی ہے یا نہیں؟- چنانچہ انہوں نے وہ بکریاں تو قبضے میں لے لیں- لیکن ان سے استفادہ اور ان کی تقسیم مؤخر کر دی- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ واپس آئے اور دربار رسالت میں حاضری دی تو میں نے سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرض کیا- تو آپ ﷺ نے (مسکرا کر) فرمایا- اے ابو سعید- "وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ"- تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورۃ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟- اِقْبِضُوْا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ- ان بکریوں کو قبضہ میں لے لو- اور میرا حصہ نکال کر میرے حوالے کرو- (صحیح بخاری صفحہ ۸۵۵ جلد ۲' جامع ترمذی جلد ۲ ابواب الطب)

حضرات! جب رسول اللہ ﷺ کسی امر پر انتہائی مسرت کا اظہار فرماتے تو شدید اظہار محبت کے لئے فرماتے- میرا حصہ میرے حوالے کرو- یہاں بھی آپ نے ازراہ محبت' شفقت اور الفت فرمایا کہ "میرا حصہ نکالو"- بہر حال اس واقعہ سے یہ امر بالکل عیاں ہو گیا کہ سورۃ فاتحہ بچھو کے زہر کی دوا' ہر مرض کی شفاء اور اہل ایمان کے لئے اللہ کریم کی خصوصی عطا ہے- اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عظیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المرتبت سورت کی برکات سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔آمین۔

پاگل پن کا دم سورۃ فاتحہ کو اللہ ارحم الراحمین نے موت کے سوا ہر بیماری اور مرض کی شفا بنادیا ہے۔یہ سورت روحانی اور جسمانی دونوں قسم کی بیماریوں کے لئے شفا ہی شفا ہے۔یہ سورت مقدسہ شرک جیسی روحانی بیماری کے لئے شفا ہے اور بد عقیدگی اور بد مذہبی کے لئے بھی شفا ہے۔حضرت خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ۔

"ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے روانہ ہو کر عرب کے قبیلے کے قریب سے گزرے تو اس قبیلے کے لوگوں نے ہم سے کہا کہ۔أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ۔ تم اس بہترین آدمی یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آئے ہو۔تو یقیناً کوئی اچھی چیز ہی لے کر آئے ہو گے۔ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ فَإِنَّ عِنْدَهَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ۔ تو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے کیونکہ ہمارے ہاں ایک شخص پاگل ہو گیا ہے اور اسے بیڑیوں میں جکڑ دیا گیا ہے۔(تاکہ بھاگ نہ جائے اور کسی کو نقصان نہ پہنچا سکے) ہم نے کہا۔ہاں۔ ہمارے پاس اس کے پاگل پن کا علاج موجود ہے۔چنانچہ اس قبیلے کے لوگ زنجیروں میں جکڑے ہوئے اس پاگل کو ہمارے پاس لے آئے۔حضرت خارجہ بن صلت کے چچا محترم بیان کرتے ہیں کہ میں نے تین دن مسلسل صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا۔میں اپنے منہ میں اپنا تھوک جمع کرتا پھر سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پاگل پر تھوک دیتا۔

تین دن مسلسل سورۃ فاتحہ کا دم کرنے کے بعد وہ پاگل شخص اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور سورۃ فاتحہ کی برکت سے بالکل تندرست ہو گیا۔ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ ۔اور اس کی حالت یہ ہو گئی جیسے کسی کو قید سے رہائی مل جائے اور اسے آزادی نصیب ہو جائے۔اس قبیلے والوں نے خوش ہو کر مجھے بطور اجرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو بکریاں دیں- میں نے (دل میں) کہا کہ جب تک اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال نہ کرلوں- ان بکریوں سے استفادہ نہیں کروں گا-

مومن کامل اور سچے مسلمان کی شان یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس سے رہنمائی حاصل کرنے کے بعد اس کے لئے کوئی الجھن اور دشواری باقی نہیں رہتی- اور یہ بات ذہن نشین فرمالیجئے کہ اللہ رب العزت نے ہماری اصلاح و فلاح کے لئے قرآن مجید فرقان مجید کی آیات کو اور اپنے آخری رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات و فرمودات کو ہی اصل الاصول قرار دیا ہے جو اس کے مطابق عمل پیرا ہے- وہ کامیاب و کامران ہے اور جو اس کی خلاف ورزی اور مخالفت کرتا ہے- وہ خائب و خاسر اور نقصان میں مبتلا ہے-

چنانچہ حضرت خارجہ بن صلت کے چچا نے اس بارے میں جب رسول اللہ ﷺ سے رہنمائی چاہی اور آپ سے سوال کیا- تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا- فَلَعَمْرِیْ مَنْ اَکَلَ بِرُقْیَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَکَلْتَ بِرُقْیَةِ حَقٍّ- مجھے اپنی عمر کی قسم- لوگ تو جھوٹا دم جھاڑا کر کے کھاتے ہیں- تم نے سچا دم کر کے اجرت حاصل کی ہے- (لہذا ان بکریوں کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ یہ تو تیری محنت کا صلہ ہے- (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۸۸ جلد دوئم- کتاب الطب)

حضرات گرامی! اس واقعہ سے یہ امر بالکل واضح ہو گیا ہے کہ سورۃ فاتحہ ہر مرض یہاں تک کہ پاگل پن کا بھی علاج ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس باعظمت اور بابرکت سورت کی آیات مقدسات میں یہ تاثیر پیدا فرمائی ہے کہ پرانے اور لاغر مریض کو بھی اگر یہ سورت پڑھ کر دم کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و احسان اور اس سورت عظیمہ کی برکت سے اسے شفا نصیب ہو جائے گی-

سورۃ فاتحہ کی برکات ویسے تو سورۃ فاتحہ لاتعداد' بے شمار اور ان گنت فوائد' برکات اور اثرات کی حامل سورت ہے- جن میں بعض کا تذکرہ آپ نے سماعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا-اب ہم اس سورت مبارکہ کے چند اہم اور ضروری اثرات و ثمرات سے آپکو آگاہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں-توجہ فرمائیں-سورۃ فاتحہ کی برکات کاذکر ہونیوالا ہے-

☆ایک دفعہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنیوالے کو دو تہائی قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے-(الدرالمنثور صفحہ ۵ جلد اول)

☆رات کو بستر پر لیٹ کر سورت فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھنے والا موت کے سوا ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے-(الدر المنثور صفحہ ۵ جلد اول)

☆سورۃ فاتحہ پڑھ کر سونے والے کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے-(الدرالمنثور صفحہ ۶ جلد اول)

☆سورۃ فاتحہ روزانہ پڑھنے والا نظر بد سے محفوظ رہتا ہے-(الدرالمنثور صفحہ ۵ جلد اول)

☆ناجائز قید میں پھنسا ہوا شخص سورت فاتحہ کو ایک سو اکیس بار تلاوت کر کے دس دس دفعہ قید پر پھونکے تو ان شاء اللہ اسے رہائی نصیب ہو گی-(الداءوالدواء صفحہ ۱۹)

☆-نماز فجر کے بعد ایک سو پچیس بار سورۃ فاتحہ پڑھنے والا ہر نیک مقصد میں کامیاب ہو گا-انشاءاللہ-(تفسیر ستاری صفحہ ۹۵)

☆جو شخص فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اکیالیس بار ہمیشہ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھے گا تو وہ اگر فقیر ہے تو غنی ہو جائے گا-اگر مقروض ہے تو قرض اتر جائے گا-اگر بیمار ہے تو شفا پائے گا-اگر ضعیف ہے تو قوی ہو جائے گا-اگر حقیر ہے تو معزز بن جائیگا-اگر منصب سے معزول ہو چکا ہے تو بحال ہو جائے گا-اور-اگر بے اولاد ہے تو انشاءاللہ صاحب اولاد ہو جائیگا-(تفسیر ستاری صفحہ ۹۵)

الغرض سورۃ فاتحہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عطاء' ہر مرض کی شفاء اور ہر درد کی دوا ہے-اس کا پڑھنا باعث برکات' اس کے احکام پر عمل ذریعہ نجات' اس کی تلاوت دافع بلیات -اور-اس کا وظیفہ حل المشکلات ہے-سورۃ فاتحہ قرآنی تعلیمات کا خلاصہ اور کتاب الٰہی کا دیباچہ ہے-اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت کو تلاوت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اثر انگیزی کی شرائط حضرات گرامی! ہم نے اکثر لوگوں کو یہ گلہ، شکوہ اور شکایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ 'جی۔ ہم تو اتنے عرصے سے یہ وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ ورد کر رہے ہیں اور فلاں سورت تلاوت کر رہے ہیں۔ مگر کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ مشکل آسان نہیں ہوئی۔ قرض ادا نہیں ہوا۔

میرے بھائیو! ہماری یہ ساری باتیں اپنی جگہ بجا۔ شکوے صحیح۔ گلے درست اور شکایات سچی ہیں۔ مگر کبھی ہم نے اس امر پر غور کیا ہے کہ ہمارے وظائف میں تاثیر کیوں نہیں ہے' ہماری نمازوں میں اثر کیوں نہیں' ہمارے وظیفے موثر کیوں نہیں اور ہماری دعائیں بااثر اور مستجاب کیوں نہیں ہیں؟۔ کیا قرآن حکیم کی آیات بدل گئی ہیں۔ کلام الٰہی کی تاثیرات بدل گئی ہیں یا امام الرسل ﷺ کے فرمودات بدل گئے ہیں۔ کچھ نہیں بدلا۔ یقیناً کچھ نہیں بدلا۔ مگر افسوس کہ ہم بدل گئے ہیں۔ ہمارا ایمان وہ نہیں رہا۔ ہمارا ایقان وہ نہیں رہا۔ ہمارا یقین وہ نہیں رہا۔ رب العزت پر ہمارا بھروسہ وہ نہیں رہا۔ احادیث رسول پر ہمارا اعتماد وہ نہیں رہا۔ سب کچھ وہی ہے۔ مگر ہم وہ مسلمان نہیں رہے۔ آپ غور تو فرمائیں کہ۔

- کیا سود کھانے والا سورۃ فاتحہ کی برکات سے مستفید ہو سکتا ہے؟۔
- کیا جھوٹ بولنے والا اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟۔
- کیا بے ایمانی کرنے والا اس کے اثرات حاصل کر سکتا ہے؟۔
- کیا شرک کرنے والا اس کے ثمرات پا سکتا ہے؟۔
- کیا بدعتی سورۃ فاتحہ کے خصائص سے استفادہ کر سکتا ہے؟۔
- کیا رسوم کا پجاری اس کی برکات پا سکتا ہے؟۔
- کیا بے نماز کو سورت فاتحہ فائدہ دے سکتی ہے؟۔
- کیا حرام کھانے والا اس بابرکت سورت کے فوائد حاصل کر سکتا ہے؟۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے عزیزو! اگر ہم سورۃ فاتحہ اور دیگر قرآنی وظائف سے فائدے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں۔

- شرک چھوڑنا ہو گا۔
- بدعتوں سے تائب ہونا ہو گا۔
- غیر شرعی رسوم کو خیر باد کہنا ہو گا۔
- شریعت کا پابند بننا ہو گا
- عقیدے کو درست کرنا ہو گا۔
- نیت کو خالص کرنا ہو گا۔
- رزق حلال کھانا ہو گا۔
- حرام سے بچنا ہو گا۔
- جھوٹ چھوڑنا ہو گا۔
- سچ بولنا ہو گا۔
- گناہوں سے توبہ کرنا ہو گی۔
- کثرت سے نیکیاں کرنا ہوں گی۔
- فرائض کی پابندی کرنا ہو گی۔
- صلہ رحمی اور ہمدردی اختیار کرنا ہو گی
- صدقات و خیرات دینا ہوں گے۔
- فضولیات سے اجتناب کرنا ہو گا۔
- نماز پنجگانہ کی پابندی کرنا ہو گی۔
- نفل نوافل کثرت سے پڑھنے ہونگے
- اعمال صالحہ بجالانے ہونگے۔
- حقوق العباد کا خیال رکھنا ہو گا۔
- اللہ تعالیٰ اور اسکے نبی آخر الزماں کے ارشادات اور احکام پر عمل کرنا ہو گا۔

آپ یہ کام کر کے اپنی زندگی کو پاکیزہ بنائیں۔ پھر دیکھیں سورت فاتحہ پڑھنے سے کیا کیا فوائد' اثرات' برکات اور ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام پر اس بابرکت سورۃ کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ۔ اور (اے پیغمبر ﷺ) تحقیق ہم نے آپکو بار بار دہرائی جانیوالی 7 آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا۔ سبحان اللہ۔ اللہ کریم ہم سب کو اس فقید المثال اور عظیم الشان سورت سے کماحقہ' مستفید فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۵

اسمائے فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ-

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ وَلَقَدْ آتَیْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ○(سورۃ حجر آیت نمبر ۸۷)

﴿ترجمہ﴾اور (اے پیغمبر ﷺ) تحقیق ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے-

ہر قسم کی تعریفات' تحمیدات اور تمجیدات خالق کائنات اللہ وحدہ لاشریک کیلئے ہیں-جس نے انسانیت کی رشد و رہنمائی اور ہدایت کے لئے مختلف زمانوں اور مختلف مقامات پر مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور لاتعداد' ان گنت اور بے شمار و بے حساب درود و سلام سید البشر' امام الرسل' ھادی سبل' مولائے کل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر جنہیں خالق ارض و سماء نے رحمت دو جہاں بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کو نبوت بھی عطا فرمائی اور ختم نبوت کے اعزاز سے بھی سرفراز فرمایا-

گزشتہ خطبہ جمعۃ المبارک میں قرآن حکیم کی سب سے پہلی مقدس' مطہر' مشرف' معظم' متبرک اور بابرکت سورۃ' یعنی سورۃ فاتحہ کے فضائل' خصائص اور خصائل کے موضوع پر گفتگو کی گئی تھی اور اس عظیم المرتبت سورت کے اثرات' ثمرات اور فوائد کا مختصر تذکرہ بھی کیا گیا تھا-

آج خطبہ جمعہ کے ان بابرکت لمحات میں اسی عظیم الشان سورت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف اسماء گرامی کے معانی اور مفاہیم عرض کرنے کا ارادہ ہے اور اس ضمن میں نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے اہم مسئلے پر بھی انشاء اللہ مختصر گفتگو ہو گی۔اس سے ہمارا مقصود محض مسئلے کی وضاحت کرنا ہے اور سنت رسول ﷺ پر عمل کی رغبت دلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بستہ دعا' دردمندانہ التجا' فقیرانہ صدا اور عاجزانہ استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ گنہگار کو قرآن و سنت کے مطابق عرض کرنے کی' آپ احباب کو پوری توجہ اور غور سے سماعت فرمانے کی اور پھر ہم سب کو زندگی بھر قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

﴿سورۃ فاتحہ کے نام﴾ چونکہ سورۃ فاتحہ قرآن حکیم کی باقی تمام سورتوں سے زیادہ شان' مقام' عزت اور احترام والی سورت ہے۔اس لئے علماء تفسیر نے اس سورت کے کئی نام بیان فرمائے ہیں۔ قرآن کریم کی باقی سورتوں میں سے اکثر کا ایک ہی نام اور بعض کے دو' دو یا تین تین نام بھی ہیں۔لیکن سورت فاتحہ ایسی رفیع الشان اور عظیم البرہان سورت ہے کہ اگر اس کے تمام ناموں کو جمع کیا جائے تو اس کے اسماء کی تعداد بتیس بن جاتی ہے۔ان میں سے بعض نام تو مرفوع احادیث میں بیان کئے گئے ہیں۔بعض اسماء موقوف احادیث سے لئے گئے ہیں اور کچھ نام بزرگان دین' ائمہ سلف' محدثین کرام اور مفسرین عظام نے اس سورت کی تاثیرات' برکات اور اثرات کے باعث رکھے ہیں اور کئی نام اس سورت کے معانی اور مفاہیم کو مدنظر رکھتے ہوئے تجویز کئے گئے ہیں۔ اگر ہم ان بتیس ناموں کی بالتفصیل وضاحت کریں۔ تو اس کے لئے خاصا وقت درکار ہے۔اس لئے ہم نے اس سورۃ مبارکہ کے بتیس ناموں کو مختصر کر کے دس عنوانات میں منحصر کر دیا ہے ۔یعنی مترادف' ہم معنیٰ اور قریب المعنیٰ' متعدد ناموں کو ایک ہی نام شمار کر کے سورۃ فاتحہ کے اسماء کی تعداد آپ کی سہولت کے لئے دس مقرر کی ہے۔اور ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انشاء اللہ العزیز ترتیب سے بالاختصار ان ناموں کی تشریح کرنے کی کوشش کریں گے- اللہ تعالیٰ ہم سب کو سورۃ فاتحہ کی برکات و ثمرات حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے- آمین-

﴿ فاتحہ الکتاب ﴾ اس سورت مبارکہ کا سب سے مشہور نام "سورۃ فاتحہ" ہے فاتحہ کے معنی افتتاح' ابتداء' شروع اور آغاز کرنا ہے- اس کا ایک معنی کھولنا' بیان کرنا' واضح کرنا اور عیاں کرنا بھی ہے- چونکہ قرآن حکیم کی ابتداء اور افتتاح اسی مقدس سورت سے ہوتا ہے- اور کتاب الٰہی کو کھولتے ہی سب سے پہلے یہی سورت مبارکہ سامنے آتی ہے- اس لئے اس سورت کا مشہور نام "سورۃ فاتحہ" ہے - لفظ فاتحہ کے ساتھ "الکتاب" لگا کر "فاتحۃ الکتاب" اور القرآن لگا کر "فاتحۃ القرآن" بھی اس کے نام رکھے گئے ہیں- (الاتقان فی علوم القرآن صفحہ ۵۲)

آپ نے غور فرمایا کہ ہم نے اس سورت کے تین ناموں کو ایک ہی نام میں سمو دیا ہے- وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ-

حضرات! سورۃ فاتحہ کا یہ نام میں نے نہیں رکھا' میرے استاد محترم نے نہیں رکھا' کسی امام نے نہیں رکھا' کسی فقیہ نے نہیں رکھا' کسی مجتہد نے نہیں رکھا' کسی مولوی صاحب نے نہیں رکھا' کسی خطیب نے نہیں رکھا' کسی مفتی نے نہیں رکھا' کسی پیر صاحب' فقیر صاحب' ولی صاحب نے نہیں رکھا- میرا دعویٰ ہے کہ یہ نام کسی صحابی نے بھی نہیں رکھا- بلکہ اس بابرکت سورت کا یہ نام رکھا ہے تو امام رسولاں' رحمت عالمیاں' سرور کون و مکاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے رکھا ہے- سبحان اللہ-

صحابی رسول حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ-

(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۴ جلد اول' کتاب الاذان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز میں "فاتحۃ الکتاب" نہ پڑھے اس کی کوئی نماز نہیں ہے۔

آپ نے سماعت فرمایا کہ صحیح بخاری کی اس حدیث میں رسول مکرم ﷺ نے اس سورۃ مطہرہ کو "فاتحۃ الکتاب" سے یاد فرمایا ہے اور اس مسئلہ کی بھی وضاحت فرمادی ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز' نماز ہی نہیں ہے۔ اس سورت مبارکہ کے فاتحۃ الکتاب نام رکھنے کی صرف ایک حدیث اور سماعت فرمائیں۔ اس حدیث میں اس سورت کا یہ نام بھی آئے گا اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ کُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ صَلَاۃِ الْفَجْرِ ۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کر رہے تھے (سبحان اللہ' وہ لوگ کتنے خوش نصیب' نیک بخت اور سعادت مند ہیں' جنہیں امام الانبیاء ﷺ کی اقتداء میں مسجد نبوی کے اندر نمازیں پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی' اللہ کریم ہم سب کو بار بار اس بابرکت مسجد کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین) رسول اللہ ﷺ حالت نماز میں قرأۃ فرمارہے ہیں کہ اچانک ۔فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَ ۃُ۔ آپ ﷺ پر قرأت بھاری' ثقیل اور بوجھل ہو گئی۔ یعنی حضور ﷺ کو قراءت میں تسلسل برقرار رکھنا مشکل ہو گیا۔ فَلَمَّا فَرَغَ۔ جب امام الرسل ﷺ نماز سے فارغ ہوئے' سلام پھیرا تو مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ لَعَلَّکُمْ تَقْرَءُ وْنَ خَلْفَ اِمَامِکُمْ۔ (میں نے محسوس کیا ہے کہ (شائد تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ حضرت عبادہ رضی اللہ فرماتے ہیں۔ قُلْنَا نَعَمْ ۔ ہم نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی اقتدا میں قرأت کرتے ہیں۔ ہماری بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لَاتَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ تم سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ یعنی سورۃ فاتحہ کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی قرأت میرے ساتھ نہ کیا کرو۔ (عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ﷺ جب بعد والی قرأت نہیں کرنی تو پھر ہم آپ کے پیچھے سورۃ فاتحہ کیوں پڑھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا) فَاِنَّهٗ لَاصَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِهَا۔ اس لئے کہ جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۱۹ جلد اول کتاب الصلاۃ)

حضرات گرامی! اگر آپ اپنی نمازوں کو دربار الٰہی میں قبولیت کا درجہ دلوانا چاہتے ہیں۔ نماز کی برکات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور نماز کے فوائد سے کما حقہ بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں تو نماز میں سورۃ فاتحہ ضرور پڑھا کیجئے۔ کیونکہ فرمان رسول ہے کہ سورت فاتحہ یعنی "فاتحۃ الکتاب" کے بغیر نماز اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول نہیں ہوتی۔

ان دو احادیث مبارکات سے دو باتیں عیاں ہو گئیں کہ (۱) سورۃ فاتحہ کا ایک نام "فاتحۃ الکتاب" بھی ہے۔ (۲) سورۃ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز' چاہے فرض ہو' سنت ہو' نفل ہو' وتر ہو' نماز چاہے منفرد کی ہو' امام کی ہو' مقتدی کی ہو' باجماعت ہو' بے جماعت ہو' نماز چاہے فجر ہو' ظہر ہو' عصر ہو' مغرب ہو' عشاء ہو' اشراق ہو' نماز جنازہ ہو' نماز عید ہو' چاشت کی نماز ہو --- ہاں --- نماز چاہے اس مسجد میں پڑھی جائے' چاہے اس مسجد میں پڑھی جائے' نماز جامع مسجد میں ہو' غیر جامع مسجد میں' نماز بادشاہی مسجد میں پڑھی جائے' یا فیصل مسجد میں' نماز مسجد اقصیٰ میں پڑھی جائے یا مسجد قبا میں --- اور --- ہاں۔ نماز مسجد نبوی میں پڑھی جائے -- یا -- بیت اللہ میں۔ جس نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھے گا وہ نماز نہیں ہو گی۔ نہیں ہو گی۔ نہیں ہو گی۔

اُمّ القرآن اس پُرعظمت اور عظیم المرتبت سورت کا ایک نام "اُمّ القرآن" بھی ہے۔ "اُمّ" کا معنی بنیاد' مرکز' اساس' اصل اور جامعیت ہے۔ چونکہ سورۃ فاتحہ قرآنی تعلیمات کی بنیاد اور اصل ہے کہ اس سورت میں قرآن حکیم کے جملہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احکام کا خلاصہ اور تمام بنیادی مقاصد کی تلخیص' ایجاز و اختصار اور معجزانہ فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان کر دی گئی ہے۔ اسی جامعیت اور مرکزیت کی بناء پر اس سورت کا نام "اُمّ القرآن" رکھا گیا ہے۔ یعنی یہ سورت قرآن حکیم کی اساس' بنیاد اور مرکز ہے۔

عربی محاورات اور لغوی اصطلاحات میں "اُمّ" کا لفظ اصل' بنیاد اور مرکز کے معانی میں عام استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

- اُمُّ الْقُرٰی۔ مکہ مکرمہ کو اس کی مرکزیت کی وجہ سے ام القریٰ کہا جاتا ہے۔
- اُمُّ الرَّأس۔ دماغ کے مرکزی حصہ کو کہا جاتا ہے۔
- اُمُّ الطَّرِیق۔ شارع عام (جس سے کئی راستے نکلتے ہوں) کو کہا جاتا ہے۔
- اُمُّ الْقَوْم۔ کسی قوم کے سربراہ اور رئیس کیلئے بولا جاتا ہے۔
- اُمُّ الْعَسْکَر۔ فوج کے مرکزی جھنڈے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔
- اُمُّ الْاَلْسِنَۃ۔ عربی زبان کو اس کی جامعیت کی وجہ سے کہا جاتا ہے

-----اسی طرح-----

اس سورت مبارکہ کو اس کی مرکزیت' جامعیت اور اکملیت کی بناء پر "اُمّ القرآن" کہا جاتا ہے۔

اس نام میں القرآن کی بجائے "الکتاب" لگا کر اس سورت کا نام "اُمّ الکتاب" بھی رکھا گیا ہے۔ (صحیح بخاری صفحہ ۶۴۲ جلد ۲ کتاب التفسیر' تفسیر ابن کثیر صفحہ ۸ جلد اول) اور چونکہ اُمّ کا معنیٰ اساس اور بنیاد ہے اس لئے بقول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سورت فاتحہ کا ایک نام "اساس القرآن" بھی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۸ جلد اول)

یہاں بھی ہم نے آپ احباب کی سہولت اور اختصار کے لئے تین ہم معنیٰ ناموں کو ایک ہی نام میں ذکر کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت فاتحہ کا نام "اُم ّالقرآن" بھی کسی صحابی' تابعی' تبع تابعی' محدث' مفسر' مقرر' مبلغ' مؤرخ اور اُمتی نے نہیں رکھا-بلکہ اس عظیم المرتبت سورت کا یہ نام بھی سرور کائنات کی زبان حق ترجمان نے رکھا ہے-اور آنحضرت ﷺ کی زبان ایسی پاکیزہ' سچی اور صادق ہے کہ اس کی حفاظت اور اس سے ہمیشہ حق اور سچ نکلنے کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بیان فرمائی ہے-ارشاد ربانی ہے-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (سورۃ نجم آیت نمبر ۳-۴)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ (رسول) اپنی خواہش سے گفتگو نہیں فرماتا-اس کا فرمان تو وحی ہوتا ہے جو اس کی طرف نازل کی جاتی ہے-

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرائیل
وجبرائیلش ہم نہ گفت تا نہ گفتے کردگار

سرور کائنات ﷺ کے مشہور و معروف صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا-مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَءْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ" ثلاثا غَيْرُ تَمَامٍ-(صحیح مسلم صفحہ ۱۶۹ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ جس نے نماز میں اُمّ القرآن (سورت فاتحہ) نہیں پڑھی تو اس کی نماز پوری نہیں ہوئی بلکہ ناتمام اور ناقص ہی رہی-

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز میں اُمّ القرآن لازمی پڑھنے والی یہ حدیث مبارکہ بیان فرمائی تو بعض لوگوں نے سوال کیا کہ-اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ-جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا-اِقْرَءْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ-اس وقت تم دل میں سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو-(صحیح مسلم صفحہ ۱۶۹ جلد اول-کتاب الصلاۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ سورۃ فاتحہ کا نام "اُمّ القرآن" نبی دو جہاں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یہ مسئلہ مزید واضح ہو گیا کہ امام کی اقتداء میں مقتدی کے لئے نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا لازمی اور ضروری ہے۔اس کے بغیر نماز' نامکمل' ادھوری اور ناقص ہے۔جس طرح کسی جانور کے پیٹ سے قبل از وقت پیدا ہونے والا مردہ بچہ (خداج) مالک کے لئے بے فائدہ اور فضول ہے اسی طرح سورۃ فاتحہ کے بغیر پڑھی جانے والی نماز بھی اس نمازی کے لئے بے کار اور بے سود ہے۔

اسی طرح حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول محترم ﷺ نے فرمایا۔فَلَا تَقْرَءُ وْا بِشَیْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ

۔(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۱۹ جلد اول' کتاب الصلاۃ)

﴿ترجمہ﴾ جب میں نماز میں اونچی آواز سے قرأت کروں تو تم میرے پیچھے "اُمّ القران" کے سوا قرآن حکیم میں سے کچھ نہ پڑھا کرو۔

اس فرمان رسول سے بھی یہ بات عیاں ہو گئی کہ سورت فاتحہ کا ایک نام "اُمّ القران" ہے اور اسے پڑھے بغیر کسی شخص کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ان دو ٹوک ارشادات رسول ﷺ کے مطابق آج سے پختہ ارادہ فرمالیجئے کہ آپ آئندہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ضرور پڑھا کریں گے۔چاہے کوئی ناراض ہو یا راضی۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی محترم ﷺ کی ہر ہر ادا اور ہر ہر فرمان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

﴿**السبع المثانی**﴾ قرآن مجید' فرقان حمید کی افتتاحی اور ابتدائی سورت کریمہ کا ایک نام "اَلسَّبْعُ الْمَثَانِیْ" ہے۔سبع کا معنی "سات" اور مثانی کا معنی "بار بار دہرائی جانے والی۔" آپ احباب یہ بات جان چکے ہیں کہ سورۃ فاتحہ سات آیات پر مشتمل ہے اور یہ سورت ہر نماز کی ہر رکعت میں بار بار دہرائی اور پڑھی جاتی ہے۔اس لئے اس کا نام "اَلسَّبْعُ الْمَثَانِیْ" بھی ہے۔

بعض اہل علم کا خیال ہے کہ "مثانی" ثناء سے مشتق ہے اور ثناء کا معنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعریف و تحمید ہے- چونکہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی گئی ہے- اس لئے "سبع مثانی" کا مفہوم ہے- سات آیات والی وہ سورت جس میں رب تعالیٰ کی "حمد و ثناء" بیان کی گئی ہے-

بعض علماء کا فرمان ہے کہ "مثانی" کا لفظ "تثنیہ" سے ماخوذ ہے اور تثنیہ دو کو کہتے ہیں- چونکہ یہ سورت آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی پر دو دفعہ 'ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں اور ایک دفعہ مدینہ منورہ میں نازل فرمائی گئی- اس لئے اس بابرکت سورت کا نام "سبع مثانی" یعنی دو مرتبہ اتاری جانے والی سورت ہے-

سورت فاتحہ کا یہ نام بھی کسی عام آدمی نے نہیں رکھا بلکہ نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے خود یہ نام تجویز فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے بھی یہ نام اپنی مرضی سے تجویز نہیں فرمایا بلکہ خود خالق کائنات اللہ رب العالمین نے اس بے مثال و باکمال سورت کو اس نام سے موسوم فرمایا ہے- ارشاد الٰہی ہے-

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ○ (سورۃ حجر آیت نمبر ۸۷)

﴿ترجمہ﴾ اور (اے رسول ﷺ) ہم نے آپ کو دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا- سبحان اللہ-

مشہور صحابی اور اکثر احادیث کے راوی جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ -أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ- (صحیح بخاری صفحہ ۶۸۲ جلد دوم' کتاب التفسیر) ام القرآن یعنی سورت فاتحہ ہی "السبع المثانی" اور قرآن عظیم ہے-

اس حدیث مقدسہ میں سورت فاتحہ کا ایک نام "القران العظیم" بھی ذکر فرمادیا گیا ہے- چونکہ سورت فاتحہ قرآن حکیم کے جملہ معانی اور مقاصد پر مشتمل ہے- اس لئے جزء پر کل کا اطلاق کرتے ہوئے یہ نام تجویز فرمایا گیا ہے- اس کی تائید و وضاحت مسند احمد کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے- جس کے راوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
اُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ اُمُّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ ۔
(الفتح الربانی مع بلوغ الامانی صفحہ ۱۹۰ جزء ۱۸ ابواب التفسیر)

﴿ترجمہ﴾ سورۃ فاتحہ ہی ام القرآن' یہی سبع مثانی اور یہی قرآن عظیم ہے۔
سبع مثانی کے بابرکت نام سے بھی سورت فاتحہ کی عظمت' اہمیت اور افادیت عیاں ہوتی ہے اور نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ مزید واضح ہو جاتا ہے اور اس سورت کا یہ نام بھی ہم سے نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا تقاضا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

﴿سورۃ الصلاۃ﴾ معزز حضرات! سورۃ فاتحہ کے مشہور ناموں میں سے ایک اہم نام "سورۃ الصلاۃ" یعنی نماز والی کی سورت ہے۔چونکہ یہ سورت نماز کا اہم رکن ہے اور نماز کی قبولیت اور عدم قبولیت کا انحصار اسی سورت پر ہے اس لئے اس کا نام "سورۃ الصلاۃ" رکھا گیا ہے۔یہ نام بھی نبی آخر الزمان جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے تجویز فرمایا ہے۔بلکہ حدیث قدسی میں خود رب العزت نے سورۃ فاتحہ کا یہ نام آنحضرت ﷺ کو بتایا ہے۔معروف صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ "۔میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیا ہے۔ وَلِعَبْدِي مَاسَئَلَ۔اور میرا بندہ جو مجھ سے سوال کرے' میں نے اسے عطا فرمانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔فَإِذَاقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔پس جب بندہ ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔حَمِدَنِي عَبْدِي ۔میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔ وَاِذَاقَالَ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ ۔اور جب بندہ' اَلرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔کہتا ہے تو رب العزت فرماتے ہیں۔ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي۔ میرے بندے نے میری ثناء بیان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے-فَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-جب بندہ-مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - کہتا ہے تو خالق کائنات فرماتے ہیں-مَجَّدَنِي عَبْدِيْ - میرے بندے نے میری بزرگی اور بڑائی بیان کی ہے اور کبھی فرماتا ہے-فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي - میرے بندے نے ہر چیز میرے سپرد کردی ہے - جب بندہ دربار الٰہی میں عرض کرتا ہے-اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- تو عرش سے آواز آتی ہے-هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ- یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان معاہدہ ہے (کہ وہ میرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرے گا کسی سے مدد نہیں مانگے گا اور میری طرف سے وعدہ ہے کہ)وَلِعَبْدِيْ مَا سَئَلَ-وہ جو کچھ مانگے گا میں اسے دے دوں گا-(اللہ تعالیٰ اعلان فرمارہے ہیں کہ میری حمد و ثناء کرنے والے' میری بزرگی کا اظہار کرنے والے اور میری عبادت اور مجھ سے استعانت کا وعدہ کرنے والے 'اب مانگنا تیرا کام ہے اور عطا فرمانا میرا کام ہے- سبحان اللہ-)

جب بندہ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ- کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَئَلَ-یہ سب کچھ میرے بندے کے لئے ہے اور میرا بندہ جو کچھ مانگے گا- میں اسے عطا فرمادوں گا-(صحیح مسلم صفحہ ۱۷۰ جلد اول کتاب الصلاۃ)

حضرات گرامی! آپ اس حدیث مقدسہ کے ایک ایک لفظ' ایک ایک جملے اور ایک ایک کلمے پر دوبارہ غور فرمائیں کہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے والے مسلمان پر اللہ تعالیٰ کس قدر مہربان اور راضی ہوتا ہے کہ اس کے ہر جملے کا جواب ارشاد فرماتا- بندے کی زبان سے اپنی تعریف سن کر خوش ہوتا اور بندے کو ہر چیز دینے کا اعلان فرمادیتا ہے-دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ اس حدیث قدسی کے ابتدائی الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان "نماز" کو آدھا آدھا تقسیم کرلیا ہے اور جب تقسیم نماز کی تفصیل بیان فرمائی تو نہ رکوع تقسیم کیا- نہ سجدہ تقسیم کیا-نہ جلسہ استراحت تقسیم کیا-نہ قومہ تقسیم کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-نہ قعدہ تقسیم کیا-نہ سلام تقسیم کیا-بلکہ تقسیم کیا تو صرف "سورۃ فاتحہ" کو تقسیم کیااور یہ امر واضح فرمادیا کہ سورۃ فاتحہ ہی اصل نماز ہے--اسی لئے اس کا نام "سورۃالصلاۃ" ہے-

آپ ذرا سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور اہمیت اور اس کی افادیت وحیثیت کے بارے میں خدائی فیصلہ تو ملاحظہ فرمائیں کہ رب العزت نے

- تکبیر کا جواب نہیں دیا ✻ ثناء کا جواب نہیں دیا-
- دعاء استفتاح کا جواب نہیں دیا- ✻ تسبیحات کا جواب نہیں دیا-
- قومہ کی دعاء کا جواب نہیں دیا- ✻ سجدہ کی تسبیحات کا جواب نہیں دیا
- دو سجدوں کے درمیان کی دعاء کا جواب نہیں دیا-
- تشہد کا جواب نہیں دیا- ✻ درود شریف کا جواب نہیں دیا-
- قبل از سلام کی دعاؤں کا جواب نہیں دیا-
- نماز کے سلام کا جواب نہیں دیا- ✻ اذکار بعد السلام کا جواب نہیں دیا-

مگر 'سورۃ فاتحہ کی ایک ایک آیت کا جواب دیا اور ایک ایک جملے کا جواب دیا-

سورۃ فاتحہ کی اس فضیلت کے باوجود اگر کوئی مسلمان اس عظیم المرتبت سورت سے نفرت کا "اظہار" کرے-نماز میں اس کی قراءت سے "انکار" کرے اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے والوں سے "تکرار" کرے-تو میری دعا ہے کہ اللہ کریم اسے ہدایت سے "ہمکنار" کرے اور اسے نصیب اس سورت کا "پیار" کرے - تاکہ وہ اپنے رب سے "گفتار" کرے - اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا اچھا "کردار" کرے اور سورت فاتحہ کی برکت سے ہم سب کا "بیڑا پار" کرے-آمین-

فاتحہ خلف الامام کے بارے میں ان واضح' صریح اور صحیح احادیث کی موجودگی میں اگر کوئی شخص محض تعصب' ضد اور ہٹ دھرمی کی بناء پر سورۃ فاتحہ کی قرأت سے انکار کرتا ہے تو اسے سوچ لینا چاہیے کہ جس نبی اور رسول کا کلمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کردہ مسلمان ہوا ہے۔ کل قیامت کے دن اس رسول مکرم ﷺ کو کیا منہ دکھائے گا اور کس طرح وہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا حقدار ہوگا۔

میرے بھائیو! اگر ہم آخرت کی رسوائی سے بچنا' جہنم سے آزادی حاصل کرنا' حوض کوثر کا بابرکت پانی پینا' لواء الحمد تلے جگہ حاصل کرنا' آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا حقدار بننا اور جنت میں جانا چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی طریقہ' ایک ہی ذریعہ اور ایک ہی وسیلہ ہے کہ ؎

اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا
گلے میں پہن لو کرتا محمد ﷺ کی غلامی کا

صحیح مسلم شریف کی جو حدیث مبارکہ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہے۔ اس میں آپ نے یقیناً غور فرمایا ہوگا کہ بندہ خالق کائنات اللہ رب العزت سے مناجات کرتا یعنی باہمی گفتگو کرتا ہے۔ بندہ ایک ایک آیت تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ اس مناجات یعنی باہمی سرگوشی کی بناء پر بعض مفسرین کرام نے سورۃ فاتحہ کا نام "سورۃ المناجات" بھی رکھا ہے۔

کتب تفاسیر میں ہے کہ سورۃ فاتحہ کا ایک نام سورۃ المناجات بھی ہے۔ سُوْرَةُ الْمُنَاجَاتِ لِاَنَّ الْعَبْدَ يُنَاجِىْ فِيْهَا رَبَّه' ۔(الاتقان فی علوم القرآن صفحہ ۵۴ جلد اول)

کیونکہ اس سورت میں بندہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔

سورت فاتحہ کے اس بابرکت نام سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نماز میں سورت فاتحہ کا پڑھنا اشد ضروری اور لازمی ہے۔۔۔ کیونکہ جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی وہ اللہ تعالیٰ سے مناجات' ہم کلامی اور گفتگو سے محروم رہا اور اس کی نماز بھی مقبول و منظور نہ ہوئی۔

آپ مناجات ربانی کی بات کو آسان الفاظ میں یوں سمجھیں کہ ایک شخص نے خالق ارض وسماء کے دربار میں حاضری کے لئے بڑی تیاری کی۔ وضو کیا' وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف کیا' صاف ستھرا لباس زیب تن کیا' خوشبو لگائی اور وقت مقررہ پر خالق حقیقی کی خدمت میں حاضر ہو گیا- اب رب العزت اس کی طرف متوجہ ہے کہ آنے والا سائل کوئی بات کرے- کوئی درخواست پیش کرے اور کوئی مطالبہ میرے سامنے رکھے تو میں اس کے سوال کا جواب دوں' اس کی درخواست کو قبول کروں اور اس کے مطالبے کو پورا کر دوں- مگر یہ حضرت! ہاتھ باندھے' لب بند کئے ہوئے خاموش کھڑے ہیں اور کوئی بات ہی نہیں کرتے- اللہ ارحم الراحمین تمام الطاف واکرام کے ساتھ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں مگر یہ بزرگ لب کشائی کیلئے تیار ہی نہیں ہیں- تو آپ خود اندازہ فرمالیں کہ اللہ رحیم وکریم کے دربار عالی شان سے خالی ہاتھ لوٹنے والے کو آپ خوش قسمت کہیں گے یا بدقسمت ؟-

دوسری طرف ایک ہم جیسا مسکین وبے نوا وضو کر کے' سینے پہ ہاتھ باندھ کر بڑی عاجزی وانکساری کے ساتھ مولائے کائنات کے دربار میں کھڑا ہے - سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ - پڑھ کر اپنے خالق کی تعریف وتمجید بجا لا کر - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - کے خوبصورت الفاظ اپنی زبان پر لاتا ہے- رب کی رحمت جوش میں آتی ہے - ارشاد ہوتا ہے - حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ - میرے فرشتو! گواہ رہنا- میرے بندے نے میری حمد وثناء کی ہے- اب ہم اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے اس سے باتیں کرتے جاتے ہیں- وہ ہمارا خالق ومالک' ہماری گزارشات کا کمال مہربانی سے جواب ارشاد فرما رہا ہے- تو حضرات آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے والے سے زیادہ کون خوش قسمت' نیک بخت اور سعادت مند ہو سکتا ہے کہ جسے دن رات میں پانچ مرتبہ اور پانچوں نمازوں کی ہر رکعت میں اپنے رازق وخالق سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے-

چونکہ سورۃ فاتحہ میں بندہ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - کہہ کر اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمیع معاملات اپنے اللہ کے سپرد کر دیتا ہے اور اس سے وعدہ کرتا ہے کہ میں نے عبادت واستعانت کے لئے اپنے آپ کو مکمل طور پر تیرے حوالے کر دیا ہے۔اس لئے اس سورت مبارکہ کا نام "سورۃ التفویض" یعنی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے والی سورت بھی ہے۔

اس نام سے بھی نماز میں سورت فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ عیاں اور واضح ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین

﴿اشکال اور جواب﴾ بعض لوگ اہل ایمان کو سورۃ فاتحہ کی برکات اور اثرات سے دور رکھنے کے لئے انہیں امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہوئے قرآن حکیم کی ایک آیت مقدسہ سے غلط استدلال پیش کرتے ہیں۔لہذا میں مختصر الفاظ میں اس امر کی وضاحت کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ جس آیت کریمہ کی من مانی تاویل کرتے ہوئے اس سے یہ مسئلہ کشید کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔حقیقت میں اس آیت کا مقتدی کی سورت فاتحہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔پہلے وہ آیت اور اس کا ترجمہ سماعت فرمائیں۔وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۲۰۴)

﴿ترجمہ﴾ اور جب قرآن مجید پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحمت فرمائی جائے۔

یہ آیت مبارکہ سنا کر لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی قرأت کے وقت دھیان سے سننے اور خاموش رہنے کا حکم دیا ہے۔لہذا امام جب سورۃ فاتحہ کی تلاوت کر رہا ہو تو مقتدیوں کو خاموش رہ کر امام کی قرأت کو سننا چاہیے اور خود سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے پھر کہا جاتا ہے کہ قرآن اور حدیث بالمقابل آگئے ہیں۔لہذا قرآن پر عمل کرتے ہوئے حدیث رسول کو چھوڑ دینا چاہیے۔استغفر اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزرگان محترم! میں پورے وثوق اور یقین سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ سورت اعراف کے آخری رکوع کی اس آیت مبارکہ کا مقتدی کی سورت فاتحہ سے دور کا بھی کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے کیونکہ اس پورے رکوع میں نماز کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے-جب یہاں نماز کی بات ہی نہیں تو مقتدی کی سورۃ فاتحہ کو اس میں کیسے داخل کیا جاسکتا ہے-آیئے اس آیت کے سیاق و سباق کی روشنی میں اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں-کیونکہ ہمارا مقصد کسی پر طنز اور تشنیع کرنا نہیں -بلکہ قرآن حکیم اور سنت رسول کو سمجھنا' سمجھانا اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرنا اور آپ احباب کو عمل کی رغبت دلانا ہے-اللہ تعالیٰ ہماری محنت کو شرف قبولیت نصیب فرمائے-آمین-

اس آیت مبارکہ سے پہلی آیت یعنی سورۃ اعراف کی آیت نمبر دو سو تین میں اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے کفار و مشرکین کے ان مطالبات میں سے ایک مطالبے کا ذکر فرمایا ہے جو وہ رسول اللہ ﷺ سے کیا کرتے تھے-ان کا کہنا تھا کہ اے محمد! اگر تم واقعی اللہ کے رسول ہو' تو پہلے انبیاء کی طرح آپ کے ہاتھوں ہمارے مطالبے کے مطابق معجزات کا ظہور کیوں نہیں ہو جاتا-جبکہ آپ ہماری خواہش پر کوئی معجزہ ظاہر نہیں کر سکے-چونکہ آپ نے ہمارے کہنے پر کوئی معجزہ پیش نہیں کیا-اس لئے ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا نبی اور رسول ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں-

اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزماں ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اس امر کا اعلان فرما دیں کہ میرا کام معجزے دکھانا نہیں بلکہ میرا مشن تمہیں اللہ تعالیٰ کی وحی سنانا اور خود اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کر کے دکھانا ہے-معجزات کا ظہور میری مرضی یا تمہارے مطالبے پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی مشیت سے ہوتا ہے -ہاں-اللہ رحیم و کریم نے وحی کے ذریعے جو قرآن مجید مجھے عطا فرمایا ہے وہ سراپا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بصیرت اور اہل ایمان کے لئے رحمت خداوندی ہے اور جب قرآن حکیم کی قرأت کی جائے تو تمہیں چاہیے کہ اسے خاموش رہ کر غور سے سنو تاکہ تم پر بھی رحمت فرمائی جائے اور قرآن مجید کی بدولت تمہیں ہدایت نصیب ہو۔

اب آپ حضرات خود فیصلہ فرمائیں کہ اس آیت میں مقتدی کی سورۃ فاتحہ کا ذکر کہاں ہے۔ آیئے میں آپ کی خدمت میں دونوں آیات اور ان کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اصل بات خود بخود نکھر کر سامنے آجائے گی۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي هَٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

﴿ترجمہ﴾ اور (اے پیغمبر ﷺ) جب آپ (ان کافروں کے مطالبے پر) کوئی معجزہ نہیں لاتے تو وہ کہتے ہیں کہ "تم اس (معجزے) کو کیوں نہیں لاتے۔ آپ فرمادیجئے کہ میں تو صرف اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔ یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے واضح دلائل ہیں اور ایماندار قوم کے لئے ہدایت لور رحمت ہے۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو۔ تاکہ تم پر (بھی) رحمت فرمائی جائے۔

حضرات! میں نے سورۃ اعراف کی آیت نمبر دو سو چار کا سیاق و سباق عرض کردیا ہے جس سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہے کہ اس آیت مقدسہ کا مقتدی کی قرأت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

﴿کفار کا منصوبہ﴾ اور دوسری بات یہ ہے کہ سورۃ اعراف کی یہ آیت مبارکہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکین مکہ، دشمنان اسلام اور مخالفین دین کی طرف سے بنائے گئے ایک غلط منصوبہ کے جواب میں نازل فرمائی گئی تھی۔ کفار مکہ نے جب دیکھا کہ اسلام کی روشنی دن بدن پھیلتی جارہی ہے۔ لوگ آبائی دین کو چھوڑ کر خدائی دین قبول کررہے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتے جارہے ہیں اور جو شخص امام الرسل ﷺ کی زبان مبارک سے ایک دفعہ بغور قرآنی آیات سن لیتا ہے تو وہ قرآن حکیم کی تاثیر سے فوراً مسلمان ہوجاتا ہے۔ لہٰذا کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی زبان حق ترجمان سے قرآنی آیات نہ سن سکیں اور جب وہ قرآن نہیں سنیں گے تو مسلمان نہیں ہوں گے۔ کافی غور و غوض اور گہری سوچ بچار کے بعد کفار کی مجلس میں یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ جب محمد ﷺ قرآن حکیم کی تلاوت شروع کریں تو شور و غل مچادیا جائے۔ بلند آواز سے لغو اور بے ہودہ باتیں کی جائیں تاکہ آپ ﷺ کی قرأت کی آواز نہ سنی جاسکے۔ نہ لوگ آپ کی تلاوت سنیں اور نہ مسلمان ہوں۔ اس طرح ہم غالب اور کامیاب ہو جائیں گے اور لوگوں کو قبول اسلام سے باز رکھ سکیں گے۔

قرآن عزیز نے کفار مکہ کے اس طے شدہ منصوبے اور پروگرام کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے کہ۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝ (سورۃ حم السجدہ آیت نمبر ۲۶)

﴿ترجمہ﴾ اور کافروں نے کہا کہ نہ سنو اس قرآن کو۔ اور شور کرو اس (کی تلاوت کے وقت) میں تاکہ تم غالب آجاؤ۔

اللہ رب العزت نے یہ غلط منصوبہ بنانے والوں، قرآن مجید کی قرأت کے وقت شور مچانے والوں اور لوگوں کو قرآن کی تلاوت سے دور ہٹانے والوں کو فرمایا۔ کہ جب آپ ﷺ قرآن مجید کی قرأت کریں تو نہ سننے کی بجائے، غور سے سنا کرو اور شور و غل مچانے کی بجائے خاموش رہا کرو۔ جب تم اس طرح خاموش رہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر بغور قرآنی آیات سنو گے تو تم پر رحم فرمایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت نصیب فرمادے گا۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کو مخاطب کر کے فرمایا۔ وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۲۰۴)

﴿ترجمہ﴾ اور جب قرآن مجید کی قرأت کی جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

معزز حضرات! آپ ان دونوں آیات کے الفاظ کا تقابلی جائزہ لیں تو انشاء اللہ العزیز مسئلہ مزید واضح ہو جائے گا۔

کافروں نے کہا۔ لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ۔ تم نہ سنو یہ قرآن۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو۔

کافروں نے کہا۔ وَالْغَوْا فِيْهِ۔ اور اس میں شور کرو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَاَنْصِتُوْا۔ اور خاموشی اختیار کرو۔

کافروں نے کہا۔ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ۔ تاکہ تم غالب آجاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ تاکہ تم رحمت میں آجاؤ۔

الفاظ کے اس تقابلی جائزے سے بغیر کسی تکلف کے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سورۃ اعراف کی اس آیت میں رب العزت نے کافروں کے منصوبے کی ایک ایک شق کا جواب دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اے کافرو! تم اپنے منصوبے پر عمل کرنے کی بجائے خدائی فیصلے کو قبول کرو تو رحمت الٰہی تمہارا مقدر ہو گی اور تمہیں ہدایت نصیب ہو جائے گی۔

﴿آیت اور حدیث میں تضاد﴾ جہاں تک قرآن مجید اور حدیث رسول میں تقابل، تفاوت اور تضاد کا تعلق ہے تو یہ بات بھی محض طفل تسلی اور قرآن و حدیث سے لاعلمی اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ کوئی صحیح حدیث، کسی قرآنی آیت کے متضاد اور مخالف نہیں ہے۔ میرا سوال ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنی آیات کی مخالفت کے لئے مبعوث فرمایا ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ تو --- قرآن کی تشریح کیلئے --- توضیح کے لئے --- تفسیر کے لئے --- تذکیر کیلئے --- تبیین کے لئے --- اور --- قرآنی آیات کی تفصیل بیان کرنے کے لئے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اس فرض منصبی کو کماحقہ سرانجام دیا۔ جب دین مکمل ہو گیا اور اسلامی احکام کی تفصیلات واضح ہو چکیں تو رب العالمین نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔ آمین۔

تمام مفسرین کرام کا اتفاق ہے کہ سورۃ اعراف ہجرت سے قبل مکی زندگی میں نازل فرمائی گئی۔ تو لامحالہ اس سورت کی زیر بحث آیت نمبر دو سو چار بھی مکہ ہی میں نازل ہوئی۔ جبکہ امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم نبی محترم ﷺ نے مدنی زندگی میں ارشاد فرمایا۔ کیونکہ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ۔ جن سے مروی حدیث مبارکہ ہم نے بیان کی ہے۔ وہ انصاری صحابی اور مدینہ منورہ کے باشندے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ فجر کی نماز میں قرأت کے اختلاج، ثقل اور منازعت کا معاملہ مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں پیش آیا۔ تو حضرت عبادہ کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو امام کی اقتداء کے وقت سورۃ فاتحہ کے علاوہ باقی قرآن کی قرأت سے منع فرما دیا اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا پابند فرما دیا۔ تو بالفرض اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ۔ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ۔ والی آیت کا تعلق نماز سے ہے تو یہ مکی حکم ہے اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم "مدنی" ہے۔ اس طرح سرور کائنات ﷺ نے اپنے ارشادات و فرمودات کے ذریعے اس آیت کی تفسیر و تشریح فرما دی کہ اے مسلمانو! جب تم امام کی اقتداء میں نماز ادا کرو تو سورۃ فاتحہ ضرور پڑھا کرو اور فاتحہ کے بعد والی قرأت خاموشی سے سنا کرو۔ سبحان اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح فاتحہ خلف الامام کی احادیث اس قرآنی آیت کی مخالف اور متضاد نہیں بلکہ اس کی تفسیر اور توضیح ہیں کہ حدیث مصطفیٰ کے مطابق امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ ضرور پڑھو اور بعد کی قرأت توجہ اور خاموشی سے سنو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن حکیم کو حدیث رسول کی روشنی میں سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

میں بات عرض کر رہا تھا' مدنی حکم کی۔ اس بارے میں ایک حدیث اور سن لیں۔ پھر انشاء اللہ العزیز سورۃ فاتحہ کے پانچویں نام کی تشریح شروع کرتے ہیں۔ مشہور صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تو آپ سب حضرات متعارف ہیں کہ آپ رسول محترم ﷺ کی پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث کے راوی اور حافظ الحدیث ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ سن سات ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ وہ فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَءْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ فَهِيَ خِدَاجٌ۔ تو اس کی نماز ناقص ہے۔ خِدَاجٌ۔ ناقص ہے۔ خِدَاجٌ۔ ناقص ہے۔ غَيْرُ تَمَامٍ۔ ناتمام ہے۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت سائب فرماتے ہیں یہ بات سن کر میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ ۔ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو پھر کیا کروں ؟) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرا بازو دبا کر فرمایا۔ اے فارسی۔ اِقْرَءْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ۔ سورۃ فاتحہ اپنے دل میں پڑھ لیا کرو" (موطا امام مالک مترجم صفحہ ۷۲۔ القراءۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

میں آپ کی توجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ - سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ - میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا - گویا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فاتحہ خلف الامام کی حدیث' رسول اللہ ﷺ سے سن ۷ ہجری کے بعد سماعت فرمائی - اس سے واضح ہو گیا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم سورۃ اعراف کی آیت - وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ - کے نزول کے بعد کا ہے - لہذا سورۃ فاتحہ ہر نمازی کے لئے ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا ضروری ہے - اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے - آمین -

امام اور مقتدی کی قرأت بعض حضرات نمازیوں کو سورۃ فاتحہ سے روکنے کے لئے کہتے ہیں کہ جب ہم نے امام مقرر کر دیا ہے اسے آگے کھڑا کر دیا ہے اور اسے نمائندہ تسلیم کر لیا ہے - تو اب ہمیں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے - بس امام کی سورۃ فاتحہ ہی ہمارے لئے کافی ہے - آپ شاید یہ سن کر حیران ہوں گے کہ ایک مشہور مصنف نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ جب ہم امام کو تنخواہ دیتے ہیں - صدقہ فطر اور قربانی کی کھالوں کے علاوہ اسے جمعرات کی روٹیاں کھلا کر موٹا کرتے ہیں تو کیا وہ ہماری طرف سے سورۃ فاتحہ بھی نہیں پڑھ سکتا؟ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - میں نے یہ بات از راہ مذاق اور تفنن نہیں کہی - بلکہ حوالہ عرض کرتا ہوں - مولانا محمد سرفراز خان صفدر اپنی کتاب "احسن الکلام" میں رقم طراز ہیں -

"مقتدیوں نے بڑی محنت اور مشقت سے اپنا امام مقرر کیا' اس کو چندہ اور تنخواہ دی اور نہ سہی تو صدقہ فطر' قربانی کی کھالیں اور جمعرات کی روٹیاں ہی دیں' امام صاحب نے کھائیں اور خوب ان کے بدن پر گوشت و پوست پیدا ہوا - اور وہ فربہ ہوئے پھر مقتدیوں نے دوڑ کر وضو کیا - امام کی اقتداء کی اور بڑی محنت سے امام کی اتباع اختیار کی - اگر مقتدیوں کو امام کی قرأت کفایت کرتی ہے تو اس میں کیا تعجب ہے - یہ مقتدیوں کی اپنی محنت کا ثمرہ ہے -"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(احسن الکلام صفحہ ۱۰ جلد دوم مطبوعہ ۱۹۵۵ء)

بزرگان محترم! آپ ذرا اس معاملے پر بھی غور فرمائیں کہ جب ہم امام کی اقتداء میں --ثناء پڑھتے ہیں-- تکبیرات کہتے ہیں---رکوع کی تسبیحات پڑھتے ہیں---بعد الرکوع کی دعا پڑھتے ہیں--- سجدہ کی تسبیحات پڑھتے ہیں---تشہد پڑھتے ہیں-درود شریف پڑھتے ہیں---درود کے بعد کی دعائیں پڑھتے ہیں---سلام پھیرتے ہیں---الغرض امام کے پیچھے ہونے کے باوجود سب کچھ پڑھتے ہیں-تو آخر-سورۃ فاتحہ سے کیا دشمنی ہے؟-اسے کیوں نہیں پڑھتے؟-

اور پھر آپ کو مزے کی ایک اور بات بتاؤں کہ مقتدی ساری عمر امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اور جب مقتدی فوت ہو جاتا ہے اور امام میت کو آگے رکھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اب - مقتدیوں کے ساتھ امام بھی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا- زندگی میں امام صاحب فرماتے تھے کہ مقتدیوں کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اکیلے امام کی سورۃ فاتحہ ہی ہزاروں مقتدیوں کے لئے کافی ہے-اب نماز جنازہ میں نہ مقتدیوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور نہ ہی امام صاحب نے پڑھی- تو بتایا جائے کہ اب کس کی فاتحہ کسے کفایت کرے گی؟ ۔

اس سادگی پہ مر نہ جائے کوئی اے خدا

میرے بھائیو! رسول محترم ﷺ کے فرمان' ارشاد اور حکم کے مطابق جس طرح دوسری نمازوں میں مقتدی اور امام سمیت سب کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے-اسی طرح نماز جنازہ میں بھی سب شرکاء جنازہ کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے-سورۃ فاتحہ کے عام دلائل کے علاوہ خاص نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا ذکر د حکم احادیث میں موجود ہے- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ -اَنَّهَا سُنَّةٌ' -کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنت رسول ہے۔(صحیح بخاری صفحہ ۱۷۸ جلد ا کتاب الجنائز)

جامع ترمذی میں آپ رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ ہیں۔مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔کہ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔(جامع ترمذی صفحہ ۱۲۲ جلد اول ابواب الجنائز)

ان روایات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ سورت فاتحہ کے بغیر جس طرح دوسری کوئی نماز مقبول و منظور نہیں۔اسی طرح سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز جنازہ بھی تمام و مکمل نہیں۔

﴿سورۃ الشفاء﴾ سورۃ فاتحہ کا ایک معروف و مشہور نام "سورۃ الشفاء" ہے۔ چونکہ اس سورت کو پڑھ کر دم کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہر بیماری تکلیف اور الم سے نجات عطا فرما دیتا ہے۔اسلئے اس سورۃ کا نام "سورت شفاء" ہے اور سورت فاتحہ کسی ایک بیماری' دو بیماریوں' دس بیماریوں' پچاس بیماریوں یا سو بیماریوں کی شفا نہیں۔بلکہ ہر سورت مبارکہ تمام امراض' اسقام اور آلام کی شفاء ہے۔

سورۃ فاتحہ کا یہ بابرکت اور پاکیزہ نام بھی میں نے تجویز نہیں کیا۔قاری صاحب نے تجویز نہیں کیا۔میرے والد گرامی نے تجویز نہیں کیا۔کسی پیر صاحب' فقیر صاحب' درویش صاحب' امام صاحب' مفتی صاحب' بزرگ صاحب' فقیہ صاحب' خطیب صاحب' حافظ صاحب' یا کسی بڑے صاحب نے تجویز نہیں کیا۔بلکہ سورۃ فاتحہ کا نام "سورۃ الشفاء" تجویز کیا ہے۔تو خاتم النبیین' سید الاولین والآخرین' امام المرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے تجویز فرمایا ہے۔حدیث میں آتا ہے۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔(سنن دارمی صفحہ ۵۳۸ جلد دوئم۔کتاب فضائل القرآن)

﴿ترجمہ﴾رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری کیلئے شفاء موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزیزان گرامی! سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون لوگ ہوں گے جن کے دم کرنے سے سورت فاتحہ سے کماحقہ شفاء کے فوائد حاصل ہو سکیں گے؟ کون پڑھے تو اس کی برکت سے شفاء ملتی ہے؟۔ جس کا عقیدہ درست ہو' جس کے اعمال نیک ہوں' جس کی زندگی پاکیزہ ہو' جو حلال کھاتا ہو' جو سچ بولتا ہو' جو نمازی اور پرہیز گار ہو۔ جو سرور کائنات ﷺ کا سچا فرمانبردار ہو۔ اسلام کا وفادار ہو' قرآن و سنت کا جانثار ہو۔ اور۔ امام الرسل ﷺ کا اطاعت گزار ہو' فدا کار ہو۔ اور۔ رب کا عبادت گزار ہو۔ ایسا شخص اگر سورت فاتحہ پڑھ کر کسی بیمار' لاغر لاچار اور بے ہوش آدمی کو دم کر دے تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو شفاء عطا فرما دیتا ہے۔ یہ بات میں اپنی طرف سے عرض نہیں کر رہا۔ استاد محترم کا فرمان نقل نہیں کر رہا۔ بلکہ کائنات کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بات سنا رہا۔ آپ کو سمجھا رہا اور اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت' پیغمبر اکرم ﷺ کی قیادت اور سیادت میں ایک غزوے کے لئے جا رہی ہے۔ راستے سے گزرتے ہوئے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر ایک گرے ہوئے آدمی پر پڑ جاتی ہے۔ وہ اس کے قریب جاتے ہیں۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ سانس جاری' آنکھیں بند' صحابہ اسے بلاتے ہیں' ہلاتے ہیں' آواز دیتے ہیں' مگر وہ نہ سنتا ہے' نہ بولتا ہے' نہ دیکھتا ہے' لیکن نبض چل رہی ہے اور سانس جاری ہے۔ آخر ایک صحابی اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور اپنا منہ اس کے کان کے بالکل قریب کر کے۔ فَقَرَءَ فِي اُذُنِهِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت شروع کر دیتا ہے۔ جب صحابی کی زبان سے سورۃ فاتحہ کی قرأت مکمل ہوتی ہے۔ تو۔ فَبَرَءَ۔ اس بے ہوش کو ہوش آ جاتا ہے اور وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قافلے میں آ کر امام الرسل ﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ واقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سن کر آپ ﷺ فرماتے ہیں- میرے صحابہ!

هِیَ أُمُّ الْقُرْآنِ وَهِیَ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ- یہی سورت ام القرآن ہے اور یہ ہر بیماری سے شفاء ہے-(تفسیر الدر المنثور صفحہ ۵ جلد اول)

چونکہ سورت فاتحہ پڑھ کر دم کریں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیماروں کو شفا حاصل ہو جاتی ہے اس لئے اس بابرکت سورت کو "سورۃ شافیہ" بھی کہا جاتا ہے-(الاتقان فی علوم القرآن صفحہ ۵۳ جلد ۱) اس مقدس سورت کی بکثرت تلاوت کرنے والا بیماریوں، تکلیفوں اور پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے- اسلئے اس عظیم البرکت سورۃ کو "سورۃ واقیہ" یعنی بیماریوں سے بچانے والی سورت بھی کہا جاتا ہے-

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۸ جلد ۱)

عزیزان گرامی قدر! سورۃ فاتحہ کی برکت سے بیماروں کے شفایاب ہونے کے دو واقعات آپ پچھلے خطبہ جمعۃ المبارک میں بھی سماعت فرما چکے ہیں - موضوع کی مناسبت سے صرف اشارات پر اکتفا کرتا ہوں-

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول محترم ﷺ کے رفقاء کا ایک وفد دوران سفر ایسے لوگوں کی بستی کے قریب سے گزرا- جن کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا تھا- اس بستی کے لوگوں نے بڑا علاج معالجہ کروایا مگر قوم کے سردار کو کوئی افاقہ نہ ہوا- آخر وہ لوگ صحابہ کرام کی خدمت میں حاضر ہوئے- تو اسلامی وفد کے قائد اور سربراہ جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو اس سورت مبارکہ کی برکت سے رب العزت نے اس مریض کو صحت یاب فرما دیا- سبحان اللہ-(صحیح بخاری صفحہ ۸۵۵ جلد ۲، جامع ترمذی صفحہ ۲۷ جلد ۲)

آپ احباب کو یقیناً یاد ہوگا کہ گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں اس عظیم البرکت سورت کے فضائل کا تذکرہ کرتے ہوئے صحابی رسول حضرت خارجہ بن صلت کے چچا کا واقعہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ انہوں نے ایک پاگل شخص کو سورۃ فاتحہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کر تین دن متواتر دم کیا تو سورت فاتحہ کی تاثیر اور رب العزت کی رحمت و فضل کے باعث وہ دیوانہ شخص بالکل تندرست اور صحت مند ہو گیا۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۸۸ جلد ۲)

یہ دونوں واقعات اس امر پر شاہد عدل ہیں کہ سورۃ فاتحہ "سورۃ الشفاء" ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سورت مبارکہ کی برکت سے ہمارے تمام بیماروں کو صحت و تندرستی نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿**سورۃ الراقیہ**﴾ سورت فاتحہ کو امام الرسل ﷺ نے "رقیۃ الحق" سچا دم قرار دیا ہے۔ اسلئے اس سورت کے مختلف ناموں میں سے ایک نام "سورۃ الراقیۃ" یعنی دم والی سورت بھی ہے۔ اسی وجہ سے اس بابرکت سورت کو "سورۃ الرقیۃ" بھی کہا جاتا ہے ۔علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی مایہ ناز تفسیر میں فرمایا ہے کہ۔ وَیُقَالُ لَهَا الرُّقْیَةُ۔ اس سورت کو سورۃ الرقیہ بھی کہا گیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۸ جلد اول)

سورت فاتحہ کے دم کی تاثیر اور اس سورت کی برکت سے کئی بیماریوں سے شفایابی کا ذکر کرتے ہوئے امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ کُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَوَاءٌ" وَاَنَا اَحْسَنْتُ الْمُدَاوَاةَ بِالْفَاتِحَةِ وَجَدْتُ لَهَا تَاثِیْرًا عَجِیبًا فِی الشِّفَاءِ۔ ہر بیماری کی کوئی نہ کوئی دوا ہے اور میں نے ہمیشہ سورۃ فاتحہ کے ساتھ علاج معالجہ کیا اور شفاء کے معاملے میں اس کی عجیب و غریب تاثیر دیکھی۔ فرماتے ہیں ۔اِنِّیْ مَكَثْتُ بِمَكَّةَ مُدَّةً۔ میں مکہ مکرمہ میں طویل عرصہ تک قیام پذیر رہا۔ وہاں ۔یَعْتَرِیْنِیْ اَدْوَاءٌ"۔ مجھے کئی بیماریاں لاحق ہو گئیں اور میرا جسم مجموعہ امراض بن گیا۔ لَا اَجِدُ طَبِیبًا وَلَا مُدَاوِیًا۔ مجھے کوئی طبیب اور معالج نہ ملا۔ تو۔ اُعَالِجُ نَفْسِیْ بِالْفَاتِحَةِ۔ میں نے سورۃ فاتحہ سے اپنا علاج کیا۔ فَارٰی لَهَا تَاثِیْرًا عَجِیبًا۔ تو میں نے اس سورت کی عجیب تاثیر دیکھی کہ سورت فاتحہ کی برکت سے اللہ رب العزت نے مجھے تمام بیماریوں سے شفاء نصیب فرما دی۔ اور پھر میں نے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ کئی دوسرے سخت اور پرانے مریضوں پر اس کا تجربہ بھی کیا- یَبْرَءُ وْنَ سَرِیْعًا بِبَرَکَةِ الْفَاتِحَةِ- وہ سب کے سب سورۃ فاتحہ کی برکت سے بہت جلد شفایاب ہو گئے- سبحان اللہ- (الداء والدواء از علامہ نواب صدیق الحسن خان صفحہ ۱۹)

مشہور تابعی حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک شخص نے کہا- کہ میری کوکھ میں اکثر درد رہتا ہے تو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا- عَلَیْکَ بِاَسَاسِ الْقُرْآنِ- اساس القرآن کو لازم پکڑو- یعنی اسے پڑھ کر درد والی جگہ دم کیا کرو- اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمادے گا- اس آدمی نے سوال کیا کہ اساس القرآن کیا ہے؟ فرمایا- سورۃ فاتحہ' یعنی سورۃ فاتحہ پڑھ کر درد والی جگہ دم کرو- ان شاء اللہ شفایاب ہو جاؤ گے-

﴿سورۃ الکافیہ﴾ سورت فاتحہ کا ایک اہم نام ''سورۃ کافیہ'' بھی ہے- امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر مفسرین نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ لِاَنَّهَا تَکْفِیْ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ غَیْرِهَا وَلَا یَکْفِیْ غَیْرُهَا عَنْهَا- (الاتقان فی علوم القرآن صفحہ ۵۳ جلد اول) سورت فاتحہ نماز میں اپنے غیر سے کفایت کرتی ہے اور اس کا غیر اس سے کفایت نہیں کرتا- یعنی اگر کوئی شخص نماز کے قیام میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع کر لے تو اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر نماز میں باقی سارا قرآن بھی پڑھ لیا جائے مگر سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہو گی- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ-

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ- اُمُّ الْقُرْآنِ عِوَضٌ عَنْ غَیْرِهَا وَلَیْسَ غَیْرُهَا بِعِوَضٍ- (دار قطنی صفحہ ۳۲۲' جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سورت فاتحہ دوسری سورت کا بدلہ اور عوض ہو سکتی ہے مگر دوسری کوئی سورت اس کا عوض اور بدلہ نہیں ہو سکتی-

اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا-فَاتِحَةُ الْكِتَابِ تُجْزِءُ مَا لَايُجْزِءُ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ -(تفسیر الدر المنثور صفحہ ۵ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾سورت فاتحہ اس چیز سے کفایت کرتی ہے کہ قرآن حکیم میں سے کوئی چیز اس سے کفایت نہیں کرتی-

اس حدیث سے یہ امر واضح ہو گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی نماز میں الم سے لیکر وَالنَّاس تک پورا قرآن مجید تلاوت کر لے مگر سورۃ فاتحہ کی سات آیات کی قرأت نہ کرے تو ایسے شخص کی نماز عند اللہ غیر مقبول اور نامنظور ہے اور اگر کوئی شخص حالت قیام میں قرآن مجید میں سے دوسری کوئی ایک آیت بھی تلاوت نہ کرے مگر سورت فاتحہ کی تلاوت کر لے تو اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول و منظور ہو گی-انشاء اللہ-

سورت فاتحہ کا اس کے ساتھ ملتا جلتا ایک نام "سورۃ وافیہ" بھی ہے-وافیہ کا معنی پورا ہونا ہے-کیونکہ یہ سورت نماز کی ہر رکعت میں پوری پڑھی جاتی ہے اس لئے اس کا نام "وافیہ" ہے یعنی اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کے علاوہ قرآن حکیم کی باقی سورتوں میں سے نصف سورت ایک رکعت میں اور دوسری نصف سورت دوسری رکعت میں پڑھے تو اس کی نماز جائز' درست اور صحیح ہے-اس کے برعکس اگر سورت فاتحہ آدھی ایک رکعت میں اور آدھی دوسری رکعت میں پڑھے تو اس کی نماز ہرگز جائز نہ ہو گی-

﴿**سورت الحمد**﴾چونکہ سورۃ فاتحہ کا پہلا لفظ "الحمد" ہے اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء' تعریف و تسبیح اور تعظیم و تمجید کو انتہائی بلاغت کے ساتھ سمو دیا گیا ہے اس لئے اس سورت مبارکہ کا ایک نام "سورۃ الحمد" بھی ہے-خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ -كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَالَمِیْنَ۔ نماز (کی قرأت) الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے تھے۔

(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۳ جلد اول کتاب الاذان)

جب آدمی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو زبان سے الحمد للہ کہتا ہے۔ اور الحمد للہ، رأس الشکر ہے۔ جس نے الحمد للہ نہ کہا۔ اس نے رب العزت کے شکریئے کا حق ادا نہیں کیا۔ ویسے تو نماز بھی شکر ہے۔ روزہ بھی شکر ہے۔ زکوٰۃ بھی شکر ہے۔ حج بھی شکر ہے مگر الحمد للہ کہنا سب سے افضل اور اعلیٰ شکر ہے۔ اسی وجہ سے اس عظیم البرکت سورت کا نام "سورۃ الشکر" بھی رکھا گیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا ہے کہ سورت فاتحہ کا نام "سورۃ الشکر" بھی ہے۔ بعض بزرگوں نے "سورت الحمد" کو "سورت الحمد للہ" اور بعض نے "سورۃ الحمد الاولیٰ" اور بعض نے "سورۃ الحمد القصریٰ" کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔

(الاتقان فی علوم القرآن صفحہ ۵۳ جلد اول)

﴿**سورۃ الدعاء**﴾ یہ سورت مقدسہ حمد الٰہی، تعریف ربانی اور وعدہ عبادت کے علاوہ دعا، التجا اور سوال پر مشتمل ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں صراط مستقیم پر گامزن فرما۔ سیدھی راہ پر چلا اور جادۂ حق پر استقامت نصیب فرما۔ اس دعاء، التجا اور استدعا کی وجہ سے اس کا ایک نام "سورۃ الدعا" بھی ہے۔ امام سیوطی فرماتے ہیں۔ سُوْرَةُ الدُّعَاءِ لِاشْتِمَالِهَا فِيْ قَوْلِهٖ اِهْدِنَا۔ اسے سورۃ الدعاء اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں "اِهْدِنَا" سے دعا شروع ہوتی ہے۔

صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہ تمام اذکار میں سے افضل ذکر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" اور تمام دعاؤں میں بہتر دعا "الحمد للہ" ہے۔ اور چونکہ سورت فاتحہ کی ابتداء الحمد للہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مختلف ناموں کے علاوہ اسے "سورۃ الدعاء" بھی کہا جاتا ہے۔

سورت فاتحہ میں بندہ اپنے رب سے ہدایت کا سوال کرتا ہے۔اس لئے بعض بزرگان سلف نے اس کا نام "سورۃ السوال" بھی رکھا ہے اور چونکہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بندے کو سوال کرنے' طلب کرنے اور مانگنے کا طریقہ سکھلایا ہے۔اس لئے اسے "سورۃ تعلیم المسئلہ" یا "سورۃ المسئلہ" بھی کہا گیا ہے۔ یعنی سوال کرنے کا سلیقہ سکھلانے والی سورت۔(الاتقان فی علوم القرآن صفحہ ۵۳ جلد اول)

اس سورت مطہرہ کے مضامین کو ذہن نشین کر لینے سے انسان کو اسلامی احکام کے بارے میں پورا یقین حاصل ہو جاتا ہے۔اس لئے بعض بزرگان امت نے اس پُر عظمت سورت کا نام "علم الیقین" رکھا ہے۔ یعنی اس سورت کے معانی اور مطالب کو سمجھ لینے سے انسان کو توحید' آخرت' استعانت' ہدایت' استقامت' قضاء و قدر کی حکمت' اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کے فانی ہونے کی معرفت' رموز عبادت' انبیاء' اتقیاء' اصفیاء اور صلحاء کی صداقت و حقانیت او رگمراہ فرقوں کی حقیقت کا پورا پورا اور مکمل علم ہو جاتا ہے۔اس لئے سورت فاتحہ کو علم الیقین والی سورت بھی کہا جاتا ہے۔

﴿سورۃ الاحسان﴾ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کی شکل میں نبی مکرم' رسول معظم' رحمت عالم ﷺ اور آپ کی امت پر بہت بڑا احسان اور عظیم فضل و کرم فرمایا ہے۔اس لئے اس سورت مبارکہ کا ایک نام "سورۃ للمنہ" یعنی سورۃ احسان بھی ہے۔

خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا۔اِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِیْ فِیْمَا مَنَّ بِهٖ عَلَیَّ اِنِّیْ اُعْطِیْتُكَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَهِیَ مِنْ كُنُوْزِ عَرْشِیْ۔(تفسیر الدرالمنثور صفحہ ۵ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کو نازل کر کے مجھ پر بڑا احسان فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں سورۃ فاتحہ اپنے عرش کے خاص خزانوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے عطا فرمائی ہے۔

چونکہ یہ بے مثال سورت ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر عرش کے خزانوں میں سے نازل فرمائی گئی۔اس لئے اسے ”سورة الکنز“ یعنی خزانے والی سورت بھی کہا جاتا ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سورۃ فاتحہ کی فضیلت و عظمت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حَدَّثَنَا نَبِیُّ اللّٰہِ۔ ہم سے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے بیان فرمایا کہ۔اَنَّھَا اُنْزِلَتْ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ۔بے شک سورۃ فاتحہ کو اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے (والے خاص خزانے) سے نازل فرمایا۔

سورۃ فاتحہ کو ”سورۃ النور“ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے یعنی یہ نور اور روشنی پھیلانے والی سورت ہے۔ صحیح مسلم کے حوالے سے جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف آپ سماعت فرما چکے ہیں کہ سورۃ فاتحہ اور بقرہ کے نزول کے وقت اللہ تعالیٰ نے آسمان کا خاص دروازہ کھلوایا اور خاص فرشتے کو نازل فرمایا۔اس خصوصی قاصد فرشتے نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ ۔اے اللہ کے رسول ﷺ۔دو نوروں کی بشارت قبول فرمایئے کہ یہ نور آپ سے قبل کسی نبی کو بھی نصیب نہیں ہوئے ۔(۱) سورۃ فاتحہ (۲) سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات۔ چونکہ اس حدیث میں سورۃ فاتحہ کے لئے ”نور“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔اس لئے اس بابرکت' باعظمت اور باکرامت سورت کو ”سورۃ النور“ بھی کہا جاتا ہے۔

اَسماء فاتحہ کی فہرست حضرات محترم! ہم نے سورۃ فاتحہ کے بتیس ناموں کو دس عنوانات کے تحت اختصاراً بیان کرنے کی کوشش ہے اور مترادف' ہم معنی یا قریب المعنی ناموں کو آپ کی سہولت اور آسانی کے لئے ایک ہی عنوان میں سمو دیا ہے۔امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے پچیس اسماء فاتحہ کا ذکر کرنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے بعد لکھا ہے۔ هٰذَا مَا وَقَفْتُ عَلَيْهِ مِنْ أَسْمَائِهَا وَلَمْ تَجْتَمِعْ فِي كِتَابٍ قَبْلَ هٰذَا۔ کہ یہ سورۃ فاتحہ کے وہ نام ہیں جن پر میں نے واقفیت حاصل کی ہے اور اس سے پہلے کسی ایک کتاب میں یہ نام کسی نے جمع نہیں کیے۔

(الاتقان فی علوم القرآن صفحہ ۵۳ جلد اول)

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح بخاری صفحہ ۱۵۶ جلد ۸ کتاب التفسیر میں سورۃ فاتحہ کے تیرہ اسماء نقل فرمائے ہیں۔

امام العصر علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ کی بے نظیر تفسیر "واضح البیان فی تفسیر ام القرآن" میں سورت فاتحہ کے اکیس اسماء مبارکات کا ذکر فرمایا ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا عبدالستار محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے "تفسیر ستاری" میں سورۃ فاتحہ کے تیس ناموں کی بڑی عمدہ تشریح و تفسیر کی ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ جَزَاءً حَسَنًا۔

ہم نے ان چاروں بزرگوں کے ارشادات سے استفادہ کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ کے جن بتیس اسماء کی مختصر توضیح و تشریح پیش کی۔ انکی فہرست یہ ہے

(۱) فاتحہ	(۲) فاتحۃ الکتاب	(۳) فاتحۃ القرآن
(۴) ام القرآن	(۵) ام الکتاب	(۶) اساس القرآن
(۷) السبع المثانی	(۸) القرآن العظیم	(۹) سورۃ الصلاۃ
(۱۰) سورۃ المناجات	(۱۱) سورۃ التفویض	(۱۲) سورۃ الشفاء
(۱۳) سورۃ الشافیہ	(۱۴) سورۃ الواقیہ	(۱۵) سورۃ الراقیہ
(۱۶) سورۃ الرقیۃ	(۱۷) سورۃ الکافیہ	(۱۸) سورۃ الوافیہ
(۱۹) سورۃ الحمد	(۲۰) سورۃ الشکر	(۲۱) سورۃ الحمد الاولی
(۲۲) سورۃ الحمد القصریٰ	(۲۳) سورۃ الحمد للہ رب العالمین	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۴)سورۃ الحمد للہ (۲۵)سورۃ الدعاء (۲۶)سورۃ السوال
(۲۷)سورۃ تعلیم المسئلہ (۲۸)سورۃ المسئلہ (۲۹)سورۃ علم الیقین
(۳۰)سورۃ الاحسان (۳۱)سورۃ الکنز (۳۲)سورۃ النور

معزز حضرات! ہمارے لئے بڑے اعزاز' شرف اور سعادت کی بات ہے کہ آج کی گفتگو میں ہم نے قرآن حکیم کی سب سے افضل' اعلیٰ' اشرف' بہتر' برتر اور عظیم تر سورت کے اسماء مبارکات کی مختصر تشریح د توضیح سنی اور سنائی ہے۔ اور اس ضمن میں نماز میں سورۃ فاتحہ کی قرأت و تلاوت' بالخصوص امام کی اقتداء میں سورت فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ بھی واضح کر دیا گیا ہے اور رسول مکرم' نبی معظم' رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات و فرمودات سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہے کہ ہر نماز کی' ہر رکعت میں' ہر نمازی کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنا لازمی و ضروری ہے اور سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر کوئی نماز دربار الٰہی میں درجہ قبولیت حاصل نہیں کر سکتی۔

خالق ارض و سماء کے حضور دلی دعا ہے کہ رب کائنات ہمیں تمام تعصبات اور تنازعات سے بالاتر ہو کر اپنے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیث پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کی کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۶

حمدِ الٰہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ

-اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ○بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

حَمِدْتُ اللّٰہَ حَمْدًا لَّافَنَاءَ - وَحَدُّ الْحَمْدِ لَایَعْلَم سِوَاءَ

﴿ترجمہ﴾ میں اللہ تعالیٰ کی نہ ختم ہونے والی حمد و ثناء کرتا ہوں-اور اس کی حمد کی حد کو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی نہیں جانتا-

ساری دنیا ہے تیری سارا زمانہ تیرا
جسے سنتا ہوں وہی کہتا ہے فسانہ تیرا

اللہ ارحم الراحمین 'احکم الحاکمین 'احسن الخالقین اور رب العالمین کی بے پناہ حمد و ثناء اور تعریف و تسبیح کے بعد لا تعداد 'ان گنت 'بے شمار و بے حساب درود و سلام 'خاتم النبیین 'رحمۃ للعالمین سید الاولین والآخرین اور شفیع المذنبین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات والا صفات پر جن کی اطاعت ذریعہ نجات اور ان کی نافرمانی وجہ عذاب ہے-اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی محترم ﷺ کا اطاعت گزار 'فرمانبردار 'جانثار 'فداکار اور وفادار بننے کی سعادت نصیب فرمائے- آمین-

معزز حضرات! خطبہ جمعہ کے ان بابرکت لمحات میں آپ کے سامنے بسم اللہ کے بعد سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت مقدسہ 'مطہرہ 'منورہ 'مشرفہ 'مکرمہ 'معظمہ با ترجمہ تلاوت کی گئی ہے-یہ مقدس آیت چار الفاظ پر مشتمل ہے-یعنی-اَلْحَمْدُ - لِلّٰہِ - رَبِّ - الْعَالَمِیْنَ -اس آیت کریمہ کا پہلا لفظ "الحمد" ہے جس کا معنی ثنائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمیل، تعریف اور عظمت ہے- اور ہر قسم کی تعریفات، تحمیدات، تمجیدات، ثنائے جمیل، اعلیٰ بزرگی، برتری، عظمت، شان، تقدیس اور تعظیم کے لائق خالق ارض و سماء اللہ رب العالمین کی ذات مبارکہ ہے- اس لئے مومن، مسلمان اور صاحب ایمان انسان، قرآن حکیم کھولتے ہی سب سے پہلے اس امر کا اعلان و اظہار کرتا ہے کہ میں دل کی گہرائیوں سے الٰہ العالمین، رب العالمین اور ارحم الراحمین کی حمد و ثناء کرتا ہوں- اسی کی تعریف و توصیف کرتا ہوں، اسی کی بڑائی اور کبریائی بیان کرتا ہوں اور اسی کی عظمت و شان اور جلالت کا اعلان کرتے ہوئے اس کی یکتائی، الوہیت اور ربوبیت پر کامل یقین اور مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہوں- مجھے آج صرف پہلے دو الفاظ- "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کی تشریح کرنا ہے- انشاء اللہ العزیز-

بے حساب اجر اللہ رب العالمین اپنے بندے کی زبان سے اپنی تعریف، ثناء اور حمد سن کر ازحد خوش ہوتا اور اسے بے حساب اجر سے نوازتا ہے- مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا-

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے (برگزیدہ) بندوں میں سے ایک بندے نے اللہ رب العزت کی حمد و ثناء اور اس کی تعریف و تحمید کرتے ہوئے کہا- یَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ- تو اعمال کا ثواب لکھنے والے فرشتے گھبرا گئے کہ ہم ان پاکیزہ کلمات کا کتنا اجر و ثواب تحریر کریں- کیونکہ انہیں ابھی تک ان حمدیہ الفاظ کے اجر و ثواب کی مقدار سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا- آخر انہوں نے دربار الٰہی میں عرض کیا- يَا رَبَّنَا اِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِيْ كَيْفَ نَكْتُبُهَا؟- اے ہمارے پروردگار! آپ کے ایک بندے نے آپ کی تعریف میں چند ایسے حمدیہ کلمات کہے ہیں کہ ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ان عظیم الشان اور بے مثال کلمات کا اجر و ثواب کیسے لکھیں؟- فرشتوں کی حیرت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر اور ان کے سوال کو سن کر خالق ارض و سماء نے سب کچھ جاننے کے باوجود فرشتوں سے فرمایا۔ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ۔ میرے بندے نے کون سا ایسا وظیفہ کیا ہے کہ تم اس کا اجر لکھنے سے معذور ہو۔ فرشتوں نے عرض کیا۔ اے ہمارے رب اس بندۂ خدا نے یوں آپ کی تعریف کی ہے کہ۔

یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَلِعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ تم (ان کلمات طیبات کا ثواب نہیں لکھ سکتے لہذا) ان کلمات کو اسی طرح میرے بندے کے نامہ اعمال میں درج کر دو۔ حَتّٰی یَلْقَانِیْ فَاَجْزِیَہٗ بِھَا۔ جب (حشر کے دن) میرا یہ بندہ میرے پاس حاضر ہو گا۔ مجھ سے ملے گا اور میرے ساتھ ملاقات کرے گا تو میں خود اسے اس حمد و ثناء اور تعریف ربانی کا بے حساب و بے پناہ اجر عطا فرماؤں گا۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۷۸ باب فضل الحامدین)

آپ نے غور فرمایا کہ اللہ رحیم و کریم اپنے بندے کی زبان سے اپنی حمد و ثناء سن کر کتنا خوش ہوتا ہے اور حمد الٰہی کرنیوالے کو بے حساب اجر و ثواب سے نوازتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص کسی نعمت، احسان اور فضل و کرم پر اللہ تعالیٰ تعریف و تسبیح اور حمد و ثناء کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر پہلے سے زیادہ انعامات اور احسانات کی بارش برسا دیتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا۔

مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَۃً فَقَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اِلَّا کَانَ الَّذِیْ اَعْطٰی اَفْضَلَ مِمَّا اَخَذَ۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۷۸ باب فضل الحامدین)

﴿ترجمہ﴾ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت پر اس کی تعریف کرتے ہوئے "الحمد للہ" کہتا ہے تو اس کا یہ کہنا رب العزت کی نازل فرمودہ نعمت سے افضل شمار کیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔

محترم بھائیو! یہ محض ذات الٰہی کی مہربانی اور شفقت و رحمت ہے کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی عطا کردہ نعمت پر ہمارے تعریفی کلمات کو اپنی اس نعمت سے افضل قرار دے دیتا ہے۔ ورنہ اس ارحم الراحمین کی لاتعداد' ان گنت اور بے شمار نعمتوں کے مقابلے میں ان تعریفی الفاظ اور حمد و ثناء کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس کی نوازشات پر کماحقہ' شکر ادا کرنا تو بڑی دور کی بات ہے۔ ہم تو اس کے احسانات اور انعامات کو شمار بھی نہیں کر سکتے۔ خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْهَا۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ"۔ (سورت ابراہیم آیت نمبر ۳۴)

﴿ترجمہ﴾ اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ بے شک انسان تو ناانصاف ناشکرا ہے۔

﴿**جنت میں درخت**﴾ حضرات گرامی! اللہ رب العالمین کو اپنی تعریف کا کلمہ "الحمد للہ" اتنا محبوب' پسندیدہ اور پیارا ہے کہ اگر کوئی توحید پرست حمد الٰہی کے اس کلمے کو ایک دفعہ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کیلئے جنت میں ایک درخت لگا دیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ میں زمین میں درخت لگا رہا تھا کہ نبی مکرم ﷺ نے میرے قریب سے گزرتے ہوئے فرمایا۔ یَااَبَاهُرَيْرَةَ مَاالَّذِىْ تَغْرِسُ؟ اے ابو ہریرہ کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ غِرَاسًالِىْ۔ آقا! اپنے لئے درخت لگا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيْرٍ" لَّكَ مِنْ هٰذَا۔ کیا میں تمہیں (دنیا کے) اس درخت سے بہتر درخت نہ بتلادوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اے اللہ کے رسول! اس درخت سے بہتر درخت کی رہنمائی ضرور فرمایئے۔ ارشاد ہوا۔ تم۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پڑھا کرو۔ جب تم تعریف ربانی کے یہ کلمات اپنی زبان سے ادا کرو گے۔ تو ہر ایک جملے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دے گا۔" سبحان اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔(سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۷۸ باب فضل الحامدین)

یہ کلمات طیبات چار ہیں۔(۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (۴) اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ان میں سے ہر ایک کے بدلے میں پڑھنے والے کیلئے جنت میں ایک درخت لگادیا جاتا ہے۔اور اگر کوئی خوش نصیب ان چار کلمات کو اپنی زبان سے ادا کرلے تو اس کیلئے جنت میں چار درخت لگا دیئے جاتے ہیں اور اگر کوئی سعادت مند اس وظیفے کو دس مرتبہ دھرالے تو جنت کے اندر اس کے مکان میں چار سو درختوں کا باغ لگادیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے یہ الفاظ پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنیکی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب مجھے سفر معراج پر لے جایا گیا تو میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ خلیل اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔اے محمد ﷺ اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیے اور انہیں آگاہ فرما دیجئے کہ۔ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَاءِ وَاَنَّھَا قِیْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَھَا"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔جنت کی زمین بہت اچھی ہے۔پانی میٹھا ہے اور وہ زمین خالی پڑی ہے۔سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کہہ کر اس میں درخت لگانا تمہارا کام ہے۔(جامع ترمذی صفحہ ۱۸۷ جلد ۲ ابواب الدعوات)

اس امر میں ذرہ بھر شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ حمد الٰہی کا کلمہ "الحمد للہ" اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی فضیلت، عظمت اور ثواب کا کلمہ ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ کے صحابی جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الرسل ﷺ نے "الحمد للہ" کی فضیلت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اَفْضَلُ الذِّکرِ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ"اذکار مسنونہ میں سب سے افضل واعلیٰ ذکر۔لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سب دعاؤں میں افضل دعاء "اَلْحَمْدُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلّٰہِ“ ہے۔(سنن ابن ماجہ‘صفحہ ۲۷۸‘باب فضل الحامدین)

انہیں بابرکت‘ مقدس‘ مطہر‘ پاکیزہ‘ عظیم البرکت اور عظیم الشان کلمات مبارکات سے خالق کائنات نے سورۃ فاتحہ کا آغاز فرمایا ہے - ارشاد خداوندی ہے- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے-

”الحمد للہ“ کہنے کے اجروثواب کی کثرت کا اندازہ آپ رسول محترم ﷺ کے اس فرمان ذی شان سے بھی لگا سکتے ہیں- جسے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ‘- سُبْحَانَ اللّٰه کہنے سے انسان کے اعمال کو تولنے والا ترازو نصف ہو جاتا ہے جبکہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰه“ کہنے سے اعمال کا ترازو لبالب بھر جاتا ہے-(رواہ الترمذی-مشکٰوۃ المصابیح صفحہ ۲۰۲)

حمد‘ احمد اور محمد معزز احباب! ہمارے رہبر و رہنما جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی امت کو ”حمد الٰہی“ سے خاص تعلق اور لگاؤ ہے-اللہ رحیم وکریم نے نبی رحمت ﷺ کے اسماء مبارکات کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو ”محمد“ اور ”احمد“ کے معزز ناموں سے یاد فرمایا ہے-

عربی لغت کے اعتبار سے ”محمد“ ”حمد“ سے مشتق اور ماخوذ ہے-حمد کا معنی تعریف اور ”محمد“ کا معنی بہت زیادہ تعریف کیا گیا اور یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ روئے زمین پر خدا کے بعد سب سے زیادہ تعریف ہوتی ہے تو محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف ہوتی ہے- ﷺ

- مسلمان آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں-
- غیرمسلم آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں-
- اپنے آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں-
- بیگانے آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں-

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

- ☆ اصحاب آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ احباب آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ واقف آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ ناواقف آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ ماننے والے آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ نہ ماننے والے آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ کلمہ گو آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ غیر کلمہ گو آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ مکی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ مدنی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ نجرانی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ ایرانی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ پاکستانی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ ہندوستانی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ افغانی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ تورانی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ عربی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ عجمی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ پنجابی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ بلوچی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ سندھی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔
- ☆ پختون آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ کشمیری آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ حریری آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ ہندو آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ سکھ آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ یہودی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ عیسائی آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ زمین والے آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ آسمان والے آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ جنات آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ فرشتے آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

☆ سارا جگ آپ ﷺ کی تعریف کرتا ہے۔

☆ اور 'جگ کا رب بھی آپ ﷺ کی تعریف کرتا ہے۔بالتکرار کرتا ہے۔اور۔باربار کرتا ہے۔سبحان اللہ۔

سارى كائنات جس کی تعریف کرے ۔وہ محمد ﷺ۔ اور جو ساری کائنات سے زیادہ رب کی تعریف کرے ۔وہ۔احمد۔ﷺ

سرور کائنات ﷺ کی اُمت کا نام "حمّادون" یعنی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد و ثناء والے اور آپ ﷺ کو حشر کے دن عطاء فرمائے جانے والے خصوصی علم اور جھنڈے کا نام "لِوَاءُ الْحَمْد" یعنی حمد والا جھنڈا ہوگا۔

آپ ﷺ کے جانثار صحابی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ۔

﴿ترجمہ﴾ قیامت کے دن میں ساری اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔اور حمد کا جھنڈا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ہاتھ میں ہوگا- آدم اور ان کے علاوہ تمام اہل ایمان میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے- سب سے پہلے میری قبر کی زمین شق کی جائے گی-

(رواہ الترمذی' مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۱۳' باب فضائل سید العالمین)

بزرگان محترم! آپ ﷺ کے مقام اور نام کے فضائل اور خصائل اس وقت میرا موضوع نہیں ہے- میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی اور آپ کی امت کو حمد الٰہی سے خاص شغف اور تعلق ہے- اسی لئے ہمارے ہادی ﷺ پر نازل فرمائی جانے والی کتاب مقدس کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے کہ -اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - تمام تعریفات و تحمیدات اس ذات عظیم کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے-

﴿پانچ سورتوں کا آغاز﴾ سورۃ فاتحہ کا آغاز ایسے مبارک اور مقدس کلمہ سے کیا گیا ہے- جو اللہ تعالیٰ کو بڑا پسندیدہ اور انتہائی محبوب ہے- اس جملے کا بار بار دھرانا خالق کائنات کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے- اس کے پڑھنے سے جنت میں درخت لگتے اور نامہ اعمال کا ترازو نیکیوں سے بھر جاتا ہے- وہ مقدس' مبارک' پُر عظمت اور عظیم البرکت کلمہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے-

قرآن مجید فرقان حمید میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کا کلمہ بائیس مرتبہ اور صرف لفظ "اَلْحَمْدُ" اڑتیس مرتبہ استعمال فرمایا گیا ہے اور کتاب ہدایت کی پانچ سورتوں کا آغاز اسی بابرکت لفظ سے کیا گیا ہے- قرآن حکیم کے ساتویں سپارے میں سورۃ انعام کی ابتداء یوں ہوتی ہے-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ -ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○

﴿ترجمہ﴾ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے- جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور روشنی بنائی- پھر بھی کافر دوسروں کو رب کے برابر ٹھہراتے ہیں-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بائیسویں سپارے میں سورۃ سبا کا آغاز بھی اللہ کریم نے "الحمد للہ" سے فرمایا۔ارشاد الٰہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَافِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ○

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے اور آخرت میں بھی تعریف اسی کی ہے اور وہ حکمت والا باخبر ہے۔

اسی بائیسویں سپارے کی سورۃ فاطر کا آغاز بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے ہوتا ہے ۔ فرمان الٰہی ہے ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِالسَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا اُولِیْ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ يَزِيْدُ فِی الْخَلْقِ مَايَشَاءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ"○

﴿ترجمہ﴾ ہر قسم کی حمد صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے۔جن کے دو' دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں ۔وہ اپنی مخلوقات میں جو چاہتا ہے۔بڑھاتا ہے۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

قرآن عزیز کی مشہور و معروف سوت' سورۃ کہف (جس کی تفسیر و تشریح آپ بیس خطبات جمعہ میں سماعت فرما چکے ہیں اور الحمد للہ اس سورت کے خطبات پر مشتمل کتاب بھی زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے) کی ابتداء بھی "الحمد للہ" سے کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا○

﴿ترجمہ﴾ تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اپنے بندے (جناب محمد مصطفیٰ ﷺ) پر یہ کتاب نازل فرمائی اور اس میں ذرا بھر کجی پیدا نہ ہونے دی۔

قرآن حکیم کی ان چار بابرکت سورتوں' سورۃ انعام' سورۃ سبا اور سورۃ کہف کے علاوہ پانچویں وہ عظیم البرکت سورۃ جس کی ابتدا "الحمد للہ" سے کی گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ سورۃ فاتحہ ہے۔اس مقدس و متبرک سورۃ کی پہلی آیت ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

﴿عزت والی آیت﴾ یوں تو قرآن حکیم کی تمام آیات لائق عزت اور قابل احترام ہیں۔ مگر بالخصوص سورۃ بنی اسرائیل کی آخری آیت جس میں "الحمد للہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اسے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے خصوصی عزت کا مستحق قرار دیا ہے۔ تفسیر قرآن کے مشہور امام علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمّٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا) آيَةَ الْعِزِّ وَفِيْ بَعْضِ الْآثَارِ اَنَّهَا مَاقُرِءَ تْ فِيْ بَيْتٍ فِيْ لَيْلَةٍ فَيُصِيْبُهُ سَرَقٌ اَوْ اٰفَةٌ"۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۷۰ جلد ۳)

﴿ترجمہ﴾ اور حدیث میں آیا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس آیت (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا) کو خصوصی عزت والی آیت قرار دیا ہے۔اور بعض آثار و روایات میں ہے کہ جس گھر میں رات کو یہ آیت پڑھی جائے۔وہاں اس رات چوری نہیں ہوتی اور کوئی آفت بھی نہیں آتی۔

اسی آیت (جس میں الحمد للہ آیا ہے) کو رسول اللہ ﷺ نے بہترین وظیفہ قرار دیتے ہوئے اسے مصائب و مشکلات کے دور کرنے کا ذریعہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ کتب تفاسیر میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس حالت میں باہر نکلا کہ آپ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا اور میرا ہاتھ آپکے ہاتھ میں (سبحان اللہ نبی اکرم اور صحابہ کرام کے درمیان محبت 'الفت' پیار 'شفقت اور مودت و بے تکلفی کا اندازہ فرمائیں) آپ ﷺ کا گزر ایک شکستہ اور پریشان حال آدمی کے قریب سے ہوا۔ آپ ﷺ نے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص سے پوچھا کیا بات ہے۔ تیرا حال خستہ کیوں ہو گیا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ اَلسُّقْمُ وَالضُّرُّیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اے اللہ کے رسول! بیماری اور تنگ دستی نے یہ حال کر دیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ تمام تنگدستوں کو خوشحالی نصیب فرمائے۔ پریشان حالوں کی پریشانیاں دور فرمائے اور بیماروں کو شفایاب فرمائے۔ آمین۔)

آپ ﷺ نے اس کی حالت دیکھ کر فرمایا۔ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ تَذْهَبُ عَنْکُمُ السُّقْمَ وَالضُّرَّ۔ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھلا دوں۔ جن کے پڑھنے سے تمہاری بیماری اور تنگ دستی دور ہو جائے گی۔ اس نے عرض کیا۔ بَلٰی۔ اے اللہ کے رسول! ضرور فرمائیے۔

ان کلمات کی یہ فضیلت سن کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نہایت ادب سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے وہ کلمات ضرور بتلا دیجئے تاکہ میں انہیں پڑھ کر تنگدستی اور بیماری سے نجات حاصل کر سکوں۔ امام الرسل ﷺ نے فرمایا۔ یہ وظیفہ پڑھا کرو۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہارے افلاس کو مالداری میں اور تمہاری بیماری کو صحت میں تبدیل فرما دے گا۔

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا۔

﴿ترجمہ﴾ میرا بھروسہ اس ذات پر ہے جو زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ تمام تعریفیں اسی اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا۔ نہ اس کی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کوئی عاجزی کی وجہ سے اس کا مددگار ہے اور اس کی خوب بڑائی بیان کرو۔

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس وظیفہ کو حرز جان بنا لیا تو چند دنوں میں ان کی حالت سنور گئی۔ یعنی غربت جاتی رہی اور خوشحالی آگئی۔ کمزوری کی جگہ توانائی اور بیماری کی جگہ صحت نے لے لی۔ نبی محترم ﷺ نے ایک دن جناب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوہریرہ رضی اللہ سے پوچھا- ابوہریرہ- یہ کیا ہے؟ عرض کیا- لَمْ اَزَلْ کَلِمَاتِ الَّتِیْ عَلَّمْتَنِیْ - میں آپ کے سکھلائے ہوئے کلمات روزانہ پڑھتا ہوں- جس سے میری حالت بدل گئی ہے- سبحان اللہ- (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۷۰ جلد ۳ اسنادہ ضعیف)

عزیزان گرامی! اس وظیفے اور دعائیہ کلمات میں بھی حمد الٰہی کا کلمہ "الحمد للہ" ذکر کیا گیا ہے- جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحمتوں کا نزول فرمایا اور ان کو تنگ دستی' غربت' بیماری اور پریشانیوں سے نجات نصیب فرمادی- آپ بھی روزانہ ان کلمات کا ورد فرمایئے- انشاء اللہ العزیز برکتیں ہی برکتیں اور رحمتیں ہی رحمتیں ہو جائیں گی-

﴿حمد سے گناہ معاف﴾ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ایک ایسا عمل اور وظیفہ ہے کہ رب العالمین کی تعریف کرنے کی بدولت انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں- اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے اور حمد الٰہی کرنیوالے کو جنت کا مستحق قرار دے دیا جاتا ہے-

سرکار مدینہ ﷺ کے مشہور صحابی جناب ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے حمد الٰہی کی برکات' ثمرات اور اثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا- مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (سنن ابن ماجہ صفحہ 279)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" سو مرتبہ پڑھے- اس کے (صغیرہ) گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں گے تو اس کلمہ کی برکت سے تمام کے تمام معاف کر دیئے جائیں گے- سبحان اللہ-

محترم بھائیو! یہ کوئی مشکل کام نہیں- بلکہ ازحد آسان اور سہل ہے- چند منٹ میں آدمی "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" سو مرتبہ پڑھ سکتا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ بخشوا سکتا ہے- اللہ تعالیٰ ہمیں روزانہ یہ وظیفہ پڑھنے اور اپنے خالق و مالک کی کثرت سے حمد وثناء کرنے کی سعادت نصیب فرمائے- آمین-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزیز گرامی! میں نے جذبات خطابت میں قطعاً مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ آپ احباب کے سامنے پوری کائنات کے ہادی اور رہنما محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان پیش کیا ہے۔ جن کے بارے میں میرا اور آپ کا عقیدہ ہے کہ ہر شخص کی بات غلط ہو سکتی ہے مگر مدنی سرکار کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ ہر انسان اپنی مرضی سے بولتا ہے مگر میرے آقا ﷺ جب لب کشائی فرماتے ہیں تو رب کی وحی کے مطابق گفتگو فرماتے ہیں۔ اس لئے میرا اور آپ کا عقیدہ ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔

- آپ ﷺ کا ایقان غلط نہیں ہو سکتا۔
- آپ ﷺ کا ارمان غلط نہیں ہو سکتا۔
- آپ ﷺ کا اشارہ غلط نہیں ہو سکتا۔
- آپ ﷺ کا سہارا غلط نہیں ہو سکتا۔
- آپ ﷺ کی ذات غلط نہیں ہو سکتی۔
- آپ ﷺ کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔
- آپ ﷺ کے فرمودات غلط نہیں ہو سکتے۔
- آپ ﷺ کے خیالات غلط نہیں ہو سکتے۔
- آپ ﷺ کی سوچ غلط نہیں ہو سکتی۔
- آپ ﷺ کی اپروچ غلط نہیں ہو سکتی۔
- آپ ﷺ کا اٹھنا' بیٹھنا' چلنا' پھرنا' آنا' جانا' کھانا' پینا' سونا' جاگنا' غلط نہیں ہو سکتا۔

الغرض --- آپ ﷺ کا کوئی فعل' عمل اور قول غلط نہیں ہو سکتا۔

امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان حق ترجمان نے "حمد الٰہی" کرنے والوں کو سب سے پہلے جنت کے داخلے کی خوشخبری سے سرفراز فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حبر الامت جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ (رواہ البیہقی۔ مشکوۃ المصابیح صفحہ ۲۰۱)

﴿ترجمہ﴾ جو لوگ تنگی اور آسانی میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے ہوں گے انہیں حشر کے دن سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا۔ سبحان اللہ۔

بزرگان محترم! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے گناہ معاف ہوں' ہم پر ہمارا پروردگار راضی ہو جائے۔ ہم نہ صرف جنت کے مستحق قرار پائیں بلکہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہمیں جنت کی طرف بلایا جائے تو ہر حال میں' ہر گھڑی' اور ہر وقت اللہ رحیم و کریم کی حمد بیان کریں' اس کی ثناء کے کلمات زبان پر جاری رکھا کریں اور رب العزت کی تعریف میں مشغول رہا کریں اور ان الفاظ بابرکات کو وظیفہ بنالیں کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حال میں اپنی حمد و ثناء کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿**مقامات حمد**﴾ حضرات گرامی! ویسے تو ہمیں ہر وقت' ہر لحظہ اور ہر لمحہ اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی تعریف و تحمید میں مصروف و مشغول رکھنا چاہیے اور کسی آن بھی حمد الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہیے مگر انسانی زندگی میں چند اہم مواقع ایسے ہیں۔ جہاں خاص طور پر اہتمام سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اہل ایمان کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ان مواقع پر حمد الٰہی کے الفاظ اپنی زبانوں سے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے احسانات' انعامات اور نوازشات پر اسکا شکر ادا کریں۔

امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر "الدر المنثور" میں ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ کا قول ذکر فرمایا ہے۔ کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" شکر کا کلمہ ہے۔ جب بندہ اپنی زبان سے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میرا شکر ادا کیا ہے۔ سبحان اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی معظم، رسول مکرم، رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّکْرِ مَاشَکَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَّا یَحْمَدُہٗ۔ (رواہ البیہقی مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۰۱)

﴿ترجمہ﴾ شکر کی اساس اور اصل "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے۔ جس نے زبان سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" نہ کہا تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ہی ادا نہیں کیا۔

"الحمد للہ" کو ہر وقت کا وظیفہ بنالیجئے، اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، دکان پر، کارخانے میں، سفر میں، حضر میں، گھر میں، بازار میں، مسجد میں، گلی میں، ہر وقت پڑھتے رہیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بھی ادا ہوتا رہے گا اور ہمارے شکر و صبر کی بدولت اللہ تعالیٰ ہمارے انعامات اور رحمتوں میں مزید اضافہ فرماتا رہے گا۔ اس امر کی وضاحت قرآن حکیم ان الفاظ سے فرماتا ہے۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ"۝ (سورہ ابراہیم آیت نمبر ۷)

﴿ترجمہ﴾ اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ فرمادیا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔ اور اگر تم ناشکری کرو گے۔ تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ کو شکر گزار بندہ بڑا پسند اور ناشکری کرنے والا انسان ازحد ناپسند ہے۔ لہٰذا ہم سب کو اپنے خالق، مالک، رازق، حاکم، مدبر، متصرف اور رب کا شکر ادا کرتے ہوئے بار بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہتے رہنا چاہیے۔ اللہ رب العزت ہمیں شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔ آیئے! ہم قرآن و سنت کی روشنی میں اہم مقامات حمد بیان کر نیکی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

﴿**نیند سے بیداری پر**﴾ نیند انسانی زندگی کا لازمی حصہ اور جسمانی صحت کیلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ضروری چیز ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ اگر کسی شخص کو نیند نہ آئے تو اسے نیند آور ادویات دے کر سلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نیند کو تو "موت کی بہن" بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ نیند کی حالت میں وقتی طور پر انسان کے احساس و ادراک کی قوت کو معطل کر دیا جاتا ہے۔ البتہ نیند کی حالت میں آدمی کا سانس چلتا، نبض اچھلتی، غذا ہضم ہوتی اور معدہ کام کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نیند اور موت کی مماثلت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ○ (سورۃ زمر آیت نمبر ۴۲)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے۔ پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہو۔ انہیں روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ غور و فکر کرنے والی قوم کے لئے اس میں یقیناً نشانیاں موجود ہیں۔ سبحان اللہ۔

امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے سوتے وقت جس دعا کے پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کے الفاظ میں بھی موت اور نیند کی مماثلت کو بیان کیا گیا ہے۔ صحابی رسول جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص سونے کے لئے اپنے بستر کی طرف جائے تو اسے کپڑے سے جھاڑ لے، پھر یہ دعا پڑھے۔ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۹۳۵ جلد ۲ کتاب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے رب! میں آپ ہی کے نام سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور آپ ہی کی مدد سے اٹھاؤں گا۔ اگر آپ نے میری جان روک لی تو اس پر رحم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانا اور اگر آپ اسے چھوڑ دیں تو اس کی اسی طرح حفاظت فرمانا جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

سرور کونین، امام القبلتین، رسول الثقلین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ سے سوتے وقت کی جو دوسری دعاء منقول ہے۔ اس میں بھی نیند کو موت سے اور بیداری کو زندگی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو سونے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے اور زبان اقدس سے یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْیٰ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۹۳۴ جلد ۲ کتاب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا (سوتا) ہوں اور تیرے نام سے زندہ (بیدار) ہوں گا۔

قرآن حکیم کی اس آیت کریمہ اور نبی معظم ﷺ کی زبان مقدس سے بیان فرمودہ ان دعاؤں سے نیند اور موت کی مماثلت اور مشابہت واضح ہو گئی ہے۔ اسی لئے رسول محترم ﷺ نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ جب تم نیند سے بیدار ہو تو یوں سمجھو کہ خالق ارض و سماء نے تمہیں نئی زندگی سے نوازا ہے۔ اس لئے نیند سے بیدار ہوتے ہوئے اور نئے دن کا آغاز کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کیا کرو۔ اور صبح آنکھیں کھولتے ہی "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" والی دعا پڑھا کرو۔ آپ بھی رسول محترم ﷺ کی زبان مبارک کے الفاظ یاد فرمایئے اور ہر روز صبح بیداری کے وقت انہیں الفاظ سے رب العزت کی تعریف و توصیف کیجئے اور سنت رسول پر عمل کا اجر عظیم حاصل کیجئے۔ سرور کائنات ﷺ صبح نیند سے بیدار ہوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

(صحیح بخاری صفحہ ۹۳۶ جلد ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ سب تعریفات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ جس نے ہمیں مارنے (سلانے) کے بعد زندہ (بیدار) فرمایا۔ اور اسی کی طرف ہی جانا ہے۔

میری ان گزارشات سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ مسلمان کو اپنے دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرنا چاہیے اور صبح نیند سے بیدار ہوتے ہی سب سے پہلے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" والی دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس ذات رحیم و کریم نے عارضی اور وقتی موت (نیند) کے بعد نئی زندگی (بیداری) نصیب فرمائی

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے) کا فرمان ہے کہ سرور کونین ﷺ جب نماز تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت مبارکہ کی تلاوت فرماتے یعنی اپنی زبان مقدس سے اللہ کریم کی تعریف کرتے ہوئے کہتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۷۸ جلد ۲ ابواب الدعوات)

﴿بعد از طعام﴾ صبح بیداری، نماز فجر کی ادائیگی اور دیگر اہم معمولات سے فراغت فراغت کے بعد ہمیں کھانے اور ناشتے کی فکر دامن گیر ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ کیونکہ جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے کھانا اور پینا ایک اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے کھانے کے آداب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

* کھانا ہاتھ دھو کر کھایا جائے۔
* "بسم اللہ" پڑھ کر کھانا شروع کیا جائے
* دائیں ہاتھ سے کھایا جائے۔
* اپنے آگے سے کھایا جائے۔
* کھانا بیٹھ کر کھایا جائے۔
* آرام آرام سے چبا کر کھایا جائے۔
* ٹھنڈا کر کے کھایا جائے۔
* لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا لیا جائے۔
* بھوک رکھ کر کھایا جائے۔
* کھانا ٹیک لگا کر نہ کھایا جائے۔
* کھانے میں سونے اور چاندی کے برتن استعمال نہ کئے جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کھانے میں عیب اور نقص نہ نکالا جائے۔
- کھانے کے آخر میں اپنی انگلیوں کو چاٹ لیا جائے۔
- کھانے کے بعد کلی کی جائے اور ہاتھ صاف کر لئے جائیں۔ اور۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کیا جائے یعنی "الحمد للہ" کہا جائے۔ صحابی رسول جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو رب العزت کی حمد و ثناء ان الفاظ سے فرماتے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۸۲ جلد ۲ کتاب الاطعمۃ)

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفات اس اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ سبحان اللہ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرور عالم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوئے اور دستر خوان اٹھالیا جاتا تو آپ ﷺ ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا۔(صحیح بخاری صفحہ ۸۲۰ جلد ۲ کتاب الاطعمۃ)

﴿ترجمہ﴾ بہت زیادہ پاکیزہ' بابرکت' نہ ختم ہونے والی' نہ چھوٹنے والی اور نہ ترک کی جانے والی تعریفات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ جو ہم سب کا پروردگار ہے۔

میزبان مصطفیٰ ﷺ جناب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی چیز تناول یا نوش فرماتے تو یہ دعا زبان مبارک سے ادا فرماتے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا ۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۸۲ جلد ۲ کتاب الاطعمۃ)

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے کھلایا' پلایا اور حلق کے راستے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نرمی سے اتارا اور اس کے نکالنے کا راستہ بنایا-

صحاح ستہ کے مترجم علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس دعاء کی تاثیر اور خاصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا- "کہتے ہیں جو شخص کھانے کے بعد ہمیشہ یہ دعا پڑھتا رہے-وہ قبض کے عارضہ سے محفوظ رہے گا-"

(صحیح بخاری مترجم ۳۲۰ جلد ۵' حاشیہ نمبر ۲ کتاب الاطعمہ)

ان تمام دعاؤں کا پہلا جملہ "الحمد للہ" ہے-ان بابرکت الفاظ کی بار بار سماعت سے آپ بخوبی جان گئے ہیں کہ نبی معظم ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے "الحمد للہ" سے شروع ہونے والی یہ دعائیں پڑھی جائیں-ان کے پڑھنے سے سنت رسول پر عمل کا ثواب ملے گا- کھانے میں خیر و برکت کا نزول ہوگا اور حمد الٰہی سے رب العزت کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوگی-

﴿کھانے کے ہر نوالے پر﴾ معزز احباب! آپ نے کھانے کے بعد کی تین مسنون دعاؤں کے الفاظ سماعت فرمائے- جن میں سے ہر دعا کی ابتداء میں ہمارے آج کے خطبے کا عنوان "الحمد للہ" موجود ہے-بعد از طعام الحمد للہ والی دعائیں پڑھنے کے علاوہ اگر کوئی نیک بخت اور سعادت مند مسلمان کھانے کے ہر لقمے اور پانی کے ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے "الحمد للہ" کے بابرکت کلمات اپنی زبان سے ادا کرے تو رب العزت اسے اپنی رضامندی کی سند عطا فرماتے ہیں-خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا-

اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْ کُلَ الْاُ کْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشُّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا —(رواہ مسلم-مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہو جاتا ہے جو کھانے کے ہر نوالے پر اور پانی کے ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے "الحمد للہ" کہے۔

برادران گرامی قدر! قرآن مجید فرقان حمید میں آدم ثانی جناب نوح علیہ السلام کو۔ اِنَّهٗ كَانَ عَبۡدًا شَكُوۡرًا۔ کا خصوصی اعزاز بخشا گیا ہے۔ جس کا معنی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ شکر گزار بندے تھے۔ حالانکہ تمام انبیاء و رسل اللہ رب العزت کے شکر گزار و فرماں بردار تھے۔ مگر حضرت نوح علیہ السلام کے "عَبۡدًا شَكُوۡرًا" ہونے کو خصوصیت سے اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ وہ کھانے کے ہر نوالے اور پانی کے ہر گھونٹ پر اللہ رب العالمین کا شکریہ ادا کیا کرتے تھے اور ان مواقع پر "الحمد للہ" کا وظیفہ پڑھا کرتے تھے۔ سبحان اللہ۔

تفسیر قرآن کے مشہور امام علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ ذکر فرماتے ہیں۔

وَفِيْ الْاَثَرِعَنِ السَّلَفِ اَنَّ نُوْحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَلِبَاسِهٖ وَشَانِهٖ كُلِّهٖ فَلِهٰذَا سُمِّيَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۴ جلد ۳)

﴿ترجمہ﴾ بزرگان سلف سے منقول ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کھانے' پینے' لباس پہننے اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کیا کرتے تھے اسلئے انہیں "شکر گزار بندے" کا لقب دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ان گنت اور لاتعداد نعمتوں پر شکر ادا کرتے ہوئے کثرت سے "الحمد للہ" پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿چھینک آنے پر﴾ کسی بیماری' مرض یا تکلیف کے بغیر انسان کو چھینک کا آنا' تندرستی' صحت اور چستی کی علامت ہے۔ کیونکہ چھینک سے دماغ کے غلیظ بخارات خارج ہو جاتے ہیں اور قدرتی طور پر بغیر علاج کے دماغ کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت' آپ کا طریقہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمان یہ ہے کہ جب مسلمان آدمی کو چھینک آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی زبان سے "الحمد للہ" کے کلمات ادا کرے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہوں) کہنا چاہیے۔ اور جواب دینے والا۔ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ (اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے) کہے۔ پھر چھینکنے والا۔ یَهْدِ یْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت سے سرفراز فرمائے اور تمہارے حالات کی اصلاح فرمائے) کے الفاظ سے جواب دینے والے کو دعا دے۔" (جامع ترمذی صفحہ ۹۸ جلد ۲ ابواب الآداب)

آپ احباب ان حمدیہ کلمات اور دعائیہ الفاظ پر غور فرمائیں کہ اسلام اپنے ماننے والوں کے درمیان کیسی الفت، محبت اور شفقت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ ہر شخص دوسرے کا ہمدرد، خیر خواہ اور اس کے لئے دعا گو ہو۔ چھینک آنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے پر اللہ رب العزت اس قدر خوش ہوتے ہیں کہ اسے کان اور دانت کی درد سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ رئیس المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے الادب المفرد میں داماد مصطفیٰ جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل فرمائی ہے کہ جس نے چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا کَانَ۔ کہا تو اس کے دانت اور کان میں کبھی درد نہیں ہوگا۔

بعض تفسیری روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام نے عالم وجود میں آنے کے بعد سب سے پہلے جو الفاظ مبارکبات اپنی زبان سے ادا فرمائے وہ سورۃ فاتحہ کے ابتدائی الفاظ اور ہمارے خطبے کا عنوان "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" تھے

امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور زمانہ تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مبارک میں روح پھونکی تو جسم میں روح کے داخل ہوتے ہی آپ کو چھینک آئی تو آپ علیہ السلام نے چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" کہہ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔

(تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۵ جلد ۱)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو صحت و عافیت سے رکھے اور چھینک آنے پر اپنی حمد و ثنا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿نیا لباس پہننے پر﴾ ستر کو چھپانے اور جسم کو بیرونی اثرات سے بچانے کے لئے لباس ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ صاف ستھرا لباس شخصیت کا نکھار اور انسان کی باطنی حالت کا اظہار ہوتا ہے۔ لباس' انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور خصوصی اعزاز ہے۔ کائنات ارضی میں سوائے انسان کے یہ نعمت کسی دوسری مخلوق کو میسر نہیں ہے۔ پردہ پوشی اور خوبصورتی لباس پہننے کے دو اہم مقاصد ہیں۔ رسول محترم ﷺ نے نیا لباس زیب تن کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس بہت بڑی نعمت پر رب العزت کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے

خلیفہ ثانی جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی زبان اقدس سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے۔ پھر پرانا کپڑا اللہ کے نام پر (کسی غریب' مسکین' محتاج) کو دے دے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

ان دعائیہ الفاظ کی ابتداء بھی ہمارے آج کے موضوع "الحمد للہ" سے ہوتی ہے۔ آپ حضرات بھی اس مختصر دعا کو زبانی یاد کریں اور نیا لباس پہنتے وقت پڑھ کر سنت مصطفیٰ پر عمل کا ثواب اور رب العزت سے حفاظت کی ضمانت حاصل کریں اس بابرکت دعاء کے الفاظ یہ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۹۵ جلد ۲ ابواب الدعوات)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے وہ چیز پہنائی جس سے میں اپنے ستر کو چھپاؤں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت حاصل کروں۔

﴿**نیا چاند نظر آنے پر**﴾ نیا چاند انسان کے لئے خوشی اور مسرت کا پیغام لاتا ہے اور انسان ایک ماہ گزار کر نئے مہینے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس لئے رسول محترم ﷺ کی تعلیم اور طریقہ یہ ہے کہ جب نئے مہینہ کا چاند طلوع ہو تو اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تعریف و توصیف کی جائے اور اس ذات عظیم و برتر کا شکر ادا کرتے ہوئے زبان سے یہ الفاظ ادا کئے جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا ۔(سنن ابی داؤد صفحہ ۳۳۹ جلد ۲)

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو پچھلا مہینہ لے گیا اور یہ مہینہ لے آیا۔

آپ نے اس مختصر مگر جامع دعا پر غور فرمایا کہ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کیلئے "الحمد للہ" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اس لیے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ اظہار تشکر کیلئے۔ تعریف الٰہی کیلئے اور حمد خداوندی کے لئے رسول کریم ﷺ کا پسندیدہ اور محبوب کلمہ "الحمد للہ" ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ہم سب کو کثرت سے "الحمد للہ" کو ہر وقت پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿**مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر**﴾ ہم سب کو ہر روز معاشرے کے مختلف افراد سے واسطہ پڑتا اور ہماری نگاہیں روزانہ مختلف حیثیتوں کے انسانوں کو دیکھتی اور ان کے حالات و معاملات سے متاثر ہوتی ہیں۔

- کوئی بیماری میں مبتلا ہے اور کوئی مصیبت میں گرفتار۔
- کوئی فاقہ حال ہے اور کوئی غم دنیا سے بے زار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کوئی غربت کا ستایا ہوا ہے اور کوئی مفلسی کا شکار۔
- کوئی تنگدست ہے اور کوئی بے روزگار۔
- کوئی محتاج ہے اور کوئی بے کار۔
- کوئی مسکین ہے اور کوئی مشکلات کا شکار۔
- کوئی فقیر حال مست ہے اور کوئی زندگی سے اُوازار۔

ہمارے آقا و رہنما جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے کہ جب تم کسی مبتلائے مصیبت' پریشان حال اور بیمار آدمی کو دیکھو تو "الحمد للہ" والی دعا پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس رحیم و کریم نے آپ کو اس مصیبت اور غم سے محفوظ رکھا ہے اور فرمایا۔ اگر تم کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس مصیبت سے محفوظ فرمائے گا۔ سبحان اللہ ۔اس بابرکت اور عظیم المرتبت دعا کے الفاظ بغور سماعت فرمائیں' انہیں حفظ فرمائیں اور غمزدہ کو دیکھ کر زبان سے ادا فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ رب العزت ہم سب کو مالی' جسمانی' جانی' روحانی' اندرونی' دنیوی اور اخروی مشکلات' مصائب' دشواریوں' صدموں اور تکلیفوں سے محفوظ و مصئون فرمائے اور اگر کوئی آفات و بلیات اور مصائب و مشکلات میں مبتلا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کے غم' فکر' حزن اور پریشانی سے نجات نصیب فرمائے۔ آمین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۸۱ جلد ۲ ابواب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس بلا سے بچایا جس میں اس نے تجھے مبتلا کر رکھا ہے اور مجھے اکثر مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔

آپ یہ دعاء کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر اسے چڑانے اور اپنی فضیلت جتلانے کے لئے نہ پڑھیں بلکہ آہستگی سے اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس ذات رحیم و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم نے آپ کو اس مصیبت' بیماری' تنگی' تکلیف' فاقے اور پریشانی سے محفوظ فرما رکھا ہے اور اگر آپ کیلئے ایسا ممکن ہو کہ آپ اس غمزدہ کو اس کی مصیبت سے چھٹکارا دلانے کے لئے کوئی خدمت سرانجام دے سکیں تو خدمت خلق کے جذبہ سے ایسا ضرور کرنا چاہیے اور ہر وقت دربار الٰہی میں التجا کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ رب العالمین ہم سب کو مشکلات و مصائب سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

﴿**سواری پر بیٹھ کر**﴾ ہماری ان گزارشات سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ مومن کامل کی زبان ہر وقت حمد الٰہی میں مصروف و مشغول رہتی ہے اور رب العزت کا فرمان بردار انسان ہر لمحے تعریف خداوندی میں رطب اللسان رہتا ہے۔ وہ گھر میں ہو یا بازار میں' گلی میں ہو یا محلے میں' مسجد میں ہو یا دفتر میں' جلوت میں ہو یا خلوت میں' وہ ہر وقت اور ہر حال میں تعریف ربانی کرتا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے "الحمد للہ" کا وظیفہ پڑھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کبھی سواری پر سوار ہوتا اور سفر پر روانہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کے کلمات سے سفر کا آغاز کرتا اور حمد الٰہی کے الفاظ سے سفر کا اختتام کرتا ہے۔ سبحان اللہ۔

داماد مصطفیٰ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہے کہ رسول محترم ﷺ کا طریقہ یہ ہے۔ جب کوئی شخص سواری پر قدم رکھے تو "بسم اللہ" پڑھے۔ جب سوار ہو جائے تو "الحمد للہ" کہے پھر یہ قرآنی الفاظ اپنی زبان سے ادا کرے۔

سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ○ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ○

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ پاک ہے جس نے یہ سواری ہمارے تابع فرما دی ہے اور ہم ایسے طاقتور نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سورۃ زخرف کی ان آیات مبارکات کی تلاوت کے بعد پھر تین دفعہ "الحمد للہ" کہہ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔ سُبْحَانَكَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۸۲ جلد ۲ ابواب الدعوات)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اے میرے پروردگار! تو پاک ہے۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔

معزز حضرات! حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث مبارکہ سے بھی "حمد الٰہی" کی اہمیت واضح ہو گئی کہ مومن صادق کو سواری پر سوار ہو کر بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف' توصیف' حمد' ثناء' بزرگی' برتری' عظمت' شان' رفعت' بلندی اور بڑائی بیان کرنی چاہیے۔

﴿بیت الخلاء سے نکل کر﴾ رفع حاجت ایک اہم انسانی ضرورت اور جسمانی صحت کے لئے لازمی امر ہے۔ پیشاب' پاخانہ کی بندش انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر اور نقصان دہ ہے۔ بیت الخلاء سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آدمی خود کو ہشاش بشاش' تندرست و توانا اور چاک و چوبند محسوس کرتا ہے۔ اس لئے حکم رسول ہے کہ بیت الخلاء سے نکل کر انسان اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کرے کہ اس رب العالمین نے اس کے جسم سے گندے' غلیظ اور نقصان دہ فضلات کو خارج کر کے اسے صحت و تندرستی کی نعمت سے نوازا۔

خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو ان الفاظ سے رب العزت کی حمد و ثناء فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۶' ابواب الطہارت)

﴿ترجمہ﴾ حمد کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور فرمایا اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

آپ اس دعا کے الفاظ پر غور فرمائیں تو اس میں بھی ہمارے آج کے خطبے کا جلی عنوان "الحمد للہ" ذکر کیا گیا ہے۔

﴿بیٹے کی ولادت پر﴾ اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت' رحمت اور انمول تحفہ ہے۔ اولاد کے بغیر انسان کی زندگی بے قرار اور مایوس گزرتی ہے۔ قرآن حکیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے متعدد انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے اولاد کے بارے میں ان کی دعاؤں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔ جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایک عرصہ تک اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے رہے۔ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ۔ (سورۃ صافات آیت نمبر ۱۰۰)

اے میرے رب! مجھے صالح فرزند عطا فرما۔

اکبر الٰہ آبادی نے بالکل صحیح کہا ہے کہ۔

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں آنکھوں کا نور ہے
ہے لطف زندگی کا تو دل کے سرور ہے
گھر میں اسی کے دم سے ہے ہر سمت روشنی
نازاں ہے اس پہ باپ تو ماں کو غرور ہے
خوش قسمتی کی اس کو نشانی سمجھتے ہیں
کہتے ہیں یہ خدا کے کرم کا ظہور ہے

عزیزان گرامی! قرآنی تعلیم یہ ہے کہ اولاد جیسی عظیم نعمت سے نوازنا یا نہ نوازنا صرف اور صرف اللہ رب العالمین کے اختیار میں ہے۔ وہ جسے چاہے اولاد عطا فرمائے اور جسے چاہے اولاد سے محروم رکھے۔ قرآن حکیم فرماتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَايَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ O اَوْيُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ۔ (سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۴۹-۵۰)

﴿ترجمہ﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بچیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے فرزند نصیب فرماتا ہے۔ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں ملے جلے دے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ (بے اولاد) بنا دیتا ہے۔ بے شک وہ سب کچھ جاننے والا ہر چیز پر قادر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب اللہ کریم کسی شخص کو اولاد جیسی نعمت سے سرفراز فرمائے تو اسے رب العالمین کی حمد و ثناء اور تعریف کے کلمات زبان سے ادا کرنے چاہیں اور "الحمد للہ" کہہ کر رب العزت کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ ادھیڑ عمری 'بڑھاپے اور کبر سنی تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے محروم رکھا اور چھیاسی سال کی عمر میں جناب اسماعیل علیہ السلام جیسا فرزند صالح عطا فرمایا۔ اور سو سال کی عمر میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی صورت میں دوسرا بیٹا نصیب فرمایا۔ آپ علیہ السلام نے ان صاحبزادوں کی ولادت باسعادت کے بعد اللہ رحیم و کریم کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اس کا شکر ان الفاظ میں ادا کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمَاعِیْلَ وَ اِسْحَاقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَاءِ (سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۳۹)

﴿ترجمہ﴾ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔ بلاشبہ میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔ سبحان اللہ۔

قرآن عزیز کی اس آیت کی روشنی میں ہم اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لیں کہ ہمارے ہاں بچوں کی ولادت پر کس قسم کی بے ہودہ حرکات کا ارتکاب اور فضولیات کا اہتمام کیا جاتا ہے اور بعض بد عقیدہ گمراہ لوگ تو اولاد جیسی نعمت کی نسبت غیر اللہ کی طرف کرتے ہوئے ذرا بھر بھی ہچکچاہٹ اور شرمندگی محسوس نہیں کرتے اور بڑی ڈھٹائی اور فخر سے اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں تو فلاں سرکار نے بیٹا دیا ہے۔ فلاں قبر پر چڑھاوے کی وجہ سے بچہ ملا ہے' فلاں جگہ پر چڑھاوا چڑھایا تو اولاد ملی ہے' فلاں پیر صاحب کی نظر کرم کی بدولت یہ انعام ہوا ہے' فلاں حضرت صاحب کی نذر و نیاز دی تو گود ہری ہوئی ہے۔ استغفر اللہ۔ معاذ اللہ۔

شاعر حقیقت شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ تعالیٰ نے آج کے نام نہاد مسلمان کی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالت زار کا تذکرہ بڑے درد مندانہ انداز میں کیا ہے۔ آپ بھی چند اشعار سماعت فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ رب العزت ہمیں توحید و سنت کے صاف ستھرے اور شفاف عقیدے پر استقامت نصیب فرمائے۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں

ایسا وقت آیا اے گیا گواتا
کہ لوکاں خدا دا قدر نئیں پچھاتا

بظاہر بہت صورتاں عارفانہ
ولیکن عقیدے عمل مشرکانہ

آج لوگ بڑے زوردار انداز میں یہ باتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ۔

کتھوں فیض ملیا اے؟ فلانی قبر توں
کتھوں خیر پیا اے؟ فلانی قبر توں

رزق کنے دِتا؟ فقیراں نے دِتا اے
جے رب دیوے پتر تے پیراں نے دِتا اے

بڑی مہربانی ہے پیراں نے کیتی
جے حل کیتی مشکل تے میراں نے کیتی

جے بگڑی بنائی تے خواجہ صاحب نے
بیڑی بنے لائی تے خواجہ صاحب نے

ویکھو بندے اللہ توں نئیں شرماندے
خدا دیاں صفتاں نے بندیاں چ پاندے

میں یہ کہہ رہا تھا کہ اولاد نعمت خداوندی ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے اس کی حمد و ثناء کرنی چاہیے اور اس کی تعریف و توصیف کے کلمات زبان سے ادا کرنے چاہیں۔

﴿مصیبت سے نجات پر﴾ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان پر رحم و کرم فرماتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو کسی مصیبت' عذاب یا تکلیف سے نجات عطا فرمائے تو اسے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے الحمد للہ کا وظیفہ کرنا چاہیے۔

آدم ثانی جناب نوح علیہ السلام کے نام کام اور مقام سے آپ باخبر ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر اور عظیم المرتبت رسول اور پیغمبر تھے۔ آپ نے ساڑھے نو سو سال تک لوگوں کو توحید الٰہی کی تبلیغ کی۔ مگر صرف اَسّی افراد نے آپ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اللہ کی توحید اور آپ کی رسالت کو قبول کیا اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ قوم کی طرف سے مسلسل نافرمانی اور اظہار عداوت کی بناء پر بلآخر آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور قوم کی تباہی و بربادی کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے قوم نوح پر پانی کا عذاب مسلط کرنے کا فیصلہ فرمادیا اور جناب نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی کے مطابق اور اس کی نگرانی میں ایک کشتی تیار کریں۔ جب کشتی تیار ہو جائے تو حیوانات' نباتات اور ثمرات کا ایک ایک جوڑا (نر اور مادہ) کشتی میں رکھ لیں تاکہ سب کی نسل باقی رہے اور خود اہل ایمان اور اہل خانہ کو ساتھ لے کر کشتی پر سوار ہو جائیں لیکن خاندان نبوت کے ان افراد کے متعلق اصرار نہ کریں جن کی نافرمانی کی وجہ سے ان کی ہلاکت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

پھر حکم ہوا کہ اے نوح! جب آپ اور آپ کے ساتھی کشتی پر سوار ہو جائیں اور عذاب الٰہی کی نشانی کے طور پر تنور یا زمین سے پانی ابلنے لگے تو تم سب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مصروف و مشغول ہو جانا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اسکی تعریف و بڑائی بیان کرنا جس نے تمہیں ظالم قوم سے نجات عطا فرمائی اور تمہارے دشمنوں کو تمہاری نظروں کے سامنے پانی میں ڈبو کر تباہ و برباد کر دیا۔

اختصار کے باعث صرف قرآنی الفاظ اور ان کا ترجمہ سماعت فرمائیں اور "حمد الٰہی" کی اہمیت کا اندازہ فرمائیں۔ فرمان ربانی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○(سورۃ مومنون آیت نمبر ۲۸)

﴿ترجمہ﴾(اے نوح) پھر جب آپ اور آپ کے ساتھی اطمینان سے کشتی پر بیٹھ جائیں تو کہنا کہ -سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں- جس نے ہم سب کو ظالم قوم سے نجات عطا فرمائی-

﴿دینی علم ملنے پر﴾ دینی علوم وفنون سے واقفیت' کتاب وسنت کی تعلیمات سے آشنائی اور قرآن و حدیث میں مہارت اللہ رب العزت کا عظیم احسان' بہت بڑا فضل اور بے مثال انعام ہے- قرآن حکیم کی متعدد آیات طیبات میں خالق ارض و سماء نے اہل علم کی شان و فضیلت بیان فرمائی ہے جن کی تشریح و تفصیل فی الوقت مقصود نہیں ہے -رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس طرح دن اور رات ---- روشنی اور تاریکی ---- دھوپ اور سایہ ---- زندہ اور مردہ ---- برابر نہیں ہو سکتے -اسی طرح صاحب علم اور بے علم ---- برابر نہیں ہو سکتے-

قرآن و سنت نے جہاں اہل علم کے فضائل' محاسن' خصائص بیان کئے ہیں -وہاں صاحبان علم کو اس امر کا بھی پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنے علم پر تکبر' غرور اور فخر کرنے کی بجائے عاجزی' انکساری اور تواضع اختیار کریں اور اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر رب العالمین کی حمد و ثناء کرتے ہوئے علم کا نور پھیلانے اور دینی تعلیمات کی نشر و اشاعت کا اہتمام کریں-

قرآن مجید فرقان حمید میں دو اولوالعزم پیغمبروں کے علم کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان سے "حمد الٰہی" کے کلمات و الفاظ کو بیان فرمایا ہے -ارشاد ربانی ہے-

وَلَقَدْ آتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○(سورۃ نمل آیت نمبر ۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اور یقیناً ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو علم عطا فرمایا۔ اور انہوں نے کہا کہ تمام تعریفات و تحمیدات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے بہت سے مومن بندوں پر ہمیں فضیلت عطا فرمائی۔

حضرات! ان دو انبیاء کرام علیہم السلام کے اس طرز عمل سے واضح ہو گیا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ علم کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے رب کائنات کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہی ہماری آج کی گزارشات کا عنوان ہے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" تمام تعریفات اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

﴿ **ہر حالت میں حمد** ﴾ میں نے انتہائی اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان چند مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ جہاں بندے کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کے بابرکت' مقدس 'مشرف اور معظم کلمات اپنی زبان سے ادا کرنے چاہئیں قرآن و سنت میں اس کے علاوہ بھی بعض امور کی انجام دہی کے وقت "الحمد للہ" کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً

- سفر سے خیریت واپسی پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کا حکم ہے۔
- بچہ جب گفتگو کرنے کے قابل ہو تو اسے "الحمد للہ" سکھلانے کا حکم ہے۔
- خطبے کا آغاز "الحمد للہ" سے کرنے کا حکم ہے۔
- نماز کے شروع میں "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ" کہہ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا حکم ہے۔
- رکوع کے بعد "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" میں حمد الٰہی کا حکم ہے۔
- ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار "الحمد للہ" پڑھنے کا حکم ہے۔ الغرض

مومن کامل اور مخلص مسلمان کو ہر حالت' ہر وقت اور ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اسکی تعریف و توصیف کرنے میں ہی مصروف و مشغول رہنا چاہیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوصاف و خصائص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا-اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ O(سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۲)

﴾ترجمہ﴿ وہ توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' حمد کرنے والے' روزے رکھنے والے' رکوع کرنے والے' سجدے کرنے والے' نیک کاموں کا حکم دینے والے' برے کاموں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور ایسے ایمان والوں کو آپ (جنت کی) بشارت سنا دیجئے-

﴾**آٹھ حروف کی برکات**﴿ حضرات محترم! خطبہ جمعہ کے ان بابرکت لمحات میں ہم سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت مبارکہ کے ابتدائی الفاظ "الحمد للہ" کی تفسیر و تشریح سمجھنے سمجھانے' سننے اور سنانے کی کوشش کر رہے ہیں - ان الفاظ مبارکات کی توضیح کرتے ہوئے امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ- نے بڑا خوب صورت نکتہ بیان فرمایا ہے-آپ بھی پوری توجہ سے سماعت فرمائیں اور اسے حرز جان بنانے کی کوشش فرمائیں-امام موصوف ارشاد فرماتے ہیں کہ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَمَانِيَةُ اَحْرُفٍ -الحمد للہ کے آٹھ حروف ہیں - وَاَبْوَابُ الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةٌ"-اور جنت کے دروازے بھی آٹھ ہیں-(جنت کے آٹھ دروازوں کا ذکر صحیح بخاری کے کتاب الصیام میں موجود ہے) فَمَنْ قَالَ هٰذِهِ الثَّمَانِيَةَ عَنْ صَفَاءِ قَلْبِهٖ اِسْتَحَقَّ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ-پس جو کوئی ان آٹھ حروف کو صاف دلی سے پڑھے گا تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں کا مستحق ہو گا-(تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۲' جلد ۱)

عزیزان گرامی! اگر ہم ان بابرکت اور مقدس الفاظ کو مستقل وظیفہ اور وردِ زبان بنا لیں تو انشاء اللہ العزیز ان آٹھ حروف کی برکت سے ہم جنت کے آٹھوں دروازوں کے مستحق قرار دیئے جائیں گے-اللہ تعالیٰ کثرت سے الحمد للہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿اللہ تعالیٰ کے محبوب کلمات﴾ حمد الٰہی کی برکات اثرات اور ثمرات کی بات آئی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ آپ احباب کی خدمت میں ایک ایسا وظیفہ بھی عرض کردوں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد بھی ہے۔ اس کی تسبیح بھی ہے اور اللہ رب العزت کی عظمت اور بزرگی بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ اسی جامعیت اور حمدیت کی بنا ءرسول محترم ﷺ نے اسے اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین وظیفہ قرار دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے مشہور صحابی جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الرسل ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمَانِ ۔دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں

خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ۔وہ دونوں کلمات زبان پر ازحد آسان ہیں۔

ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ۔ان کا وزن میزان میں بہت بھاری ہوگا۔

وہ دو کلمے یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔(صحیح بخاری صفحہ ۱۱۲۹ جلد ۲)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ پاک ہے اللہ عظمت والا۔

ان بابرکت کلمات میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد' پاکی اور عظمت بیان کی گئی ہے۔ ان الفاظ کو آپ احباب یاد فرمالیں اور کثرت سے پڑھنے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ کریم ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿فرشتوں کی حمد﴾ اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں واضح کیا ہے کہ اللہ رب العالمین کی حمد و ثناء کا حکم انسانوں کیلئے ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے پابند ہیں۔ بلکہ وہ تو ہر وقت اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم نے خود ان کی زبانی بیان فرمایا ہے کہ فرشتوں نے رب العزت کے حضور عرض کیا تھا۔ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنُقَدِّسُ لَكَ — اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح کرنے والے اور تیری پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں۔(سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۳۰)

رب العزت نے قرآن مبین میں فرشتوں کی حمد و ثناء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حشر کے دن جب قضائے الٰہی کے بعد اہل ایمان جنت میں اور کفار و مشرکین جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے عرش الٰہی کو گھیرے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تسبیح و تحمید کریں گے۔فرمان الٰہی ہے۔

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورۃ زمر آیت نمبر ۷۵)

﴿ترجمہ﴾اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد و تسبیح میں مصروف ہوں گے اور ان کے درمیان حق و انصاف کا فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ "سب تعریفات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"

آپ حشر کے دن کا تصور فرمائیں کہ فیصلہ خداوندی کے بعد فرشتوں اور انسانوں بلکہ تمام مخلوقات کی طرف سے ایک ہی آواز بلند ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ — اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

﴿**اہل جنت کی حمد**﴾ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ آپ اس امر سے بھی فرما سکتے ہیں کہ اہل جنت' دخول جنت کے بعد جو سب سے پہلا کام کریں گے وہ یہی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں گے۔سبحان اللہ۔

اس بات کا ذکر اللہ رب العزت نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید کے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ۔(سورۃ اعراف آیت نمبر ۴۳)

﴿ترجمہ﴾اور جنتی کہیں گے 'ساری تعریفیں اس اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اس جنت کا راستہ دکھلایا اور اگر ہمیں اللہ تعالیٰ ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتے تھے۔

یعنی اہل جنت اپنے رب کی حمد و ثناء اس امر پر کریں گے کہ اس ذات پاک نے ہمیں دین اسلام کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی سعادت بخشی اور ہمارے اعمال حسنہ کو قبول فرما کر ہم پر رحمت' احسان اور فضل فرماتے ہوئے ہمیں جنت کا داخلہ نصیب فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پاکباز اور جنتی گروہ میں شامل فرما کر دنیا اور آخرت میں اپنی حمد و ثناء کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

قرآن کریم کے چوبیسویں سپارے میں جنتیوں کی حمد و ثناء کا تذکرہ ان الفاظ سے کیا گیا ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ○ (سورۃ زمر آیت نمبر ۷۴)

﴿ترجمہ﴾ اور جنتی کہیں گے۔ تمام تعریفات اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں۔ جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور ہمیں اس (جنت کی) زمین کا وارث بنادیا کہ جنت میں جہاں چاہیں رہائش اختیار کریں اور نیک اعمال کرنیوالوں کا بدلہ بہت خوبصورت ہے۔

﴿**بے مثال حمد**﴾ جن چند اہم مقامات کا تذکرہ میں نے کیا ہے۔ وہاں حمد الٰہی' تحمید خداوندی اور تعریف ربانی کرنا از حد آسان اور بالکل سہل ہے۔ مگر اب میں جس حالت کا ذکر کرنے والا ہوں۔ اس کیفیت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا' فیصلہ خداوندی کو خوشی سے قبول کرنا اور جاں کاہ صدمے اور بہت بڑے حادثے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی حمد و ثناء کرنا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔ مگر جب آدمی اللہ کریم کی ذات پر مکمل بھروسہ اور کامل اعتماد کرلے تو اس کے لئے یہ مرحلہ بھی آسان بلکہ از حد آسان بنادیا جاتا ہے۔

آپ تصور فرمائیں کہ ایک آدمی کا ایک ہی بیٹا ہے جو اسے زندگی بھر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعاؤں' التجاؤں اور لجاجتوں کے بعد نصیب ہوا ہے۔اس فرزند کے حصول کے لئے وہ ایک عرصہ تک آہ سحر گاہی اور دعاء نیم شب میں مصروف رہا ہے۔اس مرد صالح کا یہ صاحبزادہ ابھی شیر خوارگی کی حالت میں ہے۔ایک دن نرم دل باپ اپنے اکلوتے بیٹے کو پیار سے گود میں لئے بیٹھا ہے۔اس کے نرم و نازک اور خوبصورت رخساروں کو سہلا رہا اور پیشانی کو چوم رہا ہے کہ اچانک "فرشتہ اجل" حاضر ہو جاتا اور اس دودھ پیتے بچے کی روح قبض کر کے دربار الٰہی میں حاضر ہو جاتا ہے۔

جب ملک الموت اس نیک صفت انسان کے خوبصورت بیٹے کی جان نکال کر اس کی امیدوں کے گلستان کو اجاڑ کر اور اس کی زندگی کے واحد سہارے کو چھین کر اللہ رب العزت کے پاس جاتا ہے تو خالق ارض و سماء سب کچھ جاننے اور دیکھنے کے باوجود فرشتہ اجل سے سوال فرماتے ہیں۔یَامَلَکَ الْمَوْتِ !اے موت کے فرشتے۔قَبَضْتَ وَلَدَ عَبْدِیْ۔تو نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی۔قَبَضْتَ قُرَّةَ عَيْنِهٖ ۔تو نے میرے بندے کی آنکھوں کی ٹھنڈک کو اس سے چھین لیا۔وَثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ۔اور تو نے میرے بندے کے دل کے ٹکڑے اور قلب کے پھل کو کاٹ لیا ہے ؟۔موت کا فرشتہ عرض کرتا ہے۔نَعَمْ ۔جی' میرے اللہ! میں نے اس کے بچے کی روح کو قبض کر لیا ہے۔اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کو اس سے چھین لیا۔اس کے دل کا ٹکڑا اور پھل کاٹ لیا۔رب العزت فرماتے ہیں۔فَمَا قَالَ ؟۔میرا بندہ اپنے لخت جگر کے بے جان لاشے کو دیکھ کر کیا کہتا تھا؟ (میرے گلے کرتا' شکوے سناتا اور میری شکایتیں کرتا تھا) ملک الموت عرض کرتا ہے (نہیں! میرے رب) حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ ۔وہ اس جان کاہ۔حادثے پر بھی تیری حمد کر رہا تھا اور اِنَّا لِلّٰہِ ۔پڑھ رہا تھا۔(نہ اس نے واویلا کیا' نہ پیٹا' نہ جزع و فزع کی' بلکہ کہا اے میرے اللہ! اگر تو میرا بیٹا لے کر' مجھ سے راضی ہو جائے تو میرے لئے یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔میرے اللہ! تو نے دیا۔میں نے تیری حمد کی۔اب تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے واپس لے لیا- میں اب اعلان کرتا ہوں- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ-اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)-

اللہ رب العالمین اس کڑے اور آڑے وقت میں بھی بندے کی زبان سے اپنی تعریف اور حمد کے کلمات سن کر فرشتوں کو حکم دیتے ہیں- اُبْنُوْالَهُ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ - میرے اس بندے کیلئے جنت میں محل تیار کردو-وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ-اور اسکا نام رکھ دو- "حمد والا گھر" یعنی اس گھر کے دروازے پر لکھ دو کہ یہ اس خوش نصیب کا محل ہے- جس نے بیٹے کی وفات پر بھی "الحمد للہ" کہا تھا-(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۱۹۸ جلد ۱)

معزز احباب! حمد الٰہی ایک بے مثال وظیفہ 'بہترین دعا' باکمال ورد اور لاجواب استدعا ہے اور یہی ہمارا آج کا موضوع ہے کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ " تمام حمد و ثناء 'تعریفی کلمات اور اعلیٰ صفات اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے-بقول شاعر ؎

سب صفتاں رب خالق تائیں جس نے خلق بنائی
سوھنا روپ جوانی بخشی' پیسہ لیا نہ کائی

سب دا خالق سب دا والی پالنہار جہاناں
باجھ حسابوں روزی دیوے جناں تے انساناں

دل کے بھید پوشیدہ جانے وارث غیب خزانہ
لکھ پردے وچ عیب کرے کوئی ویکھے رب یگانہ

مستقبل دیاں خبراں جانے گزریا حال زمانہ
دین دنیاں دیاں سب مراداں رب توں منگ ناداناں

ان اوصاف' خصائص اور صفات کا مالک کون ہے ؟ جواب آتا ہے - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ -اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر حالت میں اپنی حمد و ثناء کرنے کی توفیق عطا فرمائے-آمین-

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۷

پروردگار عالم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهُ-اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ○بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے-

ہر قسم کی حمد و ثناء' خالق ارض و سماء کیلئے ہے-جو ہر چیز کا مالک' رازق اور حاکم ہے-وہی اول اور وہی آخر ہے-وہ حیّ و قیوم اور لطیف و خبیر ہے-وہ وحدہ لاشریک ہے اور سارا جہان اسی کے قبضہ قدرت اور اختیار میں ہے-وہی ارحمَ الراحمین' احسن الخالقین اور رب العالمین ہے-

اللہ رب العالمین کی تعریفات و تحمیدات کے بعد لاتعداد' ان گنت اور بے شمار و بے حساب درود و سلام اس رہنما اور مقتدا پر-جو

✲ عالموں میں اعلم	✲ حاکموں میں احکم
✲ فہیموں میں افہم	✲ کریموں میں اکرم
✲ عظیموں میں اعظم	✲ شریفوں میں اشرف
✲ حسینوں میں احسن	✲ جمیلوں میں اجمل
✲ ساجدوں میں اسجد	✲ ماجدوں میں امجد

✲ حامدوں میں احمد-اور-محمودوں میں "محمد" ہیں-

صلی اللہ علیہ وسلم

فخر رسالت' ھادی اکرم -- مہبط قرآں' رحمت عالم
سب سے مکرم' سب سے معظم -- ماہ منور' نیر اعظم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے پیارے ناموں والا ------ اچھے اچھے کاموں والا

جنت کے انعاموں والا ------ مرسل حق، نازش آدم

صلی اللہ علیہ وسلم

جن کی سیرت خلق قرآں ---- جن کی صورت آیۂ رحماں

راہ ہدیٰ کی شمع فروزاں ---- پیکر خوبی، حسن مجسم

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ ہم سب کی طرف سے سرورِ کونین، رسول الثقلین، امام القبلتین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر بے انتہا اور لاتعداد درود و سلام نازل فرمائے۔ آمین۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

﴿رب العالمین کا مفہوم﴾ معزز حضرات! گزشتہ خطبہ میں قرآن مجید فرقان حمید کی مشہور و معروف اور اوّلیں سورت یعنی سورت فاتحہ کی پہلی آیت مقدسہ کے ابتدائی دو الفاظ "الحمد للہ" کی تشریح و توضیح بیان کی گئی تھی اور آج کے خطبہ جمعہ کی ان بابرکت گھڑیوں اور پُر سعادت لمحات میں اسی آیت کریمہ کے آخری دو الفاظ "رَبِّ الْعَالَمِین" کی تفسیر و تذکیر عرض کرنے کا ارادہ اور خیال ہے۔ اللہ رب العزت کے حضور دست بستہ دعاء، دردمندانہ التجاء، فقیرانہ صدا اور عاجزانہ استدعا ہے کہ خالق ارض و سماء قرآنی آیات کی تفہیم و توضیح کے ساتھ ہم سب کو قرآنی احکام پر عمل کرنے کی ہمت، توفیق اور سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

ہمارے زیر بحث الفاظ میں پہلا لفظ "رب" ہے۔ عربی گرائمر اور لغت کے اعتبار سے یہ مصدر یا اسم فاعل ہے اور "رب" اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک مشہور نام ہے۔ اس کا معنی تربیت کرنے والا، پرورش فرمانے والا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر چیز کو آہستہ آہستہ حد کمال تک پہنچانے والا ہے۔ عرف عام میں مالک، متصرف، مصلح، رازق، حاکم، مدبر، خالق، مُحیی (زندگی بخشنے والا) مُمیت (موت دینے والا) منتظم اور مُربّی کو "رب" کہا جاتا ہے۔ اور ان تمام اختیارات کا مالک، نافع، ضار، مخلوق کو پیدا کرنے والا، تربیت فرمانے والا، رزق پہنچانے والا، اصلاح فرمانے والا، نظام کائنات کو چلانے والا، زندگی اور موت کا مالک صرف اور صرف اللہ رب العالمین ہی ہے۔ اسی لئے خالق ارض و سماء نے سورت فاتحہ کا آغاز ان الفاظ سے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ ہر قسم کی تعریفات و تحمیدات اس ذات واحد کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار اور مالک ہے۔

اگر رب کا لفظ بغیر اضافت کے استعمال کیا جائے تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہوتی ہے۔ البتہ اضافت کے ساتھ یہ لفظ بمعنی مالک مخلوق کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جیسے۔ رَبُّ الدَّار۔ گھر کا مالک۔

"عالمین" عالم کی جمع ہے۔ اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز پر ہوتا ہے۔ کائنات کے تمام جہان اور ان جہانوں کی تمام اشیاء رب العالمین کی کاریگری اور صناعی کی علامت ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہر جہان کو "عالم" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ عالمین کی تعداد کے بارے میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض اہل علم نے جہانوں کی تعداد ستر ہزار، بعض نے اٹھارہ ہزار اور بعض نے چودہ ہزار بیان فرمائی ہے۔ امام المفسرین حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جب تک کوئی صحیح دلیل معلوم نہ ہو اس وقت تک جہانوں کی تعداد کے بارے میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ۔ اور تیرے رب کے لشکروں کی تعداد اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اگر ہم عالمین یعنی مختلف جہانوں پر غور و خوض اور فکر کریں تو ہم کہہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں کہ۔

* ایک نباتات کا جہان ہے۔
* ایک جمادات کا جہان ہے۔
* ایک جنات کا جہان ہے۔
* ایک حشرات کا جہان ہے۔
* ایک درندوں کا جہان ہے۔
* ایک پرندوں کا جہان ہے۔
* ایک چرندوں کا جہان ہے۔
* ایک مکھیوں کا جہان ہے۔
* ایک مچھلیوں کا جہان ہے۔
* ایک کیڑے مکوڑوں کا جہان ہے۔
* ایک آبی جہان ہے۔
* ایک خشکی کا جہان ہے۔
* ایک فضائی جہان ہے۔
* ایک زمینی جہان ہے۔
* ایک آسمانی جہان ہے۔
* ایک فرشتوں کا جہان ہے۔
* ایک انسانوں کا جہان ہے۔
* ایک بادلوں کا جہان ہے۔
* ایک ہواؤں کا جہان ہے۔
* ایک آفتاب کا جہان ہے۔
* ایک ماہتاب کا جہان ہے۔
* ایک ستاروں کا جہان ہے۔
* ایک سیاروں کا جہان ہے۔
* ایک پھلوں کا جہان ہے۔
* ایک پھولوں کا جہان ہے۔
* ایک کانٹوں کا جہان ہے۔

ان تمام جہانوں اور اس کے علاوہ بھی تمام عالمین کا خالق' مالک' مدبر اور حاکم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اس لئے اللہ کریم ورحیم نے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت مبارکہ میں ہی اس امر کو واضح فرمادیا کہ ہر قسم کی تعریفات' تحمیدات اور حمد و ثناء کے لائق صرف وہی ذات عظیم وبرتر ہے۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار اور مربی ہے۔ فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

"عالم" کے تین طبقات ہیں۔

(۱) عالم بالا (۲) عالم متوسط (۳) عالم زیریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان کو جن جہانوں سے واسطہ پڑتا ہے یا پڑے گا-وہ چار جہان ہیں-

(۱)عالم ارواح (۲)عالم دنیا (۳)عالم برزخ (۴)عالم حشر

قرآن مجید فرقان حمید میں "رب العالمین" کی صفت کو خصوصی اہمیت سے ذکر کیا گیا ہے-چنانچہ اگر ہم قرآنی آیات پر غور و خوض کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ "رب" کا لفظ قرآن حکیم میں تقریباً نو سو پچیس مرتبہ استعمال کیا گیا ہے -اور ہمارے آج کے خطبے کا عنوان دونوں لفظ "رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" قرآن عزیز میں چالیس جگہ ذکر کیے گئے ہیں اور سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت مبارکہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" قرآن کریم میں چھ دفعہ دہرائی گئی ہے-سبحان اللہ-

﴿بابرکت رب﴾ حضرات گرامی!اگر میں ان تمام آیات کی تلاوت اور ترجمہ کروں جن میں آج کا موضوع "رب العالمین" ذکر کیا گیا ہے تو اس کیلئے کئی خطبات کا وقت درکار ہے-اس لئے میں صرف چند قرآنی آیات کے تذکرے پر اکتفا کروں گا-اللہ تعالیٰ قرآن حکیم کے ساتھ ہم سب کی محبت و الفت قبول فرمائے-آمین-کلام الٰہی کے چوبیسویں سپارے سے رب العالمین کا تعارف سماعت فرمایئے-ارشاد الٰہی ہے-اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (سورۃ مومن آیت نمبر ۶۴)

﴿ترجمہ﴾ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرار گاہ اور آسمان کو چھت بنادیا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت خوبصورت بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا فرمایا-یہی تمہارا رب یعنی پروردگار ہے-پس تمام جہانوں کی پرورش کرنے والا اللہ تعالیٰ بہت برکتوں والا ہے-

اس سے اگلی آیت مبارکہ پڑھیں تو اس میں بھی ہمارے خطبے کے عنوان رب العالمین کا تعارف کروایا گیا ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ (سورۃ مومن آیت نمبر ٦٥)

﴿ترجمہ﴾ وہ (ہمیشہ) زندہ ہے - اس کے سوا کوئی معبود نہیں - پس تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو - تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے -

میرے بھائیو! جب ہمارے لئے زمین کو فرش بنانے والا' آسمان کو چھت بنانے والا' سورج طلوع فرمانے والا' چاند کو چڑھانے والا' ستارے چمکانے والا' ہمیں خوبصورت شکلیں عطا فرمانے والا' ہمارے لئے رزق کا بندوبست فرمانے والا اور ہمیشہ زندہ رہنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تو پھر اسی کا حق ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے - مشکلات میں مافوق الاسباب اسے ہی پکارا جائے - اسی سے دعائیں کی جائیں اور اسے ہی تمام تعریفات و تسبیحات کا مستحق مانا اور سمجھا جائے اور ہر وقت اسی کی حمد و ثناء کی جائے - بقول شاعر ؎

جانور پیدا کئے تیری رضا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
سارا جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

قرآن حکیم کے چوبیسویں سپارے سے سورۃ مومن کی جو دو آیات مبارکات ابھی آپ نے باترجمہ سماعت فرمائی ہیں - اس سے اگلی آیت کریمہ میں بھی "رب العالمین" کے الفاظ آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے توسط سے پوری امت کو حکم دیا ہے کہ تم اعلان کردو - قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سورۃ مومن آیت نمبر ۶۶)

﴿ترجمہ﴾ آپ کہہ دیجئے کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو' مجھے ان کی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے۔ اس بناء پر کہ میرے پاس رب کی واضح دلیلیں پہنچ چکی ہیں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار بن جاؤں۔

وہ تمام جہانوں کا پروردگار کون ہے؟ اگلی آیت اور اس کا ترجمہ بھی سن لیں تاکہ رب العالمین کا تعارف ہو جائے۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ (سورۃ مومن آیت نمبر ۶۷'۶۸)

﴿ترجمہ﴾ وہی اللہ ہے جس نے تم کو مٹی سے' پھر نطفے سے' پھر خون کے لوتھڑے سے پیدا فرمایا۔ پھر اس نے تمہیں بچہ بنا کر نکالا پھر (تمہاری پرورش کی) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ پھر (تمہیں زندہ رکھا) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے بعض پہلے ہی فوت جاتے ہیں اور (یہ سارا نظام اس لئے ہے) تاکہ تم مقررہ میعاد تک پہنچ جاؤ۔ اور تاکہ تم سمجھ سکو۔ وہی زندگی بخشتا اور وہی مارتا ہے۔ پس جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو وہ اسے صرف اتنا کہتا ہے "ہو جا" تو وہ کام ہو جاتا ہے۔

پنجابی شاعر نے شائد انہیں آیات کے مفہوم کو ہماری مادری زبان میں سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اے انسان!

مٹی کولوں پانی بنیوں' پھر جوک تے جوکوں بوٹی
وقت معین وچ شکم مائی دے تیری بن گئی شکل جنوٹی
بچہ بن کے جگ تے آئیوں' پھر ہنسیں پھریں لنگوٹی
شیر جواناں پھر بڈھڑا ہوئیوں نہ ٹرسکیں بن سوٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو پڑھیا سب بھل گیا تینوں' تیری سک گئی گردن موٹی
دنیا تے ضائع کرلئی او عارف' رب عقبٰی کرے نہ کھوٹی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کا فکر کرنے اور وہاں کی نجات و فلاح کیلئے عقائد اور اعمال کی اصلاح کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

﴿وہ رب العالمین﴾ رب العالمین نے اپنی ربوبیت کی حقیقت کو قرآن حکیم کی متعدد آیات میں بڑی وضاحت اور صراحت سے بیان فرمایا ہے اور انسانوں کو بار بار حکم دیا ہے کہ تمہاری عبادت کے لائق صرف وہی ذات ہے جو رب العالمین ہے۔ ارحم الراحمین اور احسن الخالقین ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۵۴)

﴿ترجمہ﴾ تمہارا رب صرف اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔ پھر عرش پر متمکن ہوا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جبکہ دن رات کو تیزی سے طلب کرتا ہے۔ اس نے سورج' چاند اور ستاروں کو پیدا فرمایا۔ وہ اس کے حکم کے پابند ہیں۔ خبردار' پیدا کرنا اور حکم دینا صرف اسی کیلئے خاص ہے ۔اللہ تعالیٰ بڑا بابرکت ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

آپ اس آیت مقدسہ کے ایک ایک لفظ پر غور فرمائیں تو اس میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور ربوبیت کے روشن دلائل بیان کر کے انسان کو رب العالمین کی عبادت کی طرف راغب کیا گیا ہے۔ یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ۔

✳ ارضی اور سماوی جہان کی تخلیق اور انہیں مختلف تدریجی مراحل سے گزار کر مرتبہ کمال تک پہنچانے والا رب العالمین ہے۔

✳ عرش اعلیٰ اور مسند اختیار پر اپنی ذات کے شایان شان جلوہ افروز ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا "رب العالمین" ہے۔

* دن کو رات سے اور رات کو دن سے نکالنے والا "رب العالمین" ہے۔
* دن کو روشن اور رات کو اندھیری بنانا "رب العالمین" کا اختیار اور کام ہے۔
* تمام اجرام فلکی جس ذات واحد کے احکام کے پابند ہیں وہ "رب العالمین" ہے
* جو خلق وامر کا یکتا مالک و مختار ہے۔ وہ "رب العالمین" ہے۔ اور۔

وہ رب العالمین ہونے میں فیض عام رکھتا ہے

اس لئے اسی کا حق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ مشکلات میں اسے ہی پکارا جائے۔ اسی سے مافوق الاسباب مدد طلب کی جائے اور نفع و نقصان کا مالک صرف اسے ہی مانا اور جانا جائے۔ اسی لئے اگلی آیت میں حکم دیا کہ اے انسانو!

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۵۵)

﴿ترجمہ﴾ اپنے پروردگار سے عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اگر رب العالمین کی تخلیقات کو بنظر غائر دیکھا جائے تو رب العزت نے کائنات ہست وبود کی ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے اور انسان کو رحمان کی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ شاعر حقیقت شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ تعالیٰ نے شاعرانہ انداز میں رب العالمین کے انعامات' احسانات اور اس کی تخلیقات کا تذکرہ یوں فرمایا ہے کہ اے انسان!

ساری دی ایہہ ساری کائنات تیرے واسطے
ایہہ دن تیرے لئی' ایہہ رات تیرے واسطے
تیرے لئی زمین ' آسمان تیرے واسطے
او' کملیا ایہہ دونویں ای جہان تیرے واسطے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی شئیں کیتا رب دی جناب تیرے واسطے
آفتاب تیرے لئی' ماہتاب تیرے واسطے
اوہ' تاریاں دے بلدے چراغ تیرے واسطے
ایہہ میویاں دے پکے ہوئے باغ تیرے واسطے
انب تیرے واسطے' انار تیرے واسطے
ایہہ گچھے نے انگوراں دے تیرے واسطے

اس نظم کے آخر میں الفت علیہ الرحمتہ نے بڑی خوبصورت بات بڑے پیارے انداز میں بیان فرمائی ہے کہ۔

کی شئیں کیتا رب نے قبول تیرے واسطے
آمنہ کے لال جیہا رسولؐ تیرے واسطے
کروڑاں' جیہا اکو ای احسان کردگار وا
فیر۔ اوہدا بندیا تو شکر شئیں گزار وا

وہ ذات واحد اور احد' جو ان تمام چیزوں کا خالق' مالک' رازق' حاکم' متصرف' مدبر اور والی ہے۔ اسے رب العالمین کہا جاتا ہے اور اسی کی تعریف بیان کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

﴿ھابیل اور رب العالمین﴾ قرآنی آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ "رب العالمین" کے الفاظ صرف قرآن حکیم کی زینت ہی نہیں بنائے گئے بلکہ اولاد آدم ہر دور' ہر زمانے اور ہر معاشرے میں اپنے اللہ کو ان الفاظ سے یاد کرتی رہی اور انہیں مقدس کلمات سے خالق کائنات کی حمد و ثناء کرتی رہی ہے۔

قرآن مجید حضرت آدم علیہ السلام کے دو صلبی بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ دونوں برادران نے دربار الٰہی میں قربانی پیش کی۔ ہابیل کی قربانی دربار خداوندی میں مقبول ہوئی اور قابیل کی قربانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسترد کر دی گئی- امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ چونکہ اس زمانے میں کوئی محتاج و مسکین نہ تھا- جسے صدقہ اور خیرات دی جائے- اس لئے عام دستور یہی تھا کہ صدقہ نکال کر پہاڑ پر رکھ دیا جاتا- آسمان کی طرف سے آگ آتی اور مقبول صدقے کو جلا کر ختم کر دیتی-

چنانچہ اسی دستور' اصول اور قاعدے کے مطابق آسمان کی طرف سے آگ کا نزول ہوا- اس نے ہابیل کے صدقے کو جلا دیا اور قابیل کے صدقے کو اس کی اصلی حالت میں باقی چھوڑ دیا- جس کا واضح مطلب یہی تھا کہ ھابیل کی قربانی مقبول و منظور ہو گئی ہے جبکہ قابیل کی قربانی نامنظور اور مسترد کر دی گئی ہے-

قابیل اس معاملے کو اپنی تذلیل اور تحقیر سمجھتے ہوئے حسد کے مارے تڑپ اٹھا اور ہابیل سے کہنے لگا کہ میں اس ذلت و رسوائی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا- اب مجھے تیری جان لئے' تجھے قتل کئے اور تیرا خون بہائے بغیر تسکین و تسلی نہیں ہو سکتی- ہابیل نے بڑی نرمی' لطافت اور خوش اخلاقی سے قابیل کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ اس معاملے میں میرا کوئی قصور اور گناہ نہیں ہے- قربانی کا قبول کرنا یا نہ کرنا میرے اختیار میں نہیں- بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اگر آپ نے اپنی سابقہ زندگی میں تقویٰ اپنایا ہوتا- فرماں برداری کا راستہ اختیار کیا ہوتا اور نافرمانی سے کنارہ کشی کی ہوتی تو آج آپ کی قربانی بھی درجہ قبولیت حاصل کر جاتی- لہذا ابھی وقت ہے- آپ اپنی اصلاح پر توجہ دیں- سچے دل سے توبہ کریں- پچھلے گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے گناہوں کو معاف فرما کر اپنا محبوب بنا لے گا اور پھر تم جو نیک عمل کرو گے اللہ کریم اسے مقبول و منظور فرمائیں گے-

قابیل نے اپنے بھائی ھابیل کی ان درست' قابل عمل اور عمدہ باتوں کا کوئی اثر قبول نہ کیا اور امن و سلامتی اور صلح و آشتی کا راستہ چھوڑ کر قتل و غارت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اپنے بھائی قابیل کو واشگاف الفاظ میں قتل کی دھمکی دیتے میں ہوئے کہا "کہ میں تجھے ضرور قتل کروں گا- ہابیل طبعاً شریف اور نیک نفس آدمی تھا- جب اسے یقین ہو گیا کہ میرا بھائی مجھے کسی صورت زندہ نہیں چھوڑے گا تو نہایت لجاجت اور ملاحت سے کہا اے میرے برادر! اگر تم مجھے قتل کرنے کیلئے دست درازی کرو گے تو پھر بھی میں تمہیں قتل کرنے کا قطعاً ارادہ نہیں رکھتا- اپنا دفاع ضرور کروں گا مگر تمہیں قتل کرنے کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا- اسلئے کہ مجھے اس رب سے ڈر لگتا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے- واقعہ کی اس مختصر تفصیل کے بعد اب قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ سماعت فرمایئے تو رب العالمین کے الفاظ کی اہمیت واضح ہو جائے گی- ارشاد الٰہی ہے! وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ اِذْقَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِقَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآاَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۲۷، ۲۸)

﴿ترجمہ﴾ اور آپ انہیں آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹوں کی سچی خبر پڑھ کر سنایئے جب ان دونوں نے قربانی دی تو ایک سے قربانی قبول کی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی- (تو دوسرے نے) کہا کہ میں ضرور تجھے قتل کروں گا- (پہلے نے کہا) کہ اللہ تعالیٰ تو صرف پرہیز گاروں سے قبول فرماتا ہے- اگر تو میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گا تاکہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں ہوں تاکہ تجھے قتل کروں- میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے-

﴿نوح اور رب العالمین﴾ جناب نوح علیہ السلام کے نام کام اور ان کی نافرمان قوم کے انجام سے آپ حضرات واقف اور آگاہ ہیں- آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مشہور پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر اور بلند مرتبہ رسول ہیں۔ آپ نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت و نبوت کا پیغام سنایا۔ جب قوم نے گستاخی اور نافرمانی کی انتہا کر دی تو رب العزت نے فرماں برداروں کو کشتی میں سوار کر کے اور نافرمانوں کو غرق آب کر کے نشانہ عبرت بنا دیا۔ وقت کے اختصار کے باعث میں نوح علیہ السلام کی سیرت و کردار اور ان کی خدمات کا تذکرہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ فی الحال میں صرف اپنے موضوع "رب العالمین" کی مناسبت سے جناب نوح علیہ السلام کے ہاں ان الفاظ کی اہمیت و حیثیت اور برکت عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو عبادت الٰہی اور توحید خداوندی کی دعوت دی اور انہیں معبودان باطلہ سے توڑ کر معبود حقیقی سے جوڑنے کی کوشش کی اور انہیں آگاہ کیا کہ اگر تم نے شرک سے توبہ نہ کی، غیر اللہ کی عبادت سے باز نہ آئے اور رب کائنات کے حضور جھکنے کی عادت نہ ڈالی تو تمہیں بہت بڑے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ آٹھویں سپارے سے صرف قرآنی آیت اور اس کا ترجمہ سماعت فرمائیے۔ فرمان الٰہی ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۵۹)

﴿ترجمہ﴾ بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک میں تم پر بڑے عذاب کے دن سے ڈرتا ہوں۔

جناب نوح علیہ السلام کے ان محبت بھرے کلمات اور پُر سوز الفاظ کا مثبت اثر قبول کرنے کی بجائے ان کی قوم نے ان کے ساتھ حقارت آمیز رویہ اختیار کیا۔ خصوصاً قوم کے سرداروں، وڈیروں اور طبقہ امراء نے غیر سنجیدگی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مظاہرہ کرتے ہوئے جناب نوح علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں گھٹیا' نازیبا اور برے الفاظ بھی استعمال کیے - قرآن حکیم نے ان کی سوقیانہ زبان سے نکلنے والے الفاظ کو اس طرح محفوظ فرمایا -قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○(سورۃ اعراف آیت نمبر ۶۰)

﴿ترجمہ﴾ انکی قوم کے سرداروں نے کہا (اے نوح) ہم تو تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھ رہے ہیں-

اگر کوئی ہم جیسا مبلغ اور داعی ہوتا تو شاید فوراً جذبات میں آجاتا- قوم کو ان کے الفاظ سے زیادہ برے الفاظ میں جواب دیتا' انہیں سخت سست کہتا اور نامعلوم کیا کیا سناتا- مگر سیدنا نوح علیہ السلام کا کردار اور اخلاق ملاحظہ فرمایئے کہ اتنا بڑا بہتان اور الزام سن کر بھی ان کے جذبہ خیر خواہی میں ذرہ بھر فرق نہیں آیا -اور بڑی فراخ دلی' وسعت ظرف اور حوصلہ مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قوم کی غلط فہمی دور کرنے کی مخلصانہ کوشش کی- سیدنا نوح علیہ السلام کے جوابی الفاظ ہی ہمارا آج کا موضوع ہیں- آپ علیہ السلام نے کمال دردمندی سے فرمایا- يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○(سورۃ اعراف آیت نمبر ۶۱)

﴿ترجمہ﴾ اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے اور لیکن میں تو "رب العالمین" کا رسول ہوں-

عزیزان گرامی قدر! سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی پہچان کروائی تو رسول رب العالمین کہہ کر کروائی- گویا رب العالمین کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر انبیاء کے پسندیدہ اور محبوب الفاظ ہیں-

﴿**ھود اور رب العالمین**﴾ قوم عاد کا نام یقیناً آپ حضرات نے سن رکھا ہوگا- یہ عرب کی قدیم اقوام میں سے ایک قوم تھی جن کی شان و شوکت اور حکومت و فرماں روائی کی داستانیں عربوں میں بہت مشہور تھیں- ان کا مسکن "احقاف" کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاقہ تھا-جو یمن کا ایک حصہ ہے-ان کا پایہ تخت "حضر موت" تھا-جو بڑا سرسبز وشاداب علاقہ تھا- یہ قوم اپنی وجاہت' سطوت' شوکت اور قوت میں لاجواب ہونے کے باوجود شرک میں مبتلا تھی-اور لوگوں نے ہر کام کیلئے الگ الگ خدا بنائے ہوئے تھے-کوئی بارش برسانے والا' کوئی دھوپ چڑھانے والا' کوئی رات لانے والا' کوئی اولاد عطا کرنے والا' کوئی رزق پہنچانے والا' کوئی زندہ فرمانے والا' کوئی موت دلانے والا' کوئی سورج چڑھانے والا' کوئی ستارے چمکانے والا' کوئی آندھیاں لانے والا' کوئی طوفان تھمانے والا-الغرض قوم عاد کے افراد نے ہر کام کے لئے الگ الگ معبود بنا رکھے تھے-مصائب کے وقت انہیں پکارتے اور ان سے مافوق الاسباب مدد مانگا کرتے تھے-

اللہ رب العزت نے اس گمراہ' مشرک اور بھٹکی ہوئی قوم کی فلاح و اصلاح اور نجات وکامیابی کے لئے اپنے ایک جلیل القدر پیغمبر جناب ھود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا-انہوں نے اپنی قوم کو غیر اللہ کی عبادت سے منع فرماتے ہوئے ایک حقیقی الہٰ سے تعلق جوڑنے اور غیروں سے رابطے توڑنے کی دعوت دی-جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے-

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُو اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ اَفَلَاتَتَّقُوْنَ ○(سورۃ اعراف آیت نمبر ۶۵)

﴿ترجمہ﴾اور (اللہ تعالیٰ نے) عاد کی طرف ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو مبعوث فرمایا-انہوں نے کہا-اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو-اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں-کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟-

سیدنا ہود علیہ السلام کی اس شفقت بھری دعوت کے جواب میں قوم کے سرداروں اور وڈیروں نے آپ کو بے عقل' بے وقوف اور جھوٹا کہنا شروع کر دیا-قرآن حکیم بیان فرماتا ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَّإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ (سورۃ اعراف آیت نمبر ٦٦)

﴿ترجمہ﴾ آپ کی قوم کے وہ سردار کہنے لگے جو کافر تھے کہ ہمارے خیال میں تو تم بے وقوف ہو۔ اور ہم گمان کرتے ہیں کہ تم جھوٹوں میں سے ہو۔

قوم کی طرف سے اس تلخ، سخت اور نامناسب رد عمل کے جواب میں جناب ہود علیہ السلام نے سیدنا نوح علیہ السلام کی طرح بڑی لطافت اور نرمی سے اپنی دعوت کی صداقت واضح فرمائی اور اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے ہمارے آج کے خطبے کے الفاظ اپنی زبان مبارک سے ادا فرمائے۔ قرآنی الفاظ کے مطابق جناب ہود علیہ السلام نے فرمایا۔ يَاقَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّي رَسُولٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورۃ اعراف آیت نمبر ٦٧)

﴿ترجمہ﴾ اے میری قوم! مجھ میں کوئی نادانی اور بے سمجھی نہیں ہے اور میں تو "رب العالمین" کی طرف سے رسول ہوں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات یا ان کی سیرتوں کے اہم واقعات ہمارا موضوع نہیں ہے بلکہ میں صرف یہ واضح کر رہا ہوں کہ انبیاء عظام نے قوموں کی طرف سے ملنے والے طعنوں کے جواب میں اپنا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا۔ کہ ۔ رَسُولٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۔ میں تو رب العالمین کا رسول، اس کا پیغام بر اور قاصد ہوں۔ اگر تم توحید الٰہی کی دعوت قبول کر لو گے تو دنیا اور آخرت میں نجات پا جاؤ گے اور اگر میری دعوت کو جھٹلاؤ گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں عذاب الٰہی سے بچا اور چھڑا نہ سکے گی۔

﴿ابراہیم اور رب العالمین﴾ جد الانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اولو العزم رسولوں میں سے ایسے برگزیدہ رسول ہیں جن کا ذکر خیر قرآن حکیم کی پچیس سورتوں کی سینکڑوں آیات میں فرمایا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اطاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الٰہی، صبر ورضا، توکل علی اللہ اور استقلال واستقامت کا ایسا نمونہ پیش فرمایا کہ دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس جانثار مرد صالح نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت گزاری کا جو وعدہ کیا تھا اسے زندگی بھر نبھایا اور مشکل سے مشکل حالات میں بھی صبر واستقامت کا دامن نہیں چھوڑا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جب رب العزت کی طرف سے تسلیم ورضا کا حکم دیا گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ فرمایا اس میں ہمارے آج کے خطبے کے الفاظ استعمال فرمائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ذکر فرماتا ہے۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۳۱)

﴿ترجمہ﴾ جب اس (ابراہیم) کے رب نے اس سے فرمایا کہ (اے ابراہیم) فرمانبردار ہو جا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرماں بردار ہو گیا ہوں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قوم بت پرست اور کواکب پرست تھی۔ آپ کے والد "آزر" نجاری کا کام کرتے تھے اور اپنی قوم کے مختلف قبائل کیلئے لکڑی کے بت بناتے اور فروخت کیا کرتے تھے اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بت پرست، بت تراش اور بت فروش بھی تھے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی حق کی بصیرت عطا فرمائی تھی اور آپ کو فطری طور پر یقین کامل تھا کہ میری قوم کے یہ معبود۔

☆ نہ سن سکتے ہیں۔ ☆ نہ دیکھ سکتے ہیں۔
☆ نہ کسی کے کام آسکتے ہیں۔ ☆ نہ نفع دے سکتے ہیں۔
☆ نہ نقصان کر سکتے ہیں۔ ☆ نہ کسی کی پکار کا جواب دے سکتے ہیں۔
☆ لکڑی کے کھلونوں اور ان بتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ بے جان مورتیاں ہیں۔ جنہیں لوگوں نے اپنی جہالت کے باعث معبود بنالیا ہے۔

امام الموحدین سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو خالق ارض وسماء کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف جن الفاظ سے کردیا۔ وہ الفاظ ہی ہمارا موضوع ہیں۔ قرآن حکیم کے انیسویں سپارے سے سورۃ شعراء کے پانچویں رکوع کی تلاوت فرمائیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرَاهِيْمَ ۔ اے پیغمبر ﷺ۔ آپ ان مشرکین مکہ کو جناب ابراہیم علیہ السلام کی خبر پڑھ کر سنائیں۔ کیونکہ یہ ابراہیمی ہونے کے دعوے دار ہیں اور خود کو دین حنیف کے پیروکار گردانتے ہیں۔ ان کے سامنے واضح فرمایئے کہ ابراہیم علیہ السلام نے کون سا دین پیش کیا تھا اور تم نے کون سی راہ اختیار کر رکھی ہے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاتَعْبُدُوْنَ۔ جب انہوں نے اپنے والد اور قوم سے پوچھا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟۔ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ ۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو ان بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ہر وقت انہیں کی پوجا میں مصروف رہتے ہیں۔

"صنم" اس بت کو کہا جاتا ہے جو کسی انسان' جانور یا ستارے کی شکل جیسا بنایا گیا ہو۔ اور "وثن" ان گھڑے بت کو کہا جاتا ہے۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کی طرف سے بتوں کی عبادت کے واضح اعتراف کے بعد ان سے سوال فرمایا کہ ۔ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْتَدْعُوْنَ۔ کیا جب تم انہیں پکارتے ہو تو وہ تمہاری بات کو سنتے ہیں؟۔

یہ تو مٹی' پتھر' لکڑی اور دھات کی بنی ہوئی مورتیاں تھیں جنہیں انہوں نے معبود بنا رکھا تھا۔ وہ ان کی سماعت کا دعویٰ کیسے کر سکتے تھے۔ ابھی وہ اس سوال کا جواب سوچ ہی رہے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام نے دوسرا سوال کر دیا۔ اَوْيَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْيَضُرُّوْنَ۔ یا وہ تمہیں نفع پہنچا سکتے ہیں یا تمہارا کوئی نقصان کر سکتے ہیں؟۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے ان سے دریافت فرمایا کہ آخر تم کن مقاصد کیلئے ان کی پرستش کرتے ہو؟۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب مشرکوں سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ان سوالوں کا کوئی جواب نہ بن سکا تو آباء اجداد کی اندھی تقلید کا سہارا لیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمیں دلائل د براہین سے کیا غرض ؟- ہم نے اپنے باپ دادوں کو ان کی نذریں دیتے- نیازیں پیش کرتے' چڑھادے چڑھاتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہوئے دیکھا ہے- جس طرح وہ کرتے تھے- اسی طرح ہم کرتے ہیں- قرآنی الفاظ کے مطابق ان کا جواب یہ تھا- بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَ نَا كَذَالِكَ يَفْعَلُوْنَ -بلکہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو اسی طرح کرتے پایا ہے-

قرآن حکیم کی متعدد آیات میں اس امر کی صراحت کی گئی ہے کہ تقریباً ہر زمانے کے مشرکوں نے توحید خداوندی سے انحراف اور شرک کے ساتھ لگاؤ کیلئے آباؤاجداد کی پیروی اور ان کی اندھی تقلید کا ہی سہارا لیا ہے- سورۃ انبیاء' سورۃ زخرف' سورۃ بقرہ' سورۃ شعراء اور دوسری کئی سورتوں میں مشرکین کے یہی جولبات نقل کئے گئے ہیں- اور آخر کار یہ فرمایا گیا کہ-

اے مشرکو! اَوَلَوْ كَانَ آبَاءُ هُمْ لَايَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَايَهْتَدُوْنَ - کیا اگر تمہارے باپ' دادا' بے عقل اور بے ہدایت ہوں تو پھر بھی تم ان کے نقش قدم پر چلو گے اور ان کی اتباع کرو گے ؟-

آج کے حالات وواقعات پر غور کریں تو وہی صورت حال نظر آتی ہے کہ جب لوگوں کو قرآن وسنت کے مطابق عمل کرنے اور شرک وبدعت سے باز رہنے کی تلقین کی جاتی ہے تو فوراً کہہ دیا جاتا ہے کہ "ہم باپ دادا کے مذہب کو نہیں چھوڑ سکتے- کیا ہمارے بزرگ ان مسائل سے واقف نہ تھے- ہم تو بڑوں کی رسوم وعادات پر عمل کریں گے-" استغفر اللہ-

آبائی دین- اور- خدائی دین کا یہ مقابلہ طویل عرصہ سے جاری ہے- آپ یقین فرمالیں کہ آباء کی بات غلط ہو سکتی ہے' ابناء کی بات غلط ہو سکتی ہے'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرفاء کی بات غلط ہو سکتی ہے' صوفیاء کی بات غلط ہو سکتی ہے' اتقیاء کی بات غلط ہو سکتی ہے' اولیاء کی بات غلط ہو سکتی ہے' ازکیاء کی بات غلط ہو سکتی ہے' اصفیاء کی بات غلط ہو سکتی ہے' زعماء کی بات غلط ہو سکتی ہے'۔۔۔ مگر۔۔۔ رب کعبہ کی قسم خدا اور مصطفیٰ ﷺ کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔

آیئے! قرآن و سنت کو اپنانے کی کوشش فرمایئے۔ قرآنی آیات اور رسول محترم کے ارشادات کو حرز جان بنایئے' رسموں' رواجوں اور خرافات کو ترک فرمایئے اور قرآن و حدیث کے چشمہ صافی سے فیض یاب ہو جایئے۔

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و قرار

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث کے مطابق عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿رب کا تعارف﴾ جد الانبیاء جناب ابراہیم علیہ السلام نے جب دیکھا کہ ان کی قوم اس طرح راہ راست پر نہیں آئیگی تو آپ نے انہیں دوسرے طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی۔ اور اپنی تقریر' وعظ اور خطاب میں ہمارے آج کے خطبے کے الفاظ استعمال فرماتے ہوئے۔ "رب العالمین" کا تعارف اور باطل معبودوں سے اظہار برأت کرتے ہوئے فرمایا۔ أَفَرَءَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ۝ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورۃ شعراء آیت نمبر ۷۵ تا ۷۷)

﴿ترجمہ﴾ کیا تمہیں خبر ہے کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ تم اور تمہارے پہلے آباء و اجداد جن کی پوجا کرتے رہے ہیں۔ وہ تو سب میرے دشمن ہیں۔ سوائے رب العالمین کے۔

چونکہ میں توحید پرست' ایک اللہ کا عبادت گزار اور موحد ہوں۔ میں ان جھوٹے خداؤں کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا یہ میرے دوست نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتے - البتہ تمام جہانوں کا پروردگار میرا دوست اور ہمدرد ہے اور ان تمام معبودوں کے مقابلے میں میرے لئے اکیلا پروردگار ہی کافی ہے- کیونکہ وہی رب العالمین ہے-

رب العالمین کا تعارف' اختیارات اور صفات کیا ہیں ؟ قرآنی آیات سے جناب ابراہیم علیہ السلام کی زبانی سماعت فرمایئے- رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ أَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝(سورہ شعراء آیت نمبر ۷۸ تا ۸۲)

﴿ترجمہ﴾ تمام جہانوں کا پروردگار وہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا- پس وہ میری رہنمائی فرماتا ہے اور وہ جو مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے- اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے اور وہ جو مجھ پر موت طاری کرے گا- پھر مجھے زندگی عطا فرمائے گا- اور مجھے امید ہے کہ وہ جزا (قیامت) کے دن میری کوتاہی کو معاف فرمادے گا-

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زبان اقدس نے رب العالمین کا جو تعارف کروایا اس کے مطابق "رب" وہ ہوتا ہے جو-

☆ پیدا کرنے والا- ☆ ہدایت بخشنے والا-
☆ کھانے کا بندوبست کرنے والا- ☆ پانی پلانے والا-
☆ شفاء دینے والا- ☆ موت سے دوچار کرنے والا-
☆ حشر کے دن پھر زندہ فرمانے والا-

------- اور -------

غلطیوں کو معاف فرمانے والا ہو- اور یہ بات ظاہر دباہر ہے کہ ان اختیارت و تصرفات اور صفات و کمالات کا مالک صرف اور صرف عرش والا خدا ہی ہو سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے عبادت کا مستحق صرف وہی ہے کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔

شاعر اسلام شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اشعار میں جناب ابراہیم علیہ السلام کے الفاظ کا مفہوم یوں ادا فرمایا ہے۔ وہ رب کی قدرتوں کا تعارف کرواتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رب وہ ہے جو۔

شام کے دی چاہے تے صبح کر دے
صبح کے دی بدل وچ شام دیندا اے
جنہوں اوہ چاہے کامیاب کر دے
جنہوں چاہے اوہ کر ناکام دیندا اے
ابراہیم کہندے جے بیمار ہو جاں
اللہ پاک ای مینوں آرام دیندا اے
اوہو چین کارن پانی بخش دا اے
اوہو کھان لئی مینوں طعام دیندا اے

اوسے مارنا مینوں اٹھاؤناں ایں
اوہو بخش مینوں کردگار سکدا
جھوٹھ بول دے نے غلط آکھدے نے
کوئی لیکھ وچ میکھ نئیں مار سکدا

سورۃ فاتحہ کی پہلی آیات مقدسہ میں اسی خالق' مالک اور رازق کا تعارف کر دیا گیا ہے کہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

﴿رسول رب العالمین﴾ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر جناب موسیٰ علیہ السلام سے تو آپ حضرات واقف ہیں۔ جب وہ مدین سے واپس تشریف لائے تو راستے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں انہیں منصب رسالت سے نوازدیا گیا اور حکم ہوا کہ آپ فرعون کے پاس میرے رسول کی حیثیت سے تشریف لے جائیں اور اسے توحید اور ایمان کی دعوت دین اور تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیں- جناب موسیٰ علیہ السلام چونکہ مصر میں ہی فرعون کے محلات میں پلے اور جوان ہوئے تھے -اور غیر ارادی طور پر ایک قبطی کے قتل کے بعد یہاں سے "مدین" چلے گئے تھے -اس لئے آپ فرعونیوں کی عادات واطوار سے پوری طرح باخبر تھے -اس لئے انہوں نے نبوت ورسالت کی نازک ذمہ داریوں اور پیش آنے والے پرخطر حالات کا ذکر کرتے ہوئے دربار الٰہی میں عرض کیا-اے میرے اللہ!

☆ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلادیں گے اور میری باتوں پر اعتبار واعتماد نہیں کریں گے-

☆ میں کسی پر زیادتی ہوتے دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا اور دل میں تنگی محسوس کرتا ہوں-

☆ میری زبان میں لکنت بھی ہے-

☆ میرے ذمے ان کا ایک قتل بھی ہے-جو اگرچہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا مگر قتل تو میرے ہاتھوں ہوا ہے-

بنابریں میری درخواست ہے کہ میرے بھائی ہارون کو میرا معاون بنادیا جائے -کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ فصیح اللسان ہے -اور میرے مصر میں داخل ہونے سے قبل انہیں بذریعہ وحی آگاہ فرمادیا جائے تاکہ ہم دونوں مل کر توحید کی تبلیغ کا فریضہ احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں-اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی التجا کو شرف قبولیت بخشا اور ان کے بھائی جناب ہارون کو نبوت سے سرفراز فرمایا-اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو حکم دیا اس میں ہمارے خطبے کے الفاظ استعمال فرمائے -ارشاد ربانی ہے-وَاِذْ نَادٰی رَبُّكَ مُوْسٰۤی اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الظّٰلِمِیۡنَ ۝ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ اَلَا یَتَّقُوۡنَ ۝ (سورۂ شعراء آیت نمبر ۱۰-۱۱)

﴿ترجمہ﴾اور یاد کرو جب آپ کے رب نے موسیٰ کو ندا دی کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ- یعنی فرعون کی قوم کے پاس جاؤ کیا وہ (عذاب الٰہی سے) ڈرتے نہیں ؟-
قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّکَذِّبُوۡنِ - انہوں نے عرض کیا - اے میرے پروردگار- مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے -وَیَضِیۡقُ صَدۡرِیۡ-اور میرا سینہ گھٹتا ہے-وَلَا یَنۡطَلِقُ لِسَانِیۡ -اور میری زباں بھی (فصاحت سے) نہیں چلتی - فَاَرۡسِلۡ اِلٰی ھٰرُوۡنَ- تو آپ (مہربانی فرما کر)ہارون کی طرف وحی بھیجیں- وَلَهُمۡ عَلَیَّ ذَنۡۢبٌ ۚ -اور میرے ذمے ان کا ایک جرم بھی ہے- فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ-اس لئے میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کردیں گے-

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے کی جانے والی ان تمام درخواستوں کو قبول فرمالیا گیااور انہیں آگاہ کردیا گیاکہ - کَلَّا- وہ آپ کو ہرگز قتل نہ کرسکیں گے -لہٰذا بے دھڑک' بے خوف اور بے فکر ہوکر دونوں بھائی فرعون کے دربار میں جاؤ- ہماری طرف سے آیات مبارکات اور معجزات بینات لے جاؤ-اور ہاں- گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے- ہم آپ کے ساتھ ہیں اور تمام باتوں کو سننے والے ہیں-

فَاذۡهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَکُمۡ مُّسۡتَمِعُوۡنَ- پس تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ- ہم تمہارے ساتھ ہیں (اور ہر بات کو) سننے والے ہیں- فَاۡتِیَا فِرۡعَوۡنَ - تم (بے دھڑک) فرعون کے پاس جاؤ- فَقُوۡلَاۤ-اور اس سے کہو-اِنَّا رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ -ہم رب العالمین کے رسول ہیں-

جناب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو حکم دیا گیا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا تعارف کرواتے ہوئے فرعون کے سامنے "رب العالمین" کے الفاظ استعمال کرنا ہونگے اور فرعون پر واضح کردینا ہے کہ تمام جہانوں کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رب العالمین کیا ہے؟ حضرات گرامی! اس وقت جناب موسیٰ علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے تفصیلی حالات و واقعات بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ صرف "رب العالمین" کا تعارف اور مفہوم عرض کرنے کا ارادہ ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور جناب ہارون علیہ السلام حکم الٰہی کی تعمیل میں فرعون کے دربار میں پہنچ گئے اور اسے دو باتوں کی طرف توجہ دلائی۔

1۔اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ ہم اللہ رب العالمین کے رسول ہیں۔ لہٰذا ہماری دعوت کو قبول کرو اور دعویٰ ربوبیت سے توبہ کر کے۔اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی۔ کی بجائے اللہ رب العالمین کی الوہیت' حاکمیت اور ربوبیت کو تسلیم کرلو۔

2۔اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ یعنی ہماری قوم کو غلامی سے آزاد کر دے تاکہ ہم انہیں ساتھ لے کر اپنے آبائی وطن شام کی طرف ہجرت کر کے چلے جائیں۔

فرعون کیلئے جناب موسیٰ علیہ السلام کی یہ دونوں باتیں ناقابل برداشت تھیں۔ کیونکہ اللہ کی ربوبیت کو ماننے کی وجہ سے اس کی خدائی پر زد پڑتی تھی۔ اس کا دعویٰ تو یہ تھا کہ میں ہی سب سے اعلیٰ رب ہوں اور وہ لوگوں کو یقین دلایا کرتا تھا کہ۔مَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ۔ میں اپنے سوا تمہارے لئے کسی الٰہ کو نہیں جانتا۔ اب وہ یہ بات کیسے گوارا کر سکتا تھا کہ اس کے درباریوں' حواریوں اور حمائیتوں میں کوئی رب العالمین کا ذکر کرے۔

بنی اسرائیل کو آزاد کر کے ہجرت کی اجازت دے کر وہ ملک کو جفاکش مزدوروں' فصلات کے رکھوالوں اور محنتی غلاموں سے خالی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس سے مصر کا سارا معاشی نظام درہم برہم ہو جانے کا خطرہ موجود تھا۔ چنانچہ جناب موسیٰ علیہ السلام کی دونوں باتیں سن کر فرعون آپے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باہر ہو گیا اور بڑے متکبرانہ، مغرورانہ اور تحکمانہ انداز میں جناب موسیٰ علیہ السلام سے مخاطب ہوا۔ اور کہا۔ اے موسیٰ! کیا تم وہی نہیں ہو۔ جسے ماں نے ایک صندوق میں بند کر کے دریا کی لہروں کی نذر کر دیا تھا۔ ہم نے تجھے صندوق سے نکالا۔ ناز و نعم میں پالا ایک عرصہ تک تم ہمارے پاس رہے اور ہم تمہاری خدمتیں اور ناز برداریاں کرتے رہے۔ آج تم بنی اسرائیل کی آزادی کا نعرہ لگا کر ان کی قیادت کا خواب دیکھ رہے ہو۔ یاد رکھو۔ تم وہی ہو جس نے ہمارے ایک بے گناہ آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ تم ہمارے قاتل بھی ہو۔ اس لئے ذرا سوچ سمجھ کر اور سنبھل کر بات کرو۔ تم فرعون کے دربار میں ہو۔ اور میرے ایک اشارے پر تمہاری گردنیں اڑائی جا سکتی اور تمہیں صفحہ ہستی سے مٹایا جا سکتا ہے۔ قرآن حکیم فرعون کی دھمکی آمیز گفتگو کو ان الفاظ سے ذکر فرماتا ہے

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ○ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (سورۃ شعراء آیت نمبر ۱۸-۱۹)

﴿ترجمہ﴾ فرعون نے کہا۔ (اے موسیٰ) جب تو بچہ تھا تو کیا ہم نے تجھے اپنے یہاں پالا نہیں تھا؟ اور تو نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے ہاں گزارے تھے۔ اور تو نے اس فعل (قتل) کا ارتکاب کیا تھا جس کا تو نے ارتکاب کیا۔ اور تو بڑا احسان فراموش ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام کا جواب قرآن حکیم یوں بیان فرماتا ہے۔

قَالَ فَعَلْتُهَا اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ○ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ ○ (سورۃ شعراء آیت نمبر ۲۰-۲۲)

﴿ترجمہ﴾ آپ نے فرمایا۔ میں نے اس فعل (قتل) کا ارتکاب کیا تھا جبکہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناواقف تھا۔ تو میں تمہارے ہاں سے بھاگ گیا تھا جب میں تم سے ڈرا۔ پس میرے رب نے مجھے حکم بخش دیا اور مجھے رسولوں میں سے بنا دیا۔ اور یہ نعمت جس کا تو مجھ پر احسان جتلا رہا ہے۔ حالانکہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام کی ان باتوں کا جب فرعون سے کوئی جواب نہ بن سکا تو اس نے کلام کا رخ موڑتے ہوئے جناب موسیٰ علیہ السلام سے جھٹ سوال کر دیا۔ کہ جس رب العالمین کے رسول ہونے کے تم دعویدار ہو۔ اس رب العالمین کی حقیقت بیان کرو۔ قرآن حکیم فرماتا ہے۔ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِيْنَ۔ فرعون نے کہا کہ رب العالمین کی حقیقت کیا ہے؟۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ سے رب العالمین کا تعارف کروایا۔ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُوْءِمِنِيْنَ۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (رب العالمین وہ ہے) جو آسمانوں زمین اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو۔

جناب موسیٰ علیہ السلام کی زبان حق بیان سے رب العالمین کا یہ تعارف سن کر فرعون اپنے حواریوں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا موسیٰ کا جواب سن رہے ہو۔ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُوْنَ۔ اس نے اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں سے کہا کہ کیا تم سن نہیں رہے ہو۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میرے حواری غصہ میں آکر جناب موسیٰ پر حملہ کر دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے مدد اور معاونت کا وعدہ فرما رکھا تھا۔ ابھی فرعون کا جملہ مکمل ہی ہوا تھا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام پھر بول پڑے۔ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَاءِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ۔ انہوں نے فرمایا ۔ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے آباء کا رب بھی وہی ہے۔

فرعون جناب موسیٰ علیہ السلام کے اس جواب سے بوکھلا گیا اور درباریوں سے کہنے لگا۔ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ"۔ بلاشبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ تو دیوانہ ہے- جناب موسیٰ علیہ السلام نے فوراً فرمایا - رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ-(رب العالمین وہ ہے جو) مشرق و مغرب اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کا رب ہے-اگر تم کچھ عقل رکھتے ہو-

جناب موسیٰ علیہ السلام کی زبان نے رب العالمین کا جو تعارف کرولیا- اس کا خلاصہ یہ ہے کہ رب العالمین ہے وہ جو-

- آسمانوں کا رب ہے-
- زمین کا رب ہے-
- آسمان وزمین کے درمیان کی ہر چیز کا رب ہے-
- تمام اگلے پچھلے انسانوں کا رب ہے-
- مشرق کا رب ہے-
- مغرب کا رب ہے------ اور -----

مشرق و مغرب کے درمیان کی تمام چیزوں کا وہی رب العالمین ہے-

﴿جادوگر اور رب العالمین﴾ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی زبان حق ترجمان سے توحید الٰہی کے دلائل وبراہین سن کر فرعون بڑا اسٹپٹایا اور بڑی رعب دار آواز میں بولا- لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ-(اے موسیٰ) اگر تم نے میرے سوا کسی کو الٰہ جانا تو میں تمہیں زندان میں ڈال دوں گا- قید تنہائی تمہارا مقدر ہوگی اور تم جیل سے کبھی بھی رہا نہ ہو سکو گے- جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں اپنی نبوت کی علامات اور معجزات دکھلاؤں تو کیا تم پھر بھی تسلیم نہیں کرو گے- اس نے متکبرانہ انداز میں کہا- فَاْتِ بِهٖ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ- اگر تم واقعی اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو کوئی نشانی پیش کرو- جناب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ علیہ السلام نے حکم الٰہی کے مطابق جب اپنا عصا مبارک زمین پر پھینکا تو -فَاِذَاھِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ"- وہ ایک صاف اور ڈراؤنے اژدہے کی شکل اختیار کر چکا تھا اور جب موسیٰ نے اپنا ہاتھ بغل سے باہر نکالا تو - فَاِذَا ھِیَ بَیْضَاءُ لِلنّٰظِرِیْنَ -وہ دیکھنے والوں کے لئے فوراً سفید اور چمکدار ہو گیا- سبحان اللہ-

یہ صورت حال دیکھ کر فرعون گھبرا گیا اور اپنے درباریوں سے کہنے لگا کہ یہ شخص ماہر جادوگر ہے اور نبوت کا ڈھونگ رچا کر اپنا تسلط جمانا چاہتا ہے- یعنی موسیٰ اقتدار کا حریص ہے اور تم سے تخت چھین کر عنان حکومت سنبھالنے کا خواہش مند ہے اور اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے جلاوطن کرنے کا ارادہ رکھتا ہے- اب تم بتاؤ کہ اس سے کیسے نمٹا جائے' اس کا مقابلہ کیسے کیا جائے اور اس کے پروگرام کو کیسے ناکام بنایا جائے -- جس سے ہماری حکومت' سلطنت اور بادشاہت قائم رہ سکے اور یہ شخص بنی اسرائیل کا لیڈر بن کر ہمارے لئے کوئی مسئلہ کھڑا نہ کر سکے-

ان درباریوں' حواریوں اور وزیروں' مشیروں نے مشورہ دیا کہ موسیٰ اور اس کے بھائی کے خلاف فوری طور پر کوئی سخت اقدام نہ کیا جائے- کیونکہ ہم اس کے دلائل و معجزات کا کوئی جواب نہیں دے سکے- لہذا فی الحال انہیں مہلت دے کر ٹال دیا جائے اور ملک بھر سے تجربہ کار' ماہر اور عامل جادوگروں کو بلا کر مقابلے میں انہیں عبرتناک شکست دی جائے- چنانچہ ملک بھر سے قاصدوں اور نمائندوں کے ذریعے ماہر جادوگر جمع کئے گئے اور جناب موسیٰ علیہ السلام سے مقابلے کے دن کا اعلان کر کے لوگوں کو مقابلہ دیکھنے کے لئے جمع کر لیا گیا- آپ حالات کی نزاکت اور حساسیت کا اندازہ فرمائیں کہ ایک طرف تمام حکومتی اختیارات کی حامل انتظامیہ' حکومت کے نہ صرف حمایت یافتہ بلکہ سرکاری طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلائے ہوئے جادوگروں کی کثیر جماعت' فرعون اور اس کے حواری سنہری کرسیوں پر براجمان' تاحد نگاہ عوام کا اجتماع۔اور۔دوسری طرف یہ موسیٰ اور اس کا معاون بھائی ہارون۔ ملاء اعلیٰ میں شور مچ گیا ہوگا۔اے اللہ! اب کیا ہوگا؟ حکومت' سطوت' بادشاہت' فرعونیت اور جادوگروں کی اجتماعیت ایک طرف ہے اور مقابلے میں اکیلا موسیٰ۔عرش الٰہی سے آواز آئی۔فرشتو! گھبرانے کی ضرورت نہیں' موسیٰ اکیلا نہیں۔میں رب العالمین اس کے ساتھ ہوں۔تم حالات وواقعات کا نظارہ کرو اور دیکھو کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے؟۔

مقابلے کا نقارہ بج چکا۔آنکھیں منتظر' مجمع بے تاب اور لوگ بے چین کہ دیکھیں اب میدان کون مارتا ہے اچانک اپنے فن پہ نازاں جادوگر فرعون کی خدمت میں دست بستہ حاضر ہوتے اور سوال کرتے ہیں۔

بادشاہ سلامت! اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟ فرعون نے تکبر سے کندھے جھٹکتے اور سر ہلاتے ہوئے اعلان کیا کہ تمہیں نہ صرف انعامات سے مالا مال کر دیا جائے گا بلکہ تم میرے مصاحبین اور مقربین میں شامل کر لئے جاؤ گے اور شاہی دربار میں تمہیں وزراء مملکت کے برابر پروٹوکول دیا جائے گا بلکہ تم سب کو "کچن کیبنٹ" کے ممبر بنا لیا جائے گا۔فرعون کی طرف سے انعامات کا اعلان سن کر جادوگر فرحاں وشاداں میدان مقابلہ کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔جناب موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون کے ہمراہ پہلے سے میدان میں موجود تھے۔آپ نے جادوگروں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ وَيْلَكُمْ لَاتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔تم ہلاک ہو جاؤ۔اللہ پر جھوٹ نہ باندھو۔

مقابلے کا آغاز ہوا چاہتا ہے۔جناب موسیٰ علیہ السلام جادوگروں کی پھرتیاں' تیزیاں اور ہوشیاریاں دیکھ کر فرماتے ہیں۔اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ۔ پھینکو'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو تم پھینکنے والے ہو- جناب موسیٰ علیہ السلام کا چیلنج سن کر جادوگر از حد حیران ہوئے کہ یہ عجیب نوجوان ہے- جو نہ گھبر لیا ہے- نہ فکر مند ہوا اور اس کے چہرے پر کوئی اداسی بھی نہیں ہے- ہم اتنے زیادہ- یہ اکیلا- ہم عمر رسیدہ- جہاندیدہ- تجربہ کار- یہ نوجوان اوائل عمر' ناتجربہ کار- المختصر' موسیٰ علیہ السلام کے چیلنج کے جواب میں- فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ- انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں میدان میں پھینکیں اور بلند آواز سے نعرہ لگایا- بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُوْنَ- ناموس فرعون کی قسم- ہم جیت جائیں گے-

مصر کے صف اول کے جادوگروں کی طرف سے پھینکی جانے والی رسیاں اور لاٹھیاں جناب موسیٰ علیہ السلام کو جادو کی وجہ سے زمین پر دوڑتی ہوئی نظر آئیں- يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى- جناب موسیٰ علیہ السلام پر فوراً وحی کا نزول ہوا کہ اے موسیٰ لَاتَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى- گھبرانے کی ضرورت نہیں کامیابی تمہارے مقدر میں لکھی جاچکی ہے- تم اپنی لاٹھی زمین پر پھینک کر ایک طرف ہو جاؤ- اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کرو- فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ- جناب موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر پھینک دیا- فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَايَاْفِكُوْنَ- تو اچانک وہ بپھرے ہوئے اژدھے کی طرح منہ کھولے جادوگروں کی ان رسیوں اور لاٹھیوں کو نگلنا شروع ہو گیا جو دیکھنے والوں کو بل کھاتی اور لہراتی نظر آرہی تھیں-

جناب موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کا سانپ یعنی خدائی نشان دیکھ کر تمام لوگ گھبرا گئے- درباریوں کے اوسان خطا ہو گئے اور فرعون از حد پریشان ہو گیا- ساحران مصر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نشان اور جناب موسیٰ کا معجزہ دیکھ کر دم بخود رہ گئے- ان پر موسیٰ کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی اور وہ عقیدہ توحید پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان لانے کا بر ملا اعتراف کرتے ہوئے سجدے میں گر گئے - فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سَاجِدِیْنَ - پس جادوگر سجدے میں گر گئے - اور - پکار اٹھے کہ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ - ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے ہیں - رَبِّ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ - جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے - سبحان اللہ -

اسی رب العالمین کی حمد و ثناء کرنے اور اسی کی بڑائی بیان کرنے کا ہمیں حکم دیا جارہا ہے کہ تم بھی اعلان کرو - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ - تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے - اے اللہ -

ستائش کے لائق تیری ذات ہے
جہانوں کا رب ہے یہ سچ بات ہے

ملکہ سبا اور رب العالمین بزرگان ملت! اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر پیغمبر جناب سلیمان علیہ السلام کو تو آپ تمام حضرات جانتے اور مانتے ہیں - آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت اور نبوت و رسالت کے ساتھ حکومت اور بادشاہت سے بھی نواز رکھا تھا - آپ کی سلطنت بڑی وسیع تھی اور مال و دولت کے وافر ذخائر موجود تھے - آپ علیہ السلام کو خالق ارض و سماء نے یہ شرف اور اعزاز بخشا تھا کہ شیاطین - جن و انس آپ کے سامنے سر جھکائے کھڑے رہتے تھے - ہوا' ان کے زیر فرماں اور پرندے ان کے ماتحت تھے - اللہ تعالیٰ نے جناب سلیمان علیہ اسلام کو دانائی' فہم و فراست اور قوت فیصلہ کی بے پناہ صلاحیت سے نواز رکھا تھا - آپ جوانی اور شہزادگی کے عالم میں بھی بڑے بڑے پیچیدہ مسئلے آن واحد میں حل فرمادیا کرتے تھے -

جناب سلیمان علیہ السلام کو ہدہد کی زبانی جب اہل سبا کے مشرکانہ عقائد کا علم ہوا تو آپ نے ملکہ سبا کے نام ایک خط لکھا جس میں اسے اور اس کی قوم کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کی تعلیم دی اور اسلام لانے کی دعوت دی۔ یہ خط ہدہد کے ذریعے ملکہ سبا تک پہنچایا گیا۔ سبا کی ملکہ بلقیس بعض ذرائع سے جناب سلیمان کی جلالت' عظمت اور سطوت کا حال سن چکی تھی۔ اس نے اعیان سلطنت اور وزیروں کا اجلاس بلا کر جناب سلیمان کا خط سنا کر ان سے مشورہ طلب کیا۔ انہوں نے پہلے تو اپنی اور اپنی قوم کی بہادری' جوانمردی اور شجاعت کا ذکر کر کے ملکہ کو خوش کرنے کی کوشش کی اور آخر میں کہا۔ وَالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ۔ اور فیصلے کا اختیار تو آپ کو ہے۔ آپ خود سوچ سمجھ لیں کہ آپ کیا حکم دینا چاہتی ہیں۔

ملکہ سبا نے بڑے قیمتی اور وافر تحائف دے کر ایک وفد جناب سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا۔ تاکہ وہ مال و دولت اور تحائف لے کر خوش ہو جائیں۔ مگر جناب سلیمان علیہ السلام نے یہ کہہ کر وہ تحائف واپس کر دیئے کہ۔ فَمَا آتَانِيَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُمْ۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ عطا فرمادیا ہے۔ وہ تمہارے تحائف سے بدرجہا بہتر ہے۔ آپ نے ارکان وفد سے کہا کہ تم اپنی ملکہ کو جا کر میرا پیغام سنادو کہ اگر تم نے شرک' ضلالت اور گمراہی کو ترک کر کے اسلام قبول نہ کیا تو ہم ایسے لشکروں کے ساتھ حملہ آور ہوں گے کہ تم ہمارے مقابلے کی تاب نہ لاسکو گے۔ یہ سن کر ملکہ سمجھ گئی کہ یہ معاملہ مال وزر اور سلطنت میں وسعت کی حرص کا نہیں ہے۔ چنانچہ سلیمان علیہ السلام کی ملاقات کے لئے خود روانہ ہو گئی۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے اس کی آمد کی اطلاع پاکر اسے اپنی پیغمبرانہ صداقت کی نشانی دکھانے کے لئے اس کی آمد سے قبل ہی اس کا عالی شان تخت اپنے پاس منگوالیا۔ اور ملکہ کی عقل و ذہانت پرکھنے کے لئے اس میں کچھ ردوبدل کروادیا۔ جب ملکہ حاضر خدمت ہوئی تو جناب سلیمان علیہ السلام نے اس سے پوچھا۔ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ۔ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟۔ اس نے جواب دیا کہ یہ تو ہو بہو وہی ہے۔ وہ اپنی ذہانت اور فطانت کی بناء پر سمجھ گئی کہ یہ سلیمان علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلام کا معجزہ ہے۔ اس اعجاز سلیمانی کو دیکھ کر اس نے اعلان کر دیا کہ۔ کُنَّا مُسْلِمِیْنَ۔ ہم تو فرماں بردار بن کر حاضر ہوئے ہیں۔

صدیوں مشرکانہ ماحول میں پرورش پانے والے ذہن میں ابھی قبولیت حق کی پوری صلاحیت پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اور مسلمان ہونے کا مطلب اس کے خیال میں محض دنیوی اعتبار سے مطیع و فرماں بردار ہونا تھا۔ اب جناب سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا بلقیس کی ہدایت کے لئے ایک دوسری راہ اختیار کی۔ آپ کے محل کے ایک حصے کا فرش شیشے کا تھا اور اس کے نیچے سے پانی رواں رہتا تھا۔ آپ نے اپنا تخت شیشے کے اس فرش پر بچھایا اور ملکہ کو وہاں طلب کیا۔ جب وہ اندر داخل ہونے لگی تو اسے محسوس ہوا کہ پانی کی لہریں موجزن ہیں۔ اس نے اپنے خیال میں کپڑوں کو بھیگنے سے بچانے کے لئے پائنچے اٹھائے تو جناب سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ پانی نہیں۔ بلکہ۔ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ۔ یہ تو شیشے کا چمکدار محل ہے۔ ملکہ جو پہلے ہی سلیمان علیہ السلام کے معجزات سے مرعوب اور فرماں بردار ہو چکی تھی۔ اس نے جب جناب سلیمان علیہ السلام کی اس بات پر غور کیا تو اپنی غلطی کا احساس کرتے ہی غفلت کے تمام پردے اٹھ گئے اور اس نے ہمارے آج کے خطبے کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانے اور جناب سلیمان علیہ السلام کی نبوت کو ماننے کا اعلان کر دیا قرآن حکیم ملکہ کے الفاظ ذکر فرماتا ہے۔ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (سورۃ نمل آیت نمبر ۴۴)

﴿ترجمہ﴾ اس نے کہا! اے میرے رب! بے شک میں اپنی جان پر ظلم کرتی رہی۔ اور (اب) میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ پر ایمان لے آئی ہوں۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ سبحان اللہ۔

﴿رب العالمین پر پختہ یقین﴾ اللہ رب العالمین نے مختلف زمانوں میں اور مختلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف مکانوں پر انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے مختلف انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے دشمنان اسلام کی تمام سازشوں' مخالفتوں' دشمنیوں اور عداوتوں کے باوجود رب العزت کی توحید لوگوں کو سنائی اور انہیں واشگاف الفاظ میں یقین دہانی کروائی کہ اس دینی خدمت' دعوت الی اللہ اور تبلیغ اسلام پر ہم تم سے کوئی اجر' صلہ اور مزدوری طلب نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا اجر ہمیں اللہ تعالیٰ ہی عطا فرمائے گا۔ ہم تو صرف تمہیں توحید کا عقیدہ اپنانے' تقویٰ اختیار کرنے اور فرمانبرداری کی زندگی اپنانے کا درس دینے آئے ہیں۔ قرآن حکیم کی سورۃ شعراء سے چند آیات مبارکات پیش کرتا ہوں۔ جن میں انبیاء کرام نے رب العالمین سے ملنے والے اجر عظیم پر پختہ یقین کا اظہار فرمایا اور ان انبیاء عظام نے قوم کی دشمنی اور مخالفت کے جواب میں رب العالمین پر بھروسے اور توکل کا اظہار فرمایا۔

آدم ثانی جناب نوح علیہ السلام کی تقریر کے الفاظ سماعت فرمائیں۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ نُوحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (سورۃ شعراء آیت نمبر ۱۰۶ تا ۱۰۹)

﴿ترجمہ﴾ جب انہیں ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں ہو' بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرماں برداری کرو اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

جناب ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان الفاظ کے ساتھ نصیحت فرمائی۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

O(سورۃ شعراء آیت نمبر ۱۲۴-۱۲۷)

﴿ترجمہ﴾ جب انہیں ان کے بھائی ھود (علیہ السلام) نے فرمایا- کیا تم ڈرتے نہیں ہو- بے شک میں تمہارے لئے رسول امین ہوں- پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا- میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے-

اسی سورۃ میں جناب صالح علیہ السلام کی زبان مبارک کے الفاظ یوں ذکر کئے گئے ہیں-

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صَالِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ O اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ O فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ O وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ O(سورۃ شعراء آیت نمبر ۱۴۲ تا ۱۴۵)

﴿ترجمہ﴾ جب انہیں ان کے بھائی صالح نے فرمایا- کیا تم ڈرتے نہیں ہو- بلاشبہ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں - پس تم اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو اور میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا- میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے-

اسی طرح جناب لوط اور جناب شعیب علیہ السلام کے الفاظ بھی اس سورت میں بیان کئے گئے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوموں سے یہی کہا- وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ - اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ O

﴿ذکر رب العالمین بزبان رحمتہ للعالمین﴾ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ اور احکام الٰہی کا نچوڑ اور توحید کا بلند مرتبہ یہ ہے کہ انسان کی ساری زندگی خالق ارض و سماء کی عبادت' ریاضت اور اس کی نیاز مندی میں بسر ہو جائے اور بندہ حشر کے دن دربار خداوندی میں حاضری کی سعادت حاصل کرے تو اسے یہ مژدہ جاں فزا سنایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے کہ ۔

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

وہ انسان بڑا خوش قسمت' نیک بخت اور سعادت مند ہے جو قول و عمل سے یہ ثابت کرے کہ ۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مجاہد' میں اسی لئے نمازی

کفار مکہ نے امام الرسل ﷺ کو دعوت حق سے باز رکھنے کے لئے بڑے حربے آزمائے - بڑے طریقے اختیار کئے اور بڑی کوششیں صرف کیں - کہ کسی طرح آپ ﷺ اپنے رویے میں لچک پیدا کرلیں اور ہمارے معبودوں کے بارے میں نرم رویہ اختیار کریں - اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزماں' سرور کون و مکاں' امام رسولاں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو حکم فرمایا - اے میرے رسول! (ﷺ) آپ واضح الفاظ میں اعلان عام فرمادیں کہ - قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ - (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۶۳)

﴿ترجمہ﴾ اے رسول! کہہ دیجئے - بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت یعنی میرا جینا اور مرنا اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے -

اہل اسلام کا معبود --- رب العالمین ہے اور محبوب' رحمتہ للعالمین ہے ---- وہ خدائی میں لاشریک ہے ---- یہ مصطفائی میں لاشریک ہے ---- وہ عرش پر ایک ہے ---- یہ فرش پر ایک ہے ---- وہ الحمد للہ رب العالمین ہے ---- یہ - وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ہے - وہ الٰہ ہے ---- یہ رہنما ہے ---- اُس کی عبادت ضروری ہے ---- اِس کی اطاعت ضروری ہے - اسے پوجا جائے گا ---- اور ---- اس سے پوچھا جائے گا - یہ اس کو یاد کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔وہ اس کو یاد کرتا ہے۔یہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔وہ حاجت روا ہے۔یہ مقتدا ہے۔وہ مشکل کشا ہے۔یہ رہنما ہے۔وہ تمام جہانوں کا رب ہے۔یہ تمام جہانوں کیلئے "رحمت" ہے۔وہ مالک یوم الدین ہے۔یہ شافع یوم الدین ہے۔

میرے بھائیو! ہم بڑے خوش قسمت اور سعادت مند ہیں کہ۔

ہمارا خدا	------	رب العالمین
ہمارا رہنما	------	رحمۃ للعالمین
ہماری کتاب	------	ذکر للعالمین
ہمارا کعبہ	------	ھدی للعالمین
ہمارا نام	------	سَمَّاکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ
ہمارا کام	------	خدمت دین
ہم ہوں گے	------	جنت کے مکین۔انشاءاللہ العظیم

اور---وہاں---کریں گے---حمد رب العالمین۔

﴿اہل جنت کا وظیفہ﴾ بزرگان ملت! جن نیک بختوں' خوش قسمتوں اور سعادت مندوں کو جنت کا داخلہ نصیب ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہل جنت کی صفوں میں شامل و داخل فرمائے۔آمین۔تو اہل جنت خوشی' مسرت اور فرحت سے جب اپنے اللہ کی تعریف کریں گے۔تو سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت پڑھیں گے۔آپ احباب بھی مل کر پڑھ لیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اہل جنت کا وظیفہ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ ہوگا۔ان کی دعا سُبْحَانَ اللّٰہ ہوگی۔اور ان کی ملاقات "السلام علیکم" ہوگی۔تفصیل میں جائے بغیر۔صرف الفاظ قرآنی اور ان کا ترجمہ سن لیجئے۔

ارشاد الٰہی ہے۔اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُو الصّٰلِحَاتِ یَھْدِیْھِمْ رَبُّھُمْ بِاِیْمَانِھِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھَارُ فِیْ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ۝ دَعْوَاھُمْ فِیْھَا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ - وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

(سورۃ یونس آیت نمبر ۹، ۱۰)

﴿ترجمہ﴾ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے - ان کا پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے انہیں نعمتوں والی جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی- وہاں ان کی دعا "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" ہو گی اور وہاں ان کی ملاقات "سلام" ہو گی- اور ان کے آخری کلمات یہ ہوں گے - "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" سبحان اللہ-

تیرا ہی ہے سہارا ایک شاعر نے ہمارے خطبے کے عنوان "رب العالمین" کی تشریح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اختیارات کی وسعت اور قدرت کاملہ کو یوں بیان کیا ہے-

پروردگار عالم تیرا ہی ہے سہارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

نوح کا سفینہ تو نے طوفان سے بچایا
مشکل کے وقت تو ہی بندوں کے کام آیا
مانگی خلیلؑ نے جب تجھ سے دعا خدایا
آتش کو تو نے فوراً اک گلستاں بنایا

تو نے صدا الٰہی بگڑی کو ہے سنوارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

یونسؑ کو تو نے مچھلی کے پیٹ سے نکالا
تو نے ہی مشکلوں میں ایوبؑ کو سنبھالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الیاسؑ پر کرم کا تو نے کیا اجالا
ہے دوجہاں میں یارب تیرا ہی بول بالا
ہر التجاء نے تیری رحمت کو ہے ابھارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا
یوسفؑ کو تو نے مولا' دی قید سے رہائی
یعقوبؑ کو دوبارہ شکل پسر دکھائی
بہتی ہوئی ندی میں موسیٰ کی راہ بنائی
تو نے صلیب سے بھی عیسیٰؑ کی جاں بچائی
اللہ تیرے کرم کا کوئی نہیں کنارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا
پروردگار عالم تیرا ہی ہے سہارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

خطبہ ختم کرنے سے پہلے ہم سورۃ صافات کی آخری آیات تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔کیونکہ اس سورت کی آخری آیت سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ہے اور یہی ہمارے خطبے کا عنوان ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ - وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ -

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۸

ازحد مہربان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ○بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلرَّحْمَانِ الرَّحِیْمِ ○

﴿ترجمہ﴾(اللہ تعالیٰ)ازحد مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مولا بڑا غفور الرحیم ہیں توں
رحم کردیاں ذرہ نہ اکناں ایں
نافرمانیاں تیریاں اسیں کر دے
پر توں رحمت دی نظر ای تکنا ایں
اسیں عیب کردے بھانویں تھک جایئے
پر توں ڈھکدا مول نہ تھکناں ایں
امت سمجھ محبوب دی کریں الفت
ورنہ جو چاہیں کر سکناں ایں

رب تعالیٰ کی حمد و ثناء اور خاتم الانبیاء ' شافع روزِ جزا' احمد مجتبیٰ 'محمد مصطفیٰ ﷺ پر لاتعداد درود و سلام کے بعد۔

خطبہ جمعہ کے ان بابرکت اور پرکیف لمحات میں سورۃ فاتحہ کی آیت مقدسہ "الرحمٰن الرحیم" ہمارا موضوع ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے قرآن و سنت کے مطابق بیان کرنے کی آپکو بغور سماعت فرمانے کی اور پھر ہم سب کو قرآن و سنت پر عمل کر کے "رحمت" کے مستحق اور حقدار بننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام﴾ سورۃ فاتحہ کی اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی دو اہم صفات رحمان اور رحیم کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ ویسے قرآن عزیز میں رب تعالیٰ کے کئی صفاتی نام ذکر کیے گئے ہیں۔ مثلاً

اَلْغَفُوْرُ --- بہت بخشنے والا۔	اَلْکَرِیْمُ ------ کرم فرمانے والا۔
عَزِیز" ----- غالب۔	اَلْمَلِكُ ------ بادشاہ۔
اَلْقُدُّوْسُ --- پاک ذات۔	اَلْحَکِیْمُ ----- دانائی والا۔
اَلْوَھَّابُ --- عطاء فرمانیوالا۔	اَلرَّزَّاقُ ------ رزق دینے والا۔
اَلْحَلِیْمُ ---- بردبار۔	اَلسَّمِیْعُ ----- ہر وقت سننے والا۔
اَلْبَصِیْرُ ---- ہر وقت دیکھنے والا۔	اَلشَّکُوْرُ ----- قدردان۔
اَلْحَیُّ ---- ہمیشہ زندہ۔	اَلْقَیُّوْمُ ------ قائم رہنے والا۔
اَلْمُصَوِّرُ --- صورتیں بنانیوالا۔	اَلْعَظِیْمُ ------ عظمت والا۔
اَلْوَاحِدُ --- اکیلا۔	اَلصَّمَدُ ------ بے نیاز۔
اَلْغَنِیُّ ----- بے پرواہ۔	اَلْبَدِیْعُ ------ نئی طرح پیدا کرنیوالا
اَلْمَتِیْنُ ---- قوت والا۔	اَلْقَوِیُّ ------ زور آور۔
اَلْکَبِیْرُ ----- بہت بڑا۔	اَلْعَلِیُّ ------- بلندی والا۔
اَلْجَبَّارُ ----- زبردست۔	اَلْمُھَیْمِنُ ----- نگرانی کرنے والا۔
اَلسَّلَامُ ------ سلامتی والا۔	اَلْمُؤْمِنُ ------ امن دینے والا۔
اَلْخَبِیْرُ ------ خبر رکھنے والا۔	اَللَّطِیْفُ ------ مہربان۔
اَلْوَکِیْلُ ----- کام بنانے والا۔	اَلْقَادِرُ ----- قدرت والا۔
اَلْاَوَّلُ ------ سب سے پہلے۔	اَلْآخِرُ ------ سب سے آخر۔
اَلظَّاھِرُ ------ ظاہر۔	اَلْبَاطِنُ ------ پوشیدہ۔
اَلْبَرُّ ------- احسان کرنے والا۔	اَلْحَفِیْظُ ----- حفاظت کرنیوالا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلتَّوَّابُ --- توبہ قبول کرنیوالا — اَلْقَدِیْرُ ------- قدرت والا-

اَلنُّوْرُ ----- روشن کرنیوالا- — اَلرَّءُوْفُ ------ نرمی کرنیوالا-

اَلْقَھَّارُ ----- دباؤ والا- — اَلرَّقِیْبُ ------ نگہبان-

اَلْحَقُّ ------ سچا- — ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ- جلال والا اور انعام والا

یہ تمام اور اس طرح کے کئی دوسرے اسماء الحسنیٰ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں- معروف صحابی جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا- اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ننانویں نام ہیں جو کوئی ان اسماء الٰہی کو یاد کرے گا (اور انہیں پڑھتا رہے گا) وہ جنت میں داخل ہو گا- اللہ رب العزت کے ان ننانویں ناموں میں ہر نام کی خصوصیات' برکات' ثمرات اور اثرات مختلف ہیں- مثلاً-

- کوئی کام پورا ہونے کی بجائے بگڑتا ہو تو- یَانَاصِرُ- کا ورد کریں-
- کاروبار میں نقصان ہو تو- یَاعَزِیْزُ - پڑھا کریں-
- کوئی پردیس گیا ہو اور خط نہ آئے تو- یَا حَنَّانُ- بکثرت پڑھیں-
- دو دوست ناراض ہوں تو- یَاوَدُوْدُ- کا وظیفہ کریں-
- مایوسی چھائی ہوئی ہو تو- یَاوَھَّابُ- پڑھیں-
- دولت و مراد حاصل کرنا ہو تو- یَادَیَّانُ- کا ورد کریں-
- جس کام کو ہاتھ لگائیں الٹ ہی ہو تو- یَامُعِزُّ- کو حرز جان بنائیں-
- کسی مشکل میں پھنس جائیں تو فجر کے بعد- یَا فَتَّاحُ- پڑھا کریں-
- تجارت میں لگایا پیسہ ضائع ہو تو- یَاسُلْطَانُ - کثرت سے پڑھا کریں-

المختصر - اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں بڑے خصائص' عجائب اور غرائب ہیں- اسلیئے برکت کے حصول' رزق میں وسعت' گھریلو سکون کاروباری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطمینان، قلبی راحت اور رضائے الٰہی کے لئے اللہ تعالیٰ کے ننانویں اسماء مبارکات کو پڑھنا چاہیے۔ اللہ کریم ہم سب کو مسنون وظائف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

﴿ذاتی نام اور خصوصیات﴾ رب العزت کا ذاتی نام "اللہ" ہے اور یہ لفظ مشتق مِنَ الْاِلٰہِ بِمَعْنَى الْمَعْبُوْدِ "الہ" سے مشتق و ماخوذ ہے جس کا معنی معبود ہے۔ علماء تفسیر بیان فرماتے ہیں۔

وَاللّٰهُ عَلَمٌ عَلَى الذَّاتِ الْوَاجِبِ الْوَجُوْدِ الْمُسْتَحِقِّ لِجَمِيْعِ الْمَحَامِدِ لَمْ يُتَسَمَّ بِهٖ سِوَاهُ۔ یعنی "اللہ" اس واجب الوجود ذات کا نام ہے جو جمیع محامد اور جملہ محاسن کا اکیلا مستحق ہے۔ اس لفظ کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری ذات پر جائز نہیں۔ یہ رب تعالیٰ کا ازلی اور ابدی نام ہے۔

وَعِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ اَنَّهٗ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْفَيْنِ وَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَسِتِّيْنَ مَوْضِعًا فِي الْقُرْاٰنِ۔ محققین کے نزدیک یہ اسماء الٰہی میں سب سے اعظم اور اشرف نام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ ذاتی نام قرآن حکیم میں دو ہزار تین سو ساٹھ مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔ (فتح البیان صفحہ ۳۴ جلد ۱)

خالق کائنات کے ذاتی نام "اللہ" میں لفظ اور معنی کے لحاظ سے بعض ایسی خصوصیات موجود ہیں جو اس کے صفاتی اسماء میں نہیں ہیں۔ مثلاً جب ہم اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی صفاتی نام سے پکاریں گے تو اس میں رب العزت کی صرف ایک صفت کا اظہار و اعلان ہو گا۔ جیسے ہم کہیں یَا رَحْمَانُ۔ تو گویا ہم نے اسے صرف صفت رحمت سے موصوف کیا۔ جب یَا عَلِیْمُ کہہ کر پکارا تو صفت علم کا اظہار کیا اور جب۔ یَا قَدِیْرُ۔ کہا تو صرف اس کی قدرت کا اقرار کیا۔ یعنی صفاتی نام میں ہم نے رب العزت کی ایک صفت کا اظہار کیا اور باقی صفات جلیلہ کا ذکر نہ کیا۔ لیکن جب یا اللہ کہا تو کہنے والے نے اللہ تعالیٰ کے تمام کمالات، صفات اور اختیارات کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار، اعتراف، اقرار اور اعلان کیا۔ کیونکہ "اللہ" صرف اس ذات عظیم کو ہی کہا جاتا ہے جو تمام صفات حمیدہ سے متصف اور جمیع محاسن سے موصوف ہو۔

یہ ایک مسلمہ امر، حقیقی بات اور یقینی چیز ہے کہ جب کسی کافر و غیر مسلم کو مسلمان کیا جاتا ہے یعنی جب کوئی شخص برضا و رغبت کفر و شرک سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہونا چاہتا ہے تو اسے کلمہ میں لفظ "اللہ" ہی کی تلقین و تعلیم دی جاتی ہے اور پڑھایا جاتا ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ قبول اسلام کے وقت اگر "اللہ" کی بجائے ذات باری تعالیٰ کا کوئی صفاتی نام ذکر کیا جائے یعنی۔ اِلَّا اللّٰه ۔ کی بجائے۔ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۔ اِلَّا الرَّحِيْمُ یا اِلَّا الشَّكُوْرُ۔ پڑھا جائے تو کلمہ درست نہ ہوگا اور پڑھنے والے کو مسلمان نہیں سمجھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام کی ایک بہت بڑی خصوصیت اور عظمت یہ ہے کہ اگر لفظ "اللہ" کے شروع سے ہمزہ کو حذف کر دیا جائے تو باقی "للہ" رہ جاتا ہے اور یہ لفظ بھی قرآن حکیم میں ذات الٰہی کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ فرمان ربانی ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔(سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۴۹)

﴿ترجمہ﴾ آسمانوں اور زمین کی سلطنت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔

لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔(سورۃ لقمان آیت نمبر ۲۶)

﴿ترجمہ﴾ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔

قرآن کریم کی دیگر کئی آیات میں بھی "للہ" کا لفظ ذات الٰہی کے لئے لایا گیا ہے

اسی طرح اگر لفظ اللہ کے شروع سے ہمزہ اور پہلے لام دونوں حذف کر دیئے جائیں تو باقی "لہ" رہ جائے گا اور قرآنی آیات میں اسے بھی رب العالمین کے تعارف کے لئے لایا گیا ہے۔ فرمان خداوندی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي "لَهُ" مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔(سورۃ سبا آیت نمبر ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے۔

اگر لفظ اللہ کے شروع سے ہمزہ' لام اول اور لام ثانی یعنی تین حروف گرا دیئے جائیں۔ تو باقی "ہ" رہ جاتا ہے اور یہ ضمیر بھی قرآنی آیات میں اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ (سورۃ حشر آیت نمبر ۲۲)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ وہی ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام 'اللہ' کو وہ اعزاز' شرف' عزت' عظمت اور برکت حاصل ہے۔ جو ذات باری تعالیٰ کے کسی صفاتی نام کو میسر نہیں۔

﴿رحمت کا مفہوم اور وسعت﴾ ہماری زیر بحث آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کے دو صفاتی ناموں "الرحمان" اور "الرحیم" پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں اور ان دونوں الفاظ کا ماخذ "رحم" ہے۔ ان میں کثرت' دوام اور استمرار کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ الرحمان کا معنی 'از حد مہربان اور الرحیم کا معنی نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ بقول امام بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ رحمت' اس قلبی رجحان اور طبعی میلان کا نام ہے جو کسی پر مہربانی اور احسان کا تقاضا کرے۔

(تفہیمات بیضاوی صفحہ ۲۱)

"رحمت" کا لغوی معنی۔ اَلرِّقَّةُ وَالتَّعَطُّفُ۔ نرمی اور احسان و مہربانی ہے۔

علامہ راغب اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "رحمت اس رِقت کو کہتے ہیں جو اس شخص پر احسان کا تقاضا کرے جس پر رحمت کی جارہی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت میں رقت نہیں۔ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے بلکہ صرف تعطف اور احسان ہے۔" یعنی جب رحمت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی مہربانی' شفقت' احسان' فضل' کرم' عنایت اور محبت و الفت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بیضاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ جب بندوں پر رحم فرماتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ تکلیف دور کرنے' خوشحال بنانے اور کامیاب کرنے کے اسباب پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ فعل رحمت کی غایت ہے۔

قرآن کریم کی آیات طیبات اور رسول مکرم ﷺ کے ارشادات مبارکات میں رحمت الٰہی کی کثرت و وسعت کو مختلف طریقوں اور مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔رب العزت فرماتے ہیں۔

نَبِّیءْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔(سورۃ حجر آیت نمبر ۴۹)

﴿ترجمہ﴾ میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت بخشنے والا' از حد رحمت فرمانے والا ہوں۔

اہل ایمان کیلئے رحمت خداوندی ایک بہت بڑی نعمت اور عظیم تحفہ ہے اور مومن کسی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہو سکتا۔ قرآن حکیم نے رحمت الٰہی سے مایوس ہونے والوں کو گمراہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآ لُّوْنَ ○(سورۃ حجر آیت نمبر ۵۶)

﴿ترجمہ﴾ اور اپنے رب کی رحمت سے تو صرف گمراہ لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر شے پر محیط اور ہر چیز سے زیادہ اور وسیع ہے۔ خود قرآن مجید فرقان حمید اس امر کی صراحت فرماتا ہے۔

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ۔(سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۵۶)

﴿ترجمہ﴾ اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے۔

نبی محترم ﷺ کے مشہور صحابی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ امام الرسل ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت' کثرت اور برکت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِیْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَلَبَتْ غَضَبِی ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۴۵۳ جلد ا کتاب بدء الخلق)

﴿ترجمہ﴾ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش کا فیصلہ فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لوح محفوظ میں لکھ دیا کہ "میری رحمت میرے غضب پر غلبہ حاصل کر گئی ہے۔

یعنی رحمت خداوندی کی وسعت و کثرت نے غضب الٰہی کو گھیر رکھا ہے

بلکہ ایک حدیث مبارکہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کافروں اور نافرمانوں کو رحمت ربانی کی وسعت کا حال معلوم ہو جائے تو ان کے دلوں میں بھی جنت کی طمع اور امید پیدا ہو جائے۔ صحابی رسول جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے غضب اور رحمت کا تقابل کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب' اس کی گرفت اور غصہ اتنا شدید ہے کہ ۔

لَوْيَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَاعِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَاطَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ" ۔

اگر مومن اللہ تعالیٰ کے عذاب اور عقوبت کا پورا حال جان لے تو اس کے ڈر اور خوف کی وجہ سے کوئی جنت کی طمع نہ کرے ۔ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَاعِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَاقَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ" ۔ اور اگر کافر' اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا حال معلوم کرلے تو وہ بھی رحمت الٰہی کے باعث جنت سے ناامید اور مایوس نہ ہو۔

(صحیح مسلم صفحہ ۳۵۶ جلد اول کتاب التوبہ)

اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور فضل و احسان کی کثرت کی بناء پر ہی شاعر نے کہا ہے ۔

جے ویکھاں اپنے عملاں وَلّے پھر کجھ نئیں میرے پلّے
جے ویکھاں تیری رحمت وَلّے پھر بلّے ای بلّے ای بلّے

اور شائد اسی حدیث مبارکہ کی بناپر ہی شاعر دربار الٰہی میں عرض کرتا ہے ۔ اے رب العالمین!

عدل کریں تے تھر تھر کمن اچیاں شاناں والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحم کریں تے بخشے جاون میں ورگے منہ کالے

اس لئے انسان کو ہر وقت اور ہر حالت میں اللہ رب العالمین سے اس کی رحمت کا سوال کرتے رہنا چاہیے اور کسی صورت میں بھی اس کی رحمت سے مایوس اور ناامیدی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا اور آخرت میں اپنی رحمت کا سایہ نصیب فرمائے۔آمین ثم آمین۔

﴿**قرآن حکیم اور رحمان ورحیم**﴾ بزرگان محترم! قرآنی آیات بینات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت واحسان اور فضل وکرم کے اظہار وبیان کے لئے رحمان ورحیم کے الفاظ پونے دوسو سے زیادہ مرتبہ استعمال فرمائے گئے ہیں۔ مثلاً "اَلرَّحْمٰن" کا لفظ قرآن مجید میں ستاون مرتبہ آیا ہے اور قرآنی آیات میں لفظ "اَلرَّحِیْم" پچانوے دفعہ استعمال کیا گیا ہے۔اسی طرح قرآن حکیم میں "رَحِیْمًا" کا لفظ بیس مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔اور ہماری زیر بحث آیات کریمہ کے الفاظ "اَلرَّحْمٰن الرَّحِیْم" ایسے بابرکت' پُر رحمت اور عظیم المرتبت ہیں۔ جنہیں پانچ قرآنی آیات میں اکٹھے ذکر فرمایا گیا ہے۔وہ پانچوں آیات اوران کا ترجمہ سماعت فرمایئے۔

ارشاد الٰہی ہے۔وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○

(سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۶۳)

﴿ترجمہ﴾ اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔وہ بہت مہربان' ازحد رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ (سورۃ نمل آیت نمبر ۳۰)

﴿ترجمہ﴾ بلاشبہ یہ (خط) سلیمان (علیہ السلام) کی طرف سے ہے اور بیشک یہ اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیا گیا ہے جو بہت مہربان' ازحد فرمانے والا ہے۔

حٰمٓ○تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ (سورۃ حم السجدہ آیت نمبر ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ حم - یہ کتاب بہت زیادہ مہربان اور ازحد رحم فرمانے والے کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○

(سورۃ حشر آیت نمبر ۲۲)

﴿ترجمہ﴾ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔ وہ بہت زیادہ مہربانی کرنے والا اور ازحد فرمانے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ (سورۃ فاتحہ)

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار، ازحد مہروان اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔

بسم اللہ کے فضائل و مسائل میں آپ یہ بات پوری تفصیل سے جان چکے ہیں کہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" بھی قرآن حکیم کی ایک سو تیرہ سورتوں کے آغاز میں ہر سورۃ کی ایک مستقل آیت ہے۔ اگر ان پانچ آیات میں ان ایک سو تیرہ آیات کو جمع کر لیا جائے تو اس طرح قرآنی آیات میں ہمارے زیر بحث الفاظ کی تعداد "یک صد اٹھارہ" ہو جائے گی۔ گویا قرآن حکیم میں "اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمَ" دونوں اکٹھے الفاظ ایک سو اٹھارہ دفعہ استعمال فرمائے گئے۔

اس حساب سے قرآن حکیم میں آج کے خطبے کے الفاظ کی تعداد اس طرح ہوگی۔

اَلرَّحْمٰن	-	۵۷	مرتبہ
اَلرَّحِیْم	-	۹۵	مرتبہ
رَحِیْمًا	-	۲۰	مرتبہ
اَرْحَم	-	۴	مرتبہ
سورتوں کے آغاز میں (بسم اللہ)		۱۱۳	مرتبہ
کل تعداد	-	۱۸۹	مرتبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت کو یہ دو صفاتی نام اتنے محبوب اور عزیز ہیں کہ اس ذات کریم نے اپنی کتاب حکیم کے تیس سپاروں میں ان ناموں کو ایک سو نواسی دفعہ ذکر فرما کر اپنی رحمت کی وسعت' کثرت اور فراوانی کا ذکر فرمایا ہے- تاکہ بندگان خدا کو رحمت الٰہی کا یقین آجائے اور وہ ایسے اعمال سر انجام دیں- جن کی بدولت انہیں رحمت خداوندی کا مستحق قرار دے کر جنت کا داخلہ نصیب فرمادیا جائے-
اللہ تعالیٰ وہ ذات عظیم وبرتر ہے کہ ؎

نہایت مہرباں ہے اس کو ہر اک سے محبت ہے
وہ سب پر رحم کرتا ہے جہاں میں جتنی خلقت ہے

﴿رحمان اور رحیم میں فرق﴾ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ رحمان اور رحیم دونوں مبالغے کے صیغے ہیں لیکن رحیم کی نسبت رحمان میں زیادہ مبالغہ اور اس کے معانی میں زیادہ وسعت اور عمومیت پائی جاتی ہے-

لفظ رحمان کے معانی میں اس لحاظ سے بھی زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے کہ اللہ رب العزت کے اس صفاتی نام کی وسعت کا تعلق تمام انسانوں کے ساتھ ہے- چاہے وہ مسلمان ہوں یا کافر- فرماں بردار ہوں یا نافرمان- توحید پرست ہوں یا مشرک- مومن ہوں یا منافق-

جبکہ صفت رحیم کا تعلق صرف اہل ایمان کے ساتھ ہے خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ- وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ○ (سورۃ احزاب آیت نمبر ۴۳) اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر بڑا ہی مہربان ہے

اللہ تعالیٰ کو رحمان الدنیا بھی کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا بھر کے تمام انسانوں پر رحم فرماتا ہے آپ خود غور فرمالیں کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں بلا امتیاز و بلا تخصیص ہر کافر و مسلمان کو میسر ہیں- یہ ذات رحمان کی رحمانیت کا ظہور ہے اور جہاں تک اللہ کریم کی صفت رحیمیت کا تعلق ہے- یہ اپنی تمام تر وسعتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے باوجود اہل ایمان کے لئے ہی مخصوص ہے۔اس لئے ذات کبریا کو "رَحِیْمُ الْآخِرَہ" کہا جاتا ہے کہ آخرت کے دن اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ظہور اس کے ان خاص بندوں پر ہوگا جنہوں نے اپنی زندگی اس کے احکام و فرمودات کے مطابق گزاری ہوگی۔اس کی وحدانیت کو تسلیم کیا ہوگا اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کی ہوگی۔ایسے سعادت مندوں اور نیکو کاروں پر اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت فرما کر نجات عطا فرمائے گا' بے شمار انعامات سے نوازے گا اور جنت کے بلند و بالا مقام پر فائز فرمائے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خصوصی رحمت کے مستحقین میں شامل و داخل فرمائے۔آمین۔

رحمان اور رحیم کے فرق کے ضمن میں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ صرف "رحمان" کا لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔جبکہ لفظ "رحیم" کو قرآن مجید میں انسانوں کے لئے بھی استعمال فرمایا گیا ہے۔خصوصاً نبی مکرم' رسول معظم' سرور عالم ﷺ کی ذات گرامی کو رحیم کہا گیا ہے۔فرمان ربانی ہے۔

لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ ○ (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۲۸)

﴿ترجمہ﴾ البتہ تحقیق تمہارے پاس ایسے رسول تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس میں سے ہیں۔تمہارے نقصان کی بات ان پر گراں گزرتی ہے۔وہ تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند ہیں۔وہ اہل ایمان کیلئے بڑے شفیق اور از حد مہربان ہیں۔

اللہ رب العالمین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعت حقہ کے لئے قرآن مجید میں "رُحَمَاءُ" کا لفظ ذکر فرمایا ہے۔جو رحیم کی جمع ہے۔ارشاد الٰہی ہے

۔وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ۔(سورۃ فتح آیت نمبر ۲۹)

﴿ترجمہ﴾ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھی کافروں پر سخت ہیں آپس میں مہربان ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے شائد اسی آیت مبارکہ سے متاثر ہو کر اصحاب رسول کی منقبت، عظمت اور ان کی باہمی محبت و شفقت کو بیان کرتے ہوئے اور موجودہ مسلمانوں سے ان کا تقابل کرتے ہوئے فرمایا۔

تم ہو آپس میں غضبناک وہ آپس میں رحیم
تم خطا کار و خطابیں وہ خطا پوش و کریم
چاہتے تو سب ہیں کہ ہوں اوج ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلب سلیم

علماء تفسیر نے رحمان اور رحیم کے فرق کی وضاحت فرماتے ہوئے خاصی طویل بحثیں فرمائی ہیں مگر ہم اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے شیخ الاسلام، محدث العصر علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کو اس موضوع پر کافی ووافی سمجھتے ہوئے۔ من وعن نقل کرنا مناسب خیال کرتے ہیں ۔جناب میر سیالکوٹی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں۔

"رحمٰن کے معنی میں رحمت کی زیادتی پائی جاتی ہے کیونکہ اسکے حروف زیادہ ہیں اور زیادتی دو قسم کی ہوتی ہے۔ کمیت میں اور کیفیت میں۔ اسی بناء پر اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ رحمانیت کا اثر دنیا و آخرت ہر دو جہان میں ہے اور وہ مومن و کافر، مطیع و عاصی ہر ایک پر ہے۔ اور رَحِیمِیّت کا اثر ایمان و اطاعت سے وابستہ ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ چنانچہ فرمایا۔ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا (پارہ ۲۲۔ احزاب) پس رحمانیت کی نعمتیں کمیت میں بھی اور کیفیت میں بھی زیادہ ہوئیں۔ اسلیئے صفت 'الرحمٰن ذات باری تعالیٰ کے لئے بمنزلہ عَلَم کے مانا گیا ہے اور اسکا اطلاق سوائے ذات برحق کے کسی دیگر پر جائز نہیں جانا گیا۔ کیونکہ بخشش اور انعامات کی وہ شان جو رحمانیت کے متعلق ہے۔ وہ کسی دیگر میں نہیں ہے ۔لیکن رحیم کا اطلاق انسان کے لئے بھی وارد ہے۔" (واضح البیان صفحہ ۶۴-۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ماں سے زیادہ مہربان﴾ انسانی معاشرے میں ماں کو اولاد کیلئے انتہائی مہربان' شفیق' مخلص' ہمدرد اور خیر خواہ سمجھا جاتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان کے لئے اس کے خونی رشتوں میں ماں سے بڑھ کر کوئی ذات شفیق و مہربان اور سراپا احسان نہیں ہے۔ ماں کی محبت' بے لوث' اس کی شفقت لامحدود اور اس کی ہمدردی بے مثال ہے۔ ماں' اولاد کے لئے جائے سکون' وجہ اطمینان اور سراپا لطف و احسان ہستی ہے۔ کسی شاعر کا بڑا خوبصورت کلام ہے کہ ؎

ماں زندگی ہے مرکز صبر و قرار ہے
ماں اک چمن ہے جس میں مسلسل بہار ہے
ماں لطف ہے سکون ہے شفقت ہے پیار ہے
ماں اک عظیم نعمت پروردگار ہے
ماں جنت کی ہوا' جنت کا پھول ہے
ماں کے بغیر زندگی بالکل فضول ہے

مگر اللہ تعالیٰ کی ذات انسان کے لئے ماں سے زیادہ مہربان' ماں سے زیادہ ہمدرد' ماں سے زیادہ شفیق اور ماں سے زیادہ محبت و پیار کرنے والی ہستی ہے۔ بلکہ پروردگار عالم کو اپنے بندوں کے ساتھ ماں سے کئی گنا زیادہ پیار اور محبت ہے۔ اللہ العالمین کی اپنے بندوں سے محبت اور ہمدردی سرور کونین ﷺ کے بیان کردہ واقعہ سے عیاں ہوتی ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں۔

"ایک جنگ کے موقع پر رسول مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں قیدی پیش کئے گئے تو قیدیوں میں سے ایک عورت کا بچہ گم ہو گیا۔ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي۔ تو وہ عورت قیدیوں میں اپنا بچہ تلاش کرتی دیوانہ وار ادھر ادھر دوڑتی پھر رہی تھی۔ وہ اپنے بچے کی جدائی میں نیم پاگل ہو گئی تھی اور نظر آنے والے ہر شیر خوار بچے کو اپنا بچہ سمجھ کر سینے سے لگا لیتی اور۔ أَرْضَعَتْهُ۔ اسے اپنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دودھ پلانا شروع کر دیتی۔ پھر جب بغور دیکھتی کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے تو اسے چھوڑ کر پھر اپنا بچہ تلاش کرنا شروع کر دیتی۔

میری ملت کے جوانو! اپنی ماؤں کی قدر' عزت' خدمت' تعظیم' تکریم' احترام اور توقیر کیا کرو۔ اس ماں نے ہمیں بڑی تکلیفوں' مصیبتوں' اذیتوں اور دشواریوں سے پالا پوسا اور جوان کیا ہے۔ رب کعبہ کی قسم۔ ہم ساری عمر ماں کی خدمت میں صرف کر دیں تو ماں کی ایک "آہ" کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس عظیم ہستی کو غنیمت سمجھئے۔ اس کی خدمت میں سعادت' اس کی عزت میں عظمت اور اس کے پاؤں تلے جنت ہے۔

اگر آپ ماؤں کی قدر و منزلت اور اہمیت و ضرورت سمجھنا چاہتے ہیں تو اس معصوم یتیم کے دل سے پوچھئے جس کے سر پر ماں کی ممتا کا سایہ نہیں ہے۔ ہر روز صبح تمام بچے منہ ہاتھ دھو کر' صاف ستھرا یونیفارم پہن کر اور بستے ہاتھوں میں پکڑ کر سکول جا رہے ہوتے ہیں مگر یہ بے سہارا' بے آسرا اور بے بس' پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس بکھرے ہوئے بال اور اداس چہرہ لے کر آنکھوں سے آنسو بہاتا ہوا گلیوں میں لوگوں کی جھڑکیاں سہہ رہا ہوتا ہے۔ پنجابی شاعر نے بالکل حقیقت بیان کی ہے کہ ؎

ماں اک باغ بہشت دا بوٹا ٹھنڈی جس دی چھاں
در' در دھکے چین لونہاں نوں مر جائے جس دی ماں

--- اور ---

ماواں باجھ یتیم نمانے در در دھکے کھاون
کتھوں آون پیاریاں ماواں' جو پھڑ سینے نال لاون

اے میرے رب رحیم! میرے ماں باپ سمیت تمام فوت شدگان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرما۔ اور جن کے والدین زندہ ہیں ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولادوں کو اپنے والدین کی خدمت کی سعادت نصیب فرما- آمین-

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ رسول امین ﷺ کے حضور پیش کردہ قیدیوں میں ایک عورت بڑی بے تابی اور بے قراری سے اپنے معصوم بچے کو تلاش کر رہی ہے- ہر نظر آنے والے بچے کو اپنا بچہ سمجھ کر اٹھاتی' سینے سے لگاتی اور دودھ پلاتی ہے- مگر جب اسے علم ہو جاتا ہے کہ یہ اس کا لخت جگر نہیں ہے- تو وہ اسے زمین پر بٹھا کر پھر اپنے نور نظر کی تلاش میں نکل کھڑی ہوتی ہے-

محسن انسانیت جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اس ماں کی بے چینی' بے قراری اور بے بسی کو دیکھ کر صحابہ سے فرماتے ہیں-

"اے میرے صحابہ! اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ - کیا تم نے اس عورت کی مامتا کو دیکھا ہے؟- کہ یہ اپنے بچے کے فراق میں کتنی بے چین و بے قراری ہے- عرض کیا گیا- اے اللہ کے رسول! ہم بھی اسکی حرکات و سکنات کو دیکھ رہے اور غور کر رہے ہیں فرمایا- اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ الْمَرْءَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَافِي النَّارِ- تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت جو اپنے لخت جگر کی جدائی میں بے تاب ہے- اگر اسے اسکا بیٹا مل جائے تو کیا یہ اسے اپنے ہاتھوں سے آگ میں پھینکنا گوارا کرے گی؟-

جاں نثاروں نے عرض کیا- لَا وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَا تَطْرَحَه'- اللہ کی قسم' یہ عورت کسی صورت اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی- فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ- تو رسول مکرم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا- لَلّٰهُ اَرْحَمُ لِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا-- جس قدر یہ ماں اپنے بچے پر مہربان اور شفیق ہے-- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان اور رحیم ہے-- (صحیح مسلم صفحہ ۳۵۶ جلد ۲ کتاب التوبۃ)

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت قطعاً یہ گوارہ نہیں کرتی کہ کوئی انسان جہنم میں جائے مگر انسان خود کفر' شرک' نفاق' فسق اور نافرمانی کا ارتکاب کر کے جہنم کی آگ کا سزاوار اور مستحق بنتا ہے-- جبکہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ انسانوں پر ازحد مہربان اور بہت زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحم فرمانیوالا ہے۔اسکی تو صفات ہی یہ ہیں کہ وہ "الرحمان الرحیم" ہے۔

﴿میں نے معاف کردیا﴾ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ماں کی محبت اور خدا کی رحمت کا موازنہ کرتے ہوئے ایک روایت بیان کی ہے اور اس تقابل سے واضح کیا ہے کہ جب ماں اپنے بیٹے کو آگ میں جلتا نہیں دیکھ سکتی تو خدا اپنے بندے کو آگ میں کیسے جلائے گا؟۔ فرماتے ہیں کہ۔

"ایک قریب المرگ نوجوان کی زبان کلمہ ٔ شہادت ادا کرنے سے رک گئی۔اس پر نزع کی حالت طاری تھی۔مگر جان نہیں نکل رہی تھی اور وہ کئی دنوں سے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا اور سخت تکلیف کا شکار تھا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اس صورت حال سے نبی کریم ﷺ کو آگاہ کیا تو آپ ﷺ اس نوجوان کے پاس تشریف لائے اور اس کی چارپائی کے قریب کھڑے ہوگئے۔ وَجَعَلَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ الشَّهَادَةَ ۔آپ ﷺ نے جب اس نوجوان پر کلمہ شہادت پیش فرمایا۔ تو اس نے ۔یَتَحَرَّكُ وَیَضْطَرِبُ وَلَا یَعْمَلُ لِسَانُهٗ ۔ حرکت کی 'تڑپا اور مضطرب ہوا مگر زبان نے کام نہ کیا اور آپ ﷺ کی تلقین پر بھی اس کی زبان سے کلمہ ادا نہ ہوا۔

اس صورت حال سے نبی رحمت ﷺ بھی پریشان ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا۔ اَمَا کَانَ یُصَلِّیْ ۔کیا یہ نماز پڑھتا تھا؟۔ عرض کیا گیا۔اے اللہ کے رسول! یہ نمازی تھا۔فرمایا۔ اَمَا کَانَ یَصُوْمُ ۔کیا یہ (رمضان کے) روزے رکھتا تھا؟۔جواب دیا گیا۔جی ہاں۔روزے بھی رکھتا تھا۔ ارشاد ہوا۔اَمَا کَانَ یُزَکِّیْ ۔کیا یہ زکوٰۃ دیا کرتا تھا؟۔رفقاء نبی نے عرض کیا۔ بَلٰی ۔ہاں۔اللہ کے رسول ﷺ ۔یہ زکوٰۃ بھی دیا کرتا تھا۔آپ ﷺ نے پھر سوال فرمایا۔ هَلْ عَقَّ وَالِدَیْهِ۔کیا یہ ماں باپ کا نافرمان تو نہیں تھا۔ عرض کیا گیا۔ایسا ہی تھا اور اسکی ماں زندہ ہے مگر وہ اس حالت میں بھی اس کے پاس آنا پسند نہیں کرتی۔استغفر اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کان کھول کر سن لو۔ والدین کا گستاخ اس جہان میں بھی پریشان اور اس جہان میں بھی پشیمان رہے گا۔ اگر آپ عزت، عظمت، رفعت اور جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ماں باپ کی دعائیں لیجئے۔ ان کی خدمت کیجئے ان کو خوش رکھئے۔ ان سے پیار کیجئے، انہیں سہارا دیجئے، رب کعبہ کی قسم! دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی درست ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

سرکار دو عالم ﷺ نے حکم دیا۔ هَاتُوْا اُمَّہٗ۔ کسی طرح اسکی ماں کو یہاں لاؤ۔ فَجَاءَتْ وَهِیَ عَجُوْزٌ"۔ حکم رسول سن کر بوڑھی عورت لاٹھی ٹیکتی ہوئی حاضر ہوئی۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔ یہ تیرا بیٹا ہے۔ کہا۔ ہاں۔ فرمایا۔ اس کا گناہ معاف کر دے۔ (ماں کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے) عرض کیا۔ لَا اَعْفُوْا عَنْہُ۔ میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔ کیونکہ۔ لِاَنَّہٗ لَطَمَنِیْ فَفَقَاَ عَیْنِیْ۔ اس نے مجھے تھپڑ مارا تھا۔ جس سے میری آنکھ ضائع ہو گئی۔ رسول امیں ﷺ نے بڑھیا کی بات سن کر صحابہ کرام کو حکم دیا کہ۔ هَاتُوْا بِالْحَطَبِ وَالنَّارِ۔ لکڑیاں لاؤ اور آگ جلاؤ۔ بوڑھی عورت نے کہا۔ وَمَا تُصْنَعُ بِالنَّارِ۔ آگ کیوں جلائی جا رہی ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اُحَرِّقُہٗ بِالنَّارِ بَیْنَ یَدَیْكِ۔ میں تیرے بیٹے کو تیرے سامنے اس آگ میں جلاؤں گا تاکہ تیرے ساتھ کی جانے والی زیادتی کی سزا پائے۔ ماں کا دل دھل گیا۔ عرض کیا۔ آقا! گواہ رہیے۔ عَفَوْتُ عَفَوْتُ۔ میں نے اسے معاف کر دیا۔ معاف کر دیا۔ ماں نے بیٹے کو مخاطب ہو کے فرمایا۔ میں نے تجھے نو مہینے آگ میں جلانے کے لئے نہیں اٹھایا تھا۔ لخت جگر میں نے تجھے دو سال دودھ آگ کیلئے نہیں پلایا تھا۔ ابھی ماں نے معافی کا اعلان کیا ہی تھا کہ بیٹے کی زبان پر کلمہ جاری ہو گیا اور اس کی روح پرواز کر گئی۔ جب ماں کی مامتا بیٹے کا آگ میں جلنا برداشت نہیں کرتی تو اللہ رحمان و رحیم، بندے کا آگ میں جلنا کیسے گوارا کرے گا۔"

(تفسیر کبیر صفحہ ۲۰۳ جلد ا، تفسیر الرحمان الرحیم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿سو رحمتیں﴾ اس امر میں کسی شک وشبہے کی گنجائش نہیں ہے کہ خالق کائنات کی رحمت کا دائرہ بڑا وسیع اور لامحدود ہے۔ اگر کوئی شخص اسکی رحمتوں، بخششوں، احسانوں اور انعاموں کو شمار کرنا چاہے تو اس کی زندگی ختم ہو سکتی ہے مگر رحمت الٰہی کی وسعت وکثرت کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

دفتر تمام گشت و بہ پایاں رسید عمر
ماہم چناں در اول وصف تو ماندہ ایم

اور اسی کا ترجمہ کرتے ہوئے اردو شاعر نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا تذکرہ یوں کیا ہے کہ ؎

وقت تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

رب العزت نے ہمیں انسان بنا کر ہم پر اتنی بڑی رحمت فرمائی ہے کہ ہم ساری عمر اس کی اس ایک رحمت ونعمت کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ کہ اس نے ہمیں انسانوں میں پیدا فرمایا پھر ہمیں مسلمان بنایا۔ اور مسلمان بنا کر اپنے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا امتی بنا کر وہ اعزاز وشرف بخشا۔ جو دنیا میں کسی دوسرے نبی کے امتیوں کو حاصل نہیں ہو سکا۔ اس ذات عظیم وبرتر نے ہم پر اپنی رحمتوں کی بے پایاں بارش نازل فرماتے ہوئے اپنی قدرت کاملہ سے ہمارے لئے ایک، دو، دس، بیس، پچاس، نہیں بلکہ پوری سو رحمتیں پیدا فرمائیں۔ سبحان اللہ۔

سرور گرامی جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ، تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءً وَّاحِدًا فَمِنْ ذَالِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا اَنْ تُصِيْبَهٗ، ۔(صحیح مسلم صفحہ 356، جلد ۲، کتاب التوبہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ نے "رحمت" کے سو حصے بنائے تو ننانویں حصے اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر نازل فرمادیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اسی ایک رحمت کا نتیجہ ہے کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ یہاں تک کہ جانور اپنا کھر اٹھا لیتا ہے کہ کہیں اس کے بچے کو تکلیف نہ پہنچ جائے۔

عزیزان گرامی! یہ اللہ تعالیٰ کی نازل اور تقسیم فرمائی ہوئی ایک رحمت کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی لولاد سے ----اولاد اپنے والدین سے ----بھائی بہنوں سے ------- بہن بھائیوں سے-------بیوی خاوند سے-----میاں' بیوی سے -----استاد' شاگرد سے---- شاگرد' استاد سے---- انسان' انسانوں سے----- حیوان' حیوانوں سے-----جانور' جانوروں سے----پرندے' پرندوں سے ------ چرندے' چرندوں سے محبت کرتے ہیں۔ مخلوقات کی آپس میں ایک دوسرے سے محبت' شفقت' تعلق اور پیار و عقیدت رب العزت کی سو رحمتوں میں سے ایک رحمت کی وجہ سے ہے۔ جبکہ خالق کائنات نے ننانویں رحمتیں اپنے بندوں کے لئے اپنے پاس محفوظ فرما رکھی ہیں۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو وہ رحمان ورحیم اپنی رحمت کے ننانویں حصوں کو بھی اس ایک حصے کے ساتھ ملا کر اپنے بندوں پر پوری سو رحمتیں فرمائے گا۔ تو پھر "الرحمان الرحیم" کی پوری حقیقت آشکار ہوگی۔ حشر کے دن رحمت الٰہی کا دریا موجزن ہوگا اور مومنین و مسلمین رحمت خداوندی کے سمندر میں غوطہ زن ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اور رحیمیت کا نظارہ کرتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔ سبحان اللہ۔

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا اے تیرا
جے اک قطرہ مینوں دیویں تے کم بن جاوے میرا

حدیث مبارکہ کے پررحمت الفاظ ہیں۔ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَکْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ (صحیح مسلم صفحہ 356 جلد 2 کتاب التوبہ)

﴿ترجمہ﴾ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان ننانویں رحمتوں کے ساتھ دنیا میں بھیجی ہوئی ایک رحمت کو ملا کر پوری سو رحمتوں سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ سبحان اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت کے مستحقین میں شامل فرمائے۔ آمین۔

﴿رحمان کیا ہے؟﴾ ظہور اسلام سے قبل عربوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے "رحمان" کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ اسلئے جب قرآن حکیم نے لفظ رحمان سے ذات الٰہی کا تعارف کروایا تو قریش مکہ کو اس نام سے بڑا تعجب ہوا۔ اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ اللہ کا ایک نیا نام ہے۔ جسے ہم ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری کتاب الشروط میں ہے کہ حدیبیہ کے مقام پر جب صلح نامہ لکھا جا رہا تھا تو رسول مکرم ﷺ نے کاتب کو حکم فرمایا کہ ابتداء میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تحریر کرو۔ اس پر قریش مکہ کے نمائندے سہیل نے کہا۔ اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ مَاهُوَ؟۔ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ رحمان کیا چیز ہے۔ لہٰذا رحمان نہ لکھئے بلکہ وہی لکھئے جو آپ پہلے لکھا کرتے تھے اور وہ "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" ہے قرآن حکیم میں بھی اس امر کی صراحت کی گئی ہے کہ مشرکین "رحمان" کو ماننے، جاننے اور اس کے حضور سجدہ ریز ہونے کیلئے تیار نہ تھے۔ صرف قرآنی آیت اور اس کا ترجمہ سماعت فرمائیے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝ (سورۃ فرقان آیت نمبر ۶۰)

﴿ترجمہ﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمان کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ رحمان کیا ہے؟۔ کیا تم جس کے متعلق حکم دو گے ہم اسے ہی سجدہ کریں گے اور (رحمان کے ذکر سے) ان کی نفرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب رسول مکرم ﷺ نے اللہ رب العالمین کا تعارف لفظ رحمان سے کروایا تو بعض مشرکین نے یہ اعتراض کیا کہ یہ عجیب معاملہ ہے کہ آپ (ﷺ) ہمیں تو ایک خدا کو پکارنے کا حکم دیتے ہیں اور خود کبھی اللہ کو پکارتے ہیں اور کبھی رحمان کو۔ خالق ارض و سماء نے دشمنان اسلام کے اس غیر معقول اعتراض کے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے کئی خوبصورت صفاتی نام ہیں۔ ان میں سے ایک "رحمان" بھی ہے۔ لہذا تم اس ذات کبریا کو "اللہ" کہہ کر پکار دیا "رحمان" کہہ کر بلاؤ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم اسے جس نام سے بھی پکارو گے وہ تمہاری دعا کو سنے گا اور قبول فرمائے گا مگر شرط صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو بلایا اور پکارا جائے۔ اس کے ساتھ یا اس کے علاوہ کسی دوسری ذات کو نہ پکارا جائے اور نہ کسی سے مافوق الاسباب مدد طلب کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے

۔قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۱۰)

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ اسے اللہ کہہ کر پکار دیا رحمان کہہ کر۔ تم جس نام سے بھی پکارو۔ (وہ تمہاری پکار سنے گا) اسکے کئی خوبصورت نام ہیں

بزرگان محترم! مشرکین جس رحمان کے بارے میں اعتراض کرتے تھے کہ رحمان کیا ہے؟۔ کاش انہیں علم ہوتا کہ۔

﴿۔رحمان وہ ہے جس نے قطرۂ آب سے انسان بنایا۔

﴿۔جس نے انسان کے لئے ماں کو مہربان بنایا۔

﴿۔رحمان وہ ہے جس نے انسان کیلئے زمین و آسمان بنایا۔

﴿۔رحمان وہ ہے جس نے انسان پر بے انتہاء احسان فرمایا۔

﴿۔رحمان وہ ہے جس نے سارا جہان بنایا۔

﴿۔رحمان وہ ہے جس نے سارے جہان کو انسان کا تابع فرمان بنایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿-رحمان وہ ہے جس نے جمادات و نباتات بنائے۔

﴿-رحمان وہ ہے جس نے پرندے اور حیوانات بنائے۔

﴿-رحمان وہ ہے جس نے قرآن نازل فرمایا۔

﴿-رحمان وہ ہے جس نے ہادی دو جہاں ﷺ کو معبوث فرمایا۔

﴿-رحمان وہ ہے جس نے کائنات کی ہر شے کو انسان کا مطیع بنایا--- اور ---

﴿-انسان کو اپنی عبادت کیلئے تخلیق فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ O

﴿اے رحمان میری مدد فرما﴾ رحمان 'اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ایسا پسندیدہ اور محبوب صفاتی نام ہے کہ اگر مشکلات و مصائب میں اس نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے۔ عاجزی و انکساری کے ساتھ یہ نام لے کر اس سے دعا کی جائے اور اس نام کے ذریعے اس سے مدد طلب کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس نام کی برکت سے دعاء کو قبول فرماتا اور پکارنے والے کو مشکلات سے فوراً نجات عطا فرما دیتا ہے۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے ذکر فرمایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے محبوب صحابی' آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے اور آزاد کردہ غلام جناب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ۔

"ایک دفعہ مدینہ منورہ سے طائف جانے کیلئے ایک منافق کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوئے۔ شدید گرمی کا موسم تھا۔ راستے میں ایک کھنڈر اور شکستہ مکان کو دیکھ کر منافق نے مشورہ دیا کہ اس جگہ تھوڑی دیر آرام کر لیں۔ جب سورج کی تمازت میں کمی آجائے۔ دوپہر ڈھل جائے اور تھکاوٹ اتر جائے تو پھر سفر شروع کریں گے۔ جناب زید رضی اللہ عنہ نے منافق کی بات کو قبول کر لیا۔ فَدَ خَلَا۔ تو وہ دونوں اس بوسیدہ اور بے آباد مکان میں داخل ہو گئے۔ چونکہ جناب زید رضی اللہ عنہ کے دل میں کوئی چور اور نیت میں کوئی فتور نہ تھا لہذا وہ مکان میں داخل ہوتے ہی لیٹ گئے اور تھکاوٹ کی وجہ سے جلد ہی نیند کی آغوش میں چلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے-جبکہ منافق اپنی بدنیتی کی وجہ سے جاگتا اور زید رضی اللہ عنہ کے گہری نیند سونے کا انتظار کرتا رہا-جب اسے زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں تسلی ہو گئی کہ وہ گہری نیند سو چکے ہیں تو وہ اٹھا اور -فَاَوْثَقَ الْمُنَافِقُ زَیْدًا وَاَرَادَ قَتْلَه'-اُس نے جناب زید رضی اللہ عنہ کو رسیوں سے باندھنا شروع کر دیا اور انہیں قتل کرنے کے درپے ہوا-

جناب زید رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھلی تو وہ سخت حیران و پریشان ہوئے اور خود کو رسیوں میں جکڑا ہوا اور منافق کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر فرمایا- لِمَ تَقْتُلُنِی - تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو؟-میں نے تمہارا کوئی نقصان نہیں کیا- ہمارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہوا اور میں نے تم سے کوئی مطالبہ نہیں کیا- ہم مدینے سے اکٹھے سفر پر روانہ ہوئے ہیں-راستے میں بھی کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا جو میرے اور تمہارے درمیان دشمنی کا باعث ہو- آخر تم چاہتے کیا ہو؟-اور مجھے نیند کی حالت میں باندھ کر اور اب قتل کر کے تم کیا حاصل کرنیکا ارادہ رکھتے ہو؟-جناب زید رضی اللہ عنہ کی یہ باتیں سن کر اس منافق نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی اور واضح الفاظ میں کہا کہ میری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت اور دشمنی نہیں ہے اور مجھے تمہارے قتل سے کوئی دنیوی فائدہ حاصل ہونے کی توقع بھی نہیں ہے-اصل بات یہ ہے کہ -لِاَنَّ مُحَمَّدًا یُحِبُّكَ وَاَنَا اُبْغِضُه'-تم محمد مصطفیٰ ﷺ کے محبوب ہو اور مجھے انکی ذات سے نفرت ہے-اگرچہ میں نے دنیاوی مفادات کی خاطر ان کا کلمہ پڑھ رکھا ہے- مگر دلی طور پر میں ان سے بغض، حسد اور دشمنی رکھتا ہوں-اسلئے تجھے قتل کر کے میں محمد ﷺ اور آپکے اصحاب سے اپنی دلی نفرت کا اظہار کرنا اور تمہارے رسول کو پریشان کرنا چاہتا ہوں- تمہاری جان جائیگی- تمہارا نبی پریشان ہو گا-ایک مسلمان کم ہو گا تو مجھے قلبی راحت میسر آئیگی-لہذا میں آج تمہیں قتل کئے بغیر نہیں چھوڑونگا-اور تیرے نبی کو رنج والم میں مبتلا کر کے رہوں گا-استغفر اللہ-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب زید رضی اللہ عنہ رسیوں میں جکڑے ہوئے بے یار و مددگار' بے بس اور پریشان' مجبور اور لاچار نظریں آسمان کی طرف اٹھا کر دربار الٰہی میں عرض کرتے ہیں- یَا رَحْمَانُ أَغِثْنِي -اے رحمان! میری مدد فرما- جناب زید رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ مجبوروں' پریشان حالوں اور دکھوں کے ماروں کی مافوق الاسباب مدد فرما سکتا ہے تو صرف عرش والا رحمان ہی فرما سکتا ہے- قرآن حکیم فرماتا ہے- أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ -(سورۃ نمل آیت نمبر ۶۲) (اللہ تعالیٰ کے سوا) کون ہے جو بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے- جب وہ اس سے دعا کرے اور کون ہے جو اس کی تکلیف کو دور فرماتا ہے-

جناب زید رضی اللہ عنہ نے جب اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام رحمان سے اللہ تعالیٰ کو پکارا تو رحمت الٰہی فوراً جوش میں آگئی اور جناب زید رضی اللہ عنہ کو منافق کے ہاتھوں سے بچا لیا گیا اور زید کے قتل کا منصوبہ بنانے والے کو اسی جگہ تباہ و برباد کر دیا گیا- ہوا یوں کہ جناب زید رضی اللہ عنہ نے رحمت خداوندی کو آواز دی اور کہا- یَا رَحْمَانُ أَغِثْنِي -اے رحمان! میری مدد فرما- تو فوراً ایک آواز منافق کے کانوں سے ٹکرائی- کوئی غیب سے آواز دے رہا تھا- وَيْحَكَ لَا تَقْتُلْهُ - تجھ پر افسوس ہے- اس (بے چارے) کو قتل نہ کر- منافق گھبرا کر اس مکان سے باہر آیا کہ دیکھوں کون مجھے اس کے قتل سے منع کر رہا ہے اور اس بے آباد علاقے میں مجھے آواز دینے والا کون ہے- جب اس نے باہر نکل کر چاروں طرف دیکھا تو دور دور تک کوئی چیز نظر نہ آئی- (اس نے آواز کو وہم گردانا) اور مکان کے اندر آ کر زید رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے تلوار فضا میں لہرائی- ابھی اس نے تلوار والا ہاتھ اوپر اٹھایا ہی تھا کہ اسے پہلے سے زیادہ زوردار اور قریب آواز سنائی دی- کوئی چیخ چیخ کر دہائی دے رہا تھا- لَا تَقْتُلْهُ - لَا تَقْتُلْهُ - لَا تَقْتُلْهُ -اسے قتل نہ کر- اسے قتل نہ کر- اسے قتل نہ کر- منافق یہ قریبی آواز سن کر صورت حال کا جائزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لینے کے لئے پھر باہر آیا مگر اب بھی اسے آواز دینے والی کوئی ہستی نظر نہ آئی-وہ پھر اندر گیا اور جناب زید رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے لگا تو تیسری دفعہ ایسی قریبی آواز سنائی دی جیسے کوئی دیوار کی اوٹ سے آواز دے رہا ہو-وہ کہہ رہا تھا-

لَا تَقْتُلْهُ-اسے قتل نہ کرو-منافق اتنی قریب سے آواز سن کر گھبرا گیا-جلدی سے باہر آیا تو-فَرءَ ی فَارِسًا مَعَهُ رُمْح "-اسے نیزہ پکڑے ایک گھوڑ سوار نظر آیا- فَضَرَبَهُ الْفَارِسُ ضَرْبَةً فَقَتَلَه'-اس گھوڑ سوار نے منافق کو دیکھتے ہی زور سے ایسی ضرب لگائی کہ منافق دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑا-منافق کی لاش کو تڑپتے ہوئے چھوڑ کر وہ گھوڑ سوار جلدی جلدی مکان کے اندر داخل ہوا اور جناب زید رضی اللہ عنہ کو رسیوں سے آزاد کر کے پوچھا-اَمَا تَعْرِفُنِی'- مجھے پہچانتے ہو؟-اَنَا جِبْرِیْلُ-میں جبریل فرشتہ ہوں-جب تم نے پہلی دفعہ -یَا رَحْمَانُ اَغِثْنِی'-کہا-میں اس وقت ساتویں آسمان پر تھا-مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا-اَدْرِكْ عَبْدِی - میرے بندے (زید) کے پاس پہنچو تو میں نے ساتویں آسمان سے آواز دی-لَا تَقْتُلْه' -اسے قتل نہ کرو-جب وہ دوسری دفعہ تمہارے قتل کے درپے ہوا تو تم نے دوسری دفعہ یہ وظیفہ پڑھا اس وقت میں پہلے آسمان پر آچکا تھا-میں نے وہیں سے منافق کو دھمکایا کہ - لَا تَقْتُلْهُ-اسے مت مارو-اور جب تیسری دفعہ اس نے تلوار اٹھائی اور تم نے-یَارَحْمَانُ اَغِثْنِی' -پڑھا تو میں اس مکان کے باہر پہنچ چکا تھا-اور اسے دیکھتے ہی میں نے اس کا کام تمام کر دیا ہے-باہر جا کر دیکھو تمہارا دشمن خون میں لت پت ہے اور رحمان نے تمہیں اپنی رحمت سے بچا لیا ہے اور تمہارے دشمن کا خاتمہ کر دیا ہے-

(تفسیر کبیر صفحہ ۵۴ جلد ۱ الباب الحادی عشر)

☆ رحمان وہ ہے جو ---- حل المشکلات ہے-

☆ رحمان وہ ہے جو ---- مستجاب الدعوات ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ رحمان وہ ہے جو---- دافع البلاء ہے۔

☆ رحمان وہ ہے جو---- ہر ایک کا اِلٰہ ہے۔

☆ رحمان وہ ہے جو---- دعاؤں کو سننے والا' قبول کرنیوالا اور مسائل حل فرمانے والا ہے۔

☆ رحمان وہ ہے جو---- قادر ہے' قدیر ہے اور فعّال" لِمَا یُرِیْدُ ہے۔
وہی۔الرحمان الرحیم ہے۔

﴿رحمت کا سوال﴾ بحیثیت مسلمان ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب رہنا چاہیے اور اس رحمان و رحیم سے اس کی رحمت کا سوال کرتے رہنا چاہیے۔کیونکہ رحمت خداوندی کے بغیر کوئی کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔

﴿۔گناہوں سے معافی کیلئے---- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔بیماریوں سے شفاء کے لئے--- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔حصول رزق کیلئے-------- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔باہمی اتحاد و اتفاق کے لئے---- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔صلہ رحمی کیلئے-------- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔حصول اولاد کے لئے------- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔مصائب سے حفاظت کے لئے-- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔تلافی مافات کے لئے------- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔درست فیصلے کیلئے--------- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔تنازعات کے خاتمے کے لئے--- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔حشر کی کامیابی کیلئے-------- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔جہنم سے آزادی کے لئے---- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

﴿۔دخول جنت کے لئے بھی---- اسکی رحمت کی ضرورت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ انبیاء 'اصفیاء' اولیاء' اتقیاء' ازکیاء' علماء' صلحاء' شرفاء' زعماء' فضلاء اور امراء اللہ رب العزت سے اسکی رحمت کا سوال کرتے اور اسی کا در رحمت کھٹکھٹاتے نظر آتے ہیں۔ میں تفصیل میں جائے بغیر چند قرآنی آیات اور انکے ترجمے پر اکتفا کرتا ہوں۔ ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام اور اماں حوا میدان عرفات میں رب العالمین سے اسکی رحمت کا سوال ان بابرکت الفاظ سے کرتے ہیں۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۲۳)

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کریگا اور ہم پر رحمت نہ فرمائیگا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائینگے۔

آدم ثانی سیدنا نوح علیہ السلام کی زبان مبارک سے طلب رحمت کے الفاظ قرآن حکیم یوں بیان فرماتا ہے۔

وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ ○ (سورۃ ہود آیت نمبر ۴۷)

﴿ترجمہ﴾ اور (اے میرے رب) اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحمت نہیں فرمائے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ نے جن الفاظ سے رحمت الٰہی کا سوال کیا۔ قرآن مجید ان کا تذکرہ یوں فرماتا ہے۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۵۱)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی (ہارون) کو معاف فرمادے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرمالے اور تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

سیدنا ایوب علیہ السلام رب العالمین کے در رحمت پر یوں آواز لگاتے ہیں۔ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○ (سورۃ انبیاء آیت نمبر ۸۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اور ایوب علیہ السلام نے جب اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے

انسانوں ' جنات ' ہواؤں اور پرندوں پر حکمرانی کا اعزاز حاصل کرنے والے عظیم المرتبت پیغمبر جناب سلیمان علیہ السلام بھی زندگی بھر رب کائنات سے اسکی رحمت کا سوال کرتے رہے۔ قرآن مجید فرقان حمید فرماتا ہے۔قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ○(سورۃ نمل آیت نمبر ۱۹)

﴿ترجمہ﴾ (جناب سلیمان علیہ السلام نے) کہا۔اے میرے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرا ان نعمتوں پر شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی ہیں اور مجھے ایسے نیک کام کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہوں اور اپنی "خاص رحمت" سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔

اصحاب کہف نے جب اپنے عقیدے اور ایمان کی حفاظت کے لئے غار میں چھپ جانے کا فیصلہ کیا تو انہوں نے بھی رب العزت سے اس کی رحمت کا سوال کیا۔ قرآن کریم ان مخلص 'باوفا' توحید پرست اور صالح نوجوانوں کے دعائیہ کلمات نقل فرماتا ہے کہ انہوں نے کہا۔

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا○(سورۃ کہف آیت نمبر ۱۰)

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے رب! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے اس کام میں ہدایت اور استقامت نصیب فرما۔(اصحاب کہف کے تفصیلی واقعات کے لئے ہماری کتاب "خطبات سورۃ کہف" کا مطالعہ فرمائیں۔

میں نے انتہائی اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قرآن حکیم کی چند ایسی آیات کے ذکر پر اکتفا کیا ہے جن میں بیان کیا گیا ہے کہ بڑے اولوالعزم اور برگزیدہ پیغمبر' رسول اور نبی بھی خالق ارض و سماء' اللہ رحمان ورحیم سے اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمت کے طلبگار اور سوالی رہے -لہذا ہمیں چاہیے کہ ہر وقت' ہر لمحے' ہر لحظے' ہر آن اور ہر گھڑی اس ذات عظیم و برتر سے اسکی رحمت کا سوال کرتے رہیں ہیں-
ہماری رہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایسی دعا بھی ذکر فرمادی ہے- جس میں رحمت الٰہی طلب کرنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے- ارشاد ربانی ہے کہ میرے نیک بندوں میں سے ایک ایسا صالحین کا گروہ بھی ہے- جو کہتے رہتے ہیں-

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○ (سورۃ مومنون آیت نمبر ۱۰۹)

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحمت فرما اور تو بہتر رحمت فرمانے والا ہے-

اسی سورۃ مومنون کے آخر میں امام الانبیاء' سید الاتقیاء' قدوۃ الصلحاء' شافع روز جزا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی رب العزت سے "طلب رحمت" کا حکم دیا گیا ہے- فرمان الٰہی ہے-

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ○ (سورۃ مومنون آیت نمبر ۱۱۸)

﴿ترجمہ﴾ اور اے پیغمبر (ﷺ) آپ کہیں- اے میرے رب! بخش فرما اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے-

اللہ رحمان ورحیم سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی رحمت کا سایہ نصیب فرمائے- آمین-

﴿رحمت ہی رحمت﴾ معزز حضرات! نبی اکرم' رسول محترم' ہادی اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی امت پر رب العزت کا بہت بڑا احسان و انعام اور فضل و اکرام ہے کہ اس ذات کریم نے ہمیں اپنی بے پایاں رحمتوں سے نواز رکھا ہے-

- ہمارا رب رحمان ورحیم ہے-
- ہمارا نبی رحمۃ للعالمین ہے---- اور ----
- ہماری کتاب رحمۃ للمومنین ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالق کائنات نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا- اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝اَلرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ۝اور امام الرسل ﷺ کی شان رحمت بیان کرتے ہوئے فرمایا- وَمَا اَرسَلنٰكَ اِلَّا رَحمَةً لِّلعَالَمِينَ-بقول مولانا الطاف حسین حالیؒ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوی
یتیموں کا والی غریبوں کا مولیٰ
خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حراء سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

اسی نسخہ کیمیاء کا تذکرہ کرتے ہوئے رب کائنات نے اپنی کتاب مبین کو بھی رحمت قرار دیا اور فرمایا- وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲)

﴿ترجمہ﴾اور ہم قرآن حکیم میں ایسی باتیں نازل فرماتے ہیں جو اہل ایمان کے لئے باعث شفا اور سراپا رحمت ہیں-

قرآن عزیز میں اللہ رحمان و رحیم نے اپنی بخشش اور مغفرت کو بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمت قرار دیا ہے اور بندوں سے فرمایا ہے کہ میری رحمت کی امید پر مجھ سے بخشش طلب کرنا تمہارا کام ہے اور تمہاری زندگی کے تمام گناہوں کو معاف فرما دینا میرا کام ہے۔ارشاد الٰہی ہے۔قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ○(سورۃ زمر آیت نمبر ۵۳)

﴿ترجمہ﴾اے پیغمبر آپ فرما دیجئے۔اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتیاں کی ہیں۔اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔بلاشبہ وہی بخشنے والا' رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں فسق و فجور میں مصروف رہنے والوں' نافرمانیاں کرنے والوں اور کفر و معاصی کا ارتکاب کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید رحمت سنائی جارہی ہے کہ آؤ۔میری رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔اگر اب بھی تم صدق دل سے معافی طلب کرو اور توبہ کر کے آئندہ پاکیزہ زندگی گزارنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا۔بلکہ تمہارے سنگین اور بے شمار گناہوں کو اپنی رحمت کی بدولت معاف فرما دوں گا۔کیونکہ میں غفور بھی ہوں۔رحیم بھی ہوں اور رحمان بھی ہوں۔اللہ ارحم الراحمین کی شان رحمت بیان کرتے ہوئے شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ اے اللہ رحیم و کریم!

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تو نے بھی دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

﴿**رحمت کے نتائج**﴾ قرآن حکیم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ کریم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر نعمت ہی اس کی رحمت کا نتیجہ ہے۔گفتگو ختم کرنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ رحمت الٰہی کے چند اہم نتائج کی طرف اشارات کر دیئے جائیں۔توجہ فرمائیں میں قرآنی آیات کی روشنی میں رب العزت کی رحمانیت اور رحیمیت کے اثرات' ثمرات اور برکات کی فہرست پیش کرنے والا ہوں۔

❁۔جب رب تعالیٰ کی رحمت ہو جائے تو بے اولادوں کو لولاد نصیب ہو جاتی ہے۔ (سورۃ مریم آیت نمبر ۲)

❁۔گناہ گاروں کی مغفرت رحمت الٰہی کا ثمر اور نتیجہ ہے۔(سورۃ زمر آیت نمبر ۵۳)

❁۔بیماروں کو شفاء اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بدولت ہی میسر آتی ہے۔ (سورۃ انبیاء آیت نمبر ۸۳)

❁۔جب اللہ تعالیٰ کسی کو تندرستی عطا فرمانے کا فیصلہ فرمالے تو اس کیلئے پانی میں بھی شفا پیدا فرما دیتا ہے۔(سورۃ ص آیت نمبر ۴۱)

❁۔جس قوم یا فرد کو اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل ہو جائے وہ عذاب الٰہی سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔(سورۃ ھود آیت نمبر ۶۳)

❁۔بعض احکام میں تخفیف بھی رحمت الٰہی کا نتیجہ ہے۔(سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۷۸)

❁۔رحمت خداوندی کی وجہ سے قیامت کے دن صالحین و ابرار کے چہرے پر رونق اور چمکدار ہوں گے۔(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۵۹)

❁۔کسی آدمی کو درست فیصلے کی توفیق بھی رحمت خداوندی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔(سورۃ کہف آیت نمبر ۹۸)

❁۔انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی کا نزول بھی رب العزت کی رحمت کا ثمر ہے ۔(سورۃ قصص آیت نمبر ۴۶)

❁۔روز قیامت رضائے الٰہی اور جنت کی بشارت بھی اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت سے نصیب ہو گی۔(سورۃ توبہ آیت نمبر ۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

🌸- کسی نیک بخت کو عطائے علم بھی رب کریم کی رحمت کا فیضان ہے۔

(سورۃ کہف آیت نمبر ۶۵)

🌸- باوفا' رازدار اور ہم مزاج برادر بھی رحمت حق کا خصوصی تحفہ ہے۔

(سورۃ مریم آیت نمبر ۵۳)

🌸- عطاء نبوت ورسالت بھی رحمت الٰہی کی کرشمہ سازی ہے۔ (سورۃ ہود آیت نمبر [illegible])

🌸- جائز اور حلال ذرائع سے حاصل شدہ مال بھی رحمت الٰہی ہے۔

(سورۃ [illegible] آیت نمبر ۸۲)

🌸- بارش کا نزول بھی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے۔ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۵۷)

الغرض اللہ تعالیٰ رحمان ورحیم ہے اور کل کائنات رحمت الٰہی کی محتاج ہے۔ اس کی رحمت کے بغیر کوئی کام بھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ وہی تو ہے جو ؎

در افتادگی میں وہ کرتا ہے رحمت
وہی دور کرتا ہے ہر اک مصیبت
علالت میں کرتا ہے صحت عنایت
وہی بخشتا ہے ضعیفی میں قوت
وہی اہل حاجت کا حاجت روا ہے
وہی درد مندوں کے دُکھ کی دوا ہے

کیوں نہ ہو کہ وہی "الرحمٰن الرحیم" ہے۔ رب تعالیٰ ہم سب پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر-۹

جزاء کا دِن

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ' اَمَّا بَعْدُ -- فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○

﴿ترجمہ﴾ وہ مالک ہے جزا کے دن کا-

ہر قسم کی حمد و ثناء' اس خالق ارض و سماء کیلئے ہے-- جس نے دنیا کو دار العمل اور آخرت کو دار الجزاء بنایا- فرماں بر داروں کیلئے جنت کو سجایا اور نافرمانوں کیلئے جہنم کو دھکایا- رب العزت کی حمد و ثناء کے بعد ان گنت' لاتعداد' بے شمار اور بے حساب درود و سلام سید البشر' ختم الرسل' ہادیٔ کل' دانائے سبل جناب محمد کریم ﷺ کی ذات گرامی پر جنھوں نے اپنی تعلیمات وارشادات اور احکام و فرمودات میں اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں فرمادیا کہ اس دنیا کی زندگی عارضی' فانی اور ختم ہو جانے والی ہے- جبکہ آخرت کی زندگی دائمی' ابدی اور نہ ختم ہونیوالی ہے-

﴿**تشریح الفاظ**﴾ معزز احباب و حضرات! سورۃ فاتحہ کی تشریحات و توضیحات کے ضمن میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو شامل کر کے اس بابرکت سورۃ کی چوتھی آیت مقدسہ' مبارکہ' مطہرہ' مشرفہ' معظمہ' مکرمہ' منورہ ہمارے خطبے کا موضوع ہے اور یہ آیت کریمہ تین الفاظ -- مٰلِكِ - یَوْمِ - اور -- الدِّیْنِ پر مشتمل ہے -- جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اللہ تعالٰی جزا کے دن کا مالک ہے-"

سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات میں خالق کائنات کی تین صفات جلیلہ کا ذکر فرمایا گیا ہے- (۱) رب العالمین - تمام جہانوں کا پروردگار (۲) اَلرَّحْمٰن - بہت رحم فرمانے والا (۳) اَلرَّحِیْم - از حد مہربان - مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ - اللہ کریم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی صفت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ رب العالمین بھی ہے' رحمان بھی ہے' رحیم بھی ہے اور۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ بھی ہے۔

"مالک" کا معنی مختار ہے اور کسی چیز کا مالک و مختار اس ذات کو کہا جاتا ہے جسے اس چیز میں ہر قسم کے تصرف و استعمال کا حق اور اختیار حاصل ہو ۔"یوم" کا معنی دن ہے۔ اور عام طور پر یہ لفظ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کے وقت پر بولا جاتا ہے۔ اس کی جمع "ایام" ہے۔ عرف عام میں دن اور رات کے مجموعے کو "یوم" کہا جاتا ہے۔ ہماری زیر بحث آیت کا تیسرا لفظ "اَلدِّيْن" ہے۔ جس کے معانی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے امام المحدثین حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"يَوْمُ الْحِسَابِ وَيَوْمُ الْجَزَاءِ" اس سے مراد حساب کا دن اور جزاء کا دن ہے۔ وَلِلدِّيْنِ مَعَانٍ أُخْرٰى ۔ اور ۔ لفظ دین کے کئی معانی ہیں مثلاً عادت' عمل' حال' خُلق' اطاعت' غلبہ' ملت' شریعت' ورع یعنی پرہیزگاری اور سیاست۔

(فتح الباری صفحہ ۱۵۶ جلد ۸ کتاب التفسیر)

رئیس المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اصح الکتب بعد کتاب اللہ۔ صحیح بخاری میں فرماتے ہیں۔ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ۔ کہ دین کا معنی جزا اور بدلہ ہے چاہے اچھا ہو یا برا۔ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ۔ جیسا عمل کرو گے ویسی جزاء پاؤ گے ۔ یعنی "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"۔ امام مجاہد علیہ الرحمہ کا فرمان ہے کہ ۔ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ ۔ دین کا معنی حساب ہے۔" (صحیح بخاری صفحہ جلد ۲۔ کتاب التفسیر)

ان لغوی تشریحات سے واضح ہو گیا کہ مالک یوم الدین کا معنی ہے۔ جزا' حساب' انصاف اور بدلے کے دن یعنی قیامت کے دن کا مالک و مختار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿ ہر چیز کا مالک ﴾ نہ صرف جزا کے دن بلکہ آسمان اور زمین' دنیا اور آخرت' فوق السماء اور تحت الثریٰ کی ہر چیز کا خالق' مالک' حاکم اور مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی ملکیت وحاکمیت میں کسی کا محتاج وپابند نہیں۔اس کا کوئی وزیر اور مشیر نہیں اور اس اکیلے کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کا اختیار ہے۔اسی کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔وہ غالب' قادر وقدیر ہے۔وہ کائنات میں جس طرح چاہے تصرف کرے کوئی اسے روک اور ٹوک نہیں سکتا۔وہ امیر کو غریب' غریب کو امیر' وہ شاہ کو گدا اور گدا کو شاہ بنادے۔کوئی اس کی حکمت ومشیت میں دخل نہیں دے سکتا۔اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں۔

تَبَارَكَ الَّذِی بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرُ ۝ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ۝ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَاتَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمَانِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ۝ (سورۃ ملک آیت نمبر ۱ تا ۳)

﴿ترجمہ﴾بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا فرمایا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے اور وہ غالب بخشنے والا ہے۔جس نے ساتوں آسمانوں کو اوپر نیچے پیدا فرمایا (اے مخاطب) تو اللہ رحمان کی تخلیق میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا۔دوبارہ نظر دوڑا۔کیا تجھے کوئی شگاف نظر آرہا ہے۔

عزت وذلت' امارت ومسکنت اور غربت وبادشاہت کا حقیقی مالک بھی رب العالمین ہی ہے۔قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کے کلی اختیارات کا تذکرہ یوں بھی فرماتا ہے

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۲۶ '۲۷)

﴿ترجمہ﴾(اے رسول) آپ کہہ دیجئے۔اے میرے اللہ اے تمام جہان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے۔ سب بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں لے جاتا ہے اور تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان نکالتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرما دیتا ہے

قرآن عزیز کی سینکڑوں آیات میں اللہ رب العزت کے کلی اختیارات' اسکی حکمت و مشیت اور اس کی تدبیر و تصرف کے مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے مالک یوم الدین کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ پچیسویں سپارے میں ارشاد الٰہی ہے۔

لِلّٰه مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ○ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ○ (سورۃ شوریٰ آیت نمبر 49-50)

﴿ترجمہ﴾ آسمانوں اور زمین کی سلطنت و بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے۔ یا انہیں جمع کر دیتا ہے یعنی بیٹے اور بیٹیاں دونوں نصیب فرما دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ (بے اولاد) بنا دیتا ہے۔ وہ وسیع علم والا اور کامل قدرت والا ہے

اللہ احکم الحاکمین کی قدرت کاملہ' اختیارات واسعہ اور سلطنت تامہ کا ذکر کرتے ہوئے شاعر نے قرآنی آیات کا مفہوم بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان کرنے اور۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی تشریح کرنے کی کوشش کی ہے۔

اے مالک کل' اے خالق کل' اے رازق کل' اے حاکم کل
سبحان ہے تو' رحمان ہے تو' کوئی تیری صفتیں پا نہ سکا
جسے تو ہی ڈبونے پر آئے ہے کون جو اس کو پار کرے
مجبور رہا محبوب تیرا' کشتی میں پسر کو بٹھا نہ سکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونس نے پکارا اے اللہ' اور بیٹھ گیا تھا کشتی میں
پر تیرا حکم بھی ٹل نہ سکا وہ خود کو پار لگا نہ سکا
ہر شئے پہ تصرف ہے تیرا جب حکم ہوا تب مینہ برسا
اے مالک ابر سے تیرے سوا اک بوند بھی کوئی گرا نہ سکا

﴿میں مالک ہوں﴾ دنیا میں بعض لوگوں کو عارضی طور پر معمولی اختیار مل جائے حکومت مل جائے 'بادشاہت مل جائے' صدارت یا وزارت حاصل ہو جائے 'افسری نصیب ہو جائے یا کسی معاملے میں فضیلت و برتری مل جائے تو وہ بڑے متکبر' مغرور اور خود پسند ہو جاتے ہیں۔ عام لوگوں کو حقیر جاننا' خود کو نمایاں کرنا اور ماتحتوں پر رعب جمانا انکی عادت اور ملازمین پر حکم چلانا ان کی فطرت بن جاتی ہے ۔ انہیں وہ دن یاد ہی نہیں آتا جب تمام اختیارات ختم ہو جائینگے ۔ صدارتیں اور وزارتیں ملیامیٹ ہو جائینگی اور تمام افراد واشخاص سر جھکائے دربار الٰہی میں حاضر ہونگے ۔ رب العزت کا رعب اور دبدبہ تمام انسانوں کی زبانیں بند کر دیگا اور خوف الٰہی سے جسم پر کپکپی طاری ہو جائیگی۔ اور صورت حال یہ ہو گی کہ اَنَّ اللّٰہَ یَجْعَلُ السَّمَاوَاتِ عَلٰی اِصْبَعٍ ۔ اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں کو اپنے ہاتھ کی ایک انگلی پر رکھ لیں گے ۔ وَالْاَرْضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ ۔ تمام زمینوں کو دوسری انگلی پر ٹکا لیں گے ۔ وَالشَّجَرُ عَلٰی اِصْبَعٍ ۔ روئے زمین کے تمام درختوں کو تیسری انگلی پر اٹھا لیں گے ۔ وَالْمَاءُ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ ۔ ہر قسم کے پانی اور تمام اقسام کی مٹی کو چوتھی انگلی میں لے لیں گے ۔ وَسَائِرُ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ۔ اور باقی تمام مخلوقات کو پانچویں انگلی میں پکڑ لیں گے ۔ کائنات ہست وبود کی تمام اشیاء کو اپنے ہاتھ میں لے کر رب کائنات اعلان فرمائیں گے ۔ اَنَا الْمَلِکُ ۔ لوگو ۔ سن لو ۔ میں ہی ہر چیز کا مالک اور بادشاہ ہوں ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ زمین و آسمان کو اپنے ہاتھ میں لے کر خالق کائنات پُر جلال آواز میں سوال فرمائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے - أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ - زمین کے بادشاہ کہاں ہیں ؟- کسی طرف سے جواب نہ پاکر رب السماوات والارض خود اعلان فرمائیں گے - أَنَا الْمَلِكُ - صرف میں ہی بادشاہ ہوں - میرے سوا کوئی مالک و مختار نہیں ہے - أَنَا الْمَلِكُ -(صحیح بخاری - کتاب التفسیر - سورۃ الزمر)

قرآن حکیم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بادشاہت' حاکمیت اور ملکیت کے اعلان کے ساتھ ساتھ آسمان وزمین کو مٹھی میں لینے کا اعلان یوں فرماتا ہے -

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ (سورۃ زمر آیت نمبر ۶۷)

﴿ترجمہ﴾ اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شایان شان اسکی قدر نہیں کی - اور قیامت کے دن ساری زمینیں اسکی مٹھی میں ہونگی اور تمام آسمان اسکے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے - وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اسکا شریک بناتے ہیں -

صحابی رسول جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شافع روز جزا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے مالک و مختار یعنی - مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہونیکے اعلان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا

-يَطْوِي اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى -

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیں گے - ثُمَّ يَقُولُ - پھر فرمائیں گے - أَنَا الْمَلِكُ - میں ہی بادشاہ ہوں - أَيْنَ الْجَبَّارُونَ - دنیا کے زبردست وطاقتور لوگ کہاں ہیں ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ - تکبر کرنے والے کہاں ہیں ؟ پھر رب العزت تمام زمینوں کو لپیٹ کر دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر فرمائیں گے - أَنَا الْمَلِكُ - میں ہی مالک ہوں - أَيْنَ الْجَبَّارُونَ - زبردست کہاں ہیں ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ - غرور کرنے والے کہاں ہیں -

(رواہ مسلم - مشکوۃ المصابیح صفحہ ۴۸۲ باب النفخ فی الصور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کے چوبیسویں سپارے میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ۔

يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ لَايَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ (سورہ مومن آیت نمبر ۱۶)

﴿ترجمہ﴾ اس (قیامت کے) دن سب لوگ ظاہر ہو جائیں گے۔ ان میں کوئی اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ (اللہ فرمائیں گے) آج کس کی بادشاہی ہے۔ (یعنی آج کے دن کا مالک کون ہے جب کسی طرف سے جواب نہ آئے گا تو رب العزت خود ہی فرمائیں گے) آج حاکمیت وملکیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے جو اکیلا ہی سب پر غالب ہے۔

﴿یوم الدین کیا ہے؟﴾ بزرگان محترم! اب تک کی گفتگو میں ہم نے زیر بحث آیت کریمہ کے پہلے لفظ "مالک" کا معنیٰ اور مفہوم سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اس لفظ کی توضیح اور تشریح اور تفصیل و تفسیر کے لئے قرآن مجید کی درجنوں آیات اور متعدد احادیث مبارکات پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر اختصار وقت کے باعث ہم اسی پر اکتفا کرتے ہوئے۔ یوم الدین۔ کی توضیح و تذکیر عرض کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کریم قرآن و سنت کے مطابق عرض کرنے' آپ کو بغور سماعت فرمانے اور پھر ہم سب کو ان احکام پر عمل پیرا ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

جیسا کہ پہلے گزارش کی جاچکی ہے کہ یوم الدین کا معنیٰ جزاوسزا' حساب و کتاب اور عدل و انصاف کا دن ہے اور اس سے مراد قیامت اور حشر کا دن ہے۔ جس دن ہر انسان کو اس کے اعمال کی پوری پوری جزاوسزا دی جائے گی۔ اور کسی قسم کی رورعایت کے بغیر اس کی دنیوی زندگی کا حساب لیا جائے گا اور اس کے اچھے اور برے افعال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے "عقیدۂ آخرت" کو بڑی اہمیت حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ عقیدۂ آخرت کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ انسان اس امر پر یقین کامل رکھے کہ یہ زندگی عارضی اور فانی ہے۔ ہر شخص کے لئے موت کا ایک وقت مقرر ہے اور موت کی آغوش میں چلے جانے کے بعد انسان کا جسم فنا ہو جاتا جبکہ روح باقی رہتی ہے۔ ایک دن ایسا وقت ضرور آئے گا۔ جب اللہ تعالیٰ انسان کی روح کو جسم میں ایک بار پھر منتقل کر کے اسے دوبارہ زندہ فرمائے گا اور اس کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ ابرار و صالحین کو جنت عطا فرمائی جائے گی اور اشرار و کافرین کو جہنم کے عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔ جس دن انسان کے اچھے اور برے اعمال کا حساب اور فیصلہ ہو گا اسی دن کا نام ''یوم الدین' یوم الجزاء' یوم الحساب' یوم التلاق' یوم القیامۃ اور یوم الآخرۃ'' ہے۔

قرآن حکیم بار بار اس امر کی وضاحت فرماتا ہے کہ یوم الدین برحق ہے۔ جزا و سزا کے اسلامی تصور میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے اور اعمال حسنہ اور افعال سیئہ کے بدلے کی حقیقت خلاف عقل و شعور بھی نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود کافرین اور مشرکین کا ایک گروہ حشر اور قیامت کے دن کا مذاق اڑاتا اور یوم الدین کا انکار کیا کرتا تھا۔ رب العزت نے قرآنی آیات میں کئی قسمیں کھا کر لوگوں کو جزا کے دن کا یقین دلانے کی کوشش فرمائی ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔ وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا ○ فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ○ فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا ○ فَالْمُقَسِّمَاتِ أَمْرًا ○ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ○ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ○ (سورۃ ذاریات آیت نمبر ۱ تا ۶)

﴿ترجمہ﴾ ان ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو اڑاتی ہیں۔ پھر پانی کا بوجھ اٹھاتی ہیں پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں پھر حکم الٰہی کے مطابق پانی کو تقسیم کرتی ہیں۔ جس دن کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ بالکل سچ ہے اور حساب کتاب ضرور ہو کر رہے گا۔

جو لوگ یوم الحساب اور جزا کے دن کا انکار کیا کرتے اور حشر کے بارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اختلافی گفتگو کیا کرتے تھے-ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا کہ ایسے لوگ گمراہ' راہ راست سے بھٹکے ہوئے' ظن و تخمین سے کام لینے والے اور غفلت کا شکار ہیں- صرف قرآنی الفاظ اور ترجمہ سماعت فرمائیے-وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ○ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ○يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ○ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ○ يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ○ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ○ (سورۃ ذاریات آیت نمبر ۷'۱۳)

﴿ترجمہ﴾ قسم ہے ستاروں والے آسمان کی (اے کافرو) تم ایک اختلاف والی بات میں پڑے ہوئے ہو-اس (عقیدۂ آخرت) سے وہی بہکے گا جو (پہلے ہی) بہکا ہوا ہے (یوم الجزاء کے بارے میں) ظن و تخمین سے بات کرنے والے مارے گئے -جو غفلت میں (راہ) بھولے ہوئے ہیں-وہ سوال کرتے ہیں کہ جزا کا دن کب آئے گا؟ (اس دن آئے گا) جس دن انہیں آگ کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا-

ان آیات میں ایسے بد طینت اور بد فطرت لوگوں کی بھی مذمت کی گئی ہے-جو محض قیاس آرائیوں' عقلی دلیلوں اور بے سروپا حکایتوں کی بنیاد پر یوم الآخرۃ یعنی حساب کے دن کا انکار کرتے ہیں-اور عقیدۂ آخرت پر یقین کرکے اس دن کی کامیابی و کامرانی کیلئے محنت اور کوشش نہیں کرتے-اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کی فکر کرنے اور اس دن کی تیاری کرنے کی توفیق نصیب فرمائے-آمین

﴿یوم الدین کے منکرین﴾ امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مکی دور میں اعلان نبوت کے بعد جب اللہ تعالیٰ کی یکتائی اور آخرت کے دن پر ایمان لانے کی تبلیغ شروع فرمائی تو بعض لوگوں نے جزا کے دن کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کا انکار کیا اور تعجب و حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قبروں میں مدفون بوسیدہ ہڈیوں کو عرصہ دراز گزرنے کے بعد کیسے زندہ کیا جاسکتا ہے- مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ-اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَخَذَ عَظْمًا مِّنَ الْبَطْحَاءِ فَفَتَّہ' بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَیُحْیِ اللّٰہُ ھٰذَا بَعْدَ مَا اَرٰی؟ (کفار مکہ میں سے ایک مشہور شخص) عاص بن وائل سرزمین مکہ سے ایک بوسیدہ ہڈی لے کر رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس پرانی ہڈی کو ہاتھوں سے مسل کر اس کی خاک کو اڑاتے ہوئے کہا کہ۔ کیا اللہ تعالیٰ اس خاک سے انسان کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ رسول کائنات ﷺ نے اس کافر کے مذاق کا جواب دیتے ہوئے اور خالق کائنات کی قدرت اور اختیارات کو واضح طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نَعَمْ ۔ یُمِیْتُكَ اللّٰہُ ثُمَّ یُحْیِیْكَ ثُمَّ یُدْخِلُكَ جَھَنَّمَ ۔ہاں۔ اللہ تعالیٰ تجھے مارے گا۔ پھر تجھے زندہ کرے گا۔ پھر تجھے (تیری بداعمالیوں اور بدعقیدگی) کی وجہ سے جہنم کے عذاب میں مبتلا کرے گا۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۸۱ جلد ۳' تفسیر قرطبی صفحہ ۵۷ جزء ۱۵)

جب سرزمین مکہ میں آپ ﷺ عاص بن وائل کے اعتراض اور تمسخر کا جواب ارشاد فرمارہے تھے۔ تو عین اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر قرآن مجید' فرقان حمید کی اس آیت مبارکہ کو نازل فرمادیا کہ اے میرے رسول مکرم! ﷺ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہ'۔قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ ○قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ" ۔

(سورۃ یٰسین آیت نمبر ۷۸-۷۹)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ شخص ہمارے لئے مثالیں بیان کرنے لگ گیا ہے اور اس نے اپنی پیدائش کو فراموش کردیا ہے۔ کہتا ہے۔ کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو' جب وہ بوسیدہ ہوچکی ہوں گی؟ (اے رسول! ﷺ) آپ فرمادیجئے۔ انہیں وہی (اللہ رب العزت) زندہ کرے گا۔ جس نے انہیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا اور وہ ہر تخلیق کو بہتر جاننے والا ہے۔

﴿ہڈیوں کو زندہ کرنا﴾ یہ صرف ایک عاص بن وائل ہی نہیں' کئی دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشخاص اور افراد بھی ایسے ہی تھے جو نبی کریم ﷺ کے پیش کردہ حساب و کتاب کے نظریئے اور بعث بعد الموت کے عقیدے کا انکار کرتے اور استہزاء و تمسخر کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ کتب تفاسیر میں ہے کہ ایک دفعہ مکہ مکرمہ کا ایک مشہور کافر اُبی بن خلف جمحی قبرستان سے ایک گلی' سڑی اور پرانی بوسیدہ ہڈی اٹھالایا۔ اور آنحضرت ﷺ کے سامنے اسے دونوں ہاتھوں سے مل کر خاک بناتے اور اس خاک کو پھونک مار کر فضا میں اڑاتے ہوئے۔ نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اَیَقْدِرُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اِعَادَۃِ ھٰذَا وَفَتَّہٗ بِیَدِہٖ۔ کیا اللہ تعالیٰ اس بوسیدہ ہڈی کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ سے فرمایا۔ اے میرے رسول (ﷺ)! آپ ان منکرین یوم الدین کو بتایئے کہ ان بوسیدہ ہڈیوں اور خاک کے ذروں کو وہی اللہ رب العزت زندہ فرمائے گا۔ جو ہر چیز کا خالق ہے اور یاد رکھو! جس نے تمہیں عدم سے وجود بخشا ہے۔ ایک قطرۂ آب سے اتنا بڑا انسان بنایا ہے۔ کیا اس کیلئے ان ہڈیوں کو زندگی بخشنا مشکل ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو وہ ذات کریم ہے۔ جس نے کلمہ "کن" سے آسمان و زمین' نباتات' جمادات' حیوانات اور کائنات کی ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے۔

اُبی بن خلف جمحی اور اس کے حواریوں کے اس اعتراض کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم کی آیات مبارکات نازل فرمائیں۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۳۰۰ جلد ۱۵)

وَیَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَامِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا○ اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا○ (سورۂ مریم آیت نمبر ۶۶-۶۷)

﴿ترجمہ﴾ اور انسان (اُبی بن خلف جمحی) کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو کیا مجھے پھر زندہ کر کے قبر سے نکالا جائے گا؟ کیا اس انسان کو یاد نہ رہا کہ ہم نے اسے اس سے قبل پیدا کیا تھا۔ حالانکہ کہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔

قرآن حکیم کے انتیسویں سپارے میں ایسے ہی گستاخ' بے ادب' نافرمان اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرت کے انکاری شخص کا اعتراض نقل کر کے اسکا جواب ان الفاظ میں دیا گیا ہے
-هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۝(سورۃ دھر آیت نمبر ۱ تا ۲)

﴿ترجمہ﴾ کیا انسان پر زمانے میں ایسا وقت نہیں آیا۔ جب وہ قابل ذکر چیز نہ تھا۔ بلاشبہ ہم نے ہی انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ ہم اسے آزمائیں۔ پس ہم نے اسے سننے والا' دیکھنے والا بنا دیا۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ مخلوط نطفے سے کیسے پیدا فرمایا -اس سوال کا جواب بھی ہم قرآن حکیم سے دینا ضروری سمجھتے ہیں -اور صرف قرآنی آیات اور انکے ترجمے پر ہی اکتفا کرتے ہیں -اللہ تعالیٰ اٹھارہویں سپارے میں ارشاد فرماتے ہیں -وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۝(سورۃ مومنون آیت نمبر ۱۲ تا ۱۴)

﴿ترجمہ﴾ اور البتہ تحقیق ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اسے پانی کی بوند بنا کر ایک محفوظ مقام (شکم مادر) میں رکھا۔ پھر ہم نے نطفے کو خون کا لوتھڑا بنا دیا۔ پھر ہم نے اس لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنا دیا۔ پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں پیدا کر دیں۔ پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنا دیا۔ پھر روح پھونک کر ہم نے اسے دوسری مخلوق بنا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ بڑا بابرکت ہے۔ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

﴿کہاں سے کہاں؟﴾ قرآنی آیات میں اللہ رحیم و کریم نے آخرت کے انکاریوں اور جزاو سزا کے منکروں کو مختلف اسالیب اور متعدد دلائل سے یہ بات سمجھائی ہے کہ جس رب کائنات نے انسانی تخلیق و تربیت کا عجیب و غریب اور محیر العقول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ ایجاد و اختیار فرمایا ہے۔ وہی اللہ رب العزت انسان کو موت کے بعد قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرنے' اپنے دربار عالی شان میں حاضر کرنے' اس سے حساب لینے اور جزا و سزا دینے پر بھی قادر ہے۔ وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ اور یہ کام ذات الٰہی کیلئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس ضمن میں قرآن حکیم کی مزید ایک آیت اور اس کا سادہ ترجمہ ذہن میں بٹھالیں تو انشاء اللہ العزیز "یوم الدین" کی حقیقت نکھر کر سامنے آجائے گی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت اور اختیارات کا مسئلہ بھی واضح ہو جائے گا۔ فرمان ربانی ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا۔ (سورۃ حج آیت نمبر ۵)

﴿ترجمہ﴾ اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے (کے بارے) میں شک ہے تو (اس امر پر غور کرو کہ) ہم نے تمہیں (ابتداءً) مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے' پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے۔ بعض کی تخلیق مکمل ہوتی ہے۔ اور بعض کی نامکمل۔ تاکہ ہم تمہارے لئے (اپنی قدرت کا کمال) ظاہر فرما دیں۔ اور پھر ہم جسے چاہتے ہیں ایک مقررہ میعاد تک (ماں کے) رحم میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر (رحم مادر سے) باہر نکالتے ہیں۔ پھر (تمہاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم جوانی کو پہنچ جاؤ۔ پھر تم میں سے بعض کو (بچپن یا جوانی میں) فوت کر لیا جاتا ہے اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر (انتہائی بڑھاپے) تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ تاکہ علم حاصل ہونے کے بعد پھر (بچپن کی طرح) بے علم ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! کیا قرآن حکیم کی ان واضح آیات' مدلل ارشادات اور بے مثل فرمودات کے بعد بھی کوئی شخص آخرت کے دن یعنی یوم الدین سے انکار کر سکتا ہے- انسانی زندگی کے ان مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد آخر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہونا اور ہر شخص کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہے- یہی بات سورۃ فاتحہ کی زیر بحث آیت میں واضح کی گئی ہے- کہ - مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ - لائق حمد و ثناء وہ ہے جو رب العالمین ہے- رحمان ہے اور رحیم ہے لہذا وہی مالک یوم الدین ہے- پنجابی شاعر نے ان آیات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے انسانوں کو ان کی آخرت یاد کروائی اور یوم الحساب کا فکر کرنے کی رغبت دلائی ہے- فرماتے ہیں- اے انسان- ذرا غور کر-

مٹی کولوں پانی بنیوں پھر جوک تے جوکوں بوٹی
وقت معین وچ شکم مائی دے تیری بن گئی شکل جنوٹی
بچہ بن کے جگ تے آئیوں پھر بنتیں پھریں لنگوٹی
شیر جواناں پھر بڈھڑا ہوئیوں نہ ٹرسکیں بن سوٹی
جو پڑھیا سب بھل گیا تینوں تیری سک گئی گردن موٹی
دنیا تے ضائع کرلئی او عارف رب عقبیٰ کرے نہ کھوٹی

یوم الدین کا مذاق عاص بن وائل جس کی اسلام دشمنی' ضد' ہٹ دھرمی اور جزا کے دن پر اعتراض کی بات آپ ابھی سماعت فرما رہے تھے یہ اور اس کے کئی دوسرے ساتھی ایسے سرکش اور باغی تھے کہ جب کبھی ان کے سامنے آخرت کے دن اور مرنے کے بعد حشر کے دن دوبارہ جی اٹھنے کی بات کی جاتی تو وہ اس کا مذاق اڑاتے اور اس عقیدہ کا صریحاً انکار کرتے تھے- چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی خباب بن ارت رضی اللہ عنہ جو آزاد کردہ غلام' غریب اور مالی لحاظ سے کمزور شخص تھے- آپ لوہاروں کا کام کرتے تھے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلواریں وغیرہ بناتے تھے۔ انہوں نے اسلام سے قبل اسی مغرور اور مشہور کافر "عاص بن وائل" کو تلوار بنا کر دی تھی۔ جس کی مزدوری اس کے ذمہ واجب الادا تھی۔ اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ایک دن حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اس سے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔ مشرکین مکہ، نبی معظم ﷺ کے صحابہ کرام کو اسلام سے منحرف کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے کہ اسلام کے ان جانثاروں کو اسلام اور صاحب اسلام جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے انکار پر آمادہ کریں۔ چنانچہ خباب رضی اللہ عنہ کے مطالبہ کے جواب میں عاص بن وائل نے کہا۔ لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ۔ میں تمہارا قرض ہرگز ادا نہ کروں گا۔ ہاں۔ مجھ سے رقم کی وصولی کا ایک طریقہ ہے کہ تم محمد (ﷺ) اور ان کے دین کا انکار کردو تو مزدوری لے لو۔ وگرنہ مزدوری نہیں ملے گی۔ جناب رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ لَا اَ كْفُرُ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُحْيِيْكَ۔ (مجھے موت تو آسکتی ہے مگر میں محمد ﷺ کا انکار نہیں کر سکتا اور سنو تم مر کر دوبارہ زندہ بھی ہو جاؤ تو میں اپنے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کا انکار نہیں کروں گا۔ یعنی قیامت تو آسکتی ہے مگر میں اسلام کا انکاری نہیں ہو سکتا۔ عاص بن وائل نے ازراہ مذاق کہا۔ اِنِّیْ لَمَبْعُوْثٌ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ کیا موت کے بعد مجھے دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔ خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں۔ ہر انسان کو زندہ کر کے رب تعالیٰ کے حضور حساب کیلئے پیش کیا جائے گا۔ اس ظالم نے پھر مذاقاً کہا۔ فَذَرْنِیْ حَتّٰى اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثُ فَسَوْفَ اُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيَكَ۔ پھر میرے مرنے اور پھر زندہ ہو کر اٹھنے کا انتظار کرو۔ وہاں بھی میرے پاس مال و دولت کی فراوانی ہو گی۔ اور میری اولاد بھی ہو گی۔ تو جزا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن میرے پاس آجانا۔ میں تمہارا قرض ادا کردوں گا۔ یعنی اس ظالم' کافر' مشرک اور بے ایمان نے حساب کے دن اور مرنے کے بعد جی اٹھنے کا مذاق اڑایا۔ تو اللہ رب العالمین نے اس کافر اور اسکے حواریوں کو ڈانٹتے ہوئے قرآن مبین کی یہ آیات نازل فرمائیں۔ (صحیح بخاری صفحہ ۶۹۱ جلد ۲)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا○اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا○ (سورۃ مریم آیت نمبر ۷۷-۷۸)

﴿ترجمہ﴾ (اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے (قیامت کے دن) مال اور اولاد ضرور دی جائے گی۔ کیا اس نے غیب کو جھانک کر دیکھ لیا ہے یا اس نے اللہ رحمان سے کوئی وعدہ لے لیا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی زیر بحث آیت میں کفار کی اسی ہٹ دھرمی' ضد' مذاق اور انکار کی تردید اور مذمت بیان فرمائی گئی ہے اور حشر کے دن کی حقیقت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ جزا کے دن کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿قرآن مبین اور یوم الدین﴾ قرآن حکیم کی متعدد آیات میں یوم الدین کے حقائق' تفاصیل اور حالات بیان فرمائے گئے ہیں۔ آیئے چند قرآنی آیات کی تلاوت اور سماعت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صالحین و ابرار کے امتیازات اور خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ○وَالَّذِيْنَ فِىْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ○لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ○وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ○ (سورۃ معارج آیت ۲۳-۲۶)

﴿ترجمہ﴾ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور وہ جن کے مالوں میں سائلوں اور سوال نہ کرنیوالوں کا حصہ مقرر ہے اور جو جزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب کے ستائیسویں سپارے میں کافروں'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافقوں' نافرمانوں اور باغیوں کا انجام ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ○ لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّومٍ ○ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ○ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ○ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ○ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ○ (سورۃ واقعہ آیت نمبر ۵۱-۵٦)

﴿ترجمہ﴾ پھر تمہیں اے گمراہ ہونے والو! جھٹلانے والو! تمہیں زقوم کے درخت سے کھانا پڑے گا۔ پس تم اس سے (اپنے) پیٹوں کو بھرو گے۔ اور پینا پڑے گا اس پر کھولتا ہوا پانی (تم) اس طرح پیو گے جیسے پیاس کا مارا اونٹ پیتا ہے۔ یہ جزا کے دن ان کی مہمانی ہو گی۔

قیامت کے دن جب مجرمین کو جہنم کی دھکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان مکالمے کی صورت پیدا فرمائے گا۔ جنتی' جہنمیوں سے سوال کریں گے کہ کس جرم کی پاداش میں تمہیں یہ دن دیکھنا پڑا۔ تم نے وہ کون سے اعمال کئے جن کی سزا کے طور پر تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا گیا اور وہ کون سی حرکات قبیحہ ہیں جن کی وجہ سے تم آج ذلیل ورسوا ہو رہے ہو؟۔ مجرم و کافر' اہل جنت کے اس سوال کے جواب میں اپنے گناہوں' خطاؤں اور بداعمالیوں کی جو فہرست پیش کریں گے۔ اس میں ایک بڑا گناہ "يَوْمُ الدِّيْن" کو جھٹلانا ہو گا۔

قرآن حکیم میں رب العزت نے اس سوال و جواب کا تذکرہ اس طرح فرمایا ہے۔

فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ○ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ○ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ○ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ○ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ○ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ○ (سورۃ مدثر آیت نمبر ۴۰ تا ۴٦)

﴿ترجمہ﴾ اہل جنت مجرموں سے سوال کریں گے کہ کس جرم نے تمہیں دوزخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں داخل کر دیا- وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے- اور مسکین کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے- اور ہم (دین کے بارے میں) فضول بحث کرنے والوں کا ساتھ دیا کرتے تھے اور ہم جزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے-

محترم حضرات! کیا آپ نے ان قرآنی الفاظ اور ان کے ترجمے پر غور اور پر توجہ فرمائی کہ کن جرائم کی وجہ سے انسانوں کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا- ان جرائم اور گناہوں کی فہرست پر دوبارہ غور فرمالیں اور ہم سب اپنے اعمال کا خود محاسبہ کر لیں- کہ جہنم کا ایندھن بنیں گے-

1- نماز پنجگانہ ادا نہ کرنے والے-

2- غرباء' مساکین اور محتاجوں کے ساتھ تعاون نہ کرنیوالے-

3- دینی مسائل پر فضول بحث اور بے مقصد تنقید کرنے والے-

4- اور یوم الدین یعنی جزا و سزا کے دن کو جھٹلانے والے اور قیامت کے دن کا انکار کرنے والے-

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان جرائم سے زندگی بھر محفوظ و مصئون فرمائے- آمین

روز جزا کو جھٹلانا' قیامت کا انکار کرنا اور حساب کے دن پر یقین نہ رکھنا- بہت بڑا جرم' کبیرہ گناہ اور احکام الٰہی سے کھلی بغاوت ہے- قرآن عزیز بیان فرماتا ہے کہ حشر کے دن' یوم الدین کو جھٹلانے والوں کو ان کے صرف اسی جرم کی وجہ سے تباہ و برباد کر دیا جائے گا اور ہمیشہ کے لئے ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا- اَعَاذَنَا اللّٰہُ فِیْھَا - اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم کی ہوا سے بھی محفوظ فرمائے- آمین-

صرف قرآنی الفاظ اور ان کا ترجمہ سماعت فرمایئے اور جزا کے دن کی فکر کیجئے- فرمان خداوندی ہے- كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ (سورۃ مطففین آیت نمبر ۷-۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ یہ یقینی امر ہے کہ بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہوگا اور تمہیں کیا خبر کہ سجین کیا ہے؟۔ یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔

قیامت کا دن کوئی معمولی دن نہیں ہوگا۔ اس دن صرف اللہ تعالیٰ کی حکمرانی ہوگی۔ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کی بادشاہیاں ختم ہوجائیں گی۔ کوئی فرعون، نمرود، شداد اور ہامان وہاں سر اٹھانے کی جرأت نہ کرسکے گا۔ اللہ کریم کی مرضی کے خلاف کوئی دم نہ مار سکے گا۔ کسی میں اسکے فیصلے کو رد کرنے بلکہ فیصلہ الٰہی پر بحث کرنے کی ہمت بھی نہ ہوگی۔ وہاں نیک لوگ خوش و خرم، فرحاں و شاداں اور عیش و آرام میں ہوں گے۔ اور بدکار، بد اعمال اور بد افعال انسانوں کو سخت سزا سے دوچار کیا جائے گا۔ گنہگاروں کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ کوئی قریبی سے قریبی عزیز بھی کسی کے کام نہ آسکے گا اور تمام معاملات قبضہ الٰہی میں ہوں گے۔

یوم الدین کی اس حقیقت سے آگاہی کیلئے کتاب الٰہی کا ایک ایسا مقام سماعت فرمالیں۔ جہاں خالق کائنات نے یوم الدین کا لفظ تین دفعہ استعمال فرمایا ہے۔ فرقان حمید کا آخری سپارہ اور سورۃ انفطار۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ یَصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِیْنَ ۝ وَمَا اَدْرَاكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ ثُمَّ مَا اَدْرَاكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا ۝ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ (سورۃ انفطار آیت نمبر ۱۳ تا ۱۹)

﴿ترجمہ﴾ بے شک نیک لوگ عیش و آرام میں ہونگے۔ اور یقیناً بدکار جہنم میں ہونگے۔ وہ اس میں جزا کے دن داخل ہوں گے۔ اور وہ اس سے غائب نہ ہوسکیں گے۔ اور آپکو کیا علم کہ روز جزا کیا ہے؟۔ پھر آپکو کیا علم کو روز جزا کیا ہے؟ اس روز دوسروں کیلئے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا اور اس دن سارا حکم اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا۔

﴿یقیناً آئے گا وہ دن۔۔۔۔﴾ سورت فاتحہ کی زیر بحث آیت مبارکہ۔ مَالِكِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَوْمِ الدِّیْنِ- کی تشریح کو توضیح کرتے ہوئے ہم نے قرآن کے سات مقامات سے ایسی آیات مقدسات پیش کی ہیں جن میں یوم الدین کی حقیقت' جزاو سزا کی اہمیت اور حساب و کتاب کی مقصدیت بیان کی گئی ہے- اردو شاعر نے ان قرآنی آیات کے مفہوم کو بڑا خوبصورت شعری جامہ پہنایا ہے اور اس نظم کو شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "اسلامی خطبات" کی دوسری جلد میں نقل فرمایا ہے- اس نظم میں قیامت کے دن' حشر و نشر اور جزاو سزا کا عمدہ نقشہ کھینچا گیا ہے- بغور سنئے اور اس دن کی کامیابی کیلئے کوشش فرمائیے- فرماتے ہیں ؎

یقیناً آئے گا وہ دن کہ جب محشر بپا ہوگا
وہاں نہ باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہوگا
نہ ہمشیرہ برادر کی نہ زوجہ ہوگی شوہر کی
وہاں دہشت کے مارے بھائی سے بھائی جدا ہوگا
وہ دن ہوگا کہ گھبرا جائیں گے جس میں پیغمبر بھی
جلال حق کا طاری سب پہ اس دن دبدبہ ہوگا
وہ ایسی رعب کی جا' ہے کہ دربار الٰہی میں
ہزاروں سربلندوں کا وہاں پر سر جھکا ہوگا
خدا بیٹھے گا جس دم عرش کی کرسی پہ محشر میں
وہ دن یوم سزا ہوگا وہ دن یوم جزا ہوگا
کہا جائے گا اپنے نامہ اعمال کو پڑھ لے
ہر اک انسان کے اعمال کا دفتر کھلا ہوگا
بہت روئیں گے فاسق نامہ اعمال کو پڑھ کر
وہ کہتا ہے کہ ہر قول و عمل جس میں لکھا ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا جائے گا اپنی قسمتوں کا فیصلہ کر لو
کسی پر آج کے دن ہرگز نہ ظلم ناروا ہو گا
جو نیکو کار ہیں وہ دیکھ کر دفتر کو خوش ہوں گے
انہیں کے واسطے فردوس کا رستہ کھلا ہو گا
کوئی جنت میں جائے گا کوئی دوزخ میں جائے گا
غرض ہر نیک اور بد کا برابر فیصلہ ہو گا
فرشتے لے کے جائیں گے گنہگاروں کو دوزخ میں
ہر اک مجرم بڑے رنج و تعب میں مبتلا ہو گا
اگر اللہ نے محشر میں بخشی مجھ کو گویائی
وہاں میری زباں پر نغمہ حمد و ثناء ہو گا

﴿**کوئی کام نہ آئے گا**﴾ قیامت کے دن کوئی رشتے دار کسی عزیز کے کام نہ آ سکے

ہر شخص اپنے حال میں مست اور پریشان ہو گا اور انسان اپنے والدین' بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سے راہ فرار اختیار کرے گا اور کسی کو پہچاننے کے لئے تیار نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ Oوَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِO وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ Oلِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِO (سورۃ عبس آیت نمبر ۳۴-۳۷)

﴿ترجمہ﴾ آدمی اپنے بھائی' اپنی ماں' اپنے باپ' اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک ایسی مصروفیت ہو گی جو اسے مشغول رکھنے کے لئے کافی ہو گی۔

خطیب پاکستان مولانا محمد حسین شیخوپوری حفظہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات مبارکات کا مفہوم پنجابی اشعار میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حشر کے دن صورت حال یہ ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہناں نوں چھڈ دتا سکیاں بھراواں نے
یاد نہ کیتا یار دوست آشناواں نے
سٹ دتا روندا بچہ جندیاں ماواں نے
پتر نوں یاد نئیں کدھر گئی مائی آ
چٹھی اسمانوں سرور احمد ﷺ نوں آئی آ

قرآن عزیز کے سترہویں سپارے میں یوم الدین کی ہولناکی اور شدت کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۞ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۞ (سورۃ حج آیت نمبر ۲،۱)

﴿ترجمہ﴾ اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ اس دن تم اسے دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے۔ اور تم دیکھو گے کہ لوگ مدہوش نظر آئیں گے اور حقیقت میں وہ مدہوش نہیں ہوں گے اور لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

اس آیت میں جو منظر کشی کی گئی ہے یہ اس وقت کی صورت حال ہے جب لوگوں کو قبروں سے نکال کر میدان محشر کی طرف بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جناب آدم علیہ السلام کو حکم فرمائیں گے کہ اپنی اولاد میں ہر ہزار سے نو سو ننانوے افراد کو جہنم کے لئے الگ کر دیں۔ اللہ رب العزت کا یہ فرمان سن کر لواد آدم پر ایسی وحشت ودہشت طاری ہوگی کہ حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے۔ بچے بوڑھے ہو جائیں گے لور لوگ مدہوش نظر آئیں گے۔ حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے ۔بلکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت سے خوفزدہ ہو کر سہم جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول محترم ﷺ نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے یہ صورت حال بیان کی تو وہ ازحد پریشان ہوئے اور خوف کے مارے ان کے چہروں کے رنگ تبدیل ہوگئے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کی گھبراہٹ اور پریشانی دیکھ کر فرمایا۔ میرے رفقا! گھبراؤ نہیں۔ یہ ہزار میں سے نو سو ننانوے یاجوج ماجوج میں سے ہوں گے اور تم میں سے صرف ایک ہوگا اور لوگوں میں تمہاری تعداد اس طرح ہوگی۔ جیسے سفید رنگ کے بیل کے پہلو میں کالے بال یا کالے رنگ کے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں تمہاری تعداد ایک چوتھائی ہوگی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرور کائنات ﷺ کی زبان اقدس سے یہ خوشخبری سن کر ازحد مسرور ہوئے اور خوشی سے "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کیا۔ پھر رسول مکرم ﷺ نے فرمایا۔ ثُلُثُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ تم اہل جنت میں ایک تہائی ہو گے۔ راوی حدیث جناب ابو سعید خدری بیان فرماتے ہیں۔ آپکی بات سن کر اظہار مسرت کیلئے۔ فَکَبَّرْنَا۔ ہم نے دوبارہ نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پھر تیسری دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ شَطْرُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری تعداد نصف ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم یہ مژدہ جانفزا سن کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور تیسری مرتبہ پھر بلند آواز سے "اللہ اکبر" کہا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ الحج)

﴿فاطمہ کو انتباہ﴾ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ قیامت کے دن کامیابی اور کامرانی کا انحصار انسان کے عقیدے اور عمل پر ہوگا۔ کوئی رشتہ داری، تعلق داری اور کسی کی خدمت گزاری کام نہیں آئے گی۔ یہاں تک کہ اگر کسی رسول، پیغمبر اور نبی کے رشتہ دار عقیدۂ توحید سے ناآشنا اور اطاعت رسول سے انکاری ہوں گے تو وہ بھی عذاب الٰہی سے بچ نہ سکیں گے۔ جیسے نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان اور جد الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کا باپ آزر، امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہی بات اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحبزادی، لخت جگر اور نور نظر سید فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمائی کہ اے فاطمہ! اگر تیرے پاس نیکیوں کا ذخیرہ اور اعمال صالحہ کی دولت نہ ہوئی تو میں "محمد" ﷺ بھی تجھے عذاب الٰہی سے چھڑا نہ سکوں گا۔ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ سَلِيْنِي مَاشِئْتِ مِنْ مَّالِي لَاأُغْنِيُ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر ۔سورہ شعرا)

﴿ترجمہ﴾ اے محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ میرے مال میں سے جو تیرا دل چاہے مانگ لے (میں دینے کو تیار ہوں مگر قیامت کے دن) دربار الٰہی میں میں تیرے کسی کام نہ آسکوں گا۔ اللہ اکبر۔

جب جگر گوشہ رسول کا یہ حال ہے تو میری اور آپ کی کیا حیثیت ہے؟۔ آج بعض لوگ بڑی ڈھٹائی سے یہ بات کہتے نظر آتے ہیں کہ جی فلاں سرکار نے ہمیں بخشوانے کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔ فلاں ہستی کے ہوتے ہوئے ہمیں عذاب الٰہی کا کوئی خطرہ اور خوف نہیں ہے۔ ہم فلاں گدی سے منسلک ہیں۔ اسلئے ہمیں قیامت اور حشر کے بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ اور اس طرح کی دوسری باتیں محض دھوکہ، خود فریبی اور طفل تسلی ہے۔ قیامت کے دن صرف انسان کا عقیدہ اور عمل کام آئیگا۔ رسول کریم ﷺ کے اس فرمان ذی شان کا ترجمہ پنجابی شاعر نے یوں کیا ہے کہ ؎

نبی کہیا سن فاطمہ بیٹی کریں نہ چادڑ میری
میری تابعداری باجوں نئیں خلاصی تیری

سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے آقائے دوجہاں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس حکم، فرمان اور ارشاد پر ایسا عمل کیا اور نیک اعمال اتنی کثرت سے کئے کہ جب سرور عالم ﷺ کا یوم وفات آیا تو آخری لمحات میں آپ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی لخت جگر کو طلب کر کے انکے کان میں فرمایا۔ يَافَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِىْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔اے فاطمہ ! کیا تم اس پر راضی ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں جنتی عورتوں کی سرداری عطا فرمائے گا۔

(بخاری و مسلم' مشکٰوۃ المصابیح صفحہ ۵۶۷' باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ)

وہ دن جس دن کوئی باپ بیٹے کے۔بیٹا باپ کے۔بہن بھائی کے۔بھائی بہن کے۔شوہر بیوی کے۔بیوی شوہر کے۔بیٹی ماں کے اور ماں بیٹی کے کام نہ آسکے گی۔اس دن کا نام "یوم الدین" ہے۔اور اس دن بادشاہت' حاکمیت' اختیارات اور ملکیت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔اسی بات کا ذکر ہماری زیر خطبہ آیت میں کیا گیا ہے۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ کہ حمد و ثناء اور تعریف کے لائق صرف وہی ہے جو رب العالمین ہے۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے اور مالک یوم الدین ہے۔

﴿کافروں کی چیخ و پکار﴾ قرآن و حدیث میں اس امر کی وضاحت اور صراحت موجود ہے کہ جزا کے دن جب انسانوں کو قبروں سے نکالا جائے گا تو اس دن سخت دھوپ' گرمی کی شدت' انسانوں کے بے پناہ ہجوم اور بھوک و پیاس کی وجہ سے سب لوگ سخت گھبراہٹ اور پریشانی میں مبتلا ہوں گے اور اسی پریشانی کی حالت میں یوم الجزاء کے منکرین کف افسوس ملتے ہوئے انتہائی پشیمانی' ندامت اور حسرت و یاس سے کہیں گے۔ہائے افسوس! ہم تو ہمیشہ اس جزا کے دن کا انکار کرتے رہے۔اسے خلاف عقل گردانتے رہے اور مسلسل یہ اعلان کرتے رہے کہ ؎

ایہہ جگ مٹھا تے اگلا کہنے ڈٹھا

لیکن آج ہمیں پکڑ کر حساب کتاب کیلئے یہاں کھڑا کر دیا گیا ہے۔وہ حیرانی' افسوس اور تعجب سے سوال کریں گے کہ وہ کون ہے جس نے ہمیں اپنی خواب گاہوں سے جگا دیا اور رب العزت کے دربار عالی شان میں لا کھڑا کیا ہے۔ قرآن کریم کے تئیسویں سپارے میں کفار کی اس حسرت' ندامت اور پشیمانی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

قَالُوْا يَاوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ؟(سورۃ یاسین آیت نمبر ۵۲)

﴿ترجمہ﴾ منکرین آخرت کہیں گے۔ہائے افسوس کس نے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے اٹھا کھڑا کیا ہے ؟۔

یوم الجزاء کے انکاریوں اور یوم الحساب کے منکروں کی یہ حالت و کیفیت دیکھ کر اور ان کی حسرت بھری بات سن کر رب العزت کے فرشتے انہیں جواب دیں گے کہ یہی وہ دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔یہی وہ یوم حشر ہے جو تمہیں خلاف عقل اور بعید از قیاس نظر آتا تھا اور یہی وہ یوم الجزاء ہے جسے ماننے کے لئے تم تیار نہ تھے۔آواز آئے گی۔

هٰذَا مَاوَعَدَالرَّحْمَانُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ○

﴿ترجمہ﴾ یہی وہ دن ہے جس کا رحمان نے تم سے وعدہ کیا تھا اور یہی وہ حشر ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول تمہیں سچ سچ بتایا کرتے تھے۔

مولانا حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مقدسہ کا بڑا پُر اثر پنجابی ترجمہ کیا ہے کہ ۔

کافر کہسن ڈر دے ہائے ہائے! سانوں کس اُٹھایا
کہن فرشتے وعدہ رب دا نبیاں سچ فرمایا

قرآن مجید قیامت کے دن کے حسرت و افسوس اور ندامت و شرمندگی کا ذکر کرتے ہوئے اسی تیئسویں سپارے سورۃ صافات میں دوسری جگہ فرماتا ہے کہ۔وَقَالُوْا يَاوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○اور وہ کہیں گے۔ہائے ہمارا افسوس! یہی جزا کا دن ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دیا جائے گا۔ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۔یہی فیصلے کا دن ہے جسے تم نے جھٹلایا (اور اس دن کا مذاق اڑایا) کرتے تھے۔(سورۃ صافات آیت نمبر ۲۰-۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے غور فرمایا کہ ان دونوں آیات میں ''یوم الدین'' کا لفظ دو دفعہ استعمال کیا گیا ہے اور جزا کے دن پر یقین نہ کرنے والوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر تم نے اپنے عقائد و نظریات اور افعال و اعمال کی اصلاح نہ کی تو پھر تمہیں حشر اور قیامت کے دن پچھتانا پڑے گا۔ مگر جب جزا کا دن آ گیا تو ؎

اب پچھتاوے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

لہذا بہتر ہے کہ تم اسی دنیا میں آخرت کی فکر کر لو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ یوم الجزاء' یوم الحساب' یوم القیامۃ اور یوم الدین پر یقین و اعتبار کر لو اور اس دن کی کامیابی و کامرانی اور فلاح و نجات کے لئے اللہ رحمان و رحیم کی عبادت کرو اور رسول کریم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کو اپنا شعار بناؤ۔ کیونکہ ؎

اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تو تمامی کا
گلے میں پہن لو کرتا محمد ﷺ کی غلامی کا

﴾یوم الدین کے پانچ سوال﴿ یوم الدین کا موضوع ختم کرنے سے قبل میرا جی چاہتا ہے کہ رسول مکرم ﷺ کے فرمان مبارک کی روشنی میں وہ پانچ سوال آپ کی خدمت میں عرض کر دوں جو ہر شخص سے پوچھے جائیں گے اور جب تک کوئی انسان ان پانچ سوالات کے جوابات نہ دے گا۔ رب کائنات کے دربار عالی شان سے حرکت نہیں کر سکے گا۔ سب سے پہلا سوال عمر کے بارے میں کیا جائے گا کہ اے انسان! تو نے اپنے رب کی عطا کردہ عظیم نعمت ''عمر'' کو کس چیز میں فنا کیا۔ دوسرا سوال عمر کے مخصوص حصے ''جوانی'' کے متعلق ہوگا کہ تو نے ایام شباب جو ہر انسان کی قوت' طاقت' صحت اور صلاحیت کے دن ہوتے ہیں ۔اور جسے لوگ ''جوانی مستانی'' بھی کہتے ہیں۔ کو کیسے گزارا؟۔ تیسرا سوال مال کے متعلق ہوگا کہ اے انسان! تو نے مال و دولت کو کیسے جمع کیا؟۔ حلال اور جائز طریقے سے یا حرام اور ناجائز ذرائع سے اور چوتھا سوال اس جمع شدہ مال کے خرچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بارے میں کیا جائے گا کہ تو نے دولت و ثروت کو کہاں کہاں خرچ کیا۔ نیکی کے راستے میں یا بدی کے راستے میں۔ رب کی فرمانبرداری میں یا اس کی نافرمانی میں۔ توحید کی اشاعت میں یا شرک کی ترویج میں۔ سنت کی تبلیغ میں یا بدعت کی تشہیر میں۔ رحمان کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق مال صرف کیا یا شیطان کے سکھائے ہوئے طریقوں کے مطابق مال خرچ کیا؟۔ مال کو خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کی یا فضول خرچی کا ارتکاب کیا۔ اور۔ اے مالدار و صاحب ثروت انسان! تو نے رب کی عطا کردہ دولت کو اللوں تللوں میں ضائع کیا یا اس کو محتاج، غریب، مسکین اور ضرورت مند بندوں پر خرچ کیا؟۔

ہم آج سوچ لیں کہ جس دولت کے حصول کیلئے ہم ہر جائز اور ناجائز طریقہ اختیار کرنا روا سمجھتے ہیں اور جسے خرچ کرنے میں ہم نے کبھی اسلامی حدود و قیود کا خیال نہیں رکھا۔ کل قیامت کے دن رب السماوات والارض کے دربار عالی شان میں اسکے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا اور اگر ہم نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی ہدایات کو فراموش کر دیا تو پھر ہمارا جواب کیا ہو گا؟۔

پانچواں سوال انسان سے اسکے علم اور عمل کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اے انسان! کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کے مطابق عمل کیا یا نہیں کیا؟۔

اگر ان سوالات کے جوابات صحیح آگئے تو انسان کامیاب و کامران ہو گا۔ وگرنہ وہیں سے سیدھا جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ آیئے رسول مکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے بابرکت الفاظ سنئے۔ اور ان پانچ سوالوں کے جوابات تیار کرنے کی کوشش فرمایئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ، وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۶۴ جلد ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن آدم کا بیٹا رب تعالیٰ کے حضور سے اپنے پاؤں کو ہلا نہ سکے گا- جب تک اس سے پانچ سوال نہ کر لئے جائیں گے- (1) اسکی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں فنا کیا- (2) اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کن امور میں صرف کیا- (3) اسکے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا (4) اور کہاں خرچ کیا- (5) اور جن باتوں کا علم تھا اس پر کس قدر عمل کیا-

اگر کسی طالب علم کو کمرۂ امتحان میں داخل ہونے سے پہلے بلکہ امتحان کا دن آنے سے ایک عرصہ قبل آگاہ کر دیا جائے' واضح طور پر بتلا دیا جائے اور صاف لفظوں میں سمجھا دیا جائے کہ امتحان میں فلاں فلاں سوال پوچھے جائیں گے اور ان سوالوں کے جوابات یہ ہیں- پھر بھی طالبعلم یقینی علم کے باوجود ان سوالوں کے جواب یاد نہ کرے اور امتحان کی پوری تیاری نہ کرے تو اس سے بڑا بد نصیب اور نالائق کون ہو سکتا ہے- سرور کونین ﷺ نے ہمیں سمجھا دیا ہے کہ جزا کے دن تم سے یہ پانچ سوال پوچھے جائیں گے- آیئے ہم اپنی جگہ غور کریں- سوچیں اور فکر کریں کہ کیا ہم نے ان سوالوں کے جواب تیا کر لئے ہیں-

جس دن یہ سوال پوچھے جائیں گے- دربار الٰہی میں حاضری ہو گی اور جزا و سزا کا فیصلہ کیا جائے گا- اسی دن کا نام "یوم الدین" ہے- وہی یوم حساب اور "یوم الفصل" ہے اور اسی دن کے متعلق سورۃ فاتحہ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ اس دن کوئی ناانصافی اور ظلم نہ ہو گا- بلکہ حق و انصاف کے فیصلے ہوں گے کیونکہ فیصلہ کرنے والے انسان نہیں ہوں گے- بلکہ فیصلوں کا اختیار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہو گا- کیونکہ وہی "مالک یوم الدین" ہے-

﴿**یوم الدین کا آنکھوں دیکھا حال**﴾ قیامت' حشر اور یوم الجزاء کی تفصیلات و کیفیات عرض کرنا فی الوقت ہمارا موضوع نہیں ہے- ہم تو صرف "مالک یوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدین" کی تشریح و توضیح پیش کر رہے ہیں۔ اگر کوئی شخص جزا کے دن کا پورا نقشہ سمجھنا چاہتا ہے تو اسے قرآن حکیم کی سورۃ ہود' سورۃ واقعہ' سورۃ مرسلات' سورۃ نباء' سورۃ عبس' سورۃ تکویر' سورۃ انفطار اور سورۃ انشقاق کا ترجمہ اور تشریح جاننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صحابی رسول جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الرسل ﷺ نے فرمایا۔ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْىَ عَيْنٍ فَلْيَقْرَءْ ۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۶۸' جلد ۲)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص قیامت کے دن (کے حالات) کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ سورۃ تکویر' سورۃ انفطار اور سورۃ انشقاق کی تلاوت کرے۔

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول مکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! قَدْ شِبْتَ۔ آپ پر تو بڑھاپا طاری ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا۔ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدُ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (جامع ترمذی صفحہ ۱۶۲ جلد ۲)

﴿ترجمہ﴾ مجھے تو (قرآن کریم کی) سورۃ ہود' سورۃ واقعہ' سورۃ مرسلات' سورۃ نباء اور سورۃ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔

یعنی ان سورتوں میں یوم الجزاء کے حالات پڑھنے سے مجھے غم اور فکر لاحق ہو گیا ہے اور اسی فکر و غم کی وجہ سے مجھ پر بڑھاپا چھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہم سب کو آخرت کا فکر کرنے اور یوم الدین کی ہولناکیوں سے بچنے کے لئے نیک اعمال کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر-۱۰

عبادت الٰہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى - اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○

﴿ترجمہ﴾ (اے رب العالمین!) ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں-

ہر قسم کی حمد و ثناء' بڑائی و کبریائی اور تعریف و تسبیح رب العالمین' ارحم الراحمین اور احکم الحاکمین کیلئے ہے-جو تمام جہانوں کا یکتا خالق' رازق اور حاکم ہے- ساری کائنات اس کی محتاج مگر وہ کسی کا محتاج نہیں ہے-وہ احد' صمد اور لم یلد ولم یولد ہے-اس کی عبادت ذریعہ نجات اور اس کے احکام سے بغاوت وجہ عذاب ہے-

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بے پناہ حمد و ثناء کے بعد لا تعداد و بے شمار اور بے حد و حساب' درود و سلام امام الانبیاء' سید الاتقیاء' قدوۃ الصلحاء' والی البطحاء' بدر الدجیٰ' شمس الضحیٰ' شافع روز جزاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر جو سید الکونین' رسول الثقلین اور امام القبلتین ہیں-

وہ دانائے سبل' ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ-

﴿آیت کی اہمیت﴾ آج کی اس بابرکت اور پُر عظمت مجلس میں سورۃ فاتحہ کی جس آیت مبارکہ' مقدسہ' مطہرہ' مشرفہ اور معظمہ کی باترجمہ تلاوت کی گئی ہے- یہ آیت کریمہ اپنے مفہوم کی وسعت' معانی کی کثرت اور موضوع کی حیثیت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتبار سے بڑی اہمیت و فضیلت کی حامل ہے-بلا مبالغہ اس آیت کو قرآن عزیز کی سب سے افضل واشرف آیت کہا جا سکتا ہے- تفسیر قرآن کے ماہر امام علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ-

قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ اَلْفَاتِحَۃُ سِرُّالْقُرْآنِ وَسِرُّالْفَاتِحَۃِ ھٰذِہِ الْکَلِمَۃُ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ○(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۵ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ اسلاف میں سے بعض اکابر کا قول ہے کہ سارے قرآن حکیم کا راز سورۃ فاتحہ اور سورۃ فاتحہ کا راز یہ آیت "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" ہے-

آپ سورۃ فاتحہ کے فضائل میں سن چکے ہیں تمام قرآنی تعلیمات کا نچوڑ' خلاصہ' اساس اور بنیاد سورۃ فاتحہ ہے اور بزرگان سلف کے خیال میں سورۃ فاتحہ کا نچوڑ' خلاصہ اور راز ہماری آج کی زیر خطبہ آیت ہے-اللہ رحیم و کریم ہم سب کو اس آیت کی فضیلت و حیثیت اور احکام و مسائل سننے کے بعد ان پر عمل کی سعادت نصیب فرمائے-آمین-

اسلامی تعلیمات میں توحید الٰہی اور عبادت الٰہی کو بنیادی اور اساسی اہمیت حاصل ہے اور ہماری زیر خطبہ آیت میں اسی موضوع کو بیان فرمایا گیا ہے-اس لحاظ سے بھی یہ آیت مبارکہ بڑی عظیم المرتبت اور وسیع البرکت ہے-

سورۃ فاتحہ کی اس آیت مبارکہ کی اہمیت و فضیلت اور عظمت و برکت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ حالت نماز میں جب نمازی اس سورت مقدسہ کی تلاوت کرتے ہوئے اس آیت- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ -پر پہنچتا ہے تو ذات الٰہی کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے- ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ -یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ایک معاہدہ ہے کہ بندہ صرف میری عبادت کرے گا- وَلِعَبْدِیْ مَاسَئَلَ -اور میں بندے کی تمام حاجات وضروریات اور سوالات پورے کروں گا-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گویا کہ ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں رب العزت سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم صرف تیری ہی عبادت کریں گے اور صرف تجھ ہی سے مدد کے طالب ہوں گے۔ مگر افسوس! اکثر لوگ اللہ تعالیٰ سے کئے گئے اس وعدے کی پاسداری نہیں کرتے اور مسجد سے نکلتے ہی بلکہ بسا اوقات مسجد کے اندر ہی غیر اللہ کو پکارنا اور مافوق الاسباب مدد کے لئے آواز دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس امر پر بالکل توجہ نہیں کرتے کہ ابھی تو ہم نے اللہ کریم سے وعدہ کیا ہے اور فوراً ہی اس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ آج ہم میں سے اکثر لوگ جان بوجھ کر یا جہالت اور لاعلمی کی بناء پر اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے اس وعدے سے انحراف کر رہے ہیں اور آج کے اکثر مسلمانوں نے شرکیہ رسوم ورواج کو ہی اسلام قرار دے رکھا ہے۔ یہ بات بغور اور پوری توجہ سے سماعت فرمالیں اور پھر اسے قلب وذہن میں محفوظ فرمالیں کہ۔

- کسی زندہ' فوت شدہ یا قبر وغیرہ کو سجدہ کرنا۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ کی خلاف ورزی ہے
- مافوق الاسباب کسی نبی' ولی' بزرگ' فرشتے یا جن کو مدد کے لئے پکارنا۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ کے خلاف ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کے لئے نذرونیاز دینا اس معاہدے سے انحراف ہے
- غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا صریحاً شرک اور عقیدۂ توحید کے منافی ہے
- چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے اور آتے جاتے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی بجائے غیر اللہ کا نام پکارنا سورۃ فاتحہ کے اس عہد کے خلاف ہے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ کا تقاضا ہے کہ۔

- رکوع اور سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کیا جائے۔
- ہاتھ باندھ کر صرف اسی کے حضور کھڑا ہوا جائے۔
- دست سوال صرف اسی کے سامنے دراز کیا جائے۔
- جبین نیاز صرف اسی کے حضور جھکائی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴾-مافوق الاسباب مدد کے لئے صرف ذات باری تعالیٰ کو ہی پکارا جائے-

﴾-خزانے بخشنے والا' رزق دینے والا' شفا عطا فرمانے والا' مشکلیں حل کرنے والا اور حاجتیں پوری کرنے والا صرف اللہ رب العالمین کو مانا' جانا اور گردانا جائے-

﴾-اولاد دینے والا' دے کر واپس لینے والا بھی صرف ذات باری تعالیٰ کو ہی سمجھا جائے-

﴾-زندگی اور موت کا مالک بھی اسے ہی مانا جائے-اور-اعلان کیا جائے کہ-اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ-اے اللہ! ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں-

﴾تخاطب اور تخصیص﴿ سورت فاتحہ کی پچھلی آیات میں اللہ رب العزت کی حمد و ثناء' غائبانہ انداز اور غائب کے صیغوں سے کی گئی ہے-جیسا کہ-

- اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن ورحیم ہے-
- سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے-
- رحم فرمانے والا از حد مہربان ہے-
- قیامت اور جزا کے دن کا مالک ہے-

مگر اس آیت یعنی-اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ-میں الفاظ بدل گئے ہیں-انداز تبدیل ہو گیا اور صیغوں میں بھی تبدیلی واقع ہو گئی ہے-اسکی وجہ یہ ہے کہ سامع کے مزاج میں تازگی اور نشاط و سرور پیدا کرنے کیلئے عام طور پر اہل عرب اپنی باتوں میں رنگینی پیدا کرتے ہیں-اور اچانک کلام کا رخ غائب سے حاضر کی طرف اور حاضر سے غائب کی طرف پھیر دیتے ہیں-اسکی متعدد مثالیں قرآن حکیم میں موجود ہیں-سورۃ فاتحہ میں جب بندہ رب العزت کی غائبانہ حمد و ثناء اور تعریف و تحمید کر کے قرب الٰہی کی اعلیٰ منزل پر پہنچ گیا تو غائب کی بجائے مخاطب کے صیغے شروع ہو گئے-اس امر کی وضاحت ہمارے آقا و مولا جناب محمد رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے یوں فرمائی کہ احسان واخلاص کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ - اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ - تم اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے خلوص' عاجزی اور انکساری سے کرو کہ تم دربار الٰہی میں کھڑے ذات باری تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو -فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ-اور اگر خشوع' خضوع اور قرب کا یہ مقام نہ ملا ہو تو اس امر کا تو یقین کر لو کہ - فَاِنَّه' يَرَاكَ-وہ اللہ اپنی نظر رحمت وشفقت سے تمہیں دیکھ رہا ہے-

سورۃ فاتحہ کی قراءت وتلاوت کے وقت جب قاری کو دربار خداوندی میں حاضری کا احساس 'ادراک اور یقین ہو گیا تو اس نے طلب کا انداز بدل لیا-مانگنے کا طریقہ تبدیل کر لیا اور سوال کرنے کی کیفیت میں تبدیلی کرتے ہوئے غائب کی بجائے مخاطب کے الفاظ عرض کرتے ہوئے اپنی عبدیت اور اس کی معبودیت کا اظہار واعلان یوں کیا کہ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ -ہم خالص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں- تیرے سوا ہمارا معبود کوئی نہیں ہے اور تیرے سوا ہمارا مددگار بھی کوئی نہیں ہے-ہم تو صرف-

- تیری ہی عبادت کرتے ہیں-
- تیری ہی ریاضت کرتے ہیں-
- تیرے حضور ہی جھکتے ہیں-
- تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں-
- تیرے سامنے ہی رکوع کرتے ہیں-
- تیرا ہی ذکر کرتے ہیں-
- تیری ہی فکر کرتے ہیں-
- تجھ ہی سے سوال کرتے ہیں-
- تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں-
- تجھ ہی کو معبود و مسجود جانتے ہیں-
- اور تیرے سوا کسی کے سامنے جبین نیاز نہیں جھکاتے اور نہ جھکائیں گے-
- یہ سر کٹ تو سکتا ہے مگر تیرے سوا کسی کے سامنے جھک نہیں سکتا-

صداقت کے بیان کرنے سے مومن رک نہیں سکتا
اتر سکتا ہے سر خوددار کا پر جھک نہیں سکتا

چونکہ اگلی آیت مبارکہ سے دعائیہ انداز والفاظ شروع ہو رہے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلب ودعا کے لئے حاضری ہی مناسب ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے طرز کلام کو بدل دیااور غائب کی جگہ مخاطب کے صیغے استعمال ہوئے۔

اس آیت کریمہ میں یہ بات بھی قابل غور اور لائق توجہ ہے کہ عرلی اسلوب کلام میں پہلے فعل' پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول کوذکر کیا جاتا ہے۔مگر اس آیت میں مفعول کی ضمیر۔ اِیَّاکَ۔کو پہلے لایا گیا ہے اور فعل و فاعل یعنی ۔نَعْبُدُ۔اور۔نَسْتَعِیْنُ۔کو بعد میں ذکر کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں علم معانی کا ایک اصول ہے کہ۔ اَلتَّقْدِیْمُ مَاحَقُّهُ التَّاخِیْر یُفِیْدُ الْحَصْرَ وَالتَّخْصِیْص ۔ وہ لفظ جسے موخر کرنا چاہیے یعنی بعد میں ذکر کرنا چاہیے تھا۔جب اسے مقدم کردیا جائے یعنی پہلے ذکر کردیا جائے تو اس سے حصر اور تخصیص پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس آیت میں مفعول کی ضمیر "اِیَّاکَ" مقدم لانے کی غرض یہ ہے کہ عبادت اور استعانت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے ہی خاص ہو جائے اور غیر اللہ سے عبادت واستعانت کی نفی ہو جائے۔اسلیئے۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔کا معنی یہ کیا جاتا ہے کہ اے اللہ! ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔یعنی ہم تیرے سوا کسی غیر کی عبادت کو کسی حالت میں بھی جائز نہیں سمجھتے اور۔اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ہم خاص تجھ ہی سے مدد کے طالب ہیں اور تیرے سوا غیر سے مافوق الاسباب مدد مانگنے کو ناجائز' ممنوع اور حرام جانتے ہیں۔

﴿اللہ تعالیٰ کا حق﴾ بزرگان محترم! وہی انسان حقیقی سعادت منداور خوش نصیب ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا اور اس کے احکام کی بجا آوری کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت کے بغیر کوئی شخص کامیابی وکامرانی حاصل نہیں کرسکتا ۔بعض لوگ دنیوی مال ودولت' اقتدار' حکومت' وزارت' صدارت' کاروبار' کوٹھی' فیکٹری اور کار حاصل ہونے کو بھی بڑی سعادت اور کامیابی تصور کرتے ہیں۔یقیناً یہ بھی اللہ کریم کا فضل ہے۔لیکن یہ سب چیزیں عارضی اور فانی ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کے اثرات وثمرات دائمی' مستقل اور ابدی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔ عبادت خداوندی کے نتیجے میں جہاں دنیا میں عزت ملتی ہے وہاں جنت کا داخلہ بھی نصیب ہوگا اور منکرین عبادت الٰہی کو جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائیگا۔

آج بعض عاقبت نااندیش لوگ نماز پڑھنے والوں' تلاوت قرآن مجید کرنے والوں' ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کا مذاق اڑاتے' انکو تمسخر اور استہزاء کرتے نظر آتے ہیں۔ ایسے بد فطرت' بد طینت اور بد خصلت لوگوں کو قیامت کے دن عبادت الٰہی کی اہمیت و فضیلت کا احساس ہوگا۔ پھر وہ اظہارِ افسوس کریں گے اور ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے درخواست کریں گے کہ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ رب العزت کی عبادت اور رسول محترم ﷺ کی اطاعت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔ لیکن قیامت کے دن عبادت الٰہی کے منکروں کی کوئی درخواست قبول نہ کی جائے گی اور انہیں آگ کے طوق اور زنجیریں پہنا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم کی ہوا سے بھی محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔

جس رب العالمین نے ہمیں پیدا فرمایا۔ تخلیق فرما کر ہماری پرورش فرمائی اور کائنات کی ہر چیز کو ہمارا مطیع و فرماں بردار بنادیا۔ اس ذات الٰہی کا ہم پر حق اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں' اسے ہر وقت یاد رکھیں اور ہمیشہ اسے راضی کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس حق اور ہماری ذمہ داری کا تذکرہ رسول مکرم ﷺ نے اپنے اس ارشاد مبارک میں بڑی تفصیل سے فرمایا۔ صحابی رسول جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ۔

"ایک موقع پر میں رسول محترم ﷺ کی سواری پر ہی آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ میرے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان سوائے کجاوے کی لکڑی کے کوئی چیز حائل نہ تھی۔ ایک روایت میں اس سواری کا نام "عفیر" ذکر کیا گیا ہے۔ دوران سفر رسول معظم ﷺ نے مجھ کو آواز دیتے ہوئے فرمایا۔ اے معاذ! حضرت معاذ نے بصد ادب واحترام کہا۔ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ۔ اے اللہ کے رسول!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہوں اور آپ تو بڑے سعادت مند ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو آواز دی اور فرمایا۔اے معاذ! خادم رسول معاذ رضی اللہ عنہ نے پھر جواب دیتے ہوئے۔ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ -کہا۔ تو آپ ﷺ نے جناب معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اے معاذ! هَلْ تَدْرِىْ مَاحَقُّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ ؟۔ کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے ؟۔ جناب معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ - اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے۔ آپ ﷺ نے جناب معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا۔ بے شک بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔

تھوڑی دیر کے بعد رسول مکرم ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو پھر آواز دی۔انہوں نے اسی طرح نہایت ادب واحترام سے۔لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ۔ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اے معاذ! هَلْ تَدْرِىْ۔ کیا تم جانتے ہو کہ۔مَاحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ۔جب بندے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں تو اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے ؟۔ جناب معاذ رضی اللہ نے پھر عرض کیا کہ۔ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّايُعَذِّبَ مَنْ لَّايُشْرِكُ بِهٖ ۔جب بندے صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک

نہ بنائیں تو پھر اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔(بلکہ اپنے عبادت گزاروں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔)

(صحیح مسلم صفحہ ۴۴ جلد ا۔کتاب الایمان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث مبارکہ سے یہ امر واضح ہو گیا کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق لازم ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور واضح طور پر اعلان کریں کہ اے اللہ کریم! اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۔ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے خواستگار و طلب گار ہیں۔جو نیک بخت اس وعدے پر قائم رہیں گے۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن حکیم میں اعلان موجود ہے ۔ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُوْءمِنِيْنَ۔(سورۃ یونس آیت نمبر ۱۰۳) ہم نے اپنے لئے فرض کر لیا ہے کہ ہم اہل ایمان کو نجات عطا فرمائیں گے۔اور سورۃ روم میں فرمایا ۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُوْءمِنِيْنَ۔(سورۃ روم آیت نمبر ۴۷)اور ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مومنوں کی مدد کریں گے۔

یہ بشارات اور خوشخبریاں ایسے لوگوں کے لئے ہیں جو اِیَّاكَ نَعْبُدُ۔ کا عقیدہ رکھتے ہیں اور۔اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۔کے نظریئے پر کاربند ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ذمہ بندوں کے حقوق کے ضمن میں یہ بات بھی ذہن نشین فرمالیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق' مالک اور حاکم ہے اسلئے اسکا حق ہے کہ بندے اسکی عبادت کا فریضہ سرانجام دیں۔ مگر بندے بحیثیت' مخلوق' محکوم اور مملوک اللہ تعالیٰ پر کوئی حق نہیں رکھتے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم' فضل' احسان اور مہربانی کی وجہ سے بندوں کے بعض حقوق اپنے ذمے لے رکھے ہیں ۔ورنہ کسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ پر کوئی حق جتانے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔

بزرگان محترم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہر شخص کی بنیادی ذمہ داری اور اہم فریضہ ہے۔ قرآن حکیم نے واضح فرمایا ہے کہ تخلیق انسانیت کی اصل غرض اور مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی فرماں برداری ہے۔ارشاد الٰہی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○(سورۃ ذاریات آیت نمبر ۵۶)

﴿ترجمہ﴾اور میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کرنے والوں کو دنیا اور آخرت میں نجات وکامرانی نصیب فرماتا ہے اور عبادت الٰہی سے روگردانی کرنے والوں کو ذلیل ورسوا کرتا اور سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صرف اپنی ہی عبادت کرنے کی سعادت اور توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿عبادت کا مفہوم﴾ اب تک کی گفتگو میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا لفظ بار بار سماعت فرمایا ہے اور۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ۔ میں بندہ اللہ کریم کے حضور ہاتھ باندھ کر بڑی عاجزی' انکساری اور تواضع سے صرف اسی کی عبادت کرنے کا وعدہ کرتا ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ "عبادت" کے معنی اور مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ امام المتفسیر علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ عبادت کے لغوی معنی پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔ وَالعِبَادَةُ فِي اللُّغَةِ مِنَ الذِّلَّةِ۔ لغت میں ذلت وپستی کو عبادت کہا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۵' جلد اول)

علامہ بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بقول۔ اَقْصٰى غَايَةِ التَّعْظِيمِ۔ یعنی انتہائی درجے کی تعظیم اور انکساری کا نام عبادت ہے۔ (تفہیمات بیضاوی صفحہ ۲۴)

مختلف مفسرین کرام کی آراء کے مطابق عاجزی' انکساری' تواضع' ذلت' پستی' خضوع' خوف' تعظیم اور اطاعت کا نام عبادت ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عبادت کی بڑی جامع تعریف فرمائی ہے کہ۔

اَلْعِبَادَةُ هِيَ طَاعَةُ اللّٰهِ بِامْتِثَالِ مَا اَمَرَاللّٰهُ بِهٖ عَلٰى اَلسِنَةِ الرُّسُلِ۔

﴿ترجمہ﴾ رسولوں کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اللہ کے احکام کی اطاعت کرنے کا نام "عبادت" ہے۔ (فتح المجید صفحہ ۱۷)

علامہ موصوف عبادت کے مفہوم کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اَلْعِبَادَةُ اِسْمٌ جَامِعٌ لِكُلِّ مَايُحِبُّهُ اللّٰهُ وَيَرْضَاهُ مِنَ الْاَقْوَالِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْاَعْمَالِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔

﴿ترجمہ﴾ عبادت ایک ایسا جامع اسم ہے جس سے وہ تمام ظاہری اور باطنی اقوال و اعمال مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں اور جن پر وہ راضی ہوتا ہو۔ (فتح المجید صفحہ ۱۸)

ان تعریفات سے واضح ہو گیا کہ اصطلاح شریعت میں اللہ تعالیٰ کی انتہائی تعظیم بجا لاتے ہوئے اس کے سامنے اپنی بندگی، عاجزی، انکساری اور عبودیت کا نذرانہ پیش کرنے اور اس کے احکام کو اس کے رسولوں کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق بجالانے کا نام "عبادت" ہے۔ گویا عبادت میں عابد کے اندر نہایت درجے کی تواضع اور معبود میں اعلیٰ درجے کی عزت و تعظیم کا پایا جانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں تمام انسانوں کو اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۱)

﴿ترجمہ﴾ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت (بنایا) اور آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر اس سے تمہارے کھانے کیلئے پھل نکالے۔ پس تم (کسی کو) اللہ تعالیٰ کے لئے شریک نہ ٹھہراؤ اور تم جانتے ہو۔

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ عبادت کا مستحق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمام انسانوں کو پیدا کرنے والا، زمین کو بچھانے والا، آسمانوں کو بغیر ستونوں کے کھڑا کرنے والا، آسمان سے بارش برسانے والا اور زمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پھل اگانے والا ہے- اسی کی عبادت واطاعت کا اعلان کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتا ہے- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اے اللہ! ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے اور خاص تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں- ترجمان القرآن جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے اور عبادت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ- یعنی -اِيَّاكَ نُوَحِّدُ وَنَخَافُ وَنَرْجُوْكَ يَارَبَّنَا لَاغَيْرُكَ (تفسیر ابن کثیر جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ ایاک نعبدو کا مفہوم یہ ہے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تجھے ایک جانتے اور تیری توحید کو مانتے ہیں- ہم تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تیری ذات سے (تیری مہربانی کی) امید رکھتے ہیں- اے ہمارے رب! ہم تیرے سوا نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں- نہ کسی سے ڈرتے ہیں- نہ کسی سے امید رکھتے ہیں-

﴿**عبادت کی اقسام**﴾ عبادت کے معنی اور مفہوم کی مختصر وضاحت کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے- کہ عبادت کی اقسام کا بھی تلخیصاً تذکرہ کر دیا جائے- تاکہ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ- کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہے اکثر اہل علم نے عبادت کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں-

﴿- قولی یا زبانی: جیسے زبانی حمد و ثناء کرنا' درود وظیفہ پڑھنا' دعاء والتجا کرنا اور چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے' پکارنا اور آواز دینا وغیرہ

﴿- فعلی یا بدنی: جیسے سجدہ ورکوع کرنا' نماز پڑھنا' روزہ رکھنا' حج اور طواف وغیرہ-

﴿- مالی: جیسے زکوۃ دینا' صدقہ وخیرات کرنا' نذر ونیاز دینا اور قربانی کرنا وغیرہ-

بعض اصحاب علم نے عبادت کی چوتھی قسم "قلبی" بیان فرمائی ہے- جیسے توکل واعتماد کرنا' خوف اور امید کرنا- خشوع اور خضوع کرنا' عاجزی اور انکساری کرنا وغیرہ-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت کی یہ تمام اقسام صرف اور صرف اللہ رب العزت ہی کیلئے خاص ہیں- کسی غیر کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شریک کرنا قطعاً جائز اور روا نہیں ہے- عبادت الٰہی میں غیر اللہ کو شریک کرنے والے کو شرعی اصطلاح میں مشرک کہا جاتا ہے اور شرک کا ارتکاب اللہ رب العالمین کے نزدیک ناقابل معافی جرم اور کبیرہ گناہ ہے- ہاں- اگر زندگی میں توبہ کرلے- آئندہ شرک سے باز آجائے اور رب العزت ہی کی عبادت میں زندگی گزار دے تو معافی مل سکتی ہے اگر حالت شرک میں فوت ہو گیا تو قرآن حکیم کا واضح اعلان ہے-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَادُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیۡدًا○ (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۱۶)

﴿ترجمہ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کے چاہے گناہ معاف فرمادے- اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا- پس تحقیق وہ دور کی گمراہی میں مبتلا ہو گیا-

عزیزان گرامی! نماز پڑھنے والا ہر نیک بخت انسان حالت نماز میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہے کہ میں صرف تیری ہی عبادت کروں گا- اور جب نماز مکمل کرنے اور سلام پھیرنے کا مرحلہ قریب آتا ہے تو نبی محترم ﷺ پر درود شریف پڑھنے اور دعائیں مانگنے سے قبل واشگاف الفاظ میں اپنا وعدہ دہراتا' اعلان کرتا اور عبادت کی تینوں اقسام کا نام لے کر دربار الٰہی میں عرض کرتا ہے- اے رب ذوالجلال والاکرام!

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ- میری تمام زبانی عبادتیں اور میری تمام بدنی عبادتیں اور میری سب مالی عبادتیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں-

* میں حمد و ثناء کروں گا تو اللہ تعالیٰ کی-
* اور اد و ظائف پڑھوں گا تو اللہ تعالیٰ کے لئے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* دعائیں مانگوں گا تو اللہ تعالیٰ سے۔
* اٹھتے بیٹھتے نام پکاروں گا تو صرف اللہ تعالیٰ کا۔
* میری زبان سے ذکر ہو گا تو صرف اللہ تعالیٰ کا۔
* التجائیں کروں گا تو اسی اللہ تعالیٰ کے حضور۔
* میں سجدہ کروں گا صرف اللہ تعالیٰ کو۔
* میں رکوع و قیام کروں گا تو صرف رب العزت کیلئے۔
* میں حج کروں گا تو صرف بیت اللہ کا۔
* میں طواف کروں گا صرف کعبۃ اللہ کا۔
* میں صدقہ اور خیرات کروں گا تو اللہ تعالیٰ کے لئے۔
* جانور ذبح کروں گا تو اسی کے نام پر۔
* قربانی دوں گا تو اسی کیلئے۔
* نذریں اور نیازیں دوں گا تو صرف اور صرف اللہ رحیم و کریم کیلئے۔

قرآن حکیم نے نبی اکرم ﷺ کو بھی حکم دیا ہے کہ آپ واضح الفاظ میں اعلان کریں کہ میری امت کے لوگو!

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ○ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ○ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۶۲-۱۶۳)

﴿ترجمہ﴾ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب کچھ) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

﴿---عبادت کے لائق﴾ حضرات گرامی! آیئے لمحہ بھر کیلئے ہم سب اپنے عقائد و اعمال پر نظر ڈالیں اور اپنے اعتقادات' نظریات اور معاملات کو۔ اِیَّاكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَعْبُدُ- کی کسوٹی پر پرکھیں-اگر ہمارے اعتقادات و معاملات اس وعدے اور معاہدے کے مطابق ہیں تو اللہ رحیم و رحمان کا شکر ادا کریں کہ اس ذات عظیم و برتر نے ہمیں توحید کی سمجھ اور عبادت کا فہم نصیب فرمایا اور اگر ہم میں سے کوئی شخص خدانخواستہ کلمہ پڑھنے' مسلمان ہونے اور-اِیَّاکَ نَعْبُدُ- کا وعدہ کرنے کے باوجود شرکیہ عادات' مشرکانہ رسوم و رواج اور غیر اسلامی نظریات پر کاربند ہے تو اسے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے-ہماری اب تک کی گزارشات کا خلاصہ یہ ہے کہ

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں' اطاعت کے لائق
اسی کی ہے سرکار' خدمت کے لائق

لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اُس کے آگے جھکاؤ

اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم
اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو' گر ڈرو تم
اسی کی طلب میں مرو' گر مرو تم

مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی!
نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی!

ہمارے رہبر و رہنما جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے لئے صاف اعلان فرمادیا جس کا مفہوم یہ ہے کہ اے میرے امتیو!

تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا
کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا

سب انسان ہیں واں جس طرح سرافگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

ہٹانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

اِیَّاکَ نَعْبُدُ- کا یہی تقاضا اور یہی مطالبہ ہے- اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس وعدے کو ایفاء کرنے کی سعادت نصیب فرمائے- آمین یارب العالمین-

عبادت کی غایت اور حقیقت انسان جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا' اسے سجدہ کرتا' اسکے آگے جھکتا' اسکے نام کا وظیفہ پڑھتا' اس کی حمد و ثناء کرتا' اسکے نام پر قربانی کرتا اور اس کیلئے صدقہ و خیرات کرتا ہے تو اسکے کچھ مقاصد ہوتے ہیں-

- بندہ چاہتا ہے کہ میری عبادت کی وجہ سے میرا اللہ مجھ پر راضی ہو جائے-
- بندے کی خواہش ہوتی ہے کہ میری عبادت کے سبب مجھے ثواب سے نوازا جائے-
- عبادت کی بدولت بندہ عذاب الٰہی سے بچنے کا متمنی ہوتا ہے-
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی غرض سے بھی بندہ عبادت کرتا ہے-
- اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و شرف حاصل کرنے کیلئے بھی عبادت کی جاتی ہے-
- خالق کائنات کی تعظیم و تکریم کیلئے بھی اس کی عبادت کی جاتی ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿- ہر چیز کا مالک و مختار ہونے کی وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔
﴿- دنیاوی مشکلات کے ازالے اور اخروی نجات کے لئے بھی رب تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے۔
﴿- اسے نافع اور ضار گردانتے ہوئے بھی اسے پکارا جاتا ہے۔
﴿- جنت کا شوق بھی بعض لوگوں کی عبادت کا سبب ہے۔
﴿- جہنم کا خوف بھی کئی بندوں کو عبادت پر آمادہ کرتا ہے۔
﴿- قرب الٰہی کا جذبہ بھی انسان کو عبادت پر تیار کرتا ہے۔

* بیمار شفاء کے لئے۔ * غریب 'امارت کیلئے۔
* تنگدست 'دولت کیلئے۔ * بے روزگار 'روزگار کے لئے۔
* بے اولاد 'اولاد کیلئے۔ * پریشان حال 'آسودگی کیلئے۔
* غیر مطمئن 'اطمینان کیلئے۔ * بدحال 'خوشحالی کیلئے۔
* قرض دار 'خلاصی کیلئے۔ * دُکھی 'مداوا کیلئے۔
* مال دار 'وسعت کیلئے۔ * قیدی 'آزادی کیلئے۔
* بیکار 'مصروفیت کیلئے۔ * طالب علم 'امتحان میں کامیابی کیلئے۔
* صنعت کار 'کاروبار میں برکت کیلئے۔ * مزدور 'حصول روزگار کیلئے۔

الغرض- ہر انسان کسی نہ کسی مقصد اور غرض کیلئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے- جبکہ حقیقت یہ ہے انسان جب نظام کائنات پر غور کرتا ہے تو اسے یقین آجاتا ہے کہ اس کائنات کا مالک' خالق' متصرف' قادر' مختار' نافع' ضار' حاجت روا' مشکل کشا' عطا فرمانے والا اور حاجات پوری کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے اس کا استحقاق اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں اور اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کریں۔

اگر ہم اس کی عبادت و ریاضت کریں گے تو وہ ہم پر راضی ہوگا اور خوش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو کر ہمیں دنیا و آخرت کی سرخروئی اور کامیابی و کامرانی نصیب فرمائے گا- اور اگر ہم اس کی عبادت سے اعراض' روگردانی اور انحراف کریں گے تو وہ ہم سے ناراض ہوگا اور اس کی ناراضگی کی وجہ سے ہمیں عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا-

شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ عبادت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ --- "دراصل بندے کی اپنے معبود کے ساتھ نسبت کی درستگی کا نام "عبادت" ہے- اگر یہ نسبت درست ہوگی تو عبادت بھی درست ہوگی- اور اگر یہ نسبت درست نہ ہوگی تو عبادت بھی صحیح نہ ہوگی-"

عبد اور معبود کے درمیان نسبت کی تصحیح اور درستگی اس طرح ہو سکتی ہے کہ انسان اس امر کا یقین کر لے کہ اس کا وجود اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے اور اللہ تعالیٰ خود بخود واجب الوجود ہے اور انسان یہ خیال کرے کہ-

- بندہ مملوک ہے----- ❊ اللہ تعالیٰ مالک ہے-
- بندہ مغلوب ہے----- ❊ اللہ تعالیٰ غالب ہے-
- بندہ مقدور ہے------ ❊ اللہ تعالیٰ قادر ہے-
- بندہ مامور ہے------ ❊ اللہ تعالیٰ آمر ہے-
- بندہ محتاج ہے------ ❊ اللہ تعالیٰ غنی ہے-
- بندہ محکوم ہے------ ❊ اللہ تعالیٰ حاکم ہے-
- بندہ مرزوق ہے------ ❊ اللہ تعالیٰ رازق ہے-
- بندہ مخلوق ہے------ ❊ اللہ تعالیٰ خالق ہے-
- بندہ گدا ہے------- ❊ اللہ تعالیٰ شاہ ہے-
- بندہ سوالی ہے------ ❊ اللہ تمام جہانوں کا والی ہے-

یا پھر اسی بات کو یوں سمجھ لیں کہ انسان یقین کامل کر لے کہ

- بندہ عابد ہے------- ❊ اللہ تعالیٰ معبود ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- o- بندہ ساجد ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ مسجود ہے۔
- o- بندہ حامد ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ محمود ہے۔
- o- بندہ ادنیٰ ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے۔
- o- بندہ کم تر ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ بالاتر ہے۔
- o- بندہ حقیر ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ امیر ہے۔
- o- بندہ گنہگار ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ غفار ہے۔
- o- بندہ لینے والا ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ دینے والا ہے۔
- o- بندہ مانگتا ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔
- o- بندہ کھاتا ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ کھلاتا ہے۔
- o- بندہ سوتا ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ سلاتا ہے۔
- o- بندہ مرتا ہے------ ٭ اللہ تعالیٰ مارتا ہے۔
- o- بندہ پیدا ہونیوالا ہے--- ٭ اللہ تعالیٰ پیدا کرنیوالا ہے۔

جب بندے کو ان باتوں کا یقین آجائے گا تو خود بخود اس کا جی چاہے گا کہ میں اس مالک و مختار اور قادر و قدیر کی عبادت کروں۔ اسے عبادت میں لطف آئے گا۔ سکون ملے گا۔ دلی اطمینان حاصل ہوگا۔ دنیا میں رحمت ملے گی اور آخرت میں جنت نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ۔ یہی مفہوم ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ کا اور یہی معنی ہے عبادت الٰہی کا۔

﴿عبادت کی عملی صورت﴾ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے بڑی دلچسپ' خوبصورت اور پُرمغز بات بیان فرمائی ہے کہ۔

"عبادت در حقیقت مشغول کردہ تمام اعضاء و جوارح ظاہر و باطن در راہ او بمرضیات او" (تفسیر عزیزی جلد اول)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اپنے تمام ظاہری اور باطنی اعضاء و جوارح کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کی مرضیات پر لگا دینے کا نام عبادت ہے۔

اسکا مطلب یہ ہے کہ عبادت صرف نماز' روزے' زکوٰۃ' حج' صدقات' خیرات' حمد و ثناء اور دعاو التجا کا نام نہیں ہے۔ بلکہ سر سے لے کر پاؤں تک تمام ظاہری و باطنی اعضاء کو احکام الٰہی کے تابع کرنے کا نام حقیقی عبادت ہے۔ مثلاً زبان کی عبادت یہ ہے کہ اس سے قرآن حکیم کی تلاوت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔ رب العزت کی حمد و ثناء کی جائے۔ اس کی تسبیح و تہلیل میں زبان کو مصروف رکھا جائے۔ استغفار کیا جائے۔ نبی مکرم ﷺ کی ذات گرامی پر درود شریف پڑھا جائے۔ اللہ رب العالمین سے دعائیں کی جائیں۔ مختصر یہ کہ زبان سے جو بھی اچھا کلمہ یا اچھی بات ادا ہو اسے زبان کی عبادت شمار کیا جائے گا۔

اسی طرح خانہ کعبہ کو دیکھنا۔ قرآن حکیم پر نظر کرنا' دینی کتب کو ملاحظہ کرنا' آثار قدرت کا مشاہدہ کرنا' حصول سبق کیلئے تخلیقات الٰہی کا نظارہ کرنا اور نیک لوگوں کی زیارت کرنا آنکھوں کی عبادت ہے۔ قرآن مجید' احادیث رسول' وعظ و نصیحت' دینی مسائل اور احکام خداوندی کو سننا کانوں کی عبادت ہے۔ قرآن حکیم کی کتابت کرنا' احادیث نبوی تحریر کرنا' دینی کتب تصنیف کرنا' اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکات اور ہر وہ چیز لکھنا جس سے اللہ اور بندے کے درمیان تعلق مضبوط ہو۔ یہ ہاتھوں کی عبادت ہے۔ اسی طرح نیکی کے کاموں کی طرف قدم اٹھانا۔ حج کیلئے جانا' تبلیغ اسلام اور جہاد کیلئے سفر کرنا' کسی ناتواں اور کمزور کی مدد کے لئے چل کر جانا' پاؤں کی عبادت ہے۔

باطنی اعضاء میں سے قرآن و سنت کے احکام پر غور و فکر کرنا عقل کی عبادت ہے۔ احکام شریعت پر عمل پیرا ہونا نفس کی عبادت ہے۔ نفس کو شیطانی کاموں سے باز رکھنا' اعتکاف بیٹھنا' مصیبت پر صبر کرنا' جزع فزع نہ کرنا' ناجائز اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممنوع کاموں سے رُکے رہنا بھی نفس کی عبادت ہے۔ مختصر یہ کہ اپنے ظاہر و باطن کو اللہ تعالیٰ کے احکام و مرضیات کے تابع رکھنے کا نام اصل عبادت ہے۔ اور یہی عبادت کی عملی صورت ہے۔ گویا اگر انسان اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کا پابند بنالے تو اس کا۔

* اٹھنا عبادت ہے۔ * بیٹھنا عبادت ہے۔
* کھانا عبادت ہے۔ * پینا عبادت ہے۔
* چلنا عبادت ہے۔ * پھرنا عبادت ہے۔
* سونا عبادت ہے۔ * جاگنا عبادت ہے۔
* دکانداری عبادت ہے۔ * ملازمت عبادت ہے۔
* پڑھنا عبادت ہے۔ * پڑھانا عبادت ہے۔
* دیکھنا عبادت ہے۔ * سننا عبادت ہے۔
* سوچنا عبادت ہے۔ * سونگھنا عبادت ہے۔
* بولنا عبادت ہے۔ * خاموشی عبادت ہے۔

مسلمان جب سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے تو اپنے رب سے یہی وعدہ کرتا ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ۔ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ یعنی تیرے احکام و فرمودات کے مطابق ہی زندگی گزارتے ہیں۔

﴿انبیاء کرام اور احکام عبادت﴾ اللہ تعالیٰ کی عبادت انسانی زندگی کا ایک لازمی اور ضروری حصہ ہے۔ قرآن عزیز بیان فرماتا ہے کہ۔ رب العالمین نے اپنی عبادت کا سبق پڑھانے اور درس دینے کے لئے مختلف زمانوں میں، مختلف مقامات پر مختلف انبیاء کرام مبعوث فرمائے۔ تمام انبیاء عظام نے اپنی قوموں اور امتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم سنایا۔ بالفاظ دیگر سارے رسولوں، نبیوں اور پیغمبروں نے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ۔ کی تبلیغ فرمائی۔ میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہہ رہا۔ اپنے استاذ محترم کا فرمان نہیں سنا رہا۔ کسی بزرگ کی بات نہیں کر رہا۔ کسی مفتی کا فتویٰ نہیں بتا رہا۔ بلکہ آپ کو قرآنی آیات کا مفہوم سمجھا رہا ہوں کہ اس جہان میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء تشریف لائے تو عبادت کا سبق پڑھانے کے لئے آئے۔ توحید کا وعظ سنانے کے لئے آئے۔ کفر و شرک کو مٹانے کے لئے آئے۔ اور۔ لا الہ الا اللہ کا پرچم لہرانے کے لئے آئے۔ سبحان اللہ۔

سیدنا نوح علیہ السلام کے نام اور کام سے تو آپ یقیناً واقف ہیں۔ آپ ابو البشر جناب آدم علیہ السلام کے بعد پہلے رسول تھے۔ آپ نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ آپ کی تبلیغ و تقریر کیا تھی؟۔ صرف قرآنی آیت اور ترجمہ سماعت فرمالیں تو انشاء اللہ بات واضح ہو جائے گی کہ سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو "اللہ کی عبادت" کا سبق دیا۔ فرمان خداوندی ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۵۹)

﴿ترجمہ﴾ البتہ تحقیق ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ تو انہوں نے کہا۔ اے میری قوم "اللہ کی عبادت" کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ (اگر تم نے رب العالمین کی عبادت نہ کی تو) میں ڈرتا ہوں کہ تم پر بڑے دن (قیامت) کا عذاب نہ آجائے۔

اس قرآنی آیت سے واضح ہو گیا کہ سیدنا نوح علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ کا بنیادی نکتہ یہی تھا۔ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ۔ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اللہ کی عبادت کرو۔ اللہ کی عبادت کرو۔

اسی سورت کے اگلے رکوع کی پہلی آیت کریمہ کی تلاوت فرمایئے۔ اللہ کریم بیان فرما رہے ہیں کہ ہم نے عادیوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے ایک عظیم المرتبت رسول جناب ھود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے بڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نرمی اور تحمل کے ساتھ قوم کو خطاب فرمایا اور ان پر واضح کیا کہ میری قوم کے لوگو! شرک کی نجاست کو ترک کر کے توحید کی طہارت کو قبول کر لو۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ۔ قرآن کریم کی آیت اور ترجمہ

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۶۵)

﴿ترجمہ﴾ اور (ہم نے) عاد کی طرف ان کے بھائی ھود علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ کیا تم (غیروں کی عبادت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو۔

ان انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تبلیغ کی پاداش میں جو مصائب اور مشکلات پیش آئیں۔ ان کے ذکر سے تو بات بڑی طویل ہو جائے گی۔ اس لئے میں اس طرف نہیں جاتا۔ صرف آج کے موضوع سے متعلقہ نکات عرض کر رہا ہوں کہ انبیاء کرام علیہ السلام نے اپنی امتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم اور سبق دیا۔

اب اسی سورۃ کے اس سے اگلے رکوع کی پہلی آیت پڑھیے۔ اس میں بھی یہی موضوع بیان ہوا ہے کہ ثمودیوں کی طرف اللہ رب العالمین نے سیدنا صالح علیہ السلام کو بھیجا تو انہوں نے اپنی قوم کو جو نصیحت کی۔ قرآن مجید اس کا تذکرہ یوں فرماتا ہے۔ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ۔۔۔ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۷۳)

﴿ترجمہ﴾ اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ آپ علیہ السلام نے کہا اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آٹھویں سپارے کا آخری رکوع جناب شعیب علیہ السلام کے ذکر سے شروع ہوتا ہے۔ انہوں نے بھی اپنی قوم کو عبادت الٰہی کی نصیحت اور تبلیغ فرمائی۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا۔قَالَ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ۔

(سورۃ اعراف آیت نمبر ۸۵)

﴿ترجمہ﴾ اور (ہم نے) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہاری عبادت کے کوئی لائق نہیں ہے۔

ان آیات طیبات سے یہ امر عیاں اور روشن ہو گیا کہ۔

انبیاء کرام کی دعوت کا خلاصہ --------- عبادت الٰہی۔

دنیوی کامرانی کی کلید ----------- عبادت الٰہی۔

اخروی کامیابی کا راز ------------ عبادت الٰہی۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنیوالا عربی ہو یا عجمی -- کالا ہو یا گورا -- سرخ ہو یا سفید -- ایرانی ہو یا عراقی -- ہندوستانی ہو یا پاکستانی -- افغانی ہو یا تورانی -- ہاشمی ہو یا مخزومی -- مکی ہو یا مدنی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا رحمت الٰہی کا مستحق اور ابدی جنتی ہے۔

---- اور ----

رب العالمین کی عبادت سے روگردانی کرنے والا' عبادت الٰہی سے منہ موڑنے والا اور احکام الٰہی کو پس پشت ڈالنے والا' کسے باشد' کوئی بھی ہو' کہیں کا رہنے والا ہو' کتنا بڑا ظالم ہو' کتنے ہی بڑے خاندان کا چشم و چراغ ہو' مگر وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں چھڑا سکتا۔ نہیں بچا سکتا۔ اور جہنم سے نجات نہیں پا سکتا کہ۔ بلھے شاہ نے بڑی پتے کی بات کی ہے کہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم پڑھیاں اشراف نہ ہودن جیہڑے ہوندے اصل کمینے
پتل کدے نئیں سونا بن دا بھانویں جڑیئے لعل نگینے
شوم توں کدے نہ صدقہ ہووے' بھانویں ہودن لکھ خزینے
باجھ توحید نجات نئیں ملیا بھانویں مریئے وچ مدینے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدۂ توحید پر استقامت نصیب فرمائے اور خالص اپنی ہی عبادت کی توفیق سے نوازے۔ آمین

جد الانبیاء اور عبادت الٰہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ذات گرامی سے کون مسلمان واقف نہیں ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول' عظیم پیغمبر اور اللہ کریم کے خلیل تھے۔ آپ علیہ السلام نے بھی دوسرے انبیاء اور رسولوں کی طرح اپنی قوم' والد اور بادشاہ کو عبادت الٰہی کی تبلیغ و تلقین کی۔

قرآن مجید فرقان حمید جناب ابراہیم علیہ السلام کی دعوت توحید' تبلیغ عبادت اور اعلان نبوت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ آپ نے دعوت و تبلیغ کا آغاز اپنے گھر اور خاندان سے کیا۔ اپنے والد "آزر" کو نہایت ادب و احترام سے مخاطب کیا اور معبودان باطلہ کی بے بسی اور بے اختیاری واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ والد محترم! غیر اللہ کی عبادت کسی صورت بھی جائز اور روا نہیں ہے۔ خواہ وہ غیر اللہ سننے اور دیکھنے والے ہی کیوں نہ ہوں اور آپ تو ایسے معبودوں کے پرستار بنے بیٹھے ہیں۔ جن میں دیکھنے اور سننے کی طاقت و استطاعت بھی نہیں ہے۔ والد گرامی! اگرچہ آپ عمر اور تجربے میں میرے بزرگ اور میرے لئے محترم ہیں۔ لیکن توحید' رسالت اور آخرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو علم مجھے عطا فرمایا ہے۔ آپ اس سے بہرہ ور نہیں ہیں۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ میری بات مان لیں۔ میں آپ کو جنت کی راہ پر چلا دوں گا۔ ابا جان! شیطان کے اکسانے پر آپ ان معبودوں کی پوجا کر کے درحقیقت شیطان ہی کے پرستار بنے ہوئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور شیطان تو رحمان کا کھلا نافرمان ہے۔ پدر بزرگوار! اگر آپ نے میری دعوت کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا فریضہ سر انجام نہ دیا اور ان معبودان باطلہ سے اظہار برأت نہ کیا تو مجھے اندیشہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی گرفت میں آجائیں گے۔ اور رحمان کو چھوڑ کر شیطان کے دوست بن جائیں گے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعوت توحید اور عبادت الٰہی کی تلقین کو قرآن حکیم نے اپنے بلیغانہ انداز میں یوں ذکر فرمایا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا○إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا○يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا○يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا○يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا○(سورۃ مریم آیت نمبر ۴۱-۴۵)

﴿ترجمہ﴾ اور کتاب (قرآن حکیم) میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر فرمایئے۔ بلاشبہ وہ بڑے راستباز نبی تھے۔ جب انہوں نے اپنے باپ سے فرمایا۔ اے ابا جان! آپ ایسے معبود کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سن سکتا ہے اور نہ کچھ دیکھ سکتا ہے اور وہ آپ کو کوئی فائدہ بھی نہیں پہنچا سکتا۔ اے میرے ابا جان! بے شک میرے پاس (میرے رب کی طرف سے) وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔ اس لئے آپ میری اتباع کریں۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھادوں گا۔ اے ابا جان! آپ شیطان کی پوجا نہ کریں۔ بے شک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔ ابا جان! مجھے خدشہ ہے کہ کہیں آپ کو رحمان کی طرف سے عذاب نہ پہنچے۔ تو آپ شیطان کے دوست بن جائیں۔

بزرگان محترم! سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ اور آپ کی خدمات کا تذکرہ اس وقت مطلوب نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بات عرض کرنا ہے کہ خلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے اپنے والد، قوم، قبیلے اور بادشاہ و رعایا کو دعوت دی تو اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرنے کی دعوت دی اور بتوں کو توڑ کر جھوٹے معبودوں کی بے بسی کو عیاں کرنے کے باوجود جب قوم عبادت الٰہی کیلئے تیار نہ ہوئی تو آپ علیہ السلام نے منکرین عبادت پر افسوس و تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكُمْ شَیْئًا وَّلَا یَضُرُّكُمْ ○ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (سورۃ انبیاء آیت نمبر ۶۶-۶۷)

﴿ترجمہ﴾ کیا تم اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ تمہارا کچھ نقصان کر سکتے ہیں۔ تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہیں عقل نہیں ہے؟۔

﴿یعقوب علیہ السلام کی وصیت﴾ جناب یعقوب علیہ السلام کی خدمات اور حالات حالات کا تفصیلی تذکرہ آپ "خطبات سورۃ یوسف" میں سماعت فرما چکے ہیں۔ آپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پوتے، جناب اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے اور سیدنا یوسف علیہ السلام کے والد محترم تھے۔ آپ نے بے پناہ مصائب و آلام میں بھی صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑا اور راضی برضائے الٰہی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ آپ علیہ السلام بھی دوسرے جلیل القدر انبیائے کرام کی طرح زندگی بھر لوگوں کو عبادت الٰہی کا درس اور آخری سانس تک خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

جب آپ کی عمر مبارک ایک سو پینتالیس سال کے قریب ہوئی تو آپ علیہ السلام بیمار پڑ گئے اور دن بدن جسم کی نقاہت اور کمزوری بڑھتی چلی گئی۔ آپ کے بارہ صاحبزادگان آپ کی خدمت کو سعادت جانتے ہوئے ہمہ وقت آپ کی ضروریات کا خیال رکھتے اور کسی لمحے بھی آپ کو تنہائی کا احساس نہ ہونے دیتے تھے۔ "بستر مرگ" پر لیٹے ایک دن اچانک آپ کے قلب حساس میں خیال آیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وفات کے بعد میری اولاد و احفاد کا کوئی فرد "عقیدہ توحید" سے منحرف ہو جائے اور عبادت الٰہی سے منہ موڑ لے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اپنے تمام صاحبزادوں اور پوتوں کو جمع فرمایا اور انہیں وحی الٰہی کے مطابق اس امر سے آگاہ کیا کہ بہت جلد فرشتہ اجل میرے پاس حاضر ہونے والا ہے اور میں عنقریب تمہیں داغ مفارقت دینے والا ہوں۔ صاحبزادگان کیلئے یہ خبر بجلی بن کر گری' ان پر سکتہ طاری ہو گیا۔ پاؤں تلے سے زمین سرکتی محسوس ہوئی۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے۔ خصوصاً جناب یوسف علیہ السلام انتہائی صدمہ سے دوچار ہوئے اور انہوں نے والد گرامی کی اس بات کو سب سے زیادہ محسوس کیا۔ مولانا عبدالستار مرحوم کے الفاظ میں ؎

سن کر درد فراقوں یوسف چھم چھم ہنجو آئیاں
چھوڑ چلے دلدار دلاں دے پیون جام جدائیاں
حاضر سب فرزند نبی دے ہور خلائق ساری
سن کر باتاں درد فراقوں رودن کر ' کرزاری

جناب یعقوب علیہ السلام نے آخری لمحات میں اپنی اولاد و احفاد کو جو نصیحت اور وصیت فرمائی۔ وہ زندگی بھر اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنے' احکام الٰہی بجالانے اور۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ کی وصیت تھی۔ صرف قرآنی الفاظ اور ترجمہ سماعت فرمائیں۔ فرمان الٰہی ہے۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْانَعْبُدُاِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَ اِسْمَاعِيلَ وَ اِسْحَاقَ اِلٰهًاوَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۳۳)

﴿ترجمہ﴾ کیا تم یعقوب علیہ السلام کی موت کے وقت موجود تھے۔ جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟۔ انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جواب دیا کہ ہم آپکے اور آپکے آباء ابراہیم' اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے معبود ہی کی عبادت کرینگے ۔ وہی اکیلا معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔

لمحہ بھر کے لئے غور فرمائیں کہ ایک صالح' عبادت گزار' سلیم الفطرت' توحید پرست اور خوف خدا رکھنے والے انسان کو اپنی اولاد کے عقیدے اور عمل کی اصلاح کا کتنا فکر ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں بھی اولاد کو اللہ وحدہٗ لاشریک کی ہی عبادت کرنے کی وصیت کر رہا ہے۔ اور اولاد بھی "توحید الٰہی اور عبادت الٰہی" کے عقیدے پر ایسی مستقل مزاج ہے کہ واشگاف الفاظ میں پدر بزرگوار سے وعدہ کر رہے ہیں کہ جس طرح ہم آپ کی زندگی میں "خدائے واحد" کے پرستار رہے ہیں اسی طرح آپ کے انتقال کے بعد بھی اسی اکیلے الٰہ کے عبادت گزار رہیں گے۔ ہمارے عقیدے اور عمل کے بارے میں آپ فکر مند نہ ہوں' ہم کسی لمحہ بھی رب ذوالجلال کی عبادت سے منہ نہیں موڑیں گے اور شرک کے قریب تک نہیں جائیں گے۔

افسوس صد افسوس کہ آج والدین کو اپنی اولاد کے کاروبار' رزق' معاش' دنیوی تعلیم' روزگار' ملازمت' رہائش اور دیگر ضروریات کا بڑا فکر اور غم ہے۔ مگر اولاد کے عقیدے کی اصلاح اور عمل کی پختگی کا کوئی احساس نہیں ہے۔ نیک' خدا پرست اور اچھے والدین کو جناب یعقوب علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد کی دینی تعلیم اور اصلاح عقیدہ و عمل کا شدید احساس کرنا چاہیے اور انہیں ۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ کا سبق اس طرح یاد کروا دینا چاہیے کہ وہ زندگی بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی غیر کی شرکت کو قطعاً گوارا اور برداشت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو عقیدۂ توحید کا فہم نصیب فرمائے اور "عبادت الٰہی" پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

جیل میں تبلیغ حضرات گرامی! یہ اللہ والوں کی عادت اور خاصان خدا کا شیوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ تبلیغ توحید' دعوت حق اور اشاعت اسلام کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتے -بلکہ جہاں کہیں اور جب کبھی کسی کو دین کی بات سمجھانے' راہ ہدایت دکھلانے اور جادۂ حق پر چلانے کا موقع مل جائے -وہ تبلیغ کا حق ادا کرتے اور "عبادت الٰہی" کی حقیقت واضح کر دیتے ہیں - جناب یعقوب علیہ السلام کے فرزند ارجمند سیدنا یوسف علیہ السلام میں یہ عالی وصف بدرجہ اتم موجود تھا- آپ علیہ السلام نے زلیخا کی خلوت گاہ میں فریضہ تبلیغ ادا کیا اور جب زلیخا کا مطالبہ پورا نہ کرنے کی پاداش میں جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں جانا قبول کیا تو آپ نے پس دیوار زنداں بھی تبلیغ توحید کی صورت پیدا فرمائی-

جب دو رفقاء جیل نے جناب یوسف علیہ السلام سے اپنے خوابوں کی تعبیر دریافت کی تو انہیں اپنی طرف پوری طرح متوجہ پا کر خوابوں کی تعبیر سے قبل "عبادت الٰہی" کی بات سمجھائی اور بعد میں حسب وعدہ انہیں خوابوں کی تعبیر سے بھی آگاہ فرمایا- قرآن حکیم نے مصر کی جیل میں اثبات توحید اور مذمت شرک کے موضوع پر سیدنا یوسف علیہ السلام کے تاریخی خطبے اور مدلل تقریر کے الفاظ نقل کرتے ہوئے فرمایا-

مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَاۗءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۂ یوسف آیت نمبر ۴۰)

﴿ترجمہ﴾ تم نہیں پوجتے اس (اللہ) کے سوا مگر چند ناموں کو' جو تم نے اور تمہارے باپوں نے رکھے ہیں- اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حکم کا اختیار نہیں ہے- اس نے حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو- یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے-

آپ نے غور فرمایا کہ جناب یوسف علیہ السلام نے کیسی دانشمندی'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھداری اور معقولیت سے رفقاء جیل کے سامنے ان کے اور اہل مصر کے عقائد باطلہ پر تنقید اور شرک کی مذمت بیان فرمانے کے بعد ان کے خود ساختہ، جعلی اور بے اصل معبودوں کی حقیقت واضح فرمائی اور انہیں بتلایا کہ جن باطل معبودوں کی تم پرستش اور پوجا کرتے ہو یہ تو مختلف قسم کے چند نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے خود تجویز کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کے رکھنے اور ان کو پوجنے کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ بلکہ رب کائنات نے یہ حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اور اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے۔

عزیزان محترم! دنیا کے تمام خطوں کے مشرکوں کا یہی حال ہے کہ کسی درخت، پتھر، پہاڑ، غار، چشمہ، دریا، بزرگ، قبر، زندہ، مردہ یا جن کا کوئی نام رکھ دیتے ہیں اور پھر اس کی پوجا اور پرستش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ فرضی قبریں بنا کر بزرگوں کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور انہیں شرک و کفر کا مرکز بنا دیا جاتا ہے۔ آج مسلمان کہلانے والوں کا یہ حال ہے کہ ----- کوئی قبر کو پوج رہا ہے ----- کوئی حجر کو سجدہ کر رہا ہے ----- کوئی شجر کے سامنے جھکا ہوا ہے ----- کوئی زندہ کو پکار رہا ہے ----- کوئی مردے سے مدد مانگ رہا ہے ----- کوئی گھوڑے شاہ کی نیاز پکا رہا ہے ----- کوئی کانوالی والی سرکار پر چڑھاوا چڑھا رہا ہے ----- کوئی پھتو شاہ کے نام کی نذر مان رہا ہے۔ اور کوئی شاہ دولہ کے مزار پر خیراتیں بانٹ رہا ہے۔ مولانا الطاف حسین حالی نے نام نہاد مسلمانوں کی اس حالت زار پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے کہ

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جاجا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

میرے بھائیو! یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ ہمیں۔اِیَّاکَ نَعۡبُدُ۔ کے مفہوم کا پورا علم اور ادراک ہی نہیں ہے اور اگر ہے تو پھر ہمیں ہر نماز کی ہر رکعت میں رب العزت کے ساتھ کئے جانے والے اس وعدہ کا پاس نہیں ہے۔

﴿پہلا حکم۔میری عبادت﴾ حضرات محترم! تمام رسولوں کی دعوت کا خلاصہ' تمام انبیاء کی تبلیغ کا نچوڑ اور تمام پیغمبروں کی تعلیمات کی تلخیص' اِیَّاکَ نَعۡبُدُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کا درس ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں اس بات کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں کہ۔

وَمَا اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَيۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ○(سورۃ انبیاء آیت نمبر ۲۵)

﴿ترجمہ﴾ اور آپ سے پہلے جو رسول بھی ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔پس تم میری ہی عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ کا رسول اور نبی موسیٰ ہو یا عیسیٰ۔ھود ہو یا داؤد۔شعیب ہو یا عزیر۔ابراہیم ہو یا اسماعیل۔یوسف ہو یا یعقوب۔زکریا ہو یا یحییٰ۔اسحاق ہو یا لوط۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلیمان ہو یا ایوب۔الیاس ہو یا ہارون اور یونس ہو یا نوح' شیث ہو یا شعیب' ادریس ہو یا یوشع' ہر ایک نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تلقین و نصیحت فرمائی۔ قرآن حکیم اسی بات کو چودھویں سپارے میں اس طرح بیان فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِی کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُو اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوْ الطَّاغُوْتَ ○

(سورۃ نحل آیت نمبر ۳۶)

﴿ترجمہ﴾ اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا (ہر رسول نے لوگوں کو نصیحت فرمائی) کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں کی عبادت سے باز رہو۔

بلکہ انبیاء رسل کو پہلا حکم ہی یہ دیا گیا اور ان کیلئے پہلا فرمان ہی یہ جاری کیا گیا کہ تم خود بھی خدائے واحد کی پوجا کرو اور اپنی امت کے تمام افراد کو رب لم یزل کی عبادت پر آمادہ اور تیار کرو۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مدین سے واپسی پر جب آپ اپنی بیوی (صفوراء) اور بیٹے (جیر سون) کے ہمراہ ایک دن کا سفر طے کر چکے تو سامنے سینا کا پہاڑی سلسلہ نظر آیا۔ رات ہو چکی تھی۔ چاروں طرف تاریکی اور اندھیرا تھا۔ سخت سردی کا موسم' ہو کا عالم اور راستہ بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ سردی کی شدت' رات کا سماں' اہل و عیال کی ہمراہی اور راستہ کی عدم واقفیت کی وجہ سے آپ پریشان ہو رہے تھے کہ یکایک کوہ طور کی دائیں جانب نظر پڑی تو ایک چمکتا ہوا "شعلہ" دکھائی دیا۔ آپ نے روشنی دیکھ کر اسے آگ سمجھا اور بیوی سے فرمایا۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میں وہاں سے تاپنے کیلئے آگ لے آؤں اور اگر وہاں کوئی راستے کا جاننے والا مل گیا تو اس سے راستہ بھی معلوم کر آؤں گا۔

جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام آگ لینے کی غرض سے کوہ طور کی دائیں جانب پہنچے تو وہاں عجیب و غریب اور حیران کن منظر دیکھا کہ ایک درخت سے نور کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ جس قدر شعلے بڑھکتے ہیں۔ درخت اتنا ہی سرسبز و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاداب ہو جاتا ہے-وہ آگ نہ اس درخت کو جلاتی ہے اور نہ خود گل ہوتی ہے -آپ جوں جوں اس آگ کے شعلے کے قریب ہوتے جاتے ہیں وہ دور ہوتی جاتی ہے-آپ اس صورت حال سے گھبرا کر واپس لوٹنا چاہتے ہیں تو آگ قریب آجاتی ہے-جناب موسیٰ علیہ السلام حیرت وہیبت کی حالت میں خاموش کھڑے ہو گئے تو یکایک آواز آئی - اے موسیٰ! "میں تیرا رب ہوں" میں نے تجھے نبوت و رسالت کے لئے منتخب فرمالیا ہے- میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے- لہذا میری ہی عبادت کرو اور میری عبادت کی بہترین صورت یہ ہے کہ میرے ذکر اور یاد کیلئے نماز قائم کرو- بقول شاعر ؎

خدا کے فضل کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

قرآن عزیز جناب موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی وحی کے نزول اور عبادت الٰہی کے حکم کی تفصیلات یوں بیان فرماتا ہے-

فَلَمَّا اَتَاهَا نُوْدِيَ يَامُوْسٰى ○ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ○ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ○ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۱-۱۴)

﴿ترجمہ﴾ پس جب وہ (موسیٰ) وہاں پہنچے تو آواز دی گئی-اے موسیٰ' میں تیرا رب ہوں- پس تم اپنے جوتے اتار دو- بلاشبہ آپ طویٰ کی مقدس وادی میں ہیں- اور میں نے آپ کو (رسالت کیلئے) منتخب فرمالیا ہے- پس آپ وحی کو بغور سماعت فرمائیں- بلاشبہ میں ہی اللہ تعالیٰ ہوں- میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں- لہذا میری ہی عبادت کریں- اور میری یاد کے لئے نماز ادا کیا کریں-

سورۃ نمل میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ -يَامُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ اے موسیٰ میں ہی اللہ تعالیٰ غالب' دانا ہوں-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزرگان محترم! آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی کرشمہ سازی ملاحظہ فرمائیں کہ وہی موسیٰ جو بے یارومددگار اور پریشان حال مصر سے نکلے تھے اور سفر کی بے پناہ صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد مدین کے ایک بزرگ (شعیب) کے ہاں ملازم ہوئے تھے۔ آج انہیں مصر جیسے مہذب ملک اور اس کے ظالم و سرکش بادشاہ کی رہنمائی کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے اور جو موسیٰ کل تک مویشیوں کی گلہ بانی کر رہے تھے۔ آج انسانوں کی قیادت ان کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اور جو نصاب زندگی بکریوں کی نگرانی سے شروع ہوا تھا وہ اشرف المخلوقات کی نگہبانی پر تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ کل کا "گلہ بان" آج کا "جہاں بان" بن رہا ہے۔ سبحان اللہ۔

فی الوقت میں تفصیل میں جائے بغیر عرض کر رہا ہوں کہ اللہ رب العزت نے جناب موسیٰ علیہ السلام پر جو پہلی وحی نازل فرمائی۔ انہیں جو پہلا پیغام دا اور جو پہلا حکم فرمایا۔ وہ "عبادت الٰہی" کا حکم اور نماز کا پیغام تھا۔

خاتم الانبیاء اور عبادت خدا حضرات گرامی! خالق ارض و سماء کی نازل کردہ کتاب ہدیٰ میں دیگر کئی انبیاء کرام کی دعوت و تبلیغ کی تفصیلات بیان فرمائی گئی ہیں اور واضح کیا گیا ہے کہ "عبادت الٰہی" سب انبیاء کی مشترکہ دعوت اور تمام رسولوں کا متفقہ اعلان تھا۔ قرآن حکیم میں اللہ کریم نے اپنے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو زندگی بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لانے کا حکم دیا ہے اور عبادت ربانی کو قلبی سکون اور دلی راحت کا سبب قرار دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مشرکین مکہ رسول محترم ﷺ کو ساحر، کاہن اور مجنون کہا کرتے تھے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ۔ آپ ﷺ بتقاضائے بشریت دشمنان اسلام کی ان باتوں سے پریشان اور کبیدہ خاطر ہو جاتے تھے۔ اللہ رب العالمین نے آپ کو حکم فرمایا کہ آپ مخالفین کی باتوں پر کان نہ دھریں۔ ان کی الزام تراشیوں کو درخور اعتنا نہ سمجھیں اور ان کے اعتراضات کی وجہ سے غمگین نہ ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-اللہ تعالیٰ کے حضور کثرت سے سجدہ کریں اور شب و روز' لیل و نہار اور دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف و مشغول رہیں- قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ سماعت فرمائیں-

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِينَ ○ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ○ (سورۃ حجر آیت نمبر ۹۷-۹۹)

﴿ترجمہ﴾ اور (اے رسول ﷺ!) ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگی محسوس کرتا ہے- تو آپ اپنے رب کی حمد و تسبیح بیان کرتے رہیں اور سجدوں میں مصروف رہیں اور موت کے آنے تک اپنے رب کی عبادت بجا لاتے رہیں-

اور رب العالمین نے اہل ایمان کو قرآن حکیم میں عبادت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا-

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ○ (سورۃ حج آیت نمبر ۷۷)

﴿ترجمہ﴾ اے ایمان والو! رکوع اور سجدے کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت میں مصروف رہو اور نیکی کے کام کرتے رہو- تاکہ تم کامیاب و کامران ہو جاؤ-

ہماری زیر خطبہ آیت کریمہ بھی ہم سے تقاضا اور مطالبہ کرتی ہے کہ ہم ہمہ وقت اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہیں اور اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو کسی صورت میں بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور- إِيَّاكَ نَعْبُدُ- کے وعدے پر زندگی بھر قائم رہیں- اللہ رحیم و کریم ہمیں اس کی سعادت و توفیق نصیب فرمائے- آمین-

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر-۱۱

استعانتِ الٰہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ - اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○

﴿ترجمہ﴾ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

ہر قسم کی تعریفات و تحمیدات رب ذوالجلال والاکرام کے لئے ہیں جو ساری کائنات کا اکیلا خالق' مالک' رازق' حاکم' متصرف اور مدبر ہے۔ وہی بے کسوں کا مددگار' بے بسوں کا حامی' عبادت کے لائق اور وحدہ' لاشریک ہے۔ سارا جہان اس کا محتاج و فقیر مگر وہ غنی اور قدیر ہے۔

رب السماوات والارض کی حمد و ثناء کے بعد ان گنت لاتعداد' بے شمار و بے حساب درود و سلام امام الرسل' ہادیٔ کل' دانائے سبل' ختم الرسل' مولائے کل' شفیع للمذنبین' رحمتہ للعالمین' خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر جنہوں نے بڑی تکالیف' مصائب اور مشکلات برداشت کرکے توحید الٰہی کی تبلیغ فرمائی۔ غیر اللہ کے پجاریوں کو ایک اللہ کا پرستار بنایا اور اہل ایمان کو ہر حالت میں اللہ رب العالمین ہی سے مدد طلب کرنے اور استعانت چاہنے کا پابند فرمایا۔ رسول رحمت ﷺ نے توحید کے قائلین کو جنت کی نوید اور عقیدۂ توحید کے منکرین کو عذاب کی وعید سنائی۔

﴿ظاہری اسباب اور استعانت﴾ سورۃ فاتحہ کی چوتھی آیت مبارکہ' مقدسہ'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطہرہ، مشرفہ، معظمہ اور مکرمہ کے آخری دو الفاظ "اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" ہمارے آج کے خطبے کا عنوان اور موضوع ہیں۔ اسی آیت کریمہ کے ابتدائی دو الفاظ "اِیَّاکَ نَعْبُدُ" کی تشریح و تفسیر پچھلے خطبہ جمعہ میں بیان کی جاچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم کے ساتھ ہماری محبت والفت کو قبول فرما کر دنیا و آخرت میں ہماری نجات کا ذریعہ بنادے

آپ احباب کو یاد ہوگا کہ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ کی توضیح و تذکیر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مسئلہ بیان کیا گیا تھا۔ اور آج اللہ رحیم و کریم کی توفیق و رحمت سے ان شاء اللہ۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ کی روشنی میں خالق کائنات سے استعانت کا مسئلہ عرض کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

قرآنی آیات اور رسول محترم ﷺ کے ارشادات کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ انسانی زندگی میں پیش آمدہ مسائل و حوائج کی وجہ سے مسئلہ استعانت کو بڑی اہمیت حاصل ہے تو آیئے اس اہم مسئلے کو قرآن و سنت کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

ظاہری اسباب کے تحت انسانوں کے باہمی تعاون و امداد کو اعانت کہا جاتا ہے اور قرآن حکیم میں اہل ایمان کو نیکی، تقویٰ اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت کا حکم دیا گیا اور گناہ، سرکشی، کفر و شرک، بدعت، نافرمانی اور بغاوت کے امور میں تعاون نہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۲)

﴿ترجمہ﴾ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور سرکشی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔

انسانوں کے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون، اعانت اور مدد کا ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں۔ مثلاً۔

❊ بھوکے کو روٹی کھلانا اس کی مدد ہے۔ ❊ پیاسے کو پانی پلانا اس کی مدد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* ننگے کو کپڑا پہنانا اس کی مدد ہے۔ * زخمی کی مرہم پٹی کرنا اس کی مدد ہے۔
* مریض کو دوائی دینا اس کی مدد ہے۔ * قیدی کو آزاد کروانا اس کی مدد ہے۔
* مزدور کو بوجھ اٹھوانا اس کی مدد ہے۔ * کمزور کو سہارا دینا اس کی مدد ہے۔
* غریب کی مالی خدمت کرنا اسکی مدد ہے۔ * گرے ہوئے کو اٹھانا اسکی مدد ہے
* نابینا کا ہاتھ پکڑ کر منزل مقصود پر پہنچانا اس کی مدد ہے۔
* ضرورت مند کی حاجت پوری کرنا اس کی مدد ہے۔

الغرض انسانی حیات کا سارا نظام باہمی تعاون' مدد' اعانت اور ہمدردی کی بدولت قائم ودائم اور جاری وساری ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ

* درزی کپڑے سی کر مدد کر رہا ہے۔ * موچی جوتے بنا کر مدد کر رہا ہے۔
* نان بائی روٹیاں پکا کر مدد کر رہا ہے۔ * مزارع ہل چلا کر مدد کر رہا ہے۔
* خاکروب جھاڑو دے کر مدد کر رہا ہے۔
* ٹرانسپورٹر سفری سہولیات مہیا کر کے مدد کر رہا ہے۔
* سرکاری ملازمین عوام کی مشکلات حل کر کے مدد کر رہے ہیں
* افسران بالا شکایات کا ازالہ کر کے مدد کر رہے ہیں۔
* مزدور فیکٹریوں میں کام کر کے مالکوں کی مدد کر رہے ہیں۔
* کارخانہ دار مزدوروں کو تنخواہ اور اجرت دے کر ان کی مدد کر رہے ہیں۔
* خطیب' خطابت کے ذریعے' ادیب' ادب کے ذریعے اور طبیب' طبابت کے ذریعے انسانوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اگر مزید گہرائی میں جائیں تو کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت' تعاون اور مدد میں مصروف نظر آتی ہے۔
* سورج' دھوپ پہنچا کر مدد کر رہا ہے۔
* درخت' پھل اور سایہ دے کر مدد کر رہے ہیں۔
* جانور' انسان کا ہر حکم مان کر اس کی مدد کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* زمین' فصلات اور باغات اُگا کر مدد کر رہی ہے۔
* بارش' زمین کو سیراب کر کے مدد کر رہی ہے۔
* چاند اور ستارے روشنی مہیا کر کے مدد کر رہے ہیں۔
* پہاڑوں کی بلندیاں' زمین کی پستیاں اور سمندروں کی گہرائیاں بھی کسی نہ کسی طرح انسانوں کی مدد میں مشغول نظر آتی ہیں مختصر یہ کہ۔

سارا جہان تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

اسباب ظاہری کے تحت دنیاوی اور دینی ضروریات میں انسانوں کا انسانوں سے مدد طلب کرنا' اعانت چاہنا اور تعاون کا مطالبہ کرنا جائز' مباح اور حلال ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسانوں کے باہمی تعاون اور مدد کا سلسلہ اس قدر وسیع اور ضروری ہے کہ اس کے بغیر کاروبار زندگی چل ہی نہیں سکتا۔ اس طرح کی مدد اور تعاون مانگنے کا ذکر متعدد قرآنی آیات میں موجود ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر وانکار پر آمادہ ہیں اور ان کے قتل کی سازش تیار کر رہے ہیں تو انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ۔ اللہ کی راہ میں میرے مددگار کون ہیں؟۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام کی یہ صدا سن کر حواریوں نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا۔ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ۔ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۲)

خطبات سورۃ کہف میں آپ تفصیل سے سماعت فرما چکے ہیں کہ جب بادشاہ ذوالقرنین نے شمالی قوم کی درخواست پر یاجوج ماجوج کو روکنے کیلئے مضبوط وپائیدار اور بلند وبالا دیوار بنانے کا فیصلہ کیا تو ان لوگوں سے کہا کہ۔ اَعِیۡنُوۡنِیۡ بِقُوَّۃٍ۔ تم جسمانی قوت کے ساتھ میری مدد کرو تو میں یہاں دیوار تعمیر کروا دیتا ہوں۔ (سورۃ کہف آیت نمبر ۹۵)

رسول معظم ﷺ کی حیات مبارکہ میں کچھ اہل ایمان ایسے بھی تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے بعض مجبوریوں کے باعث سفر ہجرت اختیار نہیں فرمایا تھا۔ مگر وہ عقائد' اعمال اور عبادات کے اعتبار سے سچے اور پکے مسلمان اور شرعی احکام کے پابند تھے۔ قرآن حکیم نے نبی مکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کو حکم دیا کہ اگر ایسے مومنین آپ سے دینی معاملات میں مدد طلب کریں تو ان کی مدد کرنا آپ کی مذہبی ذمہ داری اور دینی فریضہ ہے۔ فرمان ربانی ہے۔

وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ۔ (سورۃ انفال آیت نمبر ۷۲)

﴿ترجمہ﴾ اور اگر وہ تم سے دین کے بارے میں مدد طلب کریں تو ان کی مدد کرنا تمہارے لئے ضروری ہے۔

ان قرآنی آیات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اسباب ظاہری کے تحت انسان کا انسان سے دینی اور دنیاوی امور میں مدد چاہنا اور ایک دوسرے کی مدد کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ بسا اوقات لازمی اور ضروری ہے۔ بقول شاعر ؎

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انساں

﴿**اسباب کی حقیقت**﴾ اس امر میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ کائنات کی ہر چیز کا خالق مالک اور حاکم اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہی قادر مطلق' نافع اور ضارّ ہے۔ متصرف' مدبّر اور معبود بھی وہی ہے۔ اس نے ہر کام کا کوئی نہ کوئی سبب پیدا فرمایا ہے۔ مثلاً سورج' روشنی پیدا کرنیکا سبب ہے۔ آگ جلانے اور گرم کرنیکا سبب ہے اور برف ٹھنڈک حاصل کرنیکا ذریعہ ہے۔ لیکن یہ بات بھی ذہن نشین فرمائیں کہ ان چیزوں میں یہ خواص اور اثرات پیدا کرنیوالا' اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہ اگر چاہے تو سورج کی روشنی سلب کر سکتا ہے اور اسکا حکم ہو تو نار' گلزار بن جاتی ہے انسان کو حکم دیا گیا ہے کہ دنیاوی معاملات اور اخروی نجات کے لئے رب العزت کے پیدا کردہ اسباب' ذرائع اور وسائل استعمال میں لائے مگر ان اسباب پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توکل لور بھروسہ نہ کرے بلکہ یہ عقیدہ رکھے کہ ان اسباب میں تاثیر اسی وقت پیدا ہو گی جب قادر مطلق کا حکم ہو گا-اس ذات الٰہی کے حکم کے بغیر تو ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا-ترکِ اسباب' جہالت کا دوسرا نام ہے-مثلاً کوئی شخص کھانا نہ کھائے لور خواہش کرے کہ بھوک ختم ہو جائے-پانی نہ پیئے اور چاہے کہ پیاس بجھ جائے' سفر نہ کرے اور چاہیے کہ دوسرے شہر پہنچ جائے- علم حاصل نہ کرے اور آرزو ہو کہ عالم بن جائے' نکاح نہ کرے لور چاہے کہ صاحب لولاد ہو جائے-امتحان میں شامل نہ ہو لور چاہے کہ اعلیٰ نمبروں میں پاس ہو جائے- محنت نہ کرے اور توقع کرے روپوؤں کا تھیلا مل جائے-اور-مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے بغیر ہی دعا کرے کہ یہیں میراج ہو جائے-تو ایسے شخص کو دیوانہ' پاگل لور مجنوں ہی کہا جاسکتا ہے-اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے-وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى -(سورۃ نجم آیت نمبر ۳۹)اور انسان کو تو صرف اسکی کوشش کا صلہ ملتا ہے-

انسان کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ-

- بھوک مٹانے کے لئے روٹی کھائے - ❋ پیاس بجھانے کے لئے پانی پیئے
- دیکھنے کے لئے آنکھیں کھولے- ❋ پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھائے-
- سننے کے لئے کان لگائے- ❋ شفاء کے لئے علاج کرائے-
- کامیابی کے لئے محنت کرے- ❋ کمانے کے لئے کاروبار کرے-
- کہیں جانے کیلئے سفر اختیار کرے- ❋ علم کے لئے مطالعہ کرے-
- قرب الٰہی کیلئے تقویٰ اختیار کرے- ---- اور ----
- دنیا اور آخرت کی نجات کے لئے قرآن و سنت پر عمل کرے-

اسباب کو بروئے کار لانا اور ماتحت الاسباب کسی سے مدد طلب کرنا' تعاون کی درخواست کرنا اور اعانت کا مطالبہ کرنا کفر ہے نہ شرک --بدعت ہے نہ ضلالت-- نافرمانی ہے نہ گستاخی-- بلکہ جائز' مباح اور عین سنت ہے-البتہ مافوق الاسباب کسی کو مدد کیلئے پکارنا یا اسباب کو محض مؤثر بالذات جاننا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سراسر شرک ہے۔کفر ہے' نافرمانی اور ضلالت ہے۔اللہ کریم ہم سب کو شرک و بدعت سے محفوظ فرمائے۔آمین۔

غلط فہمی کا ازالہ بعض لوگ ماتحت الاسباب اور مافوق الاسباب کے فرق کو ملحوظ رکھے بغیر عوام کو گمراہ کرنے اور انہیں قرآنی حقائق اور حدیثی معارف سے دور رکھنے کے لئے انتہائی سطحی قسم کی گفتگو کر کے ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے تو پھر۔

- آپ اپنی بیویوں سے کھانا کیوں طلب کرتے ہیں؟۔
- ہمسایوں سے ضرورت کی اشیاء کیوں مانگتے ہیں؟۔
- شاگرد' اساتذہ سے علمی سوال کیوں کرتے ہیں؟۔
- مساجد اور مدارس کیلئے لوگوں سے چندے کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں؟۔
- افسران بالا سے دادرسی کا تقاضا کیوں کرتے ہیں؟۔
- اور۔مولویوں سے دینی مسائل کیوں پوچھتے ہیں؟۔
- ڈاکٹر سے دوائی کیوں مانگتے ہیں؟۔
- کسی کام کیلئے سفارش کیوں کرواتے ہیں؟۔
- ایک دوسرے سے قلم' دوات' نمک' مرچ' ہلدی' سوئی دھاگہ وغیرہ کیوں طلب کرتے ہیں؟۔
- بچوں سے پانی کیوں مانگتے ہیں؟۔

یہ اور اس قسم کی دوسری باتیں مشرکانہ ذہنیت کی فریب کارانہ چالیں ہیں جن سے عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے اور انہیں توحید و سنت کے چشمہ صافی سے دور رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ورنہ کون نہیں جانتا کہ قرآن و سنت کی رو سے دنیوی معاملات میں اس قسم کی مدد لینا اور مدد دینا نہ صرف جائز بلکہ ثواب ہے بشرطیکہ جس سے مدد مانگی جارہی ہے۔وہ اس پر قادر ہو اور اس سے جو کچھ مانگا جارہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ چیز اس کے قبضہ اختیار میں ہو۔

یہ بات بھی آپ جانتے' سمجھتے اور مانتے ہیں کہ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے۔اس کی تمدنی' معاشرتی اور معاشی زندگی امداد باہمی کا تقاضا کرتی ہے۔لہذا جتنے کام شرعاً جائز ہیں ان میں ایک دوسرے کا تعاون کرنا ضروری اور لازمی ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا' ننگے کو کپڑا پہنانا' مقروض کی قرض سے جان چھڑانا' بیمار کو دوائی دلانا' خدانخواستہ کسی کے مکان کو آگ لگ جائے تو اسے بجھانا' اگر ہمت ہو تو ڈوبتے کو پانی کی موجوں سے بچانا' واقفیت ہو تو کسی کیلئے جائز سفارش کرنا اور کروانا اور محتاجوں' غریبوں' یتیموں' بیواؤں' مسکینوں' فقیروں اور ناداروں کی اعانت کرنا اور دوسرے لوگوں سے ان کی مدد کروانا' نیکی اور ثواب کا کام ہے۔

البتہ جن امور کی طاقت اور قدرت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ان معاملات میں غیر اللہ سے مدد مانگنا' مصائب و مشکلات میں انہیں دور و نزدیک سے اعانت کیلئے پکارنا' انہیں نافع اور ضار سمجھنا' غیر اللہ کو دافع البلاء اور حل المشکلات گردانا صریحاً شرک' کھلی نافرمانی اور واضح گمراہی ہے۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی زندہ' مردہ' بت' قبر' شہید' نبی' ولی' پیر' بزرگ اور ہستی سے اولاد مانگنا' شفا مانگنا' رزق مانگنا' خوشحالی مانگنا' زندگی مانگنا' موت کا مالک جاننا' مشکل کشا گردانا' حاجت روا ماننا' اسے نفع اور نقصان کے اختیارات کا حامل سمجھنا قطعاً ناجائز اور حرام ہے۔

بعض مذہبی رہنماؤں کی طرف سے پھیلائی جانے والی اس غلط فہمی کی حقیقت کو ایک عام فہم اور سادہ مثال سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً ایک عورت کی شادی کو کافی عرصہ گزر چکا ہے مگر اس کی گود اولاد کی نعمت سے خالی ہے وہ دونوں میاں بیوی اکثر اس محرومی پر افسردہ اور پریشان رہتے ہیں۔اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور رحمت ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ رب العزت بے اولادوں کو نیک اولاد نصیب فرمائے۔اور ہم سب کی اولادوں کو نمازی' نیک اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانبردار بننے کی سعادت نصیب فرمائے - آمین - اتفاق سے ایک دن اس بے اولاد عورت کے گھر نمک ختم ہو جاتا ہے - اب اسے نمک کی ضرورت ہے وہ اپنی ہمسائی سے نمک مانگ لیتی ہے - اس کی پڑوسن اسے نمک دے دیتی ہے - پھر کسی دن وہی عورت اپنی ہمسائی سے مرچیں مانگ لیتی ہے - پھر ایک دن ماچس کا مطالبہ کرتی ہے اور ایک دن ہانڈی میں ڈالنے کے لئے تھوڑا سا گھی بھی طلب کر لیتی ہے - اب اگر کوئی شخص یوں کہے کہ جب تم نے نمک، مرچ، ماچس، گھی اور مصالحہ غیر اللہ سے مانگ لیا ہے تو اب اس ہمسائی سے "ایک لڑکا" بھی مانگ لے - تو اسے عقل کا اندھا، علم سے پیدل اور احمقوں کا سردار ہی کہا جائے گا۔

آپ غور فرمائیں کہ جو چیزیں اس نے ہمسائی سے مانگی وہ تو اس کے پاس موجود تھیں - تو کیا اولاد، شفاء، زندگی اور موت کا اختیار اور خزانہ بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس موجود ہے - قرآن حکیم تو اعلان فرما رہا ہے -

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○ (سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۴۹، ۵۰)

﴿ترجمہ﴾ آسمان اور زمین کی بادشاہت تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے - وہ جو چاہتا ہے پیدا فرما دیتا ہے - جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا فرما دیتا ہے - یا ان کے لئے بیٹے اور بیٹیاں جمع کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے - وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے -

قرآن و حدیث کی من مانی تاویلات کرنے والوں اور سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے والوں کے بارے میں ہی شاعر مشرق نے کہا تھا۔

زمیں کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطر قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور علامہ اقبال ہی کا بڑا خوبصورت شعر ہے ۔

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کے تمام افراد کو توحید و سنت اور قرآن و حدیث کے راستے پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

میں اپنا موقف پھر دہرانے کی اجازت چاہوں گا کہ۔

- ماتحت الاسباب انسانوں کا انسانوں سے مدد طلب کرنا بشرطیکہ مددگار اس مدد پر قادر ہو۔ جائز' مباح اور بسا اوقات ضروری ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے انسانی حوائج و ضروریات کیلئے جو اسباب' ذرائع اور وسائل پیدا فرمائے ہیں ان کا استعمال میں لانا سنت رسول اور حکم الٰہی ہے۔
- مافوق الاسباب مدد کا اختیار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے اس لئے مافوق الاسباب غیر اللہ کو مدد' اعانت اور تعاون کیلئے پکارنا صریحاً شرک' واضح نافرمانی اور کھلی گمراہی ہے۔

سورۃ فاتحہ کی زیر خطبہ آیت کریمہ کے الفاظ میں ہر مسلمان خالق ارض وسماء سے وعدہ کرتا ہے کہ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ۔ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں ۔ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اور خاص تجھ ہی سے مدد کے طلب گار ہیں۔

آئیے ! مسئلہ استعانت کو قرآنی آیات مبارکات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مقبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

موسیٰ کا مدد کرنا سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب شاہی محلات اور ناز و نعم میں پل کر دور شباب میں داخل ہوئے تو آپ کو پوری طرح یہ احساس و ادراک اور یقین ہو گیا کہ وہ اسرائیلی ہیں اور فرعون کے خاندان سے ان کی کوئی قرابت اور رشتہ داری نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا کہ بنی اسرائیل' فرعونیوں کے ظلم و ستم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہتے اور انتہائی ذلت و رسوائی اور غلامی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ کیلئے اسرائیلیوں پر مصریوں کا ظلم و ستم ناقابل برداشت تھا۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی اللہ رب العزت نے آپ کو جسمانی قوت کے ساتھ علم و حکمت سے بھی نواز دیا تھا۔ اور بلوغت کی عمر کو پہنچتے ہی ان کی قوت فیصلہ اور دقت نظر عروج تک پہنچ گئی تھی اور آپ کو جسمانی و روحانی کمال حاصل ہو گیا تھا۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ فرعون خود الوہیت کا دعوے دار بنا بیٹھا اور لوگوں سے اپنی پرستش کرواتا ہے تو آپ کا قلب سلیم اس صریح شرک کو گوارا نہ کر سکا اور آپ نے کئی بار فرعون کو ان ناشائستہ حرکات اور غلط نظریات و اعتقادات سے روکا، ٹوکا اور منع کیا۔ یہاں تک کہ نوبت تلخ کلامی تک جا پہنچی اور یہ شہزادہ مجرم، باغی اور فرعونیوں کا مخالف سمجھا جانے لگا، چنانچہ آپ فرعون کے شر اور گرفت سے محفوظ رہنے کے لئے روپوش ہو گئے اور اگر کسی ضروری کام سے شہر آنا ہوتا تو ایسے وقت میں آتے کہ کسی کو خبر نہ ہو۔

ایک دفعہ جب لوگ رات کو گہری نیند سو رہے تھے سیدنا موسیٰ علیہ السلام حالات کا جائزہ لینے کے لئے خاموشی سے شہر میں داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ ایک قبطی ایک اسرائیلی کو لکڑیوں کا بھاری گٹھا نہ اٹھانے کی پاداش میں مار پیٹ رہا ہے اور وہ دونوں آپس میں دست و گریباں ہیں۔ اسرائیلی نے موسیٰ کو دیکھتے ہی مدد کے لئے پکارا تاکہ وہ قبطی کو زیادتی، زبردستی اور دست درازی سے روکیں۔ موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے اور قبطی کو اسرائیلی پر زیادتی کرنے سے روکا۔ قبطی نے موسیٰ علیہ السلام کی بات نہ مانی تو آپ نے اسے ایک زوردار طمانچہ رسید کر دیا۔ مصری اس ضرب کو برداشت نہ کر سکا اور موسیٰ کا "مکا" اس کیلئے جان لیوا ثابت ہوا۔ جس سے وہ اسی وقت مر گیا۔ قرآن حکیم اسرائیلی کے مدد کیلئے پکارنے، موسیٰ کے چھڑانے، تھپڑ لگانے اور قبطی کے مر جانے کا ذکر یوں فرماتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ۔(سورۃ قصص آیت نمبر ۱۵)

﴿ترجمہ﴾وہ (موسیٰ) شہر میں اس وقت داخل ہوا جب اس کے باشندے بے خبر سو رہے تھے۔ تو آپ نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا۔ ایک موسیٰ کی جماعت (بنی اسرائیل) سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں سے تھا۔ پس جو آپ کی جماعت سے تھا اس نے آپ کو اس کے مقابلے میں جو دشمنوں میں سے تھا۔ مدد کے لئے پکارا۔ تو موسیٰ نے اسے "مکا" مارا۔ پس وہ اس سے مر گیا۔

اس آیت کریمہ میں آپ کی توجہ آج کے موضوع سے متعلقہ الفاظ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اسرائیلی نے جناب موسیٰ سے مدد طلب کی۔ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ۔ پس موسیٰ کی جماعت کے فرد نے موسیٰ سے مدد طلب کی۔ یہ مدد ماتحت الاسباب ہے کہ وہ شخص موسیٰ کی قوم میں سے تھا۔ اسے مار پڑ رہی تھی۔ وہ مظلوم تھا تو اس نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنا حمایتی' معاون اور قومی بھائی جانتے ہوئے اور اپنے پاس موجود ہونے کی صورت میں اپنی مدد کے لئے بلایا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام ایک طاقت ور' باہمت اور خیر خواہ نوجوان تھے۔ آپ نے پہلے دونوں کو چھڑانے اور لڑائی سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن جب قبطی ظلم سے باز نہ آیا تو آپ نے اپنے قومی بھائی کی امداد کرتے ہوئے اس کے دشمن کو تھپڑ مارا جس سے وہ اپنی جان گنوا بیٹھا۔

﴿راز فاش ہو گیا﴾ یہ خبر شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ حاکم قوم کا ایک فرد قتل ہو گیا مگر قاتل کا کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ آخر مصریوں نے فرعون سے التجا کی کہ یہ کام کسی اسرائیلی کا ہی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا آپ ہماری دادرسی کریں اور قاتل کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دیں۔ فرعون نے جواباً کہا کہ آپ قاتل کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلاش کرنے میں مدد دیں تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

ادھر جناب موسیٰ علیہ السلام کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ یہ خبر پھیل کر کوئی فتنہ نہ کھڑا کر دے اور راز فاش نہ ہو جائے اس لئے آپ نے ساری رات بڑی بے چینی، بے قرار اور پریشانی کی حالت میں گزاری۔ صبح حالات کا جائزہ لینے کے لئے آپ شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہی اسرائیلی ایک قبطی سے جھگڑا کر رہا تھا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اس نے رات کی طرح موسیٰ علیہ السلام کو داد رسی اور مدد کے لئے پکارا آپ نے اس صورت حال سے دوہری ناگواری محسوس کی۔ ایک طرف قبطی کا ظلم، دوسری طرف اسرائیلی کا شوروغوغا اور گزشتہ واقعہ کی یاد دہانی، آپ سمجھ گئے کہ یہ شخص جھگڑالو ہے اور ہر روز کسی نہ کسی سے الجھتا رہتا ہے۔ اسی جھنجھلاہٹ میں آپ نے ایک طرف مصری کو باز رکھنے کے لئے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی اسرائیلی کو بھی ڈانٹتے ہوئے فرمایا۔ اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ" ۔ بلاشبہ تو بھی واضح گمراہ ہے۔ یعنی خواہ مخواہ جھگڑتا رہتا ہے۔ اسرائیلی نے جناب موسیٰ کو ہاتھ بڑھاتے دیکھا تو وہ سمجھا کہ شاید مجھے مارنے کے لئے آرہے ہیں۔ اس لئے شرارت آمیز انداز میں کہنے لگا۔ "جس طرح کل آپ نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ کیا آپ مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہیں"۔ مصری نے جب اسرائیلی کی زبانی یہ کاروائی سنی تو فوراً فرعون کو اطلاع دی کہ قبطی کا قاتل "موسیٰ" ہے۔ فرعون نے امراء و سلطنت کا فوری اجلاس طلب کیا اور متفقہ فیصلہ کے بعد سرکاری اہل کاروں کو حکم دیا کہ جیسے بھی ممکن ہو موسیٰ کو گرفتار کر کے پیش کیا جائے تاکہ اسے قبطی کے بدلے میں قتل کر دیا جائے۔ قرآن حکیم قتل کی اس داستان کے راز افشا ہونے کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہے۔

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ○ فَلَمَّآ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِن تُرِيدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ○

(سورۃ قصص آیت نمبر ۱۸-۱۹)

﴿ترجمہ﴾ پھر آپ نے ڈرتے ہوئے انتظار میں شہر میں صبح کی تو اچانک وہی شخص جس نے کل ان سے مدد طلب کی تھی پھر ان کو پکار رہا ہے- جناب موسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا' بے شک تو صریح گمراہ ہے- پھر جب آپ نے ارادہ کیا کہ جھپٹ پڑیں اس شخص پر جو ان دونوں کا دشمن تھا- وہ (اسرائیلی) کہنے لگا اے موسیٰ کیا تو مجھے بھی قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے-- جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا- تم ملک میں بڑا جابر بنا چاہتے ہو لور تم اصلاح کرنے والوں میں سے نہیں ہو-

امراء سلطنت کی جس مجلس میں جناب موسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے قتل کرنے کا فیصلہ ہوا تھا- اس میں فرعون کے خاندان کا ایک مرد صالح اور موسیٰ کا ہمدرد شخص بھی موجود تھا- جو اسرائیلی مذہب کو حق سمجھتا تھا وہ وہاں سے اٹھ کر تیز دوڑتا ہوا موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو صورت حال کی نزاکت سے آگاہ کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ فی الفور یہاں سے نکل جائیں اور کسی ایسی سرزمین میں چلے جائیں جو فرعونیوں کی دسترس سے باہر ہو- یہاں آپ کی جان کو شدید خطرہ ہے اور یاد رکھیں- میں آپ کا ہمدرد' خیر خواہ اور مونس و غمخوار ہوں- قرآن حکیم اس مرد صالح کے الفاظ نقل فرماتا ہے-

وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ○ (سورۃ قصص آیت نمبر ۲۰)

﴿ترجمہ﴾ اور ایک شخص شہر کے دوسرے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا- اس نے کہا -اے موسیٰ! سردار لوگ آپ کے بارے میں سازش تیار کر رہے ہیں کہ آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل کر دیں۔ پس آپ یہاں سے نکل جائیں۔ بلاشبہ میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔

﴿**موسیٰ چاہ مدین پر**﴾ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اس ناصح کا مشورہ قبول کرتے کرتے ہوئے بغیر کسی پیشگی انتظام کے وہاں سے نکل جانے اور مصر کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا۔ اب رب العزت سے استعانت اور مدد طلب کرنے کا مرحلہ آتا ہے۔ آپ غور فرمائیں جناب موسیٰ علیہ السلام سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ مگر۔

✵ راستہ نامعلوم۔ ✵ منزل کا کوئی تعین نہیں۔ ✵ گرفتاری کا خطرہ۔

✵ قتل کا کھٹکا۔ اس پریشانی' کرب والم' تکلیف اور صدمے کی حالت میں موسیٰ علیہ السلام نے خالق ارض و سماء سے مدد طلب کی کہ اے اللہ! اب جبکہ تمام اسباب منقطع ہو چکے۔ کوئی رفیق' رہنما اور معاون نہیں ہے۔ کوئی منزل متعین نہیں۔ بے یارومددگار تن تنہا' زادراہ اور سفر خرچ سے خالی۔ تیرا بندہ تجھ سے درخواست' دعا اور التجا کرتا ہے کہ ۔ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ اے میرے پروردگار! مجھے ظالموں سے نجات نصیب فرما۔ اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے آپکو "مدین کی راہ" پر ڈال دیا۔ آٹھ دس دن برہنہ پا بھوکے اور پیاسے سفر کرتے ہوئے آپ "مدین کے کنویں" پر پہنچے۔ تو وہاں عجیب صورت ملاحظہ فرمائی کہ چرواہے کنویں سے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور دو نوجوان لڑکیاں پردہ کئے ہوئے اور اپنے ریوڑ کو روکے ہوئے دور کھڑی ہیں۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہاں بھی ظالمانہ نظام رائج ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیاں کمزور اور ضعیف گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ جب اپنے جانوروں کو پانی پلا چکیں تو بچا ہوا پانی ان کے جانوروں کا حصہ بنے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام اس ظلم اور ناانصافی کو کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ آگے بڑھے اور نظریں جھکا کر ان لڑکیوں سے سوال کیا۔ مَا خَطْبُکُمَا۔ تمہارا کیا کام ہے؟۔ انہوں نے دھیمی آواز اور لڑکھڑاتی زبان سے جواب دیا۔ کہ ہم بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے جانوروں کو پانی پلانے آئی ہیں- لیکن اس بھیڑ میں گھس کر پانی پلانا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے- لہٰذا ہمارا روزانہ کا معمول یہ ہے کہ جب تمام لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر چلے جائیں گے- تو بچا ہوا پانی ہم اپنے جانوروں کو پلا کر لوٹ جائیں گی- اور- ہم جانوروں کو پانی پلانے کے لئے مجبوراً یہاں آتی ہیں- کیونکہ ہمارا باپ انتہائی بوڑھا اور ضعیف- اور- ہمارا کوئی بھائی نہیں ہے- جو جانوروں کو پانی پلانے کے لئے یہاں لا سکے- قرآن حکیم نے ان پاکباز' باشرم اور باحیا نوجوان بچیوں کے الفاظ یوں محفوظ کر لئے-

قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ ۝ (سورۃ قصص آیت ۲۳)

﴿ترجمہ﴾ ان دونوں نے کہا جب تک چرواہے اپنے جانوروں کو لیکر واپس نہ چلے جائیں' ہم اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارے والد عمر رسیدہ بوڑھے ہیں-

پنجابی شاعر نے شرم و حیا کی پتلیوں کے الفاظ کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ ؎

بابل اساڈا بڈھڑا ہویا' ویر نہ ساڈا کوئی
تاں اسیں گھر تھیں باہر آئیاں' ایہہ مجبوری ہوئی

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جوش آیا اور آپ نے مجمع کو ہٹا کر تنہا ڈول اٹھایا اور پانی کھینچ کر ان لڑکیوں کے ریوڑ کو سیراب کر دیا وہ دعائیں دیتی ہوئی اپنے جانور لے کر گھر روانہ ہو گئیں- اور جناب موسیٰ کنویں کے قریب ہی ایک سایہ دار درخت کے نیچے ستانے کیلئے بیٹھ گئے ؎

کھوہ کڈھ پلایا پانی' وَل درخت دے دھایا
اوپر زمین دے رب بھر وسے' جنگل ڈیرہ لایا

﴿موسیٰ کی استعانت﴾ حضرات گرامی! یہاں سے ہمارے موضوع کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے- سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے مصر میں اسرائیلی کی جو مدد کی وہ "اعانت" تھی اور آٹھ دس دن کے تھکا دینے والے' اعصاب شکن' پیدل سفر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد' تھکاوٹ سے چور' بھوک سے مجبور' کسمپرسی' بے کسی' بے بسی اور غریب الوطنی میں اللہ تعالیٰ سے جو مدد طلب کی وہ "استعانت" ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام بے یار و مددگار' مدین کے کنویں کے قریب ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے یا لیٹے ہوئے ہیں۔ نظریں آسمان کی طرف' گزشتہ واقعات آنکھوں کے سامنے' طبیعت پریشان' نہ جان نہ پہچان' آخر ہر طرف سے بے نیاز ہو کر رب العزت کا درِ رحمت کھٹکھٹایا اور اللہ ارحم الراحمین کے دربار عالی شان میں اپنی غریب الوطنی اور فقیری و مسکینی کا اظہار کرتے ہوئے رحم و کرم کی التجا کی اور عرض کیا۔

میں محتاج بھکھا پردیسی' دَر تیرے تے آیا
پاوِیں خیر سوالی تائیں میریا پاک خدلیا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ "O(سورۃ قصص آیت نمبر ۲۴)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے پروردگار! تو مجھ پر جو بھی نعمت نازل فرمائے۔ میں اس کا محتاج ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام کی اس عاجزانہ دعا سے واضح ہو گیا کہ ہر چھوٹا بڑا "رب تعالیٰ" کا محتاج اور اس کے در کا سوالی ہے۔ جلیل القدر انبیاء' اولوالعزم رسل' صاحب عزیمت اولیاء' صلحاء' اتقیاء' اصفیاء' علماء' صوفیاء' شرفاء اور ازکیاء' اسی ذات اقدس سے استعانت طلب کرتے اور مشکلات کے وقت اسی کو پکارتے اور اسے ہی مددگار اور قاضی الحاجات جانتے اور مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُO(سورۃ فاطر آیت ۱۵)﴿ترجمہ﴾ اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ' حمد کے لائق ہے۔

سورۃ فاتحہ کی زیر بحث آیت کریمہ میں مومن کامل اپنے رب جلیل سے یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعدہ کرتا ہے - اے رب العالمین! میں مشکلات میں' مصائب میں' دشواریوں میں' تنگیوں میں' تکلیفوں میں' بیماریوں میں' اذیتوں میں' دکھوں میں اور غموں میں صرف تجھے ہی پکاروں گا - تجھ ہی سے دعا کروں گا اور صرف تیری ہی ذات سے مدد طلب کروں گا - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - اے اللہ! ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے اور خاص تجھ ہی سے مدد کے طلب گار ہیں -

بزرگان محترم! جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا' پکار اور استعانت کا نتیجہ یہ نکلا کہ رب العزت نے انہیں روٹی بھی عطا فرما دی اور ''دوہٹی'' بھی عطا فرما دی - سبحان اللہ - (موسیٰ علیہ السلام کے تفصیلی حالات کے لئے ہماری کتاب ''خطبات سورۃ مریم'' کا مطالعہ فرمائیں -)

﴿یونس کی استعانت﴾ خالق ارض وسماء نے حاملین قرآن کو مسئلہ استعانت سمجھانے کے لئے اپنے ایک جلیل القدر پیغمبر' اولوالعزم نبی اور لاڈلے بندے کا تذکرہ فرمایا ہے - جنہیں سیدنا یونس علیہ السلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے - آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عراق کے شمال میں دریائے دجلہ کے ساحل پر موصل کے قریبی شہر ''نینوا'' کی طرف نبی بنا کر مبعوث فرمایا گیا - اس شہر کی آبادی تقریباً ایک لاکھ نفوس پر مشتمل تھی - آپ علیہ السلام کو منصب نبوت پر سرفراز فرمانے کے بعد اور یروشلم سے نینوا جانے اور وہاں کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید سنانے اور اپنی نبوت کا پیغام پہنچانے اور خدا کے عذاب سے ڈرانے کا حکم دیا گیا -

نینوا کے لوگ --- عوام سے لے کر حکمرانوں تک --- گمراہ' سرکش' نافرمان اور شرک وبت پرستی میں مبتلا تھے - سیدنا یونس علیہ السلام نے انہیں عرصہ دراز تک توحید' رسالت اور آخرت کے بارے میں احکام الٰہی سنانے اور انہیں راہ راست پر لانے کی ازحد کوشش کی - لیکن اہل نینوا کی سرکشی' گمراہی اور بغاوت میں کوئی فرق نہ آیا - تو آپ علیہ السلام ان سے مایوس ہو گئے - آپ کا دل غصہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھر گیا تو آپ نے بحکم الٰہی اپنی قوم کو ایک عبرتناک عذاب کے نزول کی وعید سنائی اور خود قوم سے ناراض ہو کر وحی کا انتظار کئے بغیر وہاں سے ہجرت کر گئے۔

سیدنا یونس علیہ السلام نینوا سے نکل کر دجلہ کے کنارے آئے۔ وہاں ایک کشتی تیار کھڑی تھی۔ آپ اس میں سوار ہو گئے' کشتی آگے بڑھی تو دریا میں طغیانی آگئی اور طوفان کے تھپیڑوں سے کشتی ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ ملاحوں نے کشتی کا وزن ہلکا کرنے کے لئے سامان دریا میں پھینک دیا مگر پھر بھی کشتی کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو ملاحوں نے اپنے عقیدے اور خیال کے مطابق اعلان کیا کہ کشتی میں ضرور کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنے "مالک" سے بلا اجازت بھاگ آیا ہے۔ اسی کی وجہ سے کشتی ہچکولے کھا رہی اور ڈوبنے کے قریب ہوتی جا رہی ہے۔ لہذا جب تک وہ آدمی کشتی سے چھلانگ نہیں لگائے گا یا اسے اٹھا کر دریا میں نہ پھینک دیا جائے گا۔ کشتی کنارے نہیں لگ سکتی۔ سیدنا یونس علیہ السلام نے جب ملاحوں کا یہ اعلان سنا تو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اعتراف کیا کہ میں اپنے خالق و مالک کی مرضی اور حکم کے بغیر ہی چلا آیا ہوں۔ آپ نے جب کشتی سے دریا میں چھلانگ لگانے کا ارادہ کیا ملاح سمیت تمام سواریوں نے آپ کی نیکی' طہارت' پاکیزگی' حسن اخلاق اور اعلیٰ کردار کے باعث آپ کی بات پر یقین نہ کیا اور کشتی کی تمام سواریوں کے درمیان قرعہ اندازی کا فیصلہ کیا گیا۔ تین دفعہ قرعہ اندازی کی گئی مگر ہر دفعہ یونس علیہ السلام کا نام ہی نکلا۔ آپ نے خود کہا کہ مجھے اٹھا کر دریا میں پھینک دو تو طوفان تھم جائے گا۔ اس صورت حال سے ملاح اور سواریاں از حد پریشان ہوئے۔ آپ کے چہرۂ نبوت کو دیکھ کر لوگوں کو تردد ہوا۔ لہذا ایک دفعہ پھر کوشش کی گئی کہ کسی طرح کشتی کو کنارے لگا لیا جائے۔ مگر جب کوئی ترکیب بھی کارگر ثابت نہ ہوئی تو اہل کشتی کے انکار کے باوجود آپ نے خود ہی دریا میں چھلانگ لگا دی اور اپنے آپ کو تقدیر الٰہی کے سپرد کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جونہی جناب یونس علیہ السلام نے دریا میں چھلانگ لگائی تو وہاں ایک بہت بڑی مچھلی منہ کھولے کھڑی تھی اور اسے خالق کائنات کی طرف سے حکم مل چکا تھا کہ میرا ایک مہمان تمہارے پیٹ میں آرہا ہے۔ تم نے صرف اسے نگلنا ہے مگر ہضم نہیں کرنا۔ یہ تمہاری خوراک نہیں بلکہ تمہارا پیٹ میرے نبی کا "قید خانہ" ہے۔ بحکم الٰہی اس مچھلی نے سیدنا یونس علیہ السلام کو نگل لیا اور پوری حفاظت سے بغیر کسی خراش کے اپنے شکم میں اتار لیا۔ آپ علیہ السلام تین دن اور تین راتیں مچھلی کے پیٹ میں رہے اور وہیں سے آپ نے دربار الٰہی میں درخواست کی کہ بار الٰہا! میں تیری وحدانیت کا اقرار کرتا ہوں۔ تو سبحان ہے۔ میں نے تیری وحی سے قبل ہجرت کا فیصلہ کر کے اپنی جان پر زیادتی کر لی ہے۔ میں قصوروار ہوں جبکہ تو غفار ہے۔ میں ان تاریکیوں اندھیروں اور ظلمات میں اپنے عجز کا اعتراف کرتے ہوئے تجھ سے استعانت اور مدد طلب کرتا ہوں۔

اے سبحان! میری مدد فرما اور مجھے اس قید سے رہائی نصیب فرما۔

جناب یونس علیہ السلام نے جن بابرکت الفاظ اور پر اثر کلمات سے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہی۔ رب العزت نے انہیں قیامت تک کیلئے اپنی آخری کتاب میں محفوظ فرمادیا۔ فرمان الٰہی ہے۔

فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (سورۃ انبیا آیت نمبر ۸۷)

﴿ترجمہ﴾ پھر اس (یونس) نے اندھیروں میں پکارا۔ کہ اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو پاک ہے۔ بے شک میں قصوروار ہوں۔

رب العزت قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں کہ سیدنا یونس علیہ السلام کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے یہ الفاظ وکلمات مجھے ایسے پسند آئے۔ یونس کی دعا کا انداز ایسا محبوب لگا اور ان کے مدد طلب کرنے کا طریقہ ایسا اچھا لگا کہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوتے ہی انہیں مچھلی کے پلیٹ سے نجات عطا فرمادی۔

فَاسْتَجَبْنَالَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذَالِکَ نُنْجِی الْمُوْءمِنِیْنَO(سورۃ انبیاء آیت نمبر ۸۷)

﴿ترجمہ﴾ پس ہم نے ان کی پکار کو فوراً قبول فرمالیا اور انہیں غم سے نجات عطا فرما دی اور ہم اہل ایمان کو یونہی نجات دیا کرتے ہیں۔

جامع ترمذی شریف میں رسول محترم ﷺ کا فرمان منقول ہے کہ مچھلی والے (یونس) کی دعاء کے الفاظ کیساتھ جو شخص مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ سے دعا یعنی مدد طلب کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسکی دعا کو ضرور قبول فرمائے گا اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمان رسول کو اس طرح نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَیْءٍ اِذَاُنْزِلَ بِاَحَدِمِّنْکُمْ کَرْبٌ اَوْبَلَاءٌ فَدَعَابِہٖ اِلَّا فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تمہیں کوئی غم یا مصیبت لاحق ہو اور تم اسکے ساتھ بارگاہ الٰہی میں التجا اور دعاء کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مشکل آسان فرمادے۔ جان نثاروں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ضرور بتلایئے۔ تو رسول محترم ﷺ نے جناب یونس علیہ السلام کی دعا بتلائی۔لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

ان متبرک، مطہر اور باعظمت قرآنی الفاظ کو یاد فرمالیجئے اور ہر مشکل، مصیبت، پریشانی، دکھ اور تکلیف کے وقت ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیجئے۔ تو انشاء اللہ رب العزت پریشانی دور فرمائیگا۔ صدمات سے نجات دیگا اور مشکلات آسان فرمادے گا۔ اور۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ کا وعدہ بھی پورا ہو جائیگا ۔اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وفضل سے ہم سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

اس دعا کی برکت اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مچھلی نے یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے اگل دیا۔ آپ کی حالت غیر ہو چکی تھی۔ جسم نحیف وکمزور اور طبیعت مضمحل تھی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ کیسے گوارا ہو سکتا تھا کہ ایک ایسا شخص جس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانی' رات اور شکم ماہی کے اندھیروں میں اس کو پکارا اور اس سے مدد طلب کر کے اس کی رحمت کو آواز دی تھی- وہ اسے مچھلی کے پیٹ سے نکال کر یونہی چھوڑ دیتا -چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے راتوں رات آپ کے نازک جسم کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے کدو کی گھنی بیل اگا دی اور اس نے آپ پر سایہ کر دیا-اس طرح چند دنوں کے بعد آپ صحت یاب ہو گئے- یہ نتیجہ تھا اللہ تعالیٰ سے استعانت' مدد اور امداد طلب کرنے کا' یہی سبق ہے- اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ-کا-

﴿گمراہ لوگ﴾ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں خالق کائنات کو پکارنے والوں' رب العزت سے مانگنے والوں اور ارحم الراحمین سے دعائیں کرنے والوں کے فضائل' محاسن اور خصائص بیان کرنے کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کے پرستاروں' اللہ کے سوا دوسروں سے مافوق الاسباب مدد طلب کرنے والوں اور استعانت چاہنے والوں کی مذمت بھی بیان فرمائی ہے اور ایسے لوگوں کو صریح نافرمان اور مشرک قرار دیا ہے-ارشاد ربانی ہے-

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غَافِلُوْنَ ○ (سورۃ الاحقاف آیت نمبر ۵)

﴿ترجمہ﴾ اور اس شخص سے بڑا گمراہ اور کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتا ہے جو اس کی پکار قیامت تک نہیں سن سکتے اور وہ ان کی دعاء و پکار سے غافل اور بے خبر ہیں-

قرآن حکیم نے مختلف اسالیب میں انسانوں کو یہ بات سمجھانے اور ان کے قلب و ذہن میں بٹھانے کی کوشش کی ہے کہ مشکلات کا حل کرنے والا' مصائب کو دور کرنے والا' بیمار کو شفاء بخشنے والا' بے اولادوں کو اولاد عطاء فرمانے والا' دکھیوں کے دکھ زائل کرنے والا' رزق میں کشادگی اور برکت فرمانے والا' زندگی اور موت کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے-اس لئے اس کا حق ہے کہ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت کی جائے اور کسی حالت اور کسی صورت میں بھی مافوق الاسباب غیر اللہ کو نہ پکارا جائے۔ قرآن حکیم کے سترہویں سپارے میں اللہ تعالیٰ نے معبودان باطلہ کی بے بسی' بے کسی اور لاچاری کو ایک عام فہم اور سادہ مثال سے واضح کرتے ہوئے انسانوں کو سمجھایا ہے کہ جن ہستیوں اور شخصیتوں کو تم اللہ کا شریک گردانتے اور مصائب و مشکلات میں انہیں پکارتے اور ان سے مدد طلب کرتے ہو' وہ تو معمولی اختیارات اور قدرت کے مالک بھی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ" فَاسْتَمِعُوْا لَه'۔ اے انسانوں (تمہارے لئے) ایک مثال بیان کی جارہی ہے۔ اسے غور سے سنو اور جو بات تمہیں اس مثال کے ذریعے سمجھائی جارہی ہے۔ اس پر غور و خوض کرو۔ اور اسے دل میں بٹھانے کی کوشش کرو۔ فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ بے شک وہ لوگ جنکو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے' ان سے مدد طلب کرتے اور مشکلات میں ان سے استعانت چاہتے ہو ۔ ان کی بے بسی اور لاچاری کا عالم تو یہ ہے کہ ۔ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَه'۔ وہ تمام جمع ہو کر ہرگز ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے ۔ مکھی تخلیق کرنا۔ اس کا ڈھانچہ بنانا' پر لگانا اور پھر اس میں روح پھونکنا تو بڑی دور کی بات ہے ۔ وہ بے چارے تو ایسے بے اختیار اور لاچار ہیں کہ ۔ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ۔ اگر مکھی ان سے کوئی چیز اچک کرلے جائے تو اس سے واپس بھی نہیں لے سکتے۔ جو ہستیاں اتنی کمزور' ناتواں اور ضعیف ہیں۔ انہیں پکارنا اور مافوق الاسباب امداد و تعاون پر قادر سمجھنا اور جاننا حماقت' بیوقوفی اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے ؟ خود رب العزت نے فرمایا۔ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ۔ طلب کرنے والا اور جس سے طلب کیا جارہا ہے دونوں ہی ضعیف و کمزور ہیں۔

کس قدر تعجب اور حیرانی کی بات ہے کہ مسلمان نماز کی ہر رکعت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعدہ کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا اور اسی سے مدد طلب کرے گا۔ مگر نماز کا سلام پھیرتے ہی غیر اللہ کو پکارنا اور قبروں میں مدفون ہستیوں کو سینکڑوں میل دور سے مدد کیلئے آوازیں دینا شروع کر دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس مثال کے ذریعے واضح فرمادیا کہ جو اتنے بے اختیار اور لاچار ہیں وہ تمہاری کیا خاک مدد کریں گے ؟۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو سورۃ فاتحہ میں کئے گئے وعدے کو زندگی بھر نبھانے اور صرف اپنی ہی عبادت کرنے اور اسی ہی سے مدد طلب کرنے کی سعادت' توفیق اور ہمت نصیب فرمائے۔آمین۔

﴿یعقوب کا حزن﴾ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پوتے جناب اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے اور سیدنا یوسف علیہ السلام کے والد گرامی جناب یعقوب علیہ السلام کے نام نامی اسم گرامی سے آپ اچھی طرح واقف ہیں۔کیونکہ خطبات سورۃ یوسف میں ان کی سیرت و کردار کا تفصیلی تذکرہ ہو چکا ہے۔آپ کی حیات مبارکہ کا ایک اہم واقعہ ہمارے آج کے موضوع "مسئلہ استعانت" سے متعلق ہے۔اس لئے اسے بیان کرنا ہم ضروری خیال کرتے ہیں۔

برادران یوسف جناب یعقوب علیہ السلام کو بظاہر مطمئن کر کے اور یوسف کی حفاظت کا وعدہ کر کے جب سیدنا یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ سیر و تفریح کیلئے جنگل کی طرف لے گئے اور یوسف علیہ السلام کو مارتے' پیٹتے اور طعنے دیتے ہوئے بڑی بے دردی' قہر و غضب اور ظلم و ستم کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں کنعان سے نو میل دور قمیص اتار کر ایک تاریک اور اندھیرے کنویں میں پھینک دیا اور دن بھر کھیل کود میں مصروف و مشغول رہنے کے بعد جب شام کا وقت قریب آیا تو برادران یوسف میں سے ایک بولا تمہیں یاد ہے کہ ہم بڑی منت و سماجت کے بعد اور باپ سے یوسفؑ کی حفاظت و نگرانی کا وعدہ کر کے اسے ساتھ لائے تھے۔اب اپنے کئے پر پردہ کیسے ڈالو گے۔باپ کو کیسے مطمئن کرو گے ؟۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے تو پہلے ہی ہم پر اعتماد و اعتبار نہیں ہے۔وہ تو ہمیں شک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔اب اتنے بڑے سانحے اور باپ کے لئے اذیت ناک واقعہ پر اسے کیسے یقین دلاؤ گے کہ تم نے یوسف پر کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔

کافی سوچ وچار اور گہرے غور و غوض کے بعد طے پایا کہ چونکہ یعقوب علیہ السلام نے یوسف کو ہمارے ساتھ بھیجتے وقت یہ خدشہ ظاہر کیا تھا کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ کھا جائے۔لہذا بہتر صورت یہی ہے کہ باپ ہی کے اندیشے کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کی جائے اور انہیں کے الفاظ میں انہیں مطمئن کرنے کی سعی کی جائے کہ اباجی آپ کا خدشہ سچ ثابت ہوا اور ہماری معمولی سی غفلت اور لاپرواہی سے "یوسف کو بھیڑیا کھا گیا"۔

برادران یوسف نے اس جھوٹ کو حقیقت کا رنگ دینے کے لئے جنگل سے ایک ہرن شکار کیا یا اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ذبح کر کے جناب یوسف کی اس قمیص کو جو انہوں نے کنویں میں پھینکتے وقت اتار لی تھی۔اس کے خون سے لت پت کیا اور غروب آفتاب کے بعد جب اندھیرا چھا گیا تو کنعان کی طرف واپسی کا سفر شروع کیا۔جونہی کنعان کی عمارات نظر آئیں تو برادران یوسف نے رونا' پیٹنا' چیخنا اور چلانا شروع کر دیا اور ٹسوے بہاتے' آنسو گراتے ' شور مچاتے' واویلا کرتے اور مصنوعی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کنعان میں داخل ہوئے۔قرآن حکیم اپنے معجزانہ اختصار سے ان کی حالت یوں بیان فرماتا ہے کہ۔وَجَاءُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُوْنَ ۔وہ عشاء کے وقت اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام اپنے صاحبزادگان بالخصوص جناب یوسف علیہ السلام کی انتظار میں از حد پریشان اور غمگین گھر کے دروازے پر بیٹھے تھے۔انہوں نے جب شور و فغاں سنا اور برادران یوسف کو ولو یلا کرتے ہوئے دیکھا تو بے چین ہو کر پوچھا۔مَابَالُكُمْ۔تمہیں کیا ہوا؟۔أَجَرىٰ فِيْ الْغَنَمِ شَيْءٌ"۔کیا بکریوں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی آفت آگئی- قَالُوْا لاَ -بیٹوں نے کہا- نہیں- فرمایا- فَمَا اَصَابَکُمْ- پھر تمہیں کیا ہوا؟- وَاَیْنَ یُوْسَفَ -اور ہاں- میرا یوسف کہاں ہے ؟اب برادران یوسف کے رونے میں تیزی اور شدت آگئی اور انہوں نے آنسو بہاتے ہوئے من گھڑت قصہ- جعلی کہانی اور جھوٹی داستان سنانی شروع کی- لاباجی! ہم وہاں جنگل میں جاکر دوڑنے لگے- شوق مسابقت میں ہم بہت دور نکل گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا- وہ اکیلا تھا- بھیڑیا آیا- اور یوسف کو کھا گیا- اللہ کی قسم- ہم آپ کو سچی بات سنا رہے ہیں اگرچہ آپ ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے-"

قَالُوْایَاَبَانَا اِنَّا ذَھَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَکْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَ کَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا اَنْتَ بِمُوْءٍ مِنٍ لَّنَا وَلَوْ کُنَّا صَادِقِیْنَ -وہ کہنے لگے -اے ہمارے باپ ہم دوڑنے لگے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا- اسے بھیڑیا کھا گیا ہے اور آپ ہم پر یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم بالکل سچے ہی ہوں-

برادران یوسف نے اپنے والد کو یقین دلانے کے لئے یوسف کی وہ قمیص ان کے سامنے پیش کی جسے انہوں نے ہرن یا بکری کے خون میں لت پت کرلیا تھا- مفسر قرآن جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ برادران یوسف کو قمیص پھاڑنا یاد نہ رہا تھا- برادران یوسف نے وہ قمیص یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا- دیکھئے والد محترم! یہ ہے 'یوسف کی قمیص 'یوسف کے خون میں شرابور --- اس سے بڑھ کر اس بات کا اور ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے- قرآن فرماتا ہے- وَجَاءُوْا عَلٰی قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ کَذِبٍ -برادران یوسف اس قمیص پر جھوٹا خون لگالائے-

سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے 'لاڈلے اور محبوب لخت جگر کی قمیص کو جب خون سے رنگین دیکھا تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا- پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے- رات بھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے ہوش رہنے کے بعد - فَلَمْ یُفِقْ اِلَّا بِبَرْدِ السَّحَرِ- سحری کے وقت شبنم کے قطرے جسم پر گرنے سے آپکو ہوش آیا- صبح کے وقت آپ نے صاحبزادوں سے یوسف کی قمیص طلب کی - اور اسے بنظر غائر الٹ پلٹ کر دیکھا اور اسے درست حالت میں پاکر فرمایا - مَاأَرَی بِهٖ اَثَرَ نَابٍ وَّلَا ظُفُرٍ- مجھے تو اس میں بھیڑیئے کے دانت اور ناخن کا کوئی نشان نظر نہیں آتا- وہ بھیڑیا تو بڑا رحم دل اور متودب تھا- اَ کَلَ اِبْنِیْ وَلَمْ یُمَزِّقْ عَلَیْهِ قَمِیْصَهٗ- کہ میرے بیٹے یوسف کو تو کھا گیا مگر اس قمیص کو نہیں پھاڑا- مولانا عبدالستار مرحوم کے الفاظ میں جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا-

جس بگھیاڑ یوسف نوں کھادا' لہو اس دا پیتا
کرتے دا کس کارن اس نے' ادب زیادہ کیتا

چھک چھک بدن یوسف دا جس نے' توڑے ہڈ تمامی
کیوں کر کرتے دا اُس جاتا' اوہوں شان گرامی

جناب یعقوب علیہ السلام نے برادران یوسف سے مخاطب ہو کر فرمایا-

تسیں کہو بگھیاڑاں کھاوا روشن بدر منیراں
کرتا کیویں رہیا سلامت' کیوں نہ ہو گیا لیراں

اوہ بگھیاڑ تساڈے نالوں نکلیابہت پیارا
کرتے دا بے ادب نہ ہویا' یوسف کھا گیا سارا

یعقوب کی استعانت جب برادران یوسف کا کذب وافتراءواضح ہو گیااور جناب یعقوب علیہ السلام حقیقت حال سمجھ گئے کہ برادران یوسف نے یوسف کو ٹھکانے لگادیاہے اور قمیص پر جعلی خون لگا کر محض مجھے مطمئن کرنے کی شعوری کوشش کی ہے جس میں وہ پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکے- تو آپ علیہ السلام نے اولاد کو طعن و تشنیع کرنے اور حقارت و نفرت کا طرز عمل اختیار کرنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجائے پیغمبرانہ فہم و فراست سے فرمایا۔ "یہ تمہارے نفسوں کی فریب کاری ہے اور تمہارے اس دعویٰ میں صداقت و سچائی کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ یہ سارا منصوبہ خود ساختہ ہے۔ مگر میں اس حادثہ فاجعہ اور صدمہ عظیمہ پر صبر و جمیل کروں گا اور اس معاملے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کروں گا۔ قرآن حکیم جناب یعقوب علیہ السلام کے الفاظ نقل فرماتا ہے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۸)

﴿ترجمہ﴾ یعقوب نے فرمایا' تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے یہ کام آراستہ کر دکھایا۔ میں اس (جاں کاہ حادثہ) پر صبر جمیل کروں گا اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو ۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتا ہوں۔

میرا اللہ ضرور میری مدد کرے گا اور ایک نہ ایک دن یوسف سے میری ملاقات کروائے گا۔ جناب یعقوب علیہ السلام کے صبر جمیل اور رب العزت سے استعانت چاہنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ رب العزت نے باپ بیٹے کی ملاقات بھی کروا دی۔ یوسف کو مصر کی بادشاہت اور حکومت بھی عطا فرمادی اور برادران یوسف کی خطا بھی معاف فرمادی۔ جناب یعقوب علیہ السلام نے اس کے بعد بھی یہی کہا تھا کہ ۔اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَى اللّٰهِ ۔کہ میں اپنے غم اور صدمے کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں۔

اہل ایمان سورۃ فاتحہ میں خالق کائنات سے یہی وعدہ کرتے ہیں کہ ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں ۔اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

ان حقیقی واقعات اور قرآنی آیات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہو گئی کہ انبیاء' اتقیاء' اولیاء اور صلحاء مافوق الاسباب مدد طلب کرتے'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استعانت چاہتے اور مشکلات میں پکارتے تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اختیارات واسعہ سے ایسے اسباب و وسائل پیدا فرمادیتا کہ ان کی حاجات پوری ہو جاتیں۔مشکلات دور ہو جاتیں اور مسئلے حل ہو جاتے تھے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بھی اپنا عقیدہ اور عمل درست کرنے کی کوشش کریں اور یہ نظریہ رکھیں کہ تمام اختیارات کا اصل مالک اور حقیقی متصرف صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔وہی مصائب و مشکلات میں کام آتا اور انسانوں کی حاجات و ضروریات پوری کرتا ہے۔اسکی ذات' صفات اور کمالات میں دوسرا کوئی شریک نہیں ہے۔وہ۔عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔اور۔فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہے ہر مشکل میں صرف اسی کو پکارنا اور ہر ضرورت کے وقت صرف اسی کا بابِ رحمت کھٹکھٹانا ہی اصل ایمان اور کامل توحید ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو۔اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔کا وعدہ پورا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

﴿سید الکونین کا استغاثہ﴾ سید الکونین' رسول الثقلین' جد الحسن والحسین جناب جناب محمد مصطفی ﷺ بھی جب کسی دشواری اور مشکل میں مبتلا ہوتے تو صرف اور صرف خالق ارض و سماء سے ہی مدد طلب کرتے اور اس کے دربار عالی شان میں استغاثہ دائر کرتے تھے۔قرآن حکیم نے غزوۂ بدر کے دشوار گزار لمحات میں آپ ﷺ کے دعائیہ الفاظ اور التجائیہ کلمات کا ذکر فرمایا ہے۔آیئے تصورات کی دنیا میں چند ساعتوں کیلئے میں آپ کو میدان بدر میں لئے چلتا ہوں۔

سن دو ہجری' رمضان المبارک کی سولہ تاریخ اور جمعرات کا دن ہے۔نبی اکرم' رسول محترم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے تین سو تیرہ جانثاروں' فداکاروں اور وفاداروں کے ہمراہ سرزمین بدر میں تشریف لاتے ہیں۔ان جانبازوں میں تراسی مہاجر' اکسٹھ قبیلہ اوس اور باقی قبیلہ خزرج کے انصار تھے۔لشکر کفار کا سرغنہ ابوجہل جبکہ اسلامی لشکر کے سپہ سالار جناب محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔فرق صاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ ایک طرف حق تھا-دوسری طرف باطل---ایک طرف ایمان تھا-دوسری طرف شیطان---ایک طرف صداقت تھی' دوسری طرف طاقت---ایک طرف نور تھا' دوسری طرف ظلمت---ایک طرف تصدیق تھی' دوسری طرف تکذیب---ایک طرف تعمیر تھی' دوسری طرف تخریب---ایک طرف شاکرین تھے' دوسری طرف کافرین---ایک طرف مومنین تھے' دوسری طرف مشرکین---ایک طرف رب کے پرستار تھے-دوسری طرف غیر اللہ کے وفادار---ایک طرف توحید والے تھے' دوسری طرف شرک والے---ایک طرف اللہ پر توکل کرنے والے' دوسری طرف اسلحہ پر ناز کرنے والے---ایک طرف نمازی' دوسری طرف دغابازی---ایک طرف شرافت تھی' دوسری طرف حماقت تھی---ایک طرف اہل ایمان کی فوج تھی' دوسری طرف اہل کفر کی موج تھی----ایک طرف قرآن والے' دوسری طرف شیطان والے----اسلامی فوج اور توحیدی لشکر۔

یہ پہلا جیش تھا دنیا میں افواج الٰہی کا
جسے اعلان کرنا تھا خدا کی بادشاہی کا!!

یہ لشکر ساری دنیا سے انوکھا تھا پیارا تھا
کہ اس لشکر کا افسر ایک کالی کملی والا تھا

مسلمانوں کی تعداد صرف تین سو تیرہ جبکہ کفار کا لشکر تین گنا سے بھی زیادہ' ان کے پاس سامان حرب و ضرب کے انبار-- اور یہ بے چارے بے ہتھیار-- وہ لڑائیوں کے ماہر اور تجربہ کار-- اور یہ خالی ہاتھ اور امن کے علمبردار---ان کے پاس کیا تھا-

تھے ان کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں
بدلنے آئے تھے یہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرور کونین ﷺ نے ایک ماہر سپہ سالار کی حیثیت سے میدان کا گہری نظر سے جائزہ لیا- چونکہ کفار مکہ میدان بدر میں پہلے پہنچ چکے تھے- انہوں نے موزوں جگہ پر اپنے خیمے نصب کر لئے اور پانی پر قبضہ کر لیا تھا- اب مسلمانوں کے لئے ریتلی زمین پر پڑاؤ ڈالنے کے بغیر کوئی چارہ کار نہ تھا- اہل ایمان نے توکلاً علی اللہ وہیں خیمے گاڑ دیئے- بئر بدر پر کفار قبضہ جما چکے تھے- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے پانی کی قلت بھی سخت تکلیف کا باعث تھی- نہ وضو کے لئے پانی میسر نہ غسل کے لئے بلکہ پیاس بجھانے کے لئے پانی ندارد-

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور رسول رحمت کی خصوصی دعا کی برکت سے مسلمانوں کی تمام مشکلات کو آسان فرمادیا- رات کو آسمان سے بارش کا نزول ہوا- ریت جم گئی- چلنے پھرنے میں آسانی ہو گئی اور اہل ایمان نے حوض بنا کر اپنی ضروریات کے لئے پانی جمع کر لیا دوسری طرف بارش کی وجہ سے کیچڑ ہو گیا اور کفار کے لئے نقل و حرکت مشکل ہو گئی- اللہ ارحم الراحمین نے لشکر اسلام پر دوسری نوازش یہ فرمائی کہ جانثاران مصطفیٰ پر نیند مسلط فرمادی- وہ رات بھر خوب سوئے- صبح جب بیدار ہوئے تو ہشاش بشاش، تازہ دم اور چاق وچوبند تھے اور تھکن وغیرہ کا نام ونشان تک نہ تھا-

اگلی صبح سترہ رمضان المبارک سن دو ہجری بروز جمعۃ المبارک جب اہل ایمان اور کفار کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمانوں کی فتح وکامرانی یقینی ہو چکی تھی- کیونکہ امام الانبیاء ﷺ نے اپنے عریش (چھپر) میں رات بھر گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے مدد اور استعانت طلب کی تھی اور دربار الٰہی میں استغاثہ دائر کر دیا تھا - قرآن حکیم اس موقع پر رسول محترم ﷺ کی زبان اقدس سے طلب مدد اور استعانت کا تذکرہ یوں فرماتا ہے- اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ (سورۃ انفال آیت نمبر ۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اس وقت کو یاد کرو۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد کو قبول فرمالیا (اور کہا) یقیناً میں پے در پے آنے والے ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد کرنے والا ہوں۔

قرآن حکیم کے چوتھے سپارے میں فرشتوں کی تعداد تین اور پانچ ہزار بیان فرمائی گئی ہے۔ ہم واقعات کی تفصیل میں جائے بغیر صرف یہ عرض کر رہے ہیں کہ امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے میدان بدر میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی تو رب العزت نے ظاہری اسباب کی کمی' جانثاروں کی قلت اور حالات کی ناموافقت کے باوجود اہل ایمان کو فتح سے ہمکنار فرمایا اور کفار کو تمام اسباب و ذرائع' کثرت تعداد اور حالات کی موافقت کے باوصف شکست سے دوچار کر دیا۔ یہی حکم اور مسئلہ۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ مومن کامل کو ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا رشتہ اور تعلق مضبوط بنانا چاہیے اور ہر مشکل اور پریشانی میں اسی کو پکارنا چاہیے۔

جنگ بدر میں مسلمانوں کی بظاہر کمزوری مگر آخر کار فتح اور کفار کی ظاہراً برتری اور نتیجۃً شکست کو شاعر اسلام ابوالاثر حفیظ جالندھری رحمہ اللہ علیہ نے بڑا خوبصورت شعری جامہ پہنایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

ادھر سے جا رہی تھی اک جماعت حق پرستوں کی
بباطن روزہ داروں کی بظاہر فاقہ مستوں کی
نہ ان کے پاس خیمے تھے نہ سامان رسد کوئی
نہ ان کی پشت پر تھا جز خدا بہر مدد کوئی
نہ زرہیں تھیں نہ ڈھالیں تھیں نہ خنجر تھے نہ شمشیریں
فقط خاموش تسکیں تھی' فقط پرجوش تکبیریں
کوئی ساماں نہیں تھا' ایک ہی سامان تھا ان کا
خداواحد' نبی صادق ہے' یہ ایمان تھا ان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ آج کے مسلمانوں کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم جیسا ایمان' ایقان' خلوص' تقویٰ' جذبہ جہاد' للٰہیت اور اخلاص نصیب فرمائے- آمین- مگر اس کے لئے اولین شرط ہے- عبادت خدا کی- اطاعت مصطفیٰ کی-

﴿خولہؓ کی فریاد﴾ نبی معظم' رسول مکرم ﷺ کی ایک صحابیہ سیدہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا تھیں- آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنی عوف سے تھا- وہ مشہور انصاری صحابی جناب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی جناب اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور ایک صابرہ' شاکرہ اور گھریلو خاتون تھیں- اپنے خاوند کی خدمت کرتے ہوئے گمنامی کی زندگی بسر کر رہی تھیں کہ انکی ایک فریاد' دعاء اور استغاثے نے انہیں لازوال شہرت عطا فرمادی- دنیاء اسلام کے گوشوں میں جہاں جہاں قرآن مجید پڑھا جائیگا- جب اٹھائیسویں سپارے کی ابتدائی آیات تلاوت ہوں گی تو قرآن حکیم کا ہر قاری خولہ بنت ثعلبہ کا تذکرہ پڑھے گا اور سامع خولہ کی عظمت سنے بغیر نہ رہ سکے گا- جب تک قرآن موجود ہے- اس میں خولہ کی فریاد موجود ہے- اللہ تعالیٰ سے استعانت کا مسئلہ موجود ہے- اور رہیگا- سبحان اللہ

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کے خاوند جناب اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کسی وجہ سے خولہ سے ناراض ہو گئے- وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا اَسَاءَ خُلُقُهُ- بڑھاپے اور پے در پے صدمات کی وجہ سے ان کا مزاج چڑچڑا ہو گیا تھا- اپنی کبر سنی اور غصے کی بناء پر ایک دفعہ وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور خولہ سے کہہ دیا- اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ- تم مجھ پر میری ماں کی طرح حرام ہو- سخت غصے کی حالت میں زبان سے یہ الفاظ کہہ کر گھر سے باہر نکل گئے اور کچھ دیر اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھنے کے بعد گھر واپس آئے تو غصہ اتر چکا تھا اور سخت پریشان تھے کہ میں کیا حرکت کر بیٹھا ہوں- اس زمانے میں زبان سے یہ الفاظ کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اب میاں بیوی کا تعلق ختم ہو چکا اور ان کے درمیان طلاق واقع ہو چکی ہے- جناب اوس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ بہت پچھتائے اور سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کو پاس بلانے کی کوشش کی - خولہ نے جواباً فرمایا- اے اوس! اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے - جب تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہمارے معاملے کا فیصلہ نہ فرمائیں میں تمہارے قریب نہیں آؤں گی اور نہ تمہیں اپنے قریب آنے دوں گی- اگرچہ تم نے مجھے طلاق نہیں دی لیکن میرے خیال میں ماں کی پشت سے تشبیہہ دینے کے بعد میرے اور آپ کے درمیان میاں بیوی کا رشتہ قائم نہیں رہا- تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور میرے اس معاملے کا فیصلہ کراؤ- جناب اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے تو رسول اللہ ﷺ سے ایسی بات کرتے ہوئے شرم آتی ہے تم خود ہی جاؤ اور رحمت کائنات ﷺ سے اس بارے میں فتویٰ حاصل کرو-

خولہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک پڑوسن سے بڑی چادر مستعار لی اور امام الرسل ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں اور ہادی دو جہاں ﷺ کو اپنی داستان غم سناتے ہوئے عرض کیا- اے اللہ کے رسول! جب اوس بن صامت نے میرے ساتھ شادی کی تھی اس وقت میں جوان تھی- صاحب جائیداد تھی- میرے والدین بھی موجود تھے- اب میرا شباب رخصت ہو چکا- جوانی ڈھل چکی' میں بوڑھی ہو گئی' میرے والدین بھی نہ رہے' مال و دولت بھی خرچ ہو گیا' میری کمر جھک گئی' اب اوس نے مجھے - اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ - کے الفاظ کہہ دیئے- معاشرے کے اصول کے مطابق ہمارے درمیان علیحدگی ہو چکی- کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ ہم اس بڑھاپے میں ایک ساتھ زندگی گزار سکیں اور اپنے بچوں کو تباہی سے بچا سکیں-

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کی داستان غم سن کر امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا- اے خولہ! اس بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابھی تک کوئی حکم نہیں ملا- اسلئے میں اپنی مرضی سے کوئی فتویٰ صادر نہیں کر سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم فرماتا ہے کہ - وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَاِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى - رسول مکرم ﷺ دینی معاملات میں اپنی مرضی سے گفتگو نہیں فرماتے - بلکہ وہ جو کچھ کہتے ہیں - اللہ تعالیٰ کی وحی سے کہتے ہیں - سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا - اے اللہ کے رسول! اوس نے طلاق کا لفظ تو استعمال نہیں کیا - آپ نے فرمایا - خولہ! جب تک وحی نہ آئے - میں تیرے معاملے میں کوئی بات نہیں کر سکتا - خولہ باربار عرض کرتی رہی اور رسول مکرم بار بار یہی جواب دیتے رہے -

آخر خولہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی موجودگی میں اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا دیئے - قرآن حکیم فرماتا ہے - **وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ - اور اپنا مقدمہ** دربار الٰہی میں پیش کردیا - اور کہا - اے اللہ! میں اپنی تنہائی اور اپنے خاوند سے جدائی کا شکوہ تجھ سے کرتی ہوں - مولائے کریم تیرے رسول ﷺ نے مجھے جواب دے دیا اور میرا معاملہ تیرے حوالے کردیا ہے - میں اپنی خستہ حالی' بڑھاپے اور فاقے کا شکوہ تیرے دربار عالی شان میں پیش کرتی ہوں - اے اللہ! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں - اگر میں انہیں ان کے باپ کے سپرد کرتی ہوں تو وہ ضائع ہو جائیں گے اور اگر اپنے پاس رکھتی ہوں تو وہ بھوکوں مریں گے - اللہ! میرے حال پر رحم فرما' میرا استغاثہ منظور فرما - میری فریاد سن - اور میرے حق میں اپنے رسول ﷺ پر وحی نازل فرما - خولہ رضی اللہ عنہا یہ دعائیہ الفاظ زبان سے ادا کرتے ہوئے اپنا منہ بار بار آسمان کی طرف اٹھاتیں اور آنسو بہاتی تھیں - ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خولہ کی فریاد' دعا اور التجا کا منظر اتنا دردناک تھا کہ میرے سمیت گھر کے تمام افراد کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور رحمت کائنات ﷺ کی آنکھیں بھی اشکبار ہوگئیں -

خولہ رضی اللہ عنہا کی التجا اور دعا جاری تھی کہ - فَتَغَشّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَتَغَشَّاهُ- رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی کی خاص کیفیت طاری ہو گئی- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا- خولہ! انتظار کرو- شائد اللہ تعالیٰ تمہارے معاملہ میں اپنے رسول پر وحی نازل فرمارہا ہے- سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کیلئے یہ سخت امتحان اور آزمائش کی گھڑی تھی- انہیں ڈر تھا کہ اگر عرش الٰہی سے فیصلہ میرے خلاف آگیا تو میں اس جانکاہ صدمے کو برداشت نہ کرسکوں گی- نبی مکرم ﷺ پر وحی کی کیفیت بدستور طاری تھی اور خولہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ سے مسلسل فریاد کناں تھیں کہ الہ العالمین! میرے بڑھاپے پہ ترس کھانا مجھے مزید کسی آزمائش میں مبتلا نہ کرنا اور اپنے رسول پر میرے حق میں وحی نازل فرمانا- وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ-

تھوڑی دیر کے بعد محسن کائنات ﷺ سے نزول وحی کی کیفیت ختم ہوئی- آپ نے سر مبارک جھٹکتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور فرمایا- اَبْشِرِيْ يَا خَوْلَةُ -اے خولہ مبارک ہو- اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں قرآن کی آیات نازل فرمادی ہیں- خولہ رضی اللہ عنہا فرط مسرت سے کھڑی ہو گئیں- عرض کیا -آقا! کیا حکم آیا- فرمایا- اللہ کریم نے یہ وحی نازل فرمائی-

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝ (سورۃ مجادلہ آیت نمبر ۱)

﴿ترجمہ﴾ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس عورت (خولہ) کی بات سن لی- جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں تکرار کررہی تھی اور اللہ تعالیٰ سے (اپنے رنج وغم کا) شکوہ کئے جارہی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا- بے شک اللہ (سب کی باتیں) سننے والا (سب کچھ) دیکھنے والا ہے-

مومنوں کی روحانی ماں سیدہ عائشہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے وحی کے الفاظ سن کر فرمایا-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ لَقَدْجَاءَ تْ خَوْلَةُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْازَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفٰی عَلَیَّ كَلَامَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ (سنن نسائی' کتاب الطلاق' باب الظہار)

تمام تعریفات کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ جس کی سماعت تمام آوازوں پر محیط ہے۔ خولہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھیں۔ ان کی آواز مجھے سنائی نہیں دے رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی آواز کو سن لیا اور فوراً وحی نازل فرما دی۔ سبحان اللہ۔

نبی محترم' رسول مکرم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا۔ اے خولہ! اپنے خاوند سے کہو۔ کفارہ کے طور پر ایک غلام آزاد کر دیں۔ خولہ نے عرض کیا۔ مِاعِنْدَهٗ مَايَعْتِقُ۔ اللہ کے رسول! اس کے پاس نہ غلام ہے نہ لونڈی۔ جسے وہ آزاد کرے۔ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ فَلْيَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ۔ اس سے کہو۔ دو ماہ کے متواتر روزے رکھے۔ خولہ نے عرض کیا۔ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ شَيْخٌ كَبِيْرٌ۔ آقا۔ اللہ کی قسم! وہ بہت بوڑھے بزرگ ہیں۔ جب تک وہ دن میں تین بار کھا پی نہ لیں ان کی بینائی کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ امام الرسل ﷺ نے فرمایا تو پھر اس سے کہو کہ۔ فَلْيُطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں۔ خولہ نے مسکرا کر عرض کیا۔ اللہ کے رسول! مَاذَا عِنْدَهٗ۔ وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ ہاں اگر آپ تعاون فرمائیں۔ تو یہ کفارہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ محسن انسانیت' رحمت کائنات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے کھجوروں کا ایک ٹوکرا انہیں عطا فرماتے ہوئے کہا۔ خولہ! اپنے خاوند اوس سے کہو یہ کھجوریں بطور کفارہ ساٹھ مسکینوں میں تقسیم کر دیں اور دونوں میاں بیوی باہمی سلوک سے زندگی بسر کریں۔

(بلوغ الامانی۔ کتاب الظہار)

علامہ ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ خولہ رضی اللہ عنہا امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الانبیاء کے در اقدس سے رخصت ہو کر جب واپس گھر تشریف لائیں تو جناب اوس رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔ بڑی بے تابی سے پوچھا۔ خولہ! کیا فیصلہ ہوا۔ خولہ نے سارا ماجرا اور حقیقت حال بیان کی تو جناب اوس رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے اور کھجوروں کا ٹوکرا ساٹھ مسکینوں میں تقسیم کر کے ظہار کا کفارہ ادا کیا اور آئندہ ایسے الفاظ اپنے منہ سے نہ نکالنے کا عہد کر لیا۔

سورۂ مجادلہ کی ان آیات کے نزول کے بعد سیدہ خولہ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ اور مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نزدیک بہت بلند ہو گیا۔ وہ ان کا از حد احترام اور ادب کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا اپنے دور خلافت میں خولہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے تو نہایت ادب سے خولہ کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دے کر فاروق اعظم کو وہیں روک لیا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے عمر! تمہیں وہ دن یاد ہیں جب عکاظ کے بازار میں تمہیں عمیر کہا جاتا تھا اور تم ہاتھ میں لاٹھی پکڑے بکریاں چرایا کرتے تھے۔ پھر ایک وقت آیا کہ تمہیں "عمر" کہا جانے لگا اور اب تمہارا لقب "امیر المومنین" ہے۔ اے عمر! اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ اور یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے عذاب سے ڈرتا رہتا ہے۔ اس کے لئے بعید بھی قریب ہی ہوتا ہے اور جو شخص موت پر یقین رکھتا ہے اسے اندیشہ رہتا ہے کہ کوئی چیز مجھ سے رہ نہ جائے"۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ بڑے صبر و تحمل سے سیدہ خولہ کی نصیحتیں سنتے رہے۔ جب انہوں نے بخوشی اجازت دی تو رفقاء کے پاس آئے۔ ساتھیوں نے عرض کیا۔ امیر المومنین! اس بڑھیا کیلئے آپ اتنی دیر کھڑے رہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر یہ عورت مجھے صبح سے شام تک روکے رکھے تو میں کھڑا رہوں گا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ بڑھیا کون ہے؟۔ یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے۔ جس کی فریاد کو اللہ تعالیٰ نے سات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمانوں کے اوپر سنا اور قرآنی آیات نازل فرمائیں - کیا یہ ہو سکتا ہے کہ رب العالمین تو خولہ کی بات سنے اور عمر اس کی نہ سنے؟-

سید میر شاہ گجراتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کی فریاد اور استغاثے کو پنجابی اشعار میں بیان فرمایا ہے کہ -

جدوں خولہؓ سخت لاچار ہوئی
اگے نبی دے عرض گزار ہوئی
نبی موڑ دتی دکھیار ہوئی
پڑھ لا اِلٰہ اِلا اللہ

اس غم تھیں حال وگاڑ دتا
ماری ہاہ چھت فلک دا پاڑ دتا
سینہ جبرائیل دا ساڑ دتا
پڑھ لا اِلٰہ اِلا اللہ

رب گھلی وحی تے شاد کیتی
خولہ اجڑی فیر آباد کیتی
بے مددی دی امداد کیتی
پڑھ لا اِلٰہ اِلا اللہ

ان واقعات اور خولہ رضی اللہ عنہا کی اس التجاء' دعا اور فریاد سے واضح ہو گیا کہ

- ☆ حاجت روا------------صرف اللہ تعالیٰ ہے-
- ☆ مشکل کشا------------صرف اللہ تعالیٰ ہے
- ☆ فریادرس------------صرف اللہ تعالیٰ ہے-
- ☆ غریب نواز------------صرف اللہ تعالیٰ ہے-
- ☆ گنج بخش (خزانے بخشنے والا)----صرف اللہ تعالیٰ ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

★ داتا (دینے والا)---------صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
★ ڈوبتوں کو کنارے لگانیوالا--صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
★ مصائب میں کام آنیوالا------صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
★ اولاد عطا فرمانیوالا---------صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
★ بچھڑوں کو ملانیوالا---------صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
★ بیماروں کو شفاء دینے والا---صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
★ زندگی اور موت کا مالک-----صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

سورۃ فاتحہ کی زیر بحث آیت میں بندہ بڑی نیاز مندی' عاجزی' انکساری اور تواضع سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہی وعدہ کرتا ہے کہ

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔اے اللہ! ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو زندگی بھر یہ وعدہ نبھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر عزیزی میں جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے جب۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ پر پہنچتے تو غش کھا کر زمین پر گر پڑتے۔ ہوش آنے پر لوگوں نے پوچھا۔ حضرت کیا ہوا؟ فرمایا جب میں نے اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کئے کہ۔اے پروردگار! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی مدد طلب کرتے ہیں تو مجھے یکدم خیال آیا کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ تو اپنے وعدے میں جھوٹا ہے تو میرا حشر کیا ہوگا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر-۱۲

صِراطِ مستقیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْمُصْطَفٰى - اَمَّا بَعْدُ-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○

﴿ترجمہ﴾ (اے اللہ) ہم سب کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق نصیب فرما-

ہر قسم کی تعریفات و تحمیدات' رب کائنات کیلئے خاص ہیں جو ارحم الراحمین' احکم الحاکمین' احسن الخالقین اور رب العالمین ہے- وہ وحدہ لاشریک اور حی و قیوم ہے- ساری کائنات اس کی محتاج مگر وہ کسی کا محتاج نہیں ہے- وہ بے نیاز اور صمد ہے- نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے- وہ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک اور سارے جہان کا خالق و مالک اور حاکم و رازق ہے-

حمد باری تعالیٰ کے بعد ان گنت' لاتعداد اور بے حساب درود و سلام سید الکل' ختم الرسل' دانائے سبل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مبارکہ' مقدسہ' مطہرہ' منورہ' مشرفہ' معظمہ اور مکرمہ پر جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اور انبیاء کی امامت کا شرف عطاء فرمایا-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ-

﴿صراط مستقیم کی اہمیت﴾ سورت فاتحہ قرآن حکیم کی وہ مقدس اور عظیم البرکت سورۃ ہے- جسے اُمّ الکتاب' اُمّ القرآن اور سبع مثانی کہا گیا ہے- اس بابرکت سورۃ کی توضیح و تذکیر اور تفسیر و تعبیر کا آج بارہواں خطبہ ہے- اس سورۃ کی ابتدائی آیات میں بندہ اللہ رب العزت کی حمد و ثناء اور بڑائی و کبریائی بیان کرتا ہے- اس کی تعریف' بزرگی اور برتری کا اظہار کرنے کے بعد اپنی عاجزی' انکساری اور تواضع کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقرار و اعتراف کرتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنے اور اسی سے مدد طلب کرنے کا پختہ وعدہ کرتا ہے۔ اور پھر نہایت ادب و احترام سے اس کے عالی شان دربار میں درخواست اور دعا کرتا ہے کہ اے مولائے کریم! نہ صرف مجھے بلکہ ہم سب کو سیدھے راستے پر چلنے کی سعادت نصیب فرما۔

آپ احباب اگر سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات کے الفاظ اور ان کے ترجمے پر دوبارہ غور فرمائیں تو صراط مستقیم کی اہمیت' افادیت اور عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے ۔ مسلمان آدمی اپنا کاروبار ترک کر کے' اپنی دکان بند کر کے اور اپنی تمام مصروفیات چھوڑ کر مسجد میں حاضر ہوتا ہے۔ طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے یعنی وضو وغیرہ کرنے کے بعد رب العزت کے حضور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اللہ اکبر کی صدائے دل نواز بلند کرتے ہی ۔سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو جاتا ہے۔ پھر ۔اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ۔ والی دعا پڑھ کر اعتراف گناہ کرتے ہوئے خالق ارض و سماء سے معافی طلب کرتے ہوئے اس کے بعد ۔ اعوذ باللہ اور بسم اللہ ۔ پڑھ کر سورۃ فاتحہ کی تلاوت شروع کر دیتا ہے۔ اپنی پوری توجہ اپنے مالک کی طرف مبذول کرتے ہوئے زبان سے حمد الٰہی اور ثناء خدا میں مصروف و مشغول ہو جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ سب تعریفیں اسی اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وہ بہت ہی مہربان' نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ وہی جزا کے دن کا مالک ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اے ہمارے پروردگار ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی بیان کرنے' اس کے مسلسل انعامات کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتراف واقرار کرنے اور اپنی عبدیت اور ناتوانی کا اعلان کرنے کے بعد۔ مسلمان اپنے رب کے حضور دستہ بستہ عرض کرتا ہے۔ مولا کریم! میں کمزور ہوں۔ میرا نفس مجھے فریب میں اور شیطان مجھے گمراہی میں مبتلا کرنے کی از حد کوشش کر رہا ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔ میری دستگیری فرما۔ مجھ پر اپنا لطف وکرم فرما اور اس کی عملی صورت یہ ہے کہ ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ ہم سب کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق نصیب فرما۔

آپ اس آیت کے الفاظ پر ایک دفعہ پھر غور فرمائیں کہ مومن آدمی اللہ کریم کے قریب اور دعا کے اس مقام پر پہنچ کر صرف اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ پوری امت محمدیہ کے لئے ہدایت کی درخواست کرتے ہوئے عرض کرتا ہے۔ اِهْدِنَا۔اے میرے رب! میں تیرا بندہ تجھ سے امت مسلمہ کے ہر فرد کے لئے ہدایت اور صراط مستقیم کا طلب گار ہوں۔ سبحان اللہ۔

اعتراض اور جواب بعض لوگ سورۃ فاتحہ کی اس آیت کریمہ میں "صراط مستقیم" کی طلب اور دعا پر بڑا عجیب اعتراض کرتے ہیں اور اہل ایمان کو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ نمازی مسلمان ساری عمر اپنے رب سے "سیدھے راستے" کی دعا ہی کرتے رہتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں عمر بھر "صراط مستقیم" نصیب ہی نہیں ہوتا۔ یہ اعتراض اکثر غیر مسلم اور کافر کرتے ہیں اور کئی بے عمل' جاہل اور نام نہاد مسلمان بھی نمازیوں کا مذاق اڑانے کیلئے یہ اعتراض کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ اعتراض انتہائی احمقانہ' نامعقول اور فضول ہے۔

اصل حقیقت حال یہ ہے کہ عربی زبان میں "اِهْدِنَا" کئی معانی کے لئے مستعمل ہے۔ اس کا معنی صرف دکھانا ہی نہیں۔ بلکہ چلانا' منزل مقصود پر پہنچانا اور ثابت قدمی عطا فرمانا بھی ہے۔ اسی لئے شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ چلا ہم کو سیدھے راستے پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض علماء تفسیر نے اس کا معنی- وَفِّقْنَا وَثَبِّتْنَا- کیا ہے یعنی -اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر چلتے رہنے کی توفیق نصیب فرما- اور اس پر ثابت قدمی عطا فرما- تو- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- کا مفہوم یہ ہوا کہ -اے پروردگار عالم! ہمیں سیدھا راستہ دکھا- اس پر چلا اور استقامت نصیب فرما- آمین-

جس طرح صراط مستقیم پر چلنا ضروری ہے اس سے کہیں زیادہ اس جادۂ حق پر ثابت قدمی اور استقامت اور استقلال بھی ضروری ہے- کیونکہ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض لوگ سیدھا راستہ حاصل ہو جانے کے بعد بھی راہِ راست سے بھٹک جاتے اور گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں جیسا کہ منکرین حدیث اور دشمنان صحابہ کے گروہ ہیں- لہٰذا ایک مومن کامل کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیے کہ مولائے کریم! ہمیں سیدھی راہ پر چلا اور صراط مستقیم پر استقامت اور ثابت قدمی نصیب فرما- جس طرح رسول مکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کریں کہ - رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا- اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما- اسی طرح عام مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ ہدایت کے راستے کی طلب اور استقامت کی دعا کرتے رہا کریں-

صراط مستقیم کی دعا کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اے اللہ! ہمارے لئے ہدایت کا راستہ آسان فرما اور اس راہ میں پیش آنے والی آزمائشوں سے محفوظ فرما- ہمیں شیطان کے حملوں سے بچا اور عمر بھر جادۂ حق پر چلنے کی سعادت نصیب فرما-

آپ سب احباب جانتے ہیں کہ انسان جب دنیا میں کسی سفر پر روانہ ہوتا ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے ایسا راستہ اختیار کرے- جو قریب تر ہو- سیدھا اور صاف ہو- پُر امن اور محفوظ ہو- اور درست اور آسان ہو- شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ ؎

"راہِ راست برو گرچہ دور است"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدھے راستے پر چلو اگرچہ اس کی مسافت کچھ دور ہی کیوں نہ ہو- تاکہ بھٹکنے سے محفوظ رہ سکو- جس طرح مادی راستے کے لئے باامن' محفوظ' قریب ترین اور آسان ہونا ضروری ہے- اسی طرح روحانی راستے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کے خطرات اور آلائشوں سے پاک اور شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو- لہذا- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- کے مفہوم میں یہ دعا بھی شامل ہے- کہ اے رب العزت! ہمیں ایسے اسلامی' دینی اور روحانی راستے پر استقامت نصیب فرما جو ہر قسم کے کفر' شرک' نفاق اور عقیدے اور عمل کی خرابی سے محفوظ و مامون ہو-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ -اے رب! ہم سب کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما- آمین-

شیطان کا اعلان بزرگان محترم! جب ابلیس کو ایک سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں تکبر و غرور کی سزا اور انکار و سرکشی کے جواب میں شیطان کو لعین اور راندۂ درگاہ قرار دے دیا گیا- تو اس نے رب العزت کے دربار سے "قبروں سے اٹھائے جانے تک" مہلت طلب کی- جو اسے دے دی گئی- شیطان نے مہلت عطاء کئے جانے کے بعد دربار الٰہی میں اعلان کیا کہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد کو "صراط مستقیم" سے دور ہٹانے اور راہ راست سے بھٹکانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا- آدم کی ذرّیت کو ہر طرف سے گھیروں گا- انہیں شکوک و شبہات میں مبتلا کروں گا- ان کے لئے نیکی کے راستے میں رکاوٹیں ڈالوں گا اور میری تمام کوششوں کے باوجود اگر وہ لوگ نیکی کا کام کر بیٹھیں گے تو ریاکاری' دکھلاوے اور نمود و نمائش کا زہر گھول کر ان کے اعمال کو ضائع اور برباد کرا دوں گا- مختصر یہ کہ بنی نوع انسان کو جادۂ حق سے دور کرنے اور گمراہی و ضلالت میں مبتلا کرنے میں کوئی دقیقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فروگزاشت نہ کروں گا- اور صراط مستقیم پر گھات لگائے بیٹھا ہوں گا- اور کسی کو اس راہ پر چلنے نہ دوں گا- قرآن مجید' فرقان حمید شیطان کے اعلان اور منصوبے کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہے-

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۶-۱۷)

﴿ترجمہ﴾ شیطان نے کہا- اب جبکہ میں (تیری طرف سے) گمراہ قرار دیا جا چکا ہوں- میں بھی ان لوگوں (کو گمراہ کرنے) کے لئے تیرے صراط مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا- پھر میں ان کے پاس ضرور آؤں گا- انکے سامنے سے اور انکے پیچھے سے اور ان کے دائیں جانب سے اور انکے بائیں طرف سے (یعنی ہر طرف سے گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا) پھر تو ان میں اکثر لوگوں کو شکر گزار نہیں پائے گا-

شیطان کے اس واضح اعلان سے معلوم ہو گیا کہ وہ اولاد آدم کے ہر فرد کو صراط مستقیم سے ہٹانے کیلئے تمام حربے استعمال کرتا رہے گا- اب یہ ہماری ذمہ داری اور فرض ہے کہ ہم اپنے اصلی' ازلی اور ابدی دشمن کو پہچاننے کی کوشش کریں اور شیطان کا راستہ "صراط جحیم" اختیار کرنے کی بجائے رحمان کا راستہ "صراط مستقیم" اختیار کریں اور ہر نماز کی ہر رکعت میں اللہ ارحم الراحمین سے بصمیم قلب دعا کرتے رہیں کہ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ - اے پروردگار! ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور پھر اس پر استحکام اور دوام نصیب فرما- آمین-

﴿رحمان کا فرمان﴾ شیطان کے اس اعلان کے جواب میں اللہ رب العالمین نے ایک فرمان عالی شان جاری فرمایا اور واضح کیا کہ جو میرے اطاعت شعار' فرمانبردار اور عبادت گزار بندے ہوں گے - وہ تیرے دام فریب میں ہرگز نہیں آئیں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-ان کو گمراہ کرنے کی تیری تمام تدبیریں ضائع اور بے کار ہو جائیں گی- میرے بندے میرے مقرر کردہ صراط مستقیم پر بڑی تندہی' توجہ' یکسوئی' انہماک' استغراق اور استقامت کے ساتھ گامزن رہیں گے- وہ شیطان کے فریبوں کو سمجھنے اور اس کے حملوں سے بچاؤ کی تدابیر سے واقف ہوں گے- رحمان ورحیم کے اس فرمان کو قرآن حکیم اپنے بلیغانہ اختصار سے یوں ذکر فرماتا ہے-

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ○ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِیْنَ○ (سورۃ حجر آیت نمبر ۴۱-۴۲)

﴿ترجمہ﴾ فرمایا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے- میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں- لیکن ہاں جو گمراہ تیری پیروی کریں-

قرآن عزیز کی متعدد آیات طیبات میں شیطان کے باغیانہ اعلان اور رحمان کے فرمان ذی شان کا تذکرہ مختلف اسالیب میں کیا گیا ہے- مگر ہم نے اختصار کے باعث صرف انہی آیات پر اکتفا کیا ہے - جن میں ہمارے عنوان "صراط مستقیم" کا لفظ استعمال ہوا ہے- البتہ رب العزت سے دردمندانہ التجا ہے کہ رب السماوات والارض ہم سب کو شیطان کی چالوں سے محفوظ فرمائے اور زندگی بھر صراط مستقیم پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے- آمین-

﴿صراط مستقیم کیا ہے؟﴾ عقیدۂ توحید کو اپنانے اور اتباعِ رسول اختیار کرنے کا نام ہی "صراط مستقیم" ہے- یہی وہ جادۂ حق ہے جس پر تمام انبیاء کرام گامزن رہے اور لوگوں کو اسی کی تبلیغ' تلقین اور وعظ و نصیحت کرتے رہے- نبی مکرم رسول معظم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی زبان حق ترجمان سے صراط مستقیم کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ-

تَرَكْتُ فِیْكُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَاتَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِهٖ (رواہ مالک فی الموطا۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۱)

﴿ترجمہ﴾ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جنہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔

(۱) اللہ کی کتاب (۲) اور اس کے رسول کی سنت۔

بعض لوگوں نے اپنی عقل، فکر اور سوچ کے مطابق صراط مستقیم کو چار خانوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اور یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ چاروں مذاہب (حنفی۔ مالکی۔ حنبلی۔ شافعی) میں سے کسی ایک کو اختیار و قبول کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی اور ضروری ہے اور اگر کوئی شخص ان چاروں مذاہب میں سے کسی ایک کو اختیار نہیں کرتا تو وہ صراط مستقیم سے ہٹا ہوا اور گمراہ ہے جبکہ یہ دعویٰ بلا دلیل اور خلاف حقیقت ہے۔ کیونکہ ہمارے ہادی و رہنما جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے چاروں میں سے کسی کو اختیار کرنے کا نہیں بلکہ کتاب و سنت سے تمسک کرنے اور اسی کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور اسی کا نام سیدھا راستہ، جادۂ حق اور صراط مستقیم ہے۔

سرور کائنات ﷺ کے فرمودات، ارشادات اور احادیث کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے چاروں ٹیڑھے راستوں کو چھوڑنے اور ایک ہی سیدھے راستے کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ مشہور صحابی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ — كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ہم نبی مکرم ﷺ کی محفل میں بیٹھے تھے کہ۔ فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ شِمَالِهٖ - آپ ﷺ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور اس کے دائیں اور بائیں جانب دو دو لکیریں کھینچیں۔ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ فِي الْخَطِّ الْاَوْسَطِ فَقَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ۔ پھر آپ ﷺ نے درمیان والی سیدھی لکیر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ "یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔" پھر آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ- اور بلاشبہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے- "پس تم اسی کی اتباع کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو- ورنہ وہ راستے تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گے -(سنن ابن ماجہ صفحہ ۳)

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات اور زیادہ واضح ہو گئی کہ قرآن و سنت کے راستے کو چھوڑ کر چاروں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے سے امت اختلاف و انتشار کا شکار ہو گی- قوم کو افتراق سے بچانے' راہ راست پر چلانے اور متحد و متفق رکھنے کا ایک ہی راستہ اور طریقہ ہے اور وہ ہے- "قرآن و حدیث کی اتباع"-

صحاح ستہ کے مترجم علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں- "اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث پر چلنا ہی "صراط مستقیم" اور طریق قویم ہے- اور آدمی اسی راہ سے بے خطر اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے- جو اس کے سوا کسی اور راہ پر چلے وہ گمراہ' ضال' غوی اور گرفتار ضلال ہے-" (سنن ابن ماجہ مترجم صفحہ ۲۶ جلد ۱)

ایسی واضح اور صریح حدیث رسول کے باوجود اگر کوئی شخص لوگوں کو قرآن و سنت کی سیدھی راہ سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے اپنے عقائد و اعمال کا خود محاسبہ کرنا چاہیے- ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم کو اپنانے کی سعادت نصیب فرمائے- آمین-

اسلام اور صراطِ مستقیم عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کے مجموعے کا نام صراط مستقیم ہے- دوسرے الفاظ میں صراط مستقیم سے مراد اسلام اور اسلام سے مراد صراط مستقیم ہے- جو شخص قرآن و سنت کے احکام پر عمل پیرا ہے وہ صراط مستقیم پر گامزن ہے اور جو قرآن و سنت کے احکام سے روگردانی کرتا ہے وہ صراط مستقیم سے بھٹک گیا اور گمراہ ہو گیا- گویا کہ اسلام اور صراط مستقیم دو مترادف اور ہم معنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ ہیں۔اسلام کا نام صراط مستقیم اور صراط مستقیم کا نام اسلام ہے۔

من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں، من دیگرم، تو دیگری!

صحابی رسول جناب نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے اسلام اور صراط مستقیم کے مفہوم کو ایک مثال کے ذریعے یوں واضح فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَعَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَدَاعٍ يَّدْعُوْا عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ (يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيْعًا وَلَا تَتَفَرَّجُوْا) وَدَاعٍ يَدْعُوْا مِنْ فَوْقِهٖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔وَفِيْ رِوَايَةٍ۔ وَالصِّرَاطُ الْاِسْلَامُ وَالسُّوْرَانِ حُدُوْدُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ ذٰلِكَ الدَّاعِيُ عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔(مسند احمد۔الفتح الربانی صفحہ ۸۳۔جلد ا کتاب الایمان والاسلام)

﴿ترجمہ﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال یوں بیان فرمائی کہ وہ ایک سیدھا راستہ ہے اور راستہ کے دونوں جانب دو دیواریں ہیں۔جن میں کھلے ہوئے کئی دروازے ہیں۔ان دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں اور راستے کے سرے پر ایک پکارنے والا پکار رہا ہے۔(وہ کہہ رہا ہے کہ اے لوگو اس راستے میں سب اکٹھے داخل ہو جاؤ اور ادھر ادھر نہ مڑو) اور راستہ کے اوپر سے ایک پکارنے والا پکار رہا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔سلامتی کے گھر کی طرف بلا رہا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی رہنمائی فرماتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ راستہ سے مراد اسلام ہے اور دیواروں سے مراد حدود اللہ ہیں اور راستے کے سرے پر پکارنے والی اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب ہے اور کھلے دراوزوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے وضاحت ہو گئی کہ صراط مستقیم سے مراد اسلام ہی ہے۔ اور صراط مستقیم صرف ایک ہی ہے۔ اس لئے اسلام بھی ایک ہی ہے۔ اسلام کو چار یا پانچ خانوں میں تقسیم کرنے کا کوئی وجود و ثبوت نہیں ہے۔ اس اسلام یعنی صراط مستقیم سے جو ادھر ادھر نکل گیا یعنی اس نے سیدھے راستے کو چھوڑ کر ٹیڑھے راستوں کو اختیار کر لیا اس نے رحمان کی بجائے شیطان کی پیروی کی اور پھر شیطان نے اپنے پیروکاروں کو کئی فرقوں گروہوں اور جتھوں میں تقسیم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو فرقہ واریت سے ہٹ کر خالص اسلام' صراط مستقیم یعنی قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

تہتر فرقے بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان کئی فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اور ہر فرقہ کے لوگ خود کو سچا اور دوسروں کو جھوٹا گردانتے ہیں بلکہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے کو اسلام کی بہت بڑی خدمت سمجھتے ہیں۔ جس پیغمبر اعظم نے کافروں کو اپنے اخلاق سے مسلمان بنایا۔ آج اس نبی کے امتی مسلمانوں کو کافر بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایک فرقے کا مولوی آتا ہے وہ دوسروں پر کفر کا فتویٰ لگا جاتا ہے۔ دوسرے فرقے کا مولوی آتا ہے تو وہ مخالف فریق پر مشرک اور بدعتی ہونے کا فتویٰ لگا کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتا ہے اور فرقہ بندی گروہ بندی اور جتھہ بندی قائم رکھنے اور اسے دوام بخشنے کیلئے تمام فرقے آنحضرت ﷺ کی حدیث کا سہارا لیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ سب جہنمی ہوں گے مگر ایک گروہ جنتی ہو گا۔ اب ہر فرقہ اپنے آپ کو جنتی اور دوسروں کو جہنمی قرار دیتا ہے اور امت کو فرقہ بندی میں تقسیم کرنے کے لئے اس حدیث کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے کہ امت میں فرقے ضرور ہونے چاہیں۔استغفر اللہ۔

اس حدیث کا مفہوم قطعاً یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ کا حکم ہے کہ میری امت ضرور تہتر فرقوں میں تقسیم ہو۔ بلکہ آپ ﷺ نے تو افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے بہتر فرقے تھے جبکہ میری امت ان سے آگے بڑھ جائے گی اور یہ تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی۔ حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ اس حدیث میں آپ ﷺ نے فرقہ بندی کی مذمت فرمائی ہے اور دخول جنت کے مستحقین کا عقیدہ اور عمل بیان فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَالنَّعْلِ بِا لنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَّنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذَالِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّامِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْامَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ ۔(جامع ترمذی صفحہ ۸۹ جلد ۲) ۔

﴿ترجمہ﴾ میری امت پر بنی اسرائیل کے زمانے جیسا زمانہ آئے گا اور دونوں زمانوں کے حالات میں ایسی مطابقت اور مماثلت ہو گی جیسی دو جوتوں میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں کوئی اعلانیہ اپنی ماں کے پاس آیا ہو گا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا کرے گا اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے جبکہ میری امت تہتر گروہوں میں تقسیم ہو گی۔ یہ تمام فرقے جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے مگر ایک گروہ کو بچا لیا جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں (جو آگ سے بچائے جائیں گے) آپ نے فرمایا (جو اس راہ پر چلیں گے) جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

﴿مذہبی نسبتیں﴾ آپ خود غور فرمائیں کہ سرور عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کے فداکار و جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس راہ پر چلتے تھے؟ ان کا مسلک و مذہب کیا تھا؟- ظاہر بات ہے کہ وہ حنفی تھے نہ شافعی' مالکی تھے نہ حنبلی' جعفری تھے نہ علوی' چشتی تھے نہ سہروردی' قادری تھے نہ جیلانی' نقشبندی تھے نہ پنج پیری' بلکہ وہ خالص قرآن و سنت پر عمل کرتے تھے اور اسی کو جادۂ حق اور صراط مستقیم سمجھتے تھے- کیونکہ جن لوگوں کی طرف یہ نسبتیں ہیں ان کا وجود ہی اس وقت نہ تھا تو نسبتیں کیسی- مذکورۃ الصدر حدیث مبارک میں اللہ کے آخری رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک آنے والے ایسے ہی خوش نصیبوں کو جہنم سے آزادی کا مژدہ جانفزا سنایا ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح صرف اور صرف کتاب و سنت پر عمل کرتے ہیں اور تیسری کسی چیز کو مذہب کا درجہ نہیں دیتے- ہر چیز کو ٹھکرائیں گے مگر قرآن و سنت کو سینے سے لگائیں گے- ہر بات کا انکار کریں گے مگر قرآن و حدیث سے سر موانحراف نہیں کریں گے-

آج امت مسلمہ جن گروہوں' فرقوں' دھڑے بندیوں اور خانوں میں تقسیم ہو چکی ہے- آنحضرت ﷺ آپ کے صحابہ اور زمانہ خیر القرون یعنی اسلام کی پہلی چار صدیوں میں ان کا کوئی وجود نہ تھا اور لوگ خالص قرآن و حدیث کے مطابق زندگی گزارتے تھے- ان میں فرقہ بندی' گروہ بندی اور تفریق و تقسیم کا نام و نشان نہ تھا- بر صغیر کے نامور محدث' حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ احمد بن الشیخ عبدالرحیم دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مذہبی نسبتوں کی تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں- اَنَّ اَهلَ الْمِائَةِ الرَّابِعَةِ لَمْ يَكُونُوا مُجْتَمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ الْخَالِصِ عَلَى مَذْهَبٍ وَّاحِدٍ وَالتَّفَقُّهِ لَه' وَالْحِكَايَةِ لِقَوْلِهِ-

(حجۃ اللہ البالغہ عربی و اردو صفحہ ۲۷۳ جلد ۱)

﴿ترجمہ﴾ بلاشبہ چوتھی صدی ہجری اور اس سے پہلے کے لوگ ایک مذہب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالص تقلید اور اسکی فقہ پر عمل کرنے اور اسے نقل کرنے پر متفق نہیں ہوئے تھے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ آج کی فرقہ وارانہ مذہبی نسبتیں بعد کی پیداوار اور ایجاد ہیں۔ ان سے اجتناب' پرہیز اور کنارہ کشی کر کے ہی امت مسلمہ کا قرآن و سنت پر اتحاد و اتفاق ہو سکتا ہے اور یہی اہل حدیث کی دعوت' اس کا مسلک اور اس کا مشن ہے کہ صرف قرآن و حدیث ہی لائق اتباع و قابل اطاعت ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ' آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' تابعین و تبع تابعین' صلحائے امت' ائمہ دین' اولیاء کرام' محدثین عظام اور علماء اسلام عمل پیرا رہے ہیں۔ یہی راہ نجات' سبیل رسول اور صراط مستقیم ہے۔ اس کی مخالفت سراسر گمراہی اور ضلال مبین ہے۔ جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ۔ پس حق کے بعد کیا رہ گیا۔ بجز گمراہی کے۔ (سورہ یونس آیت نمبر ۳۲)

﴿**اصحاب الحدیث**﴾ قرآن و حدیث کو ہی راہِ نجات' سبیل رسول' جادۂ حق اور صراط مستقیم جانتے' سمجھنے اور ماننے والے ہر دور میں موجود رہے ہیں جو کسی ایک فقہی مکتب فکر سے وابستہ ہونے کی بجائے کتاب و سنت کے چشمہ صافی سے سیراب ہوئے اور اسی خالص اسلام کی لوگوں کو دعوت دیتے رہے اور قرآن و سنت کو ہی مسلک حق اور دین حق گردانتے رہے۔ ایسے خوش بخت' سعادت مند اور صحیح العقیدہ افراد کو اہلحدیث' اہل الاثر اور سلفی کہا جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ چوتھی صدی ہجری سے قبل ایسے لوگوں کی موجودگی' ان کے عقیدے اور عمل کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَكَانَ مِنْ خَبَرِ الْخَاصَّةِ أَنَّهُ كَانَ أَهْلُ الْحَدِيثِ مِنْهُمْ يَشْتَغِلُونَ بِالْحَدِيثِ فَيَخْلُصُ إِلَيْهِمْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَارِ الصَّحَابَةِ مَالَا يَحْتَاجُونَ مَعَهُ إِلَى شَيْءٍ آخَرَ فِي الْمَسْئَلَةِ۔

(حجۃ اللہ البالغہ عربی و اردو صفحہ ۳۰۷ جلد ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾اور خواص کی یہ حالت تھی کہ وہ اہلحدیث تھے' حدیث میں انہماک رکھتے تھے انکے پاس نبی اکرم ﷺ کی احادیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار اس قدر موجود تھے کہ انہیں کسی مسئلہ میں کسی دوسری چیز کی ضرورت ہی نہ تھی۔

قرآن و سنت کو ہی عین اسلام' سبیل رسول' صراط مستقیم اور طریق قویم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والی "جماعت حقہ" کی ہر دور میں موجودگی' ان کی تعداد میں اضافے اور کامیابی کی خوشخبری اور بشارت سرور دوجہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان حق ترجمان سے یوں بیان فرمائی ہے کہ۔

لَایَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ -قَالَ ابْنُ الْمَدِیْنِی هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ - رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ -(مشکاۃ المصابیح صفحہ ۵۸۴)

﴿ترجمہ﴾ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ (حق پر اور) امداد الٰہی کی مستحق رہے گی۔ انکو رسوا کرنیوالا قیامت تک انہیں نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ امام ابن مدینی (امام بخاری کے استاد) فرماتے ہیں کہ وہ جماعت اصحاب حدیث کی جماعت ہے۔

مولانا نور حسین گرجاکھی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خانوں' فرقوں اور گروہوں میں بٹی اور تقسیم ہوئی امت کو ایک پلیٹ فارم پر متحد اور متفق ہونے کا بڑا سنہری اصول بتلایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ؎

حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی سارے چھوڑ عقیدے
چڑھ کے سڑک مدینے والی' آ' دربار نبیؐ دے
نبی جہیا دربار شاہانہ کدھرے نظر نہ آوے
جیہڑا اس تھیں دور سدھاوے کدی نجات نہ پاوے
جیہڑا چھڈ قرآن حدیثاں وکھرا دین نکالے
اوہ نئیں میری امت وچوں' کہیا مدینے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بات پوری طرح ذہن نشین کرنے اور کامل یقین کرنے کی ہے کہ آج امت مسلمہ کا اتفاق و اتحاد صرف اور صرف حبل اللہ یعنی قرآن و حدیث پر ہو سکتا ہے- کسی فقیہ کی فقہ' کسی مجتہد کے اجتہاد' کسی امام کی امامت' کسی خطیب کی خطابت کسی بڑے کی بڑائی اور عالم کی علمیت پر اتفاق نہیں ہو سکتا- اتحاد و اتفاق کا جو اصول قرآن کریم نے بیان فرمایا- وہ یہی ہے کہ-

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ (سورت النساء آیت نمبر ۵۹)

﴿ترجمہ﴾ پس اگر تمہارے درمیان کسی معاملے پر تنازعہ (اختلاف و جھگڑا) ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (ﷺ کے فرمان) کی طرف لوٹا دو- اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو- یہ (تمہارے لئے) بہت بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے-

اس آیت میں امت محمدیہ کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر تمہارے درمیان کوئی تنازعہ رونما ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی طرف لوٹا دو یعنی اس اختلاف کا قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ لو- جس کی بات قرآن و سنت کے مطابق ہو اسے قبول کر لو اور جس کی بات قرآن و سنت کے مطابق نہ ہو- اسے ترک کر دو- یہی اسلام' دین حق اور صراط مستقیم ہے-

اسی امر کی ہم لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ لوگو! کسی ایک امام یا فقیہ کی جامد تقلید کرنے اور اس کے ہر حکم اور فتویٰ کو حرف آخر سمجھنے کی بجائے ہر امام' ہر عالم' ہر فقیہ' ہر مجتہد' ہر خطیب' ہر واعظ' ہر مولوی' ہر پیر' ہر بڑے اور چھوٹے کی بات کو قرآن و سنت پر پیش کرو- جس کی بات قرآن و سنت کے مطابق ہو اسے سینے سے لگا لو اور اس پر عمل کرو- اور جس کی بات قرآن و سنت کے مطابق نہ ہو اسے چھوڑ دو اور قرآن و سنت کا راستہ اختیار کرنے کی کوشش کرو-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اور ہم یہ بات علی الاعلان اور برملا کہتے ہیں اور اس کا اظہار اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں کہ ۔
ما اہلحدیثیم دغا را نشناسیم
بر قول نبی چوں و چرارا نشناسیم

﴿دین ابراہیم اور صراط مستقیم﴾ امام الموحدین' جدالانبیاء' سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے نام کام اور خدمات سے آپ واقف ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں سرورِ کونین ﷺ اور آپ کے فرمان برداروں کو جناب ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی اطاعت اور اتباع کا حکم دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۵)

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر) آپ فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے پس تم ملت ابراہیم کی فرماں برداری کرو جو سب سے لاتعلق ہو کر ایک اللہ کے ہو گئے تھے اور وہ (ابراہیم) مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

قرآن حکیم میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے توحید پرستانہ عقیدے کو بھی "صراط مستقیم" کہا گیا ہے۔آپ علیہ السلام کی شخصیت' عیسائیوں' یہودیوں اور مسلمانوں میں یکساں قابل احترام اور لائق تکریم ہے۔بلکہ مکہ مکرمہ کے مشرکین بھی ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اپنا تعلق ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔کفار مکہ کا دعویٰ تھا کہ ہم ابراہیمی دین کے پیروکار ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اس باطل دعوے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام تو موحد کامل تھے۔شرک سے بے زار تھے اور صراط مستقیم پر گامزن تھے۔ قرآن حکیم کے چودہویں سپارے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ○(سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۰،۱۲۱)

﴿ترجمہ﴾ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک امت تھے۔ اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرمانبردار اور یکسوئی کی طرف مائل تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں چن لیا تھا اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی تھی۔

اس آیت کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات اقدس کے لئے "امت" کا لفظ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ عربی لغت میں لفظ "امت" متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے۔ ان میں چند مشہور اور اہم معانی حسب ذیل ہیں۔

(۱) وہ انسان جو تمام خوبیوں کا جامع ہو۔ (۲) امام' مقتدا اور پیشوا۔
(۳) حق و صداقت کا علمبردار۔ (۴) وہ شخص جو دنیا بھر سے الگ تھلگ ہو۔
(۵) ایسی قوم جس کی طرف کوئی رسول مبعوث فرمایا گیا ہو۔

ان تمام معانی کے اعتبار سے جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو "اُمَّۃ" کہا جاسکتا ہے۔ آپ ان تمام خوبیوں کے مرقع اور تمام اوصاف سے مرصع تھے۔ آپکی امامت و پیشوائی کی گواہی خود قرآن حکیم نے دی ہے۔ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔ بلاشبہ میں تجھے تمام انسانوں کا امام بنانے والا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اگرچہ جسماً فرد واحد تھے۔ مگر اپنے اوصاف و خصائص' عزم و حوصلہ' کارہائے نمایاں' عظیم خدمات اور بے مثال کردار کے اعتبار سے آپ کسی قوم اور امت سے کم نہ تھے۔ اسی وجہ سے مذکورۃ الصدر آیت مبارکہ میں آپکو امت کہا گیا ہے۔ اور آپکے راستہ حق کو "صراط مستقیم" فرمایا گیا ہے۔

خالق کائنات نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے عقیدہ اور نظریے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

مَاكَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُشْرِكِيْنَ O (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۷)

﴿ترجمہ﴾ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے اور لیکن وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے پرستار مسلمان تھے۔ اور وہ مشرکوں میں سے بھی نہیں تھے۔

﴿انبیاء کرام اور صراط مستقیم﴾ قرآنی آیات مبارکات میں اللہ رحیم و کریم نے انبیاء سابقین کی راہِ ہدایت کو بھی "صراط مستقیم" سے تعبیر فرمایا ہے۔ کتاب الٰہی کے ساتویں سپارے میں اٹھارہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسماء مبارکہ ذکر فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ تمام انبیاء صراط مستقیم پر گامزن تھے۔ قرآنی آیات سنیے اور صراط مستقیم کی اہمیت کا اندازہ فرمایئے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرَاهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ O وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ O وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ O وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ O وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ O (سورۃ انعام آیت نمبر ۸۳ تا ۸۷)

﴿ترجمہ﴾ اور یہ ہماری دلیل و حجت تھی جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کے مقابلہ میں عطاء فرمائی۔ ہم جس کا چاہیں درجہ بلند کرتے ہیں۔ بلا شبہ آپ کا رب حکمت و علم والا ہے۔ اور ہم نے انہیں اسحاق و یعقوب (علیہما السلام) عطا فرمائے۔ ہم نے ہر ایک کو ہدایت دی۔ اور ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کو ہدایت فرمائی تھی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون (علیہم السلام) کو ہدایت فرمائی اور نیکیاں کرنے والوں کو ہم اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح جزاء عطا فرماتے ہیں - اور ہم نے زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس (علیہم السلام) کو ہدایت دی - یہ سب صالحین میں سے تھے اور ہم نے اسماعیل، یسع، یونس اور لوط (علیہم السلام) کو ہدایت سے نوازا اور ان سب کو جہان والوں پر فضیلت نصیب فرمائی اور ہم نے ان کے آباء و اجداد، ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں کو ہدایت دی اور ہم نے ان سب کو چن لیا اور سب کو "صراط مستقیم" کی طرف رہنمائی فرمائی-

جن جلیل القدر اور عظیم المرتبت انبیاء کرام علیہم السلام کے اسماء مبارکات ان آیات میں ذکر فرمائے گئے - ان میں اکثریت ایسی ہستیوں کی ہے - جن کی دینی خدمات اور تبلیغی مساعی کا تذکرہ آپ گاہے بگاہے سماعت فرماتے رہتے ہیں - ظاہر بات ہے کہ یہ تمام انبیاء و رسل اللہ رب العزت کے سچے پرستار، عبادت گزار اور شرک سے بے زار تھے - لہٰذا اس امر میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ - "اللہ تعالیٰ کی توحید کا راستہ ہی اصل میں صراط مستقیم ہے -" کفر، شرک، نافرمانی، بغاوت اور انبیاء کرام کے مشن سے دور ہٹانے والا راستہ "صراط جحیم" تو ہو سکتا ہے - "صراط مستقیم" نہیں ہو سکتا-

ہماری اب تک کی گزارشات جو در حقیقت قرآنی آیات اور رسول مکرم ﷺ کی احادیث مبارکات ہیں سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ دنیا اور آخرت کی کامیابی اور نجات کے لئے عقیدۂ توحید کو اپنانا، قرآن و سنت پر عمل کرنا اور اپنے آپ کو شرک و بدعت سے بچانا ضروری ہے - یہی صراط مستقیم، جادۂ حق اور طریق قویم ہے - یہی راستہ سیدھا جنت کو جاتا ہے اور یہی طریقہ جہنم سے بچاتا ہے-

قرآن و سنت کی راہ پر تو چلا چل بے دھڑک
جنت الفردوس کو جاتی ہے سیدھی یہ سڑک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ فاتحہ میں جنت الفردوس کی اسی سیدھی سڑک پر چلتے رہنے اور استقامت اختیار کرنے کی دعا کی جاتی ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ اے الٰہی! ہم سب کو سیدھی راہ پر چلنے کی سعادت نصیب فرما۔ آمین۔

﴿عیسیٰ اور صراط مستقیم﴾ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت' گود میں گفتگو اور دیگر خرق عادت افعال و اعمال کی وجہ سے نصاریٰ کے ایک گروہ نے آپ کو اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں حصہ دار گردانتے ہوئے آپکو اللہ تعالیٰ کا "بیٹا" کہنا شروع کر دیا اور جب انکے اس خیال نے نظریے اور عقیدے کی شکل اختیار کر لی تو اللہ احکم الحاکمین نے جناب عیسیٰ کی زبانی اس زعم باطل کی تردید فرمائی اور جناب عیسیٰ علیہ السلام نے واضح فرمایا کہ میری دعوت کا مرکزی نکتہ "اثبات توحید" اور عبادت الٰہی ہے اور اسی کا نام "صراط مستقیم" ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحَانَهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ○ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ○

(سورۃ مریم آیت نمبر ۳۵-۳۶)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کیلئے زیبا نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو صرف اسے حکم دیتا ہے ہو جا۔ تو وہ کام ہو جاتا ہے اور بلاشبہ میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لہٰذا تم اسی کی عبادت کرو۔ یہی صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اس فرمان اور قرآنی تصدیق سے یہ بات مزید واضح ہو گئی کہ توحید خداوندی' عبادت الٰہی اور اللہ رب العزت کے احکام کی اطاعت کا راستہ ہی جادۂ حق اور صراط مستقیم ہے۔ شرک' بدعت' فسق و فجور اور احکام الٰہی سے روگردانی کا راستہ گمراہی' تباہی' ضلالت' ہلاکت اور دوزخ کا راستہ ہے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے قریہ قریہ'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بستی بستی ' شہر شہر اور نگر نگر لوگوں کو یہی تبلیغ و تلقین فرمائی کہ "صراط مستقیم" پر چلو اور صراط جحیم کو اختیار نہ کرو۔ قرآن عزیز کے تیسرے سپارے میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ ۔اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۱)

﴿ترجمہ﴾ بلاشبہ میرا اور تمہارا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس تم اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

﴿محمد مصطفیٰ ﷺ اور صراط مستقیم﴾ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے جب کفار مکہ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت کا مسئلہ بیان فرمایا اور لوگوں کو غیر اللہ کی عبادت ' پرستش اور پوجا سے منع کر کے ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور انہیں اپنی اطاعت اور فرماں برداری کی تلقین کی تو مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ پر کئی طرح کے اعتراضات کیے۔ ان میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ آپ نے ہمارے سامنے ایک نیا مذہب ' نیا عقیدہ اور نیا راستہ پیش کیا ہے جبکہ ہمارے آباؤ اجداد اور بزرگ اس عقیدہ پر کاربند نہ تھے۔ پس ہمیں تو اپنے بزرگوں اور باپ ' دادا کا راستہ ہی عزیز اور محبوب ہے۔ ہم آپ کے کہنے پر اپنے آبائی مذہب کو نہیں چھوڑ سکتے۔ قرآن کریم ان کا اعتراض نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۷۰)

﴿ترجمہ﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو ' اس کی جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے تو وہ کہتے ہیں۔ بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا۔ کیا (وہ باپ دادا کی ہی پیروی کریں گے) اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھ نہ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت یافتہ ہوں۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ اے محمد! (ﷺ) تم نے تو باپ دادا کے مذہب کا انکار کر کے نیا اور غلط راستہ اختیار کر لیا ہے۔ کیا اب ہمیں بھی گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تو رب تعالیٰ نے کفار و مشرکین کے اس اعتراض کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

﴿ترجمہ﴾ یٰسین۔ قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں اور سیدھے راستہ پر ہیں۔

یعنی آپ کو گمراہ کہنے والے خود گمراہ اور ضال ہیں۔ آپ تو اللہ کی طرف سے عطا کردہ "صراط مستقیم" پر گامزن ہیں اور آپ کا دین خدائی جبکہ مشرکین کا دین آبائی ہے۔

قرآن حکیم کے پچیسویں سپارے میں رسول محترم ﷺ کے صراط مستقیم پر چلنے اور وحی کے مطابق عمل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(سورۃ زخرف آیت نمبر ۴۳)

﴿ترجمہ﴾ (اے رسول ﷺ) آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ بے شک آپ سیدھی راہ یعنی صراط مستقیم پر ہیں۔

قرآن عزیز کے چھبیسویں سپارے میں امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے صراط مستقیم پر ہونے کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے اور آپ ﷺ کو فتح مبین کی بشارت سنائی گئی ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ (سورۃ فتح آیت نمبر ۱ تا ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ (اے رسول ﷺ) یقیناً ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر لگائے گئے پہلے اور پچھلے الزامات دور فرمادے اور آپ پر اپنی نعمت کو مکمل فرمادے اور آپ کو ''صراط مستقیم'' پر چلادے ۔اور تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبردست مدد فرمائے۔

﴿صحابہ کرام اور صراط مستقیم﴾ بزرگان محترم! قرآنی آیات میں سید الا تقیا' قدوۃ الصلحاء' شافع روز جزا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے رفقاء گرامی' اصحاب کرام اور جانثار مخلصین کے لئے ''صراط مستقیم'' کا مژدہ جانفزا سنایا گیا ہے اور رب العالمین نے ان نفوس قدسیہ پر اپنے انعامات واحسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے ''صراط مستقیم'' کی عطا کو اپنا فضل واحسان قرار دیا ہے۔

قرآن حکیم کے چھبیسویں سپارے' سورۃ فتح کے تیسرے رکوع کی ابتدائی آیات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جن خصوصی اعزازت سے نوازا گیا ہے ان کی فہرست حسب ذیل ہے۔

- اللہ تعالیٰ کی مستقل رضامندی۔
- ان کے ایمان وایقان پر اللہ تعالیٰ کا اظہار اعتماد۔
- اطمینان وسکون کا نزول۔
- قریبی فتح (خیبر) کی بشارت۔
- مال غنیمت کی کثرت۔
- کفار کی ایذارسانیوں سے حفاظت۔
- ہر میدان میں اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ۔
- صراط مستقیم پر ثابت قدمی۔

ہوا یوں کہ سن ۶ ہجری ذی القعدہ کے مہینے میں سرور کونین ﷺ اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چودہ سو جانثاروں اور فداکاروں کے ہمراہ عمرہ کی نیت سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ تمام رفقاء سفر نے احرام باندھے اور قربانی کے جانور ساتھ تھے اور ذاتی حفاظت کیلئے ہر ایک کے پاس صرف ایک تلوار تھی۔ جوں جوں مکہ مکرمہ قریب آرہا تھا۔ شائقین و مخلصین کے شوق زیارت اور اشتیاق طواف میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ جتنی جلد ممکن ہو وہ حرم کعبہ میں داخل ہو جائے اور زیارت بیت اللہ کی اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا اور دل کو روشن کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار بیت اللہ کی زیارت' طواف اور دیدار کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

ادھر اہل مکہ کو جب معلوم ہوا کہ اہل ایمان کا گروہ مکہ مکرمہ کی طرف آرہا ہے تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ کسی صورت بھی مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔ رحمت کائنات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے حالات کی نزاکت کے باعث حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالا اور مناسب سمجھا کہ روسائے قریش کے پاس اپنا نمائندہ' سفیر اور قاصد بھیج کر انہیں اپنی آمد کے مقصد سے آگاہ کیا جائے اور ان کی غلط فہمی کو دور کیا جائے کہ ہم مکہ پر قبضے کی نیت سے نہیں آرہے بلکہ ہم عمرہ ادا کرنے اور زیارت کعبہ کا شوق پورا کرنے کے بعد واپس مدینہ منورہ پلٹ جائیں گے۔ کفار مکہ سے گفت و شنید اور مذاکرات کے لئے چودہ سو جانثاروں میں سے نگاہ رسالت نے جس شخصیت کا انتخاب فرمایا۔ وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی تھی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ "نمائندہ رسول ﷺ" کی حیثیت سے اہل مکہ کے پاس آئے اور انہیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ مسلمان حالت احرام میں ہیں۔ قربانی کے اونٹ ہمراہ ہیں اور کوئی اسلحہ اور سامان حرب و ضرب بھی ساتھ نہیں ہے۔ ہمارا مقصد محاذ آرائی اور لڑائی نہیں بلکہ ہم صرف بیت اللہ کی زیارت اور عمرہ کی سعادت حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے آئے ہیں۔لہذا آپ ہمارا راستہ نہ روکیں اور ہمیں آزادی سے عمرہ کرنے کی اجازت دے دیں۔

روسائے قریش اور کفار مکہ کسی طرح بھی مسلمانوں کو حرم کعبہ میں داخلے کی اجازت دینے پر آمادہ نہ ہوئے۔ مذاکرات کی طوالت کے باعث سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب وقت مقررہ پر واپس تشریف نہ لائے تو مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔اہل ایمان میں اس افواہ سے ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔رحمت عالم ﷺ نے اس نازک صورت حال میں صحابہ کرام کے جوش و خروش کو تعمیری مقصد کے لئے استعمال میں لانے کی غرض سے بڑا نتیجہ خیز' دوررس اور اہم فیصلہ کیا۔ آپ ﷺ خود ایک درخت کے سائے تلے بیٹھ گئے اور فرزندان اسلام میں اعلان کروا دیا کہ تمام لوگ میرے ہاتھ پر بیعت کریں کہ "جب تک خون عثمان کا بدلہ نہ لے لیں گے' میدان جنگ سے پیچھے نہ ہٹیں گے۔"

اس فداکارانہ بیعت کی اطلاع جب کفار مکہ تک پہنچی تو ان کے حوصلے پست ہو گئے اور انہوں نے صلح کرنے میں ہی عافیت اور خیریت سمجھی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خیریت واپس تشریف لے آئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے خون عثمان کے انتقام کے لئے بیعت کرنے والوں پر اپنی نوازشات کی بارش نازل فرما دی اور انہیں "صراط مستقیم" پر گامزن ہونے کی تصدیقی سند اور سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ○ وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُّسْتَقِيْمًا○ (سورۃ فتح آیت نمبر ۱۸تا۲۰)

﴿ترجمہ﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا- جب وہ اس درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے- پس (اللہ تعالیٰ) نے ظاہر کر دیا- جو کچھ ان کے دلوں میں تھا- پس ہم نے ان پر سکون کو نازل فرمادیا اور بطور انعام انہیں قریبی فتح عطاء فرمائی- اور انہیں بہت سی غنیمتیں بھی عطا کیں جنہیں وہ حاصل کریں گے- اور اللہ تعالیٰ غالب، حکیم ہے- (اے رفقاء رسول! ﷺ) اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے- جنہیں تم (مقررہ وقت پر) حاصل کرو گے- پس اس نے تمہیں یہ (صلح) جلدی دے دی ہے اور اس نے لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا ہے اور تاکہ اہل ایمان کے لئے یہ نشانی ہو جائے- اور تاکہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں ثابت قدمی سے "صراط مستقیم" پر گامزن رکھے-

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں صحابہ کرام پر جس آخری نعمت کا تذکرہ فرمایا اور جس بات کی تصدیق فرمائی وہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام "صراط مستقیم" پر تھے- اس آیت مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوری تندہی اور ثابت قدمی سے صراط مستقیم پر گامزن تھے اور قرآن کریم میں امت محمدیہ کے تمام افراد کو ان پاکباز و جانثار صحابہ کرام کی طرح صراط مستقیم کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے- فرمان خداوندی ہے-

فَاِنْ اٰمَنُوا بِمِثْلِ مَاآمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِاهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْافَاِنَّمَاهُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ○ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۳۷-۱۳۸)

﴿ترجمہ﴾ پس اگر لوگ اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم (صحابہ) ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو وہ مخالفت پر کمربستہ ہیں- پس ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقابلے میں آپ کو اللہ تعالیٰ کافی ہوگا۔اور وہ سب کچھ سننے والا' جاننے والا ہے(اصل رنگ تو)اللہ(کے دین)کارنگ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے کس کارنگ خوبصورت(ہوسکتا)ہے۔اور ہم تو اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

کتب تفاسیر میں ہے کہ یہود کے ہاں یہ رسم تھی کہ جب کوئی ان کے دین میں داخل ہوتا تو اسے رنگدار پانی سے غسل دیتے تھے۔ان کی دیکھا دیکھی عیسائیوں نے بھی یہی طریقہ اختیار کرلیا۔اور ان کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے زرد رنگ کے پانی سے غسل دیتے تھے جسے اصطباغ یا بپتسمہ کہا جاتا ہے۔یہ عمل کرنے کے بعد وہ یہ سمجھتے تھے کہ اب اس پر یہودیت اور عیسائیت کارنگ چڑھ گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ رنگ چڑھانا ہے تو صحابہ کرام کی طرح اللہ کریم کے دین کا رنگ چڑھاؤ۔دین حق اور صراط مستقیم کا رنگ ایسا پائیدار اور مستقل رنگ ہے۔جو نہ پانی سے دھلتا ہے۔نہ دھوپ سے اڑتا ہے اور نہ وقت گزرنے پر پھیکا پڑتا ہے۔اللہ رب العالمین کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو صراط مستقیم کا رنگ اپنانے اور پھر اس پر مستحکم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

﴿صراط مستقیم کے بنیادی اصول﴾ قرآن حکیم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ صراط مستقیم سے مراد اللہ تعالیٰ کا سیدھا اور صاف راستہ ہے۔جسے اسلام کہا جاتا ہے اور اس صراط مستقیم کے چند بنیادی اصول ہیں۔

تفصیل میں جائے بغیر ہم ان اصولوں کی تشریح و تفسیر کیلئے صرف قرآنی آیات اور انکے ترجمے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

﴿عقیدۂ توحید﴾ صراط مستقیم کا پہلا بنیادی اور اہم اصول عقیدۂ توحید اور عبادت الٰہی ہے۔کیونکہ کفر و شرک کا راستہ کسی صورت میں بھی صراط مستقیم نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو حکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں -قُلْ اِنَّنِیْ هَدَانِیْ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۶۲-۱۶۴)

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر) فرمادیجے بے شک میرے رب نے صراط مستقیم کی طرف میری رہنمائی فرمائی ہے -وہ (صراط مستقیم) مستحکم دین ہے- جو ایک رب کی طرف متوجہ ہونے والے ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت ہے اور وہ (ابراہیم علیہ السلام) مشرکوں میں سے نہیں تھے- آپ فرمادیجئے! بلاشبہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت صرف اللہ ہی کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے - اس کا کوئی شریک نہیں- اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں (اپنے زمانے میں) سب سے پہلا مسلمان ہوں-

ان آیات بینات میں واضح کر دیا گیا کہ صراط مستقیم کا پہلا بنیادی اصول یہ ہے کہ راہ حق کا راہی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرح خدائے واحد کا پرستار اور توحید الٰہی کا فدا کار ہوتا ہے اور وہ توحید ربانی کے لئے خاندان' قوم' والدین' برادری' اعزہ' اقرباء' وطن' جان اور اولاد سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے- مگر اللہ تعالٰی کی توحید میں ذرہ بھر مداہنت' کمزوری اور لچک کو قبول اور برداشت نہیں کرتا اور برملا اعلان کر دیتا ہے کہ میں سب کچھ قربان کر سکتا ہوں مگر توحید الٰہی پر آنچ گوارہ نہیں کر سکتا- اگر آج کے مسلمانوں کا عقیدۂ توحید جناب ابراہیم علیہ السلام کے عقیدے جیسا مضبوط اور پختہ ہو جائے تو آج بھی نار گلزار بن سکتی ہے-

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلب القرآن سورۃ یاسین میں خالق ارض و سماء نے واشگاف الفاظ میں بیان فرمادیا ہے کہ اگر کسی شخص کا عقیدۂ توحید درست نہ ہوگا تو قیامت کے دن ایسے مجرموں کو مومنوں کی صفوں سے جدا کردیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا کہ کیا دنیا میں تمہیں اس امر کا پابند نہ کیا گیا تھا کہ تمہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنا ہے کیونکہ عبادت الٰہی کا راستہ ہی "صراط مستقیم" ہے۔ سورت یاسین کی آیات اور انکا ترجمہ سماعت فرمائیے اور دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدۂ توحید پر استقامت نصیب فرمائے۔ ارشاد ربانی ہے۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ○ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ○ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ○ (سورۃ یاسین آیت نمبر ۵۹ تا ۶۱)

﴿ترجمہ﴾ اور (قیامت کے دن حکم ہوگا) اے مجرموں! آج کے دن الگ ہو جاؤ۔ اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری ہی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے یعنی صراط مستقیم ہے۔

﴿اتباع رسول﴾ صراط مستقیم کا دوسرا ابجادی اصول "اتباع رسول ﷺ" یعنی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع و فرمانبرداری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں رسول مکرم ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ اس امر کا اعلان کریں۔

وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ○ (سورۃ زخرف آیت نمبر ۶۱)

﴿ترجمہ﴾ اور میری اتباع کرو یہ (میری فرمانبرداری) ہی صراط مستقیم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ رسول خدا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری ہی رضائے الٰہی کے حصول، جنت کے دخول گناہوں کی بخشش اور جہنم سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (آل عمران آیت نمبر۳۱)

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر!) آپ فرمائیے (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع و فرمانبرداری کرو (پھر) اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے (تمام) گناہ معاف فرمادے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

اور آپ ﷺ کی اتباع کو ہی صراط مستقیم قرار دیتے ہوئے سورت شوریٰ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ صِرَاطِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَافِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَلَا اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ○

(سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۵۲، ۵۳)

﴿ترجمہ﴾ اور بے شک آپ صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ وہ اللہ ہی ہر اس چیز کا مالک ہے۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ خبردار! تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہے۔

حضرات گرامی! اتباع رسول کے حوالے سے ہر مسلمان کا عقیدہ، ایمان اور عمل یہ ہونا چاہیے کہ۔

میرے ہزار دل ہوں تصدق حضور پر
میری ہزار جان ہو قربانِ مصطفیٰ ؐ

رشتہ میرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامان مصطفیٰ ؐ

تمام اہل ایمان اس بات کو بغور سماعت فرمالیں اور قلب و ذہن میں بٹھا لیں کہ۔ اگر ہم۔

- دنیا کی عزت۔
- آخرت کا آرام۔
- دنیوی کامیابی۔
- اخروی کامرانی۔
- دنیوی وقار۔
- آخرت کا آرام۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- دنیا میں آبرو۔
- آخرت میں سکون۔
- دنیا کی اصلاح۔
- آخرت کی فلاح ۔
- قبر کی توسیع۔
- عذاب قبر سے نجات ۔
- حشر میں سایۂ عرش الٰہی۔
- حوض کوثر کا پانی۔
- نبی اکرمؐ کی شفاعت۔
- رسول محترم کی قرابت۔
- جنت کا حصول ۔
- بہشت کا دخول۔
- دنیا کی سلطانی۔۔اور ۔۔۔
- اسلام کی حکمرانی۔

چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے' ایک ہی سلیقہ ۔اور ایک ہی راستہ ہے کہ ہم امام الانبیاء' سید الاتقیاء' شافع روز جزا جناب محمد مصطفی ﷺ کے اطاعت گزار' فرماں بردار اور وفا شعار بن جائیں۔کیونکہ ؎

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

﴿دیگر اہم اصول﴾ حضرات گرامی! صراط مستقیم کے ان دو اہم بنیادی اور رہنما اصولوں کے علاوہ قرآن مجید' فرقان حمید کے آٹھویں سپارے میں چند مزید اصول بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ موضوع کی طوالت کے باعث ان اصولوں کی فہرست پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان اصولوں کی پاسداری کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

- والدین سے حسن سلوک۔
- غربت وافلاس سے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرنا۔
- فواحش سے اجتناب۔
- کسی جان کو ناحق قتل نہ کرنا۔
- یتیم کے مال کی حفاظت و نگہداشت کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ناپ تول پورا کرنا۔
- عدل وانصاف قائم کرنا۔
- اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرنا۔

یہ احکام بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○ (سورۃ انعام آیت نمبر ۱۵۳)

﴿ترجمہ﴾ اور بے شک یہ میرا سیدھا رستہ ہے۔ پس تم اس کی اتباع کرو۔ اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ یہ ہیں وہ باتیں جن کا تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

بزرگان محترم! ہم میں سے ہر شخص اپنے عقائد و اعمال کا خود جائزہ لے اور خود اپنا محاسبہ کرے کہ کیا وہ صراط مستقیم کے ان دس بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہے۔ اگر ہے۔ تو رب العزت کا شکر ادا کرے اور زندگی بھر ان اصولوں پر چلتے رہنے کی کوشش کرے اور خالق کائنات سے دعا کیا کرے کہ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ اے رب العالمین' اے رحمان ور حیم اور اے مالک یوم الدین! ہم سب کو زندگی بھر صراط مستقیم پر چلنے کی ہمت اور توفیق عطاء فرما۔ آمین۔

بزرگان محترم! جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ شیطان انسان کا ازلی' ابدی اور دائمی دشمن ہے۔ اس کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے اور رہے گی کہ وہ انسانوں کو راہِ راست سے بھٹکاتا' سیدھی راہ سے ہٹاتا اور ٹیڑھے راستے پر چلاتا رہے۔ وہ کافروں کو کفر پر' مشرکوں کو شرک پر' منافقوں کو نفاق پر' بدعتیوں کو بدعت پر' نافرمانوں کو نافرمانی پر' گستاخوں کو گستاخی پر' بے ادبوں کو بے ادبی پر' اور گناہگاروں کو گناہ پر ابھارتا اور انگیخت کرتا رہتا ہے اور لوگوں کے برے اعمال کو بڑے خوبصورت اور بہترین بنا کر ان کے سامنے پیش کرتا ہے کہ انسان کو اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئے ہوئے برے اعمال وافعال اچھے نظر آتے اور خوبصورت محسوس ہوتے ہیں۔ مثلاً انسان شرک کرتا ہے۔ مگر اسے عین توحید سمجھتا ہے۔بدعت کے کام کرتا ہے مگر اسے سنت کا درجہ دیتا ہے۔ خود گستاخی رسول کا ارتکاب کرتا ہے مگر الزام دوسروں کے سر تھوپ دیتا ہے۔ خود امام الرسل ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے مگر عاشق رسول کہلاتا اور محبت مصطفیٰ کا دعویٰ کرتا ہے اور در حقیقت ٹیڑھی راہ پر چل رہا ہوتا ہے مگر صراط مستقیم پر چلنے کا دعویٰ کرتا ہے۔

آخر میں رب العالمین کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ اے احکم الحاکمین۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

ہمیں تو راہ سیدھی پر ہمیشہ گامزن رکھنا
اور اپنی ہی رضاجوئی میں ہم سب کو مگن رکھنا

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر-۱۴

اِنعام یافتگان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ-اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ ○

﴿ترجمہ﴾راستہ ان لوگوں کا- جن پر تو نے انعام فرمایا-

لائق حمد و ثناء' خالق ارض و سماء ہے جو وحدہ' لاشریک' واجب الوجود اور یَفْعَلُ مَایَشَاءُ ہے-ساری کائنات کا نظام اسی کے قبضہءِ اختیار میں ہے-وہی ہر چیز کا خالق و مالک ہے اور وہی مستحق عبادت اور معبود و مسجود ہے- لاتعداد' ان گنت اور بے شمار درود و سلام امام المرسلین' خاتم النبیین' رحمتہ للعالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر جو قیامت تک کے لئے واجب الاتباع اور لائق اطاعت ہیں-ان کی فرماں برداری ذریعہ نجات اور ان کے احکام سے روگردانی وجہ عذاب ہے-اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو خالص اپنی عبادت اور رحمتہ للعالمین کی اطاعت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے-آمین-

﴿تمہیدی کلمات﴾معزز حضرات! گزشتہ خطبہ جمعہ میں "صراط مستقیم" کی توضیح وتفسیر عرض کرتے ہوئے قرآنی دلائل اور حدیثی شواہد سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ توحید و سنت کا راستہ ہی صراط مستقیم اور جنت کی راہ ہے- عبادت خدا اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ کے بغیر دنیوی کامیابی اور اخروی کامرانی کا حصول ممکن نہیں ہے-ہر مسلمان' ہر نماز کی ہر رکعت میں- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ - کہہ کر جس راہ حق پر چلنے کی دعا کرتا ہے-امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس کی وضاحت یوں فرمائی کہ-تَرَکْتُ فِیْکُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَاتَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ۔

﴿ترجمہ﴾ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ۔ جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے ۔ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت ہے ۔

صراط مستقیم کی دعاء' التجا اور استدعا کے بعد اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسا نمونہ طلب کیا جائے ۔ جسے مد نظر رکھتے ہوئے انسان صراط مستقیم پر گامزن ہو سکے ۔ کیونکہ کسی مثال اور نمونے کو دیکھ کر ہی انسان اپنی غلطیوں کی اصلاح کر سکتا اور اپنی زندگی کے معمولات کو اس نمونے کے مطابق ڈھال سکتا ہے ۔ ہر صاحب عقل و بصیرت اس بات کو جانتا اور اس حقیقت کو مانتا ہے کہ دنیا کا کوئی ہنر کسی صاحب ہنر کے نمونے کو دیکھے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا ۔ معمار کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی ماہر تعمیرات کے نمونے اور مثال کو پیش نگاہ رکھے ۔ انجینئر کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی انجینئر کا نمونہ مد نظر رکھے ۔ اور سیاستدان کے لئے لازم ہے کہ وہ سیاسی کامیابی کے لئے کسی انقلابی سیاست دان کے طریقہ سیاست کو اپنائے ۔ اسی طرح دینی راہ' جادۂ حق اور صراط مستقیم پر چلنے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی نمونہ اور مثال ہمارے سامنے موجود ہو ۔ جسے دیکھ کر ہم اپنے عقائد و نظریات' اعمال و افعال اور سیرت و کردار کی اصلاح کر سکیں اور اس نمونے کے مطابق زندگی گزار کر دربار الٰہی میں کامرانی اور سرخروئی حاصل کر سکیں ۔ اس لئے سورۃ فاتحہ میں مسلمان جہاں صراط مستقیم کی دعا کرتا ہے ۔ وہاں صراط مستقیم پر چلنے کے لئے نمونہ بھی طلب کرتا ہے اور رب العزت سے درخواست کرتا ہے ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ اے رب العالمین! ہمیں ان لوگوں کی طرح صراط مستقیم پر چلتے رہنے کی سعادت نصیب فرما ۔ جن پر تو نے انعام فرمایا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہم سب کو اہل حق' اہل بصیرت اور اہل انعام کی طرح صراط مستقیم پر گامزن فرما۔ آمین۔

﴿انعام یافتہ لوگ﴾ ایسے انعام یافتہ لوگ جن کی راہ پر چلنے کی دعا کی جاتی ہے۔ وہ چار قسم کے افراد ہیں۔ (۱) انبیاء (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین۔

قرآن حکیم کے پانچویں سپارے میں ان چاروں اقسام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا○

(سورۃ نساء آیت نمبر ۶۹)

﴿ترجمہ﴾ اور جو اطاعت کرے اللہ تعالیٰ کی اور (اس کے) رسول ﷺ کی۔ تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یعنی انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔

اس آیت مقدسہ میں خالق ارض و سماء نے واضح فرمادیا کہ انبیاء کی قربت' صدیقوں کی صحبت' شہداء کی معیت اور صالحین کی رفاقت کیلئے اللہ رب العالمین کی عبادت اور رحمتہ للعالمین کی اطاعت لازمی اور ضروری ہے۔ اطاعت مصطفیٰ اور عبادت خدا کے بغیر انسان مراتب علیا اور مقامات رفیعہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ' طاہرہ' مطہرہ رضی اللہ عنہا اس بابرکت آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ

جَاءَ رَجُلٌ" اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک صحابی دربار رسالت میں حاضر ہوئے تو ان کا چہرہ اترا ہوا' رنگ اڑا ہوا اور طبیعت پریشان تھی۔ آقائے دوجہاں ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیوں پریشان ہو؟۔ عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کوئی جسمانی تکلیف ہے نہ درد۔ بات یہ ہے کہ۔ اِنَّكَ لَاُحِبُّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَاُحِبُّ اِلَیَّ مِنْ اَهْلِيْ وَاُحِبُّ اِلَیَّ مِنْ وَلَدِيْ۔ مجھے اپنے اہل و عیال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ 'اپنی اولاد سے زیادہ اور اپنی جان سے زیادہ اگر کسی سے محبت ہے تو وہ آپ کی ذات گرامی ہے۔ مجھے آپ والدین 'اولاد 'اہل خانہ اور جان سے بھی زیادہ محبوب اور عزیز ہیں۔ میری الفت 'محبت اور عقیدت کا حال یہ ہے کہ ۔اِنِّیْ لَا کُوْنُ فِیْ الْبَیْتِ۔ میں اپنے گھر میں اپنی بیوی بچوں کے ہمراہ خوش باش ہوتا ہوں کہ اچانک۔ فَاذْکُرُکَ۔ مجھے آپ کی یاد ستاتی ہے۔ تو جب تک آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے رخ انور کی زیارت نہ کر لوں مجھے سکون اور اطمینان میسر نہیں ہوتا۔

حسب معمول میں آج بھی اپنے بچوں کے ساتھ گھر میں خوش و خرم تھا کہ میرے ذہن میں خیال آیا کہ دنیا میں جب آپکی محبت ستاتی ہے تو میں آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کی زیارت سے دل کو خوش کر لیتا ہوں۔ وَاِذَا ذَکَرْتُ مَوْتِیْ وَمَوْتَكَ۔ آج مجھے اچانک اس بات کا خیال آیا کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے ۔جس سے کوئی شخص بھی راہ فرار اختیار نہیں کر سکتا۔ اب رہ رہ کر مجھے یہ خیال ستا رہا ہے کہ ۔ اَنَّكَ اِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِیِّیْنَ۔ جب آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے تو آپ کا مقام تو بڑا بلند ہوگا۔ آپ تو انبیاء کرام علیہم السلام کے رفیع الشان درجے میں ہوں گے۔ وَاِنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ خَشِیْتُ اَنْ لَّا اَرَاكَ۔ اور اگر اللہ کریم نے مجھے جنت کا داخلہ نصیب فرما بھی دیا تو نا معلوم میں کس گوشہ میں پڑا ہوں گا۔ اور آپ کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سکون نہ پہنچا سکوں گا۔ (آقا! اس جنت کو میں کیا کروں گا جس میں آپ کی زیارت نصیب نہ ہو گی۔)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی مکرم ﷺ اپنے صحابی کے یہ حسین جذبات سن کر ابھی خاموش ہی تھے اور کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ سید الملائکہ جناب جبریل علیہ السلام یہ جاں فزا مژدہ لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے کہ اے سچے اطاعت گزارو اور مخلص فرماں بردارو! خوش ہو جاؤ کہ رب العالمین تمہیں جنت میں اپنے محبوب کی جدائی کے صدمے سے دوچار نہیں کرے گا۔ بلکہ جنت الفردوس میں سرور کائنات ﷺ کی رفاقت' معیت اور صحبت نصیب فرمائے گا۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۲۳' جلد ۱)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاۤءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا○

﴿ترجمہ﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔ یعنی جنت میں وہ نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوں گے اور یہ ساتھی تو بہت ہی اچھے ہیں۔ سبحان اللہ۔

کتب تفاسیر میں ہے کہ یہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی بات ہی نہیں بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کی یہ حالت اور کیفیت تھی تو رب العزت نے ان کی حوصلہ افزائی کیلئے یہ بشارت اور خوشخبری نازل فرمائی کہ اے اصحاب رسول! تمہیں گھبرانے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت تمہارا کام ہے اور تمہیں امام الانبیاء کے سایہ عاطفت میں جنت کا داخلہ نصیب فرمانا میرا کام ہے۔ نیز رب العالمین نے یہ صراحت بھی فرما دی کہ یہ خصوصی انعام صرف اصحاب رسول کے لئے ہی نہیں ہے۔ بلکہ۔ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ۔ جو بھی اللہ اور اس کے رسول کا فرماں بردار ہوگا۔ وہ جنت کا حق دار ہوگا۔ اور اپنے اعمال' افعال اور کردار کے مطابق اسے اعلیٰ رفقاء اور عظیم ساتھی نصیب فرمائے جائیں گے۔ کوئی انبیاء کے ساتھ ہوگا' کوئی صدیقین کے ہمراہ ہوگا۔ کوئی شہداء کا قریبی ہوگا۔ اور۔ کوئی اولیاء و اصفیاء کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نیک لوگوں کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر اس کے لئے بنیادی شرط عبادت خدا اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ یہ چاروں گروہ اسی جادۂ حق پر گامزن رہے اور مسلمان انہیں کی طرح صراط مستقیم پر چلتے رہنے کی دعا کرتے ہوئے رب العزت سے درخواست کرتا ہے۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ۔

خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جتنی خوشی اس فرمان رسول ﷺ کو سن کر ہوئی۔ اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی کیونکہ وہ جنت میں بھی رسول اللہ ﷺ کی رفاقت پسند کرتے تھے۔

(احسن البیان صفحہ ۱۱۴)

دعاء مصطفیٰ ﷺ انبیاء' اصدقاء' شہداء اور صلحاء کی رفاقت الیٰ اعلیٰ'

افضل اور اشرف شے ہے کہ خود امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس کی دعا کی ہے اور ایسے وقت میں دعا فرمائی ہے جب ہر شخص اپنے لئے بہتر سے بہتر اور اعلیٰ سے اعلیٰ چیز طلب کرتا ہے۔

سرور کونین' سید الثقلین' امام القبلتین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات مبارکہ کا آخری دن ہے۔ آپ علیہ السلام کی ذات گرامی پر نزع کا عالم طاری ہے۔ آپ ﷺ کی جسمانی نقاہت' کمزوری اور ضعف کی حالت یہ ہے کہ آپ علیہ السلام سہارے کے بغیر بیٹھ نہیں سکتے۔ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سہارا دے کر ٹیک لگوائی ہوئی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک اہم انعام یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں۔ میری باری کے دن۔ میرے سینے سے ٹیک لگائے وفات پائی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی موت کے وقت میرا اور آپ کا لعاب بھی اکٹھا فرما دیا۔ فرماتی ہیں کہ ہوا یوں کہ میرے بھائی عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ ﷺ مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے- میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ مسلسل مسواک کی طرف دیکھتے چلے جا رہے ہیں- میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کی خواہش کر رہے ہیں- میں نے عرض کیا کہ- آپ کے لئے مسواک لے لوں ؟- آپ زبان مبارک سے تو کچھ نہ کہہ سکے - سر سے اشارہ فرمایا- ہاں- میں نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے مسواک لے کر آپ کو دی تو آپ ﷺ نے سخت محسوس فرمائی- میں نے گزارش کی- "اسے نرم کردوں؟"- آپ ﷺ نے دوبارہ سر کے اشارے سے ہاں کہا-

بزرگان محترم! آپ رسول مکرم ﷺ کی حالت' کیفیت' اور مرض کی شدت کا اندازہ فرمائیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت' ادب اور تواضع کی طرف بھی توجہ فرمائیں- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دانتوں سے چبا کر وہ مسواک نرم کر کے آپ کی خدمت میں پیش کی- فرماتی ہیں- آپ ﷺ نے نہایت اچھی طرح مسواک کی- آپ ﷺ کے سامنے کٹورے میں پانی رکھا تھا- آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں بھگو کر اپنے چہرۂ اقدس پر ملتے جاتے اور زبان سے فرماتے- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَات "- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں -بلاشبہ موت کے لئے سختیاں ہیں-(صحیح بخاری- کتاب المغازی باب مرض النبی ووفاتہ)

مسواک سے فارغ ہوتے ہی نبی معظم' رسول مکرم ﷺ نے ہاتھ اوپر کی طرف اٹھائے- نگاہ چھت کی طرف بلند کی اور دونوں ہونٹوں کو حرکت دی- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے- میں نے کان لگایا تو آپ فرما رہے تھے- مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ -(اے اللہ!) ساتھ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا- یعنی انبیاء' اصدقاء' شہداء اور صلحاء کا ساتھ نصیب فرما-(صحیح بخاری-کتاب التفسیر -سورۃ نساء)

صحیح بخاری کی مختلف روایات کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سرور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کائنات علیہ السلام نے اپنی حیات مقدسہ کے آخری لمحات میں قرآن حکیم کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمانے اور انعام یافتگان کی معیت طلب کرنے کے ساتھ رب العزت سے دعا کی - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَالْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى - اے اللہ! مجھے بخش دے - مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ میں پہنچا دے - اے اللہ! رفیق اعلیٰ' اے اللہ! رفیق اعلیٰ' اے اللہ! رفیق اعلیٰ - یہ کلمات مبارکات آپ علیہ السلام نے اپنی زبان مبارکہ سے تین دفعہ دہرائے - تیسری دفعہ "رفیق اعلیٰ" کے الفاظ ابھی ادا ہوئے ہی تھے کہ آپکی زبان بند ہو گئی - اسی وقت ہاتھ جھک گیا اور سرور کائنات علیہ السلام کی روح مقدس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرمائی گئی اور آپ علیہ السلام "رفیق اعلیٰ" سے جا ملے - انا للہ وانا الیہ راجعون - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ -

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ -

ساتھ ان لوگوں کا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء' اصدقاء' شہداء اور صلحاء کا -

انعام یافتگان کے رفقاء یوں تو ہر شخص کی یہ تمنا' خواہش اور آرزو ہے کہ اسے قیامت' حشر اور جنت میں نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور اور صالحین کی رفاقت اور قربت حاصل ہو جائے مگر یاد رکھئے جب تک ہم اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح نہیں کریں گے - اپنی سیرت و کردار کو نہیں سنواریں گے - قرآن و سنت کے مطابق زندگی نہیں گزاریں گے اور انعام یافتگان کا راستہ اختیار نہیں کریں گے - اسوقت تک ہماری یہ نیک خواہش بر نہ آئے گی اور تمنا پوری نہ ہو سکے گی -

میں تفصیل میں جائے بغیر رسول مکرم' نبی محترم جناب محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی زبان حق ترجمان سے نکلے ہوئے وہ الفاظ مبارکات آپ کی خدمت میں عرض کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں - جن میں آپ علیہ السلام نے ان چند اعمال کا ذکر فرمایا ہے - جن کے بجا لانے سے انسان کو قیامت کے دن انعام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یافتگان کی قربت نصیب ہو گی- نبیوں کا ساتھ ملے گا' صدیقوں کی رفاقت میسر آئے گی- اور شہیدوں کی صحبت نصیب ہو گی- اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے خوش نصیبوں میں شامل فرمائے- آمین-

صحابی رسول جناب ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ - كُنتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- میں رسول محترم ﷺ کے خادم کی حیثیت سے ایک رات آپ ﷺ کے پاس تھا- جب آپ رات کو بیدار ہوئے تو- فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ - میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی اور دیگر ضروریات پیش کیں تو آپ ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا- اے ربیعہ! کوئی ضرورت ہو تو سوال کرو- میں نے عرض کیا- أَسْئَلُكَ مُرَا فَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ - میں جنت میں آپ کی رفاقت کی درخواست کرتا ہوں- آپ ﷺ نے ازراہ شفقت فرمایا- کوئی اور سوال ؟- میں نے عرض کیا- بس یہی خواہش ہے کہ مجھے جنت میں آپ کی صحبت نصیب ہو جائے- رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا- فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ- تم کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو- یعنی اے ربیعہ! نفل زیادہ ادا کیا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں میری رفاقت نصیب فرمادے گا- (صحیح مسلم باب فضل السجود- کتاب الصلوۃ)

اس حدیث مطہرہ سے یہ امر واضح ہو گیا کہ اگر کوئی شخص جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ ﷺ ، صحبت مصطفیٰ ﷺ اور قربتِ مصطفیٰ ﷺ کا آرزو مند ہے تو اسے کثرت سجود کو اپنا شعار اور نفلی نمازوں کو اپنی عادت بنانا چاہیے- مگر افسوس صد افسوس کہ آج کا مسلمان تو "فرائض" بھی ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے- میرے بھائیو! بے نماز کو قربت رسول حاصل ہونا تو بڑی دور کی بات ہے اسے تو جنت کا داخلہ بھی نصیب نہ ہو سکے گا- ضرورت اس امر کی ہے کہ آج کا مسلمان نہ صرف نماز پنجگانہ کا پابند ہو جائے بلکہ نفلی نمازوں کو کثرت سے ادا کرنا شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردے توانشاء اللہ العزیز۔اسے جنت بھی ملے گی اور سرور کونین ﷺ کی صحبت اور رفاقت بھی میسر آئے گی۔

عزیزان محترم! نماز دین کا ستون' ایمان کی پہچان اور مسلمان کے لئے اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔اور ؎

جلوہ ہے خاص رحمت حق کا نماز میں
انوار اقدس کا ہے نظارہ نماز میں
مولیٰ سے اپنے بندہ ہے ملتا نماز میں
اٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں
رکھے کا سربلند اسے اللہ بے نیاز
جس کا سر نیاز ہے جھکتا نماز میں

بعض بے وقوف' جاہل اور دینی تعلیمات سے بے بہرہ لوگ بڑی ڈھٹائی' بے خوفی اور جرأت سے اعلان کرتے نظر آتے ہیں کہ۔

"نہ نیتی نہ قضا کیتی"

یہ تصور سراسر غیر اسلامی' غیر شرعی اور قرآن و سنت کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔میں تو صرف یہی عرض کر سکتا ہوں۔

مولیٰ کے ساتھ اپنا تعلق بنا کے دیکھ
ملتا ہے کیا نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز پنجگانہ کی پابندی کرنے اور کثرت سے نوافل ادا کرنے اور جنت میں امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی معیت حاصل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔آمین۔

سید الثقلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابی جناب ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے انبیاء' اصدقاء اور شہداء کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفاقت و قربت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۴۵ کتاب البیوع)

﴿ترجمہ﴾ راست باز' دیانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ سبحان اللہ۔

عزیزان محترم! اس فرمان پیغمبر کی روشنی میں ہم سب اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور اپنے کردار کا محاسبہ کریں کہ کیا ہم ان پاکیزہ نفوس کی رفاقت اور معیت کے حقدار اور مستحق ہیں۔ آپ ﷺ نے سچ بولنے والے اور دیانتداری سے کاروبار کرنے والے تاجر کو انبیاء کی صحبت کا پیغام دیا ہے۔ مگر آج کا تاجر یہ کہتا ہے کہ جھوٹ اور بے ایمانی کے بغیر تو تجارت ہو ہی نہیں سکتی۔ دیانتداری سے کاروبار چلایا ہی نہیں جاسکتا۔ اور ایمانداری اپنانے سے تو کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے

کاروبار اور تجارت کے اسلامی اصول فی الوقت میرا موضوع نہیں ہے میں تو۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ۔ کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ انعام یافتگان چار قسم کے سعادت مند لوگ ہیں اور امام الرسل کے فرمان کے مطابق نیک' دیانتدار' صالح اور امانت دار تاجر کو حشر اور قیامت کے دن انعام یافتگان کی رفاقت کا شرف حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تاجر بھائیوں کو دیانتداری اور راست بازی اختیار کر کے یہ عظیم مرتبہ حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿**انبیاء کا راستہ**﴾ حضرات گرامی! سورۃ فاتحہ میں بندۂ مومن رب العالمین کی حمد وثناء بیان کرنے اس کی رحمت کی وسعت کا اعلان کرنے' اس کی حاکمیت اور ملکیت کا اظہار کرنے اور اس کی عبادت واستعانت کا اقرار کرنے کے بعد اس ذات رحیم و کریم سے "صراط مستقیم" کی دعا اور التجا کرتا ہے اور ساتھ شرط عائد کرتا ہے کہ "صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ" مجھے اپنے انعام یافتہ بندوں کی راہ اختیار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے اور ان کی طرح صراط مستقیم پر گامزن رہنے کی سعادت نصیب فرما۔ قرآنی آیات کے مطابق چار قسم کے لوگ "انعام یافتگان" ہیں۔ جن کی راہ پر چلنے کی مومن دعا کرتا اور خواہش رکھتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انعام یافتگان والی راہ کون سی ہے۔ انکا راستہ کیا ہے اور وہ کس صراط مستقیم پر گامزن تھے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے انعام یافتگان کے ان چاروں گروہوں (۱) انبیاء (۲) صدیقین (۳) شہداء اور (۴) صالحین کے راستے کی قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت کر دی جائے تاکہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے اور حشر کے دن جب ہم دربار خداوندی میں پیش ہوں تو رب العالمین اپنے فضل و کرم سے انعام یافتگان کا ساتھ عطا فرما کے جنت کا داخلہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

انعام یافتگان میں پہلا گروہ 'انبیاء' رسولوں اور پیغمبروں کا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں' نبیوں اور پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ کی توحید و عبادت کی طرف بلایا اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی دعوت دی ہے۔ گویا انبیاء کرام کا راستہ اللہ کی عبادت اور رسولِ وقت کی اطاعت کا راستہ ہے۔ آیئے انبیاء کرام کی راہ صدق کو قرآنی آیات سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن عزیز کے آٹھویں سپارے میں خالق ارض و سماء نے اپنے چند جلیل القدر اور لولوالعزم انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمات اور ان کی دعوت اور ان کے راستے کا تذکرہ فرمایا ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کرتے ہوئے فرمایا۔

يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ۔ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۵۹)

﴿ترجمہ﴾ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہاری عبادت کے لائق نہیں ہے۔

سیدنا ہود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے قرآن حکیم فرماتا ہے کہ انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی قوم سے فرمایا۔

یَاقَوْمِ اعْبُدُو اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ‘(سورۃ اعراف آیت نمبر ۶۵)

﴿ترجمہ﴾اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

اللہ رب العزت کے ایک مشہور پیغمبر سیدنا صالح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے قرآن حکیم فرماتا ہے کہ انہوں نے اپنی راہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہوئے فرمایا۔

یَاقَوْمِ اعْبُدُواللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ‘(سورۃ اعراف آیت نمبر ۷۷)

﴿ترجمہ﴾اے میری قوم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

جناب شعیب علیہ السلام کی دعوت کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے کہ انہوں نے کہا۔

یَاقَوْمِ اعْبُدُو اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ‘ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۸۵)

﴿ترجمہ﴾اے میری قوم! اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

ان آیات مقدسات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ انبیاء کرام کا راستہ توحید خداوندی اور عبادت الٰہی کا راستہ ہے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو رب واحد کی عبادت کی طرف بلایا ہے۔اور انبیاء عظام نے اللہ رب العزت کی عبادت کے ساتھ اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی بھی تلقین اور نصیحت فرمائی ہے۔ جن چار اولوالعزم پیغمبروں کی دعوت توحید کی بات آپ نے ابھی سماعت فرمائی ہے ان کی دعوت وراہ کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن حکیم کے انیسویں سپارے میں فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنی اطاعت کا حکم بھی دیا۔ارشاد الٰہی ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحِ ﴿ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ اِذْقَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۞ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۞ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۞

(سورۃ شعراء آیت نمبر ۱۰۵ تا ۱۰۸)

﴿ترجمہ﴾ نوح علیہ السلام کی قوم نے رسولوں کو جھٹلادیا جب ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟ بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری "اطاعت" کرو۔

ان قرآنی آیات سے اس امر کی وضاحت ہو گئی کہ سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو "اللہ کی عبادت اور اپنی اطاعت" کا حکم دیا۔اور عبادت الٰہی اور اطاعت رسول کا نام ہی صراط مستقیم ہے۔اور اسی پر چلتے رہنے کی سورۃ فاتحہ میں دعا کی جاتی ہے۔سیدنا نوح علیہ السلام کے بعد اسی سپارے میں سیدنا ہود علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔كَذَّبَتْ عَادُ ﴿ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۞ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۞ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۞

(سورۃ شعراء آیت نمبر ۱۲۳ تا ۱۲۶)

﴿ترجمہ﴾ عادیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔جب ان کے بھائی ہود علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟ بلاشبہ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت اختیار کرو۔

سیدنا صالح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو رب العالمین کی عبادت اور اپنی اطاعت کا حکم دیا اور قوم سے فرمایا۔

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۞ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۞ (سورۃ شعراء آیت نمبر ۱۴۳)

﴿ترجمہ﴾ (اے میری قوم) بے شک میں تمہارے لئے دیانتدار رسول ہوں۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کیا کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب شعیب علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے یہی فرمایا کہ اے میری قوم! اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ○ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ○ (سورۃ شعراء آیت نمبر ۱۷۸-۱۷۹)

﴿ترجمہ﴾ بلاشبہ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔

بزرگان محترم! اگر اسی طرح ایک ایک رسول کی دعوت اور انبیاء کے راستہ کی توضیح قرآنی آیات سے کی جائے تو خاصا وقت درکار ہے۔ اختصار کے باعث صرف دو ایسی قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ سماعت فرمالیں۔ جس میں اللہ رب العالمین نے تمام رسولوں کے راستے کی صراحت اور وضاحت فرمادی ہے۔ کہ تمام پیغمبر اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام لے کر آئے اور اپنی اطاعت کا درس دیتے رہے۔ سترہویں سپارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ (سورۃ انبیاء آیت نمبر ۲۵)

﴿ترجمہ﴾ اور (اے پیغمبر ﷺ) آپ سے پہلے تمام رسولوں پر ہم نے یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ پس تم میری ہی عبادت کرو۔

قرآن کریم کے پانچویں سپارے میں اللہ تعالیٰ نے رسولوں کی اطاعت و فرمانبرداری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ (سورۃ نساء آیت نمبر ۶۴)

﴿ترجمہ﴾ اور ہم نے تمام رسولوں کو اس لئے بھیجا تا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔

ان آیات مقدسات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کا مرکزی نکتہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت کی فرمانبرداری ہے۔ یہی تمام رسولوں کا راستہ اور نبیوں کی راہ ہے۔ اور اسی راہ حق پر چلتے رہنے کی دعا سورۃ فاتحہ میں سکھلائی گئی ہے کہ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ اے اللہ! ہمیں ایسے لوگوں کی راہ پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔

﴿جد الانبیاء کا راستہ﴾ خلیل اللہ الرحمان جناب ابراہیم علیہ السلام کو جد الانبیاء کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام کے بعد تشریف لانے والے تمام انبیاء' رسول اور پیغمبر آپ ہی کی نسل میں پیدا کیے گئے۔ قرآن حکیم نے واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے والد آزر اور عوام کو انہی دو چیزوں یعنی توحید اور اطاعت کی طرف بلایا اور اس راہ حق میں انہیں بے پناہ مشکلات اور بے انتہا مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر انہوں نے اس جادۂ حق اور صراط مستقیم سے ہٹنا قطعاً گوارا نہ کیا۔ ابراہیم علیہ السلام نے بت پرست' بت فروش اور بت تراش باپ "آزر" کے سامنے اپنی دعوت پیش کرتے ہوئے اور اپنے راستے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

يٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا۝ يٰاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا۝

(سورۃ مریم آیت نمبر ۴۲-۴۳)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے باپ! آپ ایسی چیزوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سن سکیں اور نہ دیکھ سکیں اور نہ آپ کے کسی کام آسکیں۔ اے میرے ابا جان! تحقیق میرے پاس ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔ اس لئے میری پیروی کریں۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

﴿امام الانبیاء کا راستہ﴾ معزز حضرات! امام الانبیاء' شافع روز جزا جناب محمد مصطفیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے جس راہ حق کی طرف لوگوں کو بلایا اور جس صراط مستقیم کی دعوت دی۔ وہ بھی عبادت خدا اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ کا راستہ ہے۔ آپ نے انسانوں کو سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور میرے سوا کسی کی کلی اطاعت و فرمانبرداری نہ کی جائے۔ آپ ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد ہر موقع' ہر مرحلے اور ہر حالت میں اسی امر کی تبلیغ و تلقین فرمائی۔ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے جس راہ صدق و صفا کی طرف بنی نوع انسان کو دعوت دی اس راہ حق کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن حکیم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول محترم ﷺ کو حکم دیا کہ اے رسول ﷺ۔

قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًاۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ○ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۵۸)

﴿ترجمہ﴾ آپ اعلان فرما دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جو تمام آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہی زندگی بخشنے والا اور موت دینے والا ہے۔ لہذا تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے اس اُمّی نبی پر ایمان لاؤ۔ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اسی کی اتباع کرو تا کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

آپ اس قرآنی آیت کے الفاظ اور ترجمے پر غور فرمائیں تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ رسول مکرم ﷺ کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے اور اطاعت 'مصطفیٰ ﷺ ہی کے لئے خاص ہے۔ یہی راہ ہدایت 'سیدھا راستہ اور صراط مستقیم ہے۔

قرآن عزیز کے اٹھارہویں سپارے میں اہل ایمان کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دعوت دی جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو وہ چوں چراں' حیل و حجت اور چونکہ چنانچہ کرنے کی بجائے فوراً فرمان خدا اور ارشاد مصطفیٰ کو قبول کرتے ہوئے اعلان کر دیتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور سنتے ہی اطاعت کر لی۔ فرمان الٰہی ہے۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (سورہ نور آیت نمبر ۵۱)

﴿ترجمہ﴾ بے شک اہل ایمان کی بات تو صرف اتنی ہے کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے "سن لیا اور ہم نے اطاعت کی" اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

حضرات گرامی! یہ بات اپنے قلب و ذہن میں منقش فرمالیں' دل میں بٹھالیں اور عقیدہ بنالیں کہ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ' احکام اسلام کی تلخیص اور قرآنی آیات کا نچوڑ یہی ہے کہ اللہ رب العالمین کی عبادت کی جائے اور رحمۃ للعالمین کی اطاعت کی جائے۔ جو شخص رب العزت کا عبادت گزار اور رسول رحمت کا فرمانبردار ہے۔ وہ مسلمان کامل الایمان اور صاحب اسلام ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روگردانی کرنے والا اور امام الانبیاء ﷺ کی اتباع سے منہ موڑنے والا ہے۔ ایسا شخص فاسق' فاجر' منافق بلکہ مشرک اور کافر تو ہو سکتا ہے مگر مومن اور مسلمان نہیں ہو سکتا۔

میں واشگاف الفاظ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ دنیا اور آخرت کی کامیابی کیلئے رب العزت کی خوشنودی اور رضامندی کیلئے' جنت کے حصول کیلئے' جہنم سے آزادی کیلئے' قبر میں آرام کیلئے' حشر کے اطمینان کیلئے' دنیاوی کامرانی کیلئے' اخروی نجات کیلئے' انبیاء' اصدقاء' شہداء اور صلحاء کی رفاقت کیلئے "عبادت خدا اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ" ازبس ضروری اور لازمی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مصطفیٰ ﷺ کا فرمانبردار ہے۔وہ جنت کا حقدار ہے اور جو ایسا نہیں ہے وہ مستحق نار ہے۔

عزیزان گرامی! اس اصول' دستور اور ضابطے کی روشنی میں ہم سب اپنے کردار' اعمال' افعال اور اطوار کا جائزہ لیں کہ کیا ہم اس جادۂ حق اور صراط مستقیم پر گامزن ہیں اگر ہیں تو اللہ ارحم الراحمین کا شکر ادا کریں کہ اس ذات کریم نے ہمیں راہ راست اپنانے کی سعادت بخشی اور اگر کوئی کمزوری' کوتاہی اور کمی ہے تو اسے دور کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں اور دات الٰہی سے دعا کریں کہ رب العالمین ہمیں امام الانبیاء ﷺ کے راستے پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے ۔آمین۔

بزرگان محترم! آج صورت حال یہ ہے کہ ہم لوگ کھلم کھلا شرک کرتے ہیں اور اسے توحید سمجھتے ہیں۔واضح انداز میں بدعات پر عمل پیرا ہیں اور انہیں سنت گردانتے ہیں۔ آج لوگوں نے گستاخی کا نام ادب اور نافرمانی کا نام فرمانبرداری رکھ لیا ہے۔خلاف اسلام حرکات کرتے ہیں اور اسے عین اسلام باور کراتے ہیں۔شاعر مشرق نے شائد اسی صورت حال سے متاثر ہو کر فرمایا تھا۔

خرد کا نام جنوں' جنوں کا خرد رکھ دیا
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

محترم بھائیو اور بزرگو! ہر شخص کے حسب حال اس کا ادب' احترام' عزت' توقیر' تعظیم اور تکریم ضروری ہے مگر عبادت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اطاعت صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کا حق ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہماری رشد و رہنمائی اور ہدایت کیلئے دو چیزیں ہمیں عنایت فرمائی ہیں۔ایک قرآن اور دوسرا محمد رسول اللہ کا فرمان' ہر شخص کی بات کا انکار ممکن ہے مگر قرآنی آیات اور رسول محترم کے ارشادات کا انکار کسی صورت بھی روا اور جائز نہیں ہے۔امت محمدیہ پر خالق ارض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ؤ سماء کا بہت بڑا احسان اور انعام ہے کہ ؎

دو انعام خداوند کیتے اوپر اہل ایماناں
اک قرآن دوجا محمدؐ سرور دوہاں جہاناں

اللہ تعالیٰ تمام کلمہ گو مسلمانوں کو ان نعمتوں کی قدر کرنے اور قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

﴿صدیقین کا راستہ﴾ انعام یافتگان جن کے راستے پر چلنے کی سورۃ فاتحہ میں دعا کی جاتی ہے۔ کا دوسرا گروہ "صدیقین" کا ہے۔ صدیق۔ فِعّیل۔ کے وزن پر مبالغے کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی راست باز اور راست گفتار ہے یعنی امانت داری' دیانت داری' ایمانداری اور سچائی کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز شخص کیلئے "صدیق" کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اصطلاح میں "صدیق" سے مراد وہ آدمی ہے جس کا باطن ہر قسم کے گرد و غبار سے یوں صاف ہوتا ہے کہ جب اس پر حق پیش کیا جائے تو وہ بے ساختہ اسے قبول کر لیتا ہے اور اسے خیر و شر کے درمیان کوئی التباس نہیں ہوتا بلکہ بلا تکلف حق و باطل میں فوراً امتیاز کر لیتا ہے۔

علامہ قاضی سید محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف "الجمال والکمال" میں صادق' صدوق اور صدیق پر بڑی عمدہ بحث فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"انبیاء کرام علیہم السلام میں درجہ صدیقیت کا پایا جانا تو لابُدّی اور لازمی امر ہے۔ امت میں منصب صدیقیت پر فائز انسان معرفت حق کا عارف ہوتا ہے۔ اس کے احوال و اقوال اور عزم و ارادہ مستقیم و احسن اور قوی و راسخ ہوتے ہیں۔ اس کا واحد مقصود "رضائے حق" ہوتا ہے۔ یہ وہ کمال ہے جو کمال نبوت سے ملا ہوا ہے۔ یہ وہ سراج ہے جو چراغ نبوت سے روشن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا۔اور جو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں انہیں اللہ تعالیٰ انعام یافتہ بندوں یعنی انبیاء و صدیقوں' شہیدوں اور نیک لوگوں کی معیت دے گا۔ یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حجۃ اللہ البالغہ میں صدّیقیت پر لطیف بحث لکھی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ صدیق اصل فطرت میں ذات پاک نبی ﷺ سے قریب تر ہوتا ہے۔ وہ جو تعلیم اللہ کے نبی سے حاصل کرتا ہے۔ اس کے دل میں ایسی راسخ ہو جاتی ہے گویا کہ وہ علوم اسی کے دل سے نکلے تھے۔ صدیق پر انوار وحی نبوت کا انعکاس ہوتا ہے اور تاثیر و تاثر اور فعل و انفعال کا ایسا تسلسل قائم ہو جاتا ہے کہ فنا و فدا کے منصب پر ممتاز ہو جاتا ہے اور اس وقت یہ کیفیت ہوتی ہے کہ نبی کی روحانیت صدیق کی زبان پر تکلم کرتی ہے۔" (الجمال والکمال صفحہ ۱۵۰)

قرآن حکیم میں تین جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے "صدیق" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ (۱) سیدنا ابراہیم علیہ السلام (۲) سیدنا ادریس علیہ السلام (۳) اور سیدنا یوسف علیہ السلام۔ ابراہیم علیہ السلام کے تذکرے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا۔ (سورۃ مریم آیت نمبر ۴۱) اور اس کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر فرمائیے۔ بلا شبہ وہ بڑے راست باز نبی تھے۔

جناب ادریس علیہ السلام کے لئے لقب صدیق کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا۔

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا (سورۃ مریم آیت نمبر ۵۷) اور اس کتاب میں ادریس علیہ السلام کا بھی تذکرہ کیجئے۔ بے شک وہ سراپا صدق نبی تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی تعلیمات میں خالص توحید و رسالت و نبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اتباع اور اعمال صالحہ کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔

تیسرے پیغمبر جن کیلئے قرآن عزیز میں "صدیق" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ سیدنا یوسف علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات ہے۔ جب آپ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے تو جیل کے دو رفقاء کو ان کے خوابوں کی تعبیر سے آگاہ فرمانے کے بعد رہائی پانے والے سے فرمایا۔ جب تم جیل سے رہائی پا کر شاہی دربار میں اپنے منصب پر بحال ہو جاؤ تو اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کرنا کہ "بے گناہ یوسف" کئی سال سے جیل کاٹ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ ساقی کو جیل سے باہر نکل کر یہ بات یاد نہ رہی۔ طویل عرصہ کے بعد بادشاہ مصر کو ڈراؤنا خواب آیا۔ اس نے کاہنوں' نجومیوں' درباریوں' وزیروں اور مشیروں سے اس کی تعبیر دریافت کی۔ مگر وہ اس حقیقی خواب کی تعبیر بیان نہ کر سکے۔ اچانک ساقی کو سیدنا یوسف علیہ السلام یاد آ گئے اور اس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ میری جیل تک رسائی کا بندوبست کر دیا جائے تو میں اس خواب کی تعبیر کا پتہ لگا سکتا ہوں۔ چنانچہ وہ ساقی شہر سے آٹھ میل دور جیل میں جا کر سیدنا یوسف کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔ یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ۔ اے سراپا صدق یوسف!

سیدنا ابراہیم علیہ السلام --- جنہیں قرآن حکیم میں صدیق کہا گیا ہے --- کے راستے کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یوسف صدیق کی راہ صدق و صفا سے بھی آگاہی ہو جائے۔

خاصان خدا کا یہ شیوہ ہے کہ وہ تبلیغ توحید' اشاعت اسلام اور دعوت الی الحق کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے بلکہ جب کبھی اور جہاں کہیں کسی کو سمجھانے کا وقت مل جائے وہ تبلیغ کا حق ادا کرتے اور لوگوں کو صراط مستقیم پر چلانے اور انعام یافتگان کا راستہ اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ خاندان ابراہیم علیہ السلام کے گل سرسبد جناب یوسف علیہ السلام نے جیل کی کال کوٹھڑی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی اللہ تعالیٰ کی توحید اور نیکوں کے راستوں کی وضاحت فرمائی اور رفقاء جیل کو شرک وبت پرستی ترک کر کے عقیدۂ توحید قبول کرنے کی ترغیب دی اور اپنے آباء اجداد کے راستے پر چلنے کی رغبت دلائی۔ قرآن حکیم مصر کے کافرانہ اور مشرکانہ ماحول میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی توحیدی تقریر دلپذیر کا تذکرہ یوں فرماتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اعلان فرمایا۔

اِنِّیۡ تَرَکۡتُ مِلَّۃَ قَوۡمٍ لَّایُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَھُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ کَافِرُوۡنَ ○ وَاتَّبَعۡتُ مِلَّۃَ اٰبَآئِیۡۤ اِبۡرَاھِیۡمَ وَاِسۡحَاقَ وَ یَعۡقُوۡبَ مَا کَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِکَ بِاللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ ذَالِکَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ عَلَیۡنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَایَشۡکُرُوۡنَ ○(سورۃ یوسف آیت نمبر ۳۷-۳۸)

﴿ترجمہ﴾ میں نے ایسی قوم کا دین چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا انکار کرنے والے ہیں اور میں نے اپنے آباء و اجداد ابراہیم' اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے دین کی پیروی کی ہے۔ ہمارے لئے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور لوگوں پر خاص احسان ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

آپ سیدنا یوسف علیہ السلام کی عقیدۂ توحید پر مضبوطی اور انبیاء کرام کے راستے کو مستحکم طریقے سے اپنانے پر غور فرمائیں کہ آپ علیہ السلام نے حکیمانہ انداز' بلیغانہ اختصار اور موثر پیرائے میں توحید خداوندی کا مسئلہ بیان فرمانے کے ساتھ یہ بات بھی واضح فرمادی کہ میرا یہ عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے کہ جسے میں پہلی دفعہ اختیار اور قبول کئے ہوئے ہوں۔ بلکہ میرے جلیل القدر اور اولوالعزم آباء اجداد۔ جن کے نام اور کام سے دنیا واقف ہے۔۔۔۔ان کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ میں انہیں برگزیدہ ہستیوں کے راستہ پر گامزن ہوں اور ان بزرگوں کے دین کی اتباع و فرمانبرداری کو ذریعہ نجات سمجھتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی عظیم المرتبت' اولوالعزم اور صاحبان عزیمت انعام یافتگان کے راستے پر ہمیشہ چلتے رہنے کی سورۃ فاتحہ کی زیر بحث آیات مقدسہ میں دعا کی جاتی ہے کہ اے رب العالمین! ہم سب کو سیدھے راستے پر چلتے رہنے کی سعادت نصیب فرما۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔ گویا صدیقوں کا راستہ بھی توحید الٰہی اور نبی وقت کی اتباع اور فرمانبرداری ہے اور یہی۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ ہے۔

﴿**ابوبکر صدیقؓ کا راستہ**﴾ حضرات محترم! قرآن حکیم کی سورت حدید میں نبی مکرم ' رسول معظم ' پیغمبر اکرم جناب محمد کریم ﷺ اور دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کے تمام جانثار' فداکار اور وفادار صحابہ اور مومنین کاملین کو "صدیقین" کہا گیا ہے۔ فرمان ربانی ہے۔ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ○(سورۃ حدید آیت نمبر ۱۹)

﴿ترجمہ﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ صدیق ہیں۔

جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا کہ کمال ایمان اور صدق و صفاء کی اکملیّت کا نام صدّیقیّت ہے۔ اور یہ وصف انبیاء کرام میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ پھر انبیاء کرام کے رفقاء اور اصحاب میں یہ صفت بطور خاص پائی جاتی ہے اور عام امت میں سے بھی اعلیٰ درجے کے بعض نیک لوگوں کو یہ عظیم منصب عطا فرما دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا

(متفق علیہ' مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۱۲' باب حفظ اللسان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ تم پر لازم ہے کہ صدق و سچائی کو اختیار کرو۔ بے شک سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور بلاشبہ نیکی جنت کی راہ پر چلاتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا اور سچائی کی تلاش و جستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے "صدیق" لکھ دیا جاتا ہے۔

رحمت دو جہاں' سرور کون و مکان' نبی اکرم' رسول معظم ﷺ کی زبان حق ترجمان نے اپنے رفیق خاص اور یار غار جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بطور خاص "صدیق" کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ جیسا کہ خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک دن۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَ شَهِیْدَانِ

(صحیح بخاری صفحہ ۵۱۹' جلد ۱)

﴿ترجمہ﴾ نبی محترم ﷺ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ احد نامی پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ نے حرکت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے احد! ٹھہر جا۔ تجھ پر اس وقت ایک نبی' ایک صدیق اور دو شہید سوار ہیں۔

جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کے لئے "لقب صدیق" کی تائید قرآنی آیت سے بھی ہوتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ (سورۃ زمر آیت نمبر ۳۳)

﴿ترجمہ﴾ اور جو سچی بات لایا اور جس نے (فوراً) اس کی تصدیق کی۔ یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

جناب علی رضی اللہ عنہ کے بقول اس آیت کریمہ میں۔ جَآءَ بِالصِّدْقِ ۔ سے جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی اور۔ صَدَّقَ۔ سے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت مراد ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ انعام یافتگان میں انبیاء کے بعد صدیقین کا ذکر کیا گیا ہے لہٰذا اشد ضروری ہے کہ خلیفہ اول' رمز شناس نبوت اور راز دار پیغمبر جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عقیدے' عمل اور راستے کی نشاندہی کر دی جائے۔ تاکہ انعام یافتگان کے راستے کی پوری وضاحت ہو جائے۔ انبیاء کرام کی طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ اور نظریہ بھی یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہے۔ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ اور اطاعت کے لائق صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ تفصیل میں جائے بغیر صرف ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔

سرور عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی رحلت' وفات اور انتقال صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کیلئے قیامت صغریٰ تھی۔ آپ کے انتقال کی خبر سن کر ہر شخص دم بخود اور پریشان تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ روح فرسا خبر سن کر فوراً کاشانہ نبوت پر حاضر ہوئے۔ رحمت کائنات ﷺ کے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹائی۔ آپ کی جبین مبارک پر بوسہ دیا اور غمناک آنکھوں سے رخ اقدس کی زیارت کرتے ہوئے فرمایا۔ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ۔ آقا! آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ طِبْتَ حَيًّا وَّمَيِّتًا۔ آپ کی حیات اور وفات پاک ہیں۔ اللہ کی قسم آپ نے موت کا ذائقہ چکھ لیا۔ اب اس کے بعد آپ کو دوبارہ کبھی موت نہیں آئے گی۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ نے سرور کونین ﷺ کا چہرہ اقدس چادر سے ڈھانپ دیا اور مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ مسجد نبوی میں لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ ہر آنکھ اشک بار اور ہر دل غمگین تھا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دفور جذبات میں لوگوں سے کہہ رہے تھے۔ وَاللّٰہِ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کو موت نہیں آئی۔ آپ نے وفات نہیں پائی۔ جس نے یہ کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ وفات پا گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ علیہ السلام کی طرح اپنے رب کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ واپس لوٹیں گے۔ اور لوگوں (منافقوں) کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی دوسرے اصحاب کی طرح محزون اور غمگین تھے۔ آپ پر بھی وفات رسول ﷺ کی خبر بجلی بن کر گری تھی اور فرط غم سے آپ کی آنکھوں سے بھی مسلسل آنسو جاری تھے۔ مگر آپ کے عقیدۂ توحید اور امت کی خیر خواہی کے جذبہ صادقہ نے گوارا نہ کیا کہ لوگ سرور کائنات ﷺ کی ذات کے بارے میں کسی غلط فہمی کا شکار ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اَیُّھَا الْحَالِفُ عَلٰی رِسْلِکَ۔ اے قسمیں کھانے والے ٹھہر جا۔ پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ (لوگو! عقیدے کی بات سن لو)

اَلَا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَقَالَ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ۔ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا۔ وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۵۱۷ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ خبردار! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا۔ تو وہ جان لے کہ بے شک محمد ﷺ پر موت طاری ہو چکی ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ (پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورہ آل عمران کی یہ آیت تلاوت فرمائی) اور محمد ﷺ تو صرف اللہ کے رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ اگر آپ ﷺ وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل (کفر کی طرف) پھر جاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے ؟-اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان نہیں کرے گا-اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو عنقریب جزاعطاء فرمائے گا-

توحید ورسالت کے موضوع پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ سن کر لوگوں کو امام الرسل کی وفات کا یقین ہو گیا اور انہوں نے محسوس کیا کہ جیسے یہ آیات ابھی نازل فرمائی گئی ہیں-

آپ غور فرمائیں کہ ان پریشان کن اور اذیت ناک لمحات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عبادت الٰہ اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ کا مسئلہ کیسے موثر پیرائے میں بیان فرمایا اور اصحاب رسول پر واضح فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت حتیٰ کہ امام الانبیاء ﷺ کی پرستش بھی جائز نہیں ہے-آپ ﷺ کو معبود بنا کر نہیں بلکہ مطاع بنا کر بھیجا گیا ہے-لہٰذا امت پر لازم ہے کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور اطاعت میں مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے-

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اختیار کردہ اور پسندیدہ راستے کی وضاحت کے لئے میں آپ رضی اللہ عنہ کے پہلے خطبہ خلافت کے چند الفاظ آپ کی خدمت میں پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں-آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی طرف سے بیعت عامہ کے بعد پُر سوز خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا-

'اے لوگو! اللہ کی قسم میں نے کبھی دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی امارت کی خواہش نہیں کی-نہ مجھے اس کی طرف کوئی رغبت تھی اور میں نے خفیہ یا اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کبھی دعا بھی نہیں کی-البتہ میں فتنے کے خوف سے اس بوجھ کو اٹھانے پر تیار ہو گیا ہوں-ورنہ امارت میرے لئے کوئی راحت نہیں بلکہ بار گراں ہے-جسے اٹھانے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے-میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا-کاش میری جگہ آج کوئی ایسا شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر ہوتا جو اس بوجھ کو اٹھانے کی طاقت رکھتا۔"

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آخر میں فرمایا۔اور یہی حصہ ہمارے موضوع سے متعلق ہے۔

"جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو ۔ اور جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت تم پر فرض نہیں۔" (تاریخ ابن کثیر ترجمہ البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۳۹ جلد ۶)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ان خطابات سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ "صدیق" کا راستہ قرآن و سنت کا راستہ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور محبت و اطاعت مصطفیٰ ﷺ کا راستہ ہے اور اسی راستے پر چلتے رہنے کی دعا کی جاتی ہے کہ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔اے اللہ! ہمیں انعام یافتہ لوگوں کے راستے پر چلنے کی توفیق نصیب فرما۔ آمین۔

شہداء کا راستہ انعام یافتگان میں سے تیسرا گروہ شہداء کا ہے۔ شہید اپنی سب سے پیاری چیز "جان" اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی راہ میں قربان کر کے اپنے نظریے کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔اور عملی طور پر واضح کرتا ہے کہ میں اپنے عقیدے اور فکر کی اشاعت و تبلیغ کیلئے جان تو قربان کر سکتا ہوں مگر اپنے اعتقادات و نظریات پر آنچ نہیں آنے دوں گا۔ قرآنی آیات اور احادیث مبارکات کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ شہداء اسلام نے قرآن و سنت، توحید و رسالت اور حصول جنت کے لئے جام شہادت نوش فرمایا اور جان پر ایمان کو ترجیح دے کر بعد میں آنے والوں کے لئے بہترین نمونہ قائم کر دیا۔

سرور کونین، سید الثقلین، امام القبلتین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک فدا کار صحابی کا نام "زیاد بن سکن" رضی اللہ عنہ ہے۔ سن ۳ ہجری ماہ شوال میں غزوہ احد کے دوران جب دشمنان اسلام نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے لیا۔اور آپ ﷺ پر یکبارگی حملہ کر کے آپ کی زندگی کا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تو رحمت عالم ﷺ کی زبان اقدس نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ رَجُلٌ یَشْرِیْ لَنَا نَفْسَہٗ' ۔کون ہے جو میرے لئے اپنی جان قربان کرے گا؟۔یہ فرمان سنتے ہی جناب زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ پانچ انصاریوں کے ہمراہ آپ کی حفاظت کے لئے کمر بستہ ہو گئے اور پانچوں جانثاروں نے آپ ﷺ کے گرد حصار بنا لیا۔ یہ فداکار نبی محترم ﷺ کی حفاظت و مدافعت میں یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش کر گئے۔ آخری شخص حضرت زیاد بن سکن آخری لمحے تک بڑی جانثاری سے حفاظت مصطفیٰ ﷺ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے تا آنکہ زخموں سے چور ہو کر زمین پر گر پڑے۔ پھر جانثاروں کی دوسری جماعت کھڑی ہو گئی اور اس نے امام الرسل ﷺ کے دفاع کی ذمہ داری نبھائی۔ جناب زیاد بن سکن جب زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے زمین پر گر پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اُدْنُوْہُ مِنِّیْ ۔اس کو میرے قریب کرو۔اُدْنُوْہُ مِنِّیْ ۔اسے میرے نزدیک لاؤ۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں زخمی حالت میں اٹھا کر شفیق آقا ﷺ کے پاس لے آئے۔رحمت عالم ﷺ نے زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کا سر اپنی گود مبارک میں رکھ لیا اور اپنے زانوؤں کو زیاد کے لئے تکیہ بنا دیا۔ زیاد رضی اللہ عنہ نے اپنی نظریں رخ مصطفیٰ ﷺ پر گاڑ دیں۔ پیغمبر خدا ﷺ نے شفقت بھری نگاہوں سے اپنے وفادار صحابی کو دیکھا تو فرط مسرت سے اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور اس نے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنی جان' جان آفریں کے سپرد کر دی۔(سیرۃ ابن ہشام مترجم صفحہ ۶۴ جلد ۲)بقول شاعر۔

گلستاں میں جا کر ہر اک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بُو ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

جناب زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ نے فرمان مصطفیٰ ﷺ پر اپنی جان قربان کر کے یہ ثابت کر دیا کہ مومن کٹ تو سکتا ہے مگر اطاعت مصطفیٰ ﷺ سے ہٹ نہیں سکتا- یہی شہداء کا راستہ اور دین پر کٹ مرنے والوں کی راہ صدق و صفا ہے- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ-

شہداء اسلام کی راہ یہی ہے کہ جونہی پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ذی شان کانوں میں پڑ جائے اس پر فوراً عمل پیرا ہو جائے اور فرمان مصطفیٰ پر عمل کرنے میں ذرہ بھر تاخیر بھی گوارا نہ کی جائے- غزوۂ احد کے ستر شہداء میں ایک ممتاز نام غسیل الملائکہ جناب حنظلہ رضی اللہ عنہ کا ہے- آپ رضی اللہ عنہ کی شب زفاف تھی- آپ کی بیوی جمیلہ بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم صبح بیدار ہوئے تو امام الرسل ﷺ کی طرف سے جہاد کا اعلان ہو رہا تھا- جناب حنظلہ رضی اللہ عنہ شوق شہادت سے سرشار فوراً تعمیل ارشاد کرتے ہوئے حاضر ہو گئے اور اتنی تاخیر بھی گوارا نہ کی نہ غسل جنابت کر سکیں- جب میدان احد میں اہل اسلام کے مسلسل حملوں سے مشرکین مکہ کے قدم اکھڑنے اور صفیں بکھرنے لگیں تو جناب حنظلہ رضی اللہ عنہ کی نظر کفار کے سپہ سالار ابو سفیان پر پڑی- آپ اپنی تلوار لہراتے ہوئے اس پر جھپٹے- تلوار کا پہلا وار کیا جو ابو سفیان کے گھوڑے کو لگا- گھوڑا حملے کی تاب نہ لا سکا- لڑکھڑایا- اور زمین پر گر گیا- ابو سفیان بھی زمین پر گر پڑا اور گرتے ہی زور زور سے مدد کے لئے پکارنا شروع کر دیا- اس کی پکار سن کر ایک کافر اسود بن شداد دوڑتا ہوا آیا اور اس نے پیچھے سے جناب حنظلہ رضی اللہ عنہ پر اپنے نیزے سے حملہ کر دیا- نیزہ آپ کے جسم کو چیرتے ہوئے پار نکل گیا- آپ نے پلٹ کر اسود پر حملہ کرنا چاہا مگر اسود نے فوراً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسر اوار کر دیا- جس کی تاب نہ لا کر جناب حنظلہ رضی اللہ عنہ جام شہادت نوش کر گئے- نبی مکرم ﷺ کو جب حنظلہ کی شہادت کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا- "میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان اللہ کے فرشتے چاندی کے برتنوں میں جناب حنظلہ کو بارش کے تازہ پانی سے غسل دے رہے تھے-" جناب ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب وہ جناب حنظلہ رضی اللہ کی میت کے قریب گئے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے- سبحان اللہ-

مختصر یہ کہ شہداء کا راستہ بھی یہی ہے کہ معبود صرف اللہ تعالیٰ کو مانا چاہیے اور محبوب صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کو جانا جائے- اور یہ راستہ سیدھا جنت کو جاتا ہے- اس راستے کے صحیح' درست اور سیدھا ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے- اسی راہ مستقیم کی دعا کرتے ہوئے بندہ اپنے مولا سے عرض کرتا ہے- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ - اے اللہ! ہمیں انعام یافتگان کے راستے پر چلنے کی سعادت نصیب فرما- آمین-

﴿صلحاء کا راستہ﴾ انعام یافتہ گروہوں میں چوتھا گروہ "صالحین" کا ہے- اس سے مراد ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو فاسد اعتقادات اور برے اخلاق سے دور رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے متعین کردہ راستہ پر چلتے اور قرآن و حدیث کے مطابق زندگی گزارتے ہیں- بالفاظ دیگر "صالح" ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور بندوں کے حقوق کا بھی پوری طرح خیال رکھے اور انہیں ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرے اور اپنے آپ کو ذکر الٰہی میں مصروف و مشغول رکھے- عام اصطلاح میں ایسے نیک' صالح' عبادت گزار اور شب زندہ دار بزرگ کو "ولی" کہا جاتا ہے-

صلحاء عظام اور اولیاء کرام کا راستہ بھی قرآن و سنت اور توحید و رسالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا راستہ ہے - ان بزرگوں نے قرآن و حدیث پر عمل کر کے ہی درجہ ولایت حاصل کیا ہے -لہذا ضروری ہے کہ جس طرح صلحاء امت صراط مستقیم پر گامزن رہے - ہم بھی اسی جذبے' شوق اور محبت سے قرآن و سنت کے احکام پر عمل کر کے ان کی طرح اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں- صِرَا طَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ -راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا-

یہ بات ذہن نشین فرمائیے کہ صرف اولیاء کرام کی طرف نسبتیں قائم کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا-بلکہ ان جیسے عقائد اور اعمال اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور نبی رحمت ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی- آج لوگوں نے گانے بجانے' قوالی کرنے' قبروں پر چادریں چڑھانے' عرس منانے' اور غیر اللہ کے نام کی نیازیں پکانے کو ہی اولیاء سے محبت کا معیار بنا رکھا ہے حالانکہ یہ شرک اور بدعت کے کام ہیں اور بزرگان ملت کی تعلیمات میں بھی ان چیزوں کا قطعاً حکم نہیں دیا گیا ہے -بلکہ اکابرین ملت' زعماء قوم' بزرگان دین' اولیاء کرام اور صلحاء امت نے اپنے مریدوں اور عام مسلمانوں کو قرآن و سنت کے احکام پر عمل کرنے کی تبلیغ و تلقین فرمائی ہے-

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کے نام سے زمانہ واقف ہے- آپ کمال درجے کے بزرگ تھے- خلوص' للّٰہیت' تواضع' انکساری' اخلاق حسنہ' عبادت الٰہی میں استغراق' عقیدہ اور عمل کی اصلاح' ذکر الٰہی میں اشغال اور آخرت کا خوف آپ کی سیرت و کردار کے نمایاں پہلو ہیں - مگر آج لوگوں نے ان کے نام پر بدعات کو رواج دے رکھا ہے- آیئے آپ کے ارشادات و فرمودات میں سے آپ کے راستے کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں- آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب فتوح الغیب کے دوسرے مقالے میں فرماتے ہیں-

وَاتَّبِعُوۡا وَلَا تَبۡتَدِعُوۡا وَاَطِیۡعُوۡا وَلَاتُمَزِّقُوۡا وَحِّدُوۡا وَلَا تُشۡرِکُوۡا-

(فتوح الغیب مترجم صفحہ ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾اور سنت کی پیروی کرو اور بدعت نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اور ان کے حکم سے باہر نہ جاؤ۔ اللہ کو یکتا جانو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

آپ پیر صاحب کے ان الفاظ پر غور فرمائیں کہ آپ اپنے مریدوں اور ماننے والوں کو سنت کی پیروی کرنے 'بدعت سے احتراز کرنے' عقیدہ توحید اختیار کرنے اور شرک سے باز رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ آج ان سے عقیدت و محبت کے نام پر شرک کو پھیلایا اور توحید کو مٹایا جارہا ہے۔ سنت رسول سے روگردانی کی جارہی اور بدعات کو رواج دیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ان بزرگوں کی طرح قرآن و سنت کے احکام پر عمل کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ اسی کتاب فتوح الغیب کے مقالہ نمبر ۱۰ میں لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَهُوَ الحَاكِمُ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ لَاتَخْرُجُ عَنْهُمَا فَاِنْ خَطَرَ خَطَرٌ "اَوْ وُجِدَ اِلْهَامٌ" فَاعْرِضْهُمَا عَلَى الْكِتَابَ وَالسُّنَّةِ۔

(فتوح الغیب مترجم صفحہ ۳۰)

﴿ترجمہ﴾ کتاب اللہ اور سنت رسول ہی اصل حاکم ہیں۔ تم ان دونوں کے احکام سے باہر نہ نکلو۔ اگر تمہارے دل میں کوئی خطرہ گزرے یا الہام پایا جائے تو اسے کتاب و سنت پر پیش کرو۔ (اگر وہاں سے مل جائے تو عمل کرو ورنہ چھوڑ دو)

شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نے اس فرمان میں بھی کتاب و سنت کے احکام پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ کی کتاب فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین میں کئی مقامات پر قرآن و سنت پر عمل کرنے کی بات مختلف اسالیب میں بیان فرمائی گئی ہے۔ مگر اختصار کے باعث ہم صرف ایک حوالہ مزید عرض کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں- جناب پیر صاحب مقالہ نمبر ۳۶ میں فرماتے ہیں-

وَاجْعَلِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ اَمَامَكَ وَانْظُرْ فِيهِمَابِتَامُّلٍ وَتَدَبُّرٍ وَاعْمَلْ بِهِمَا وَلَاتَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَالْقِيلِ وَالْهَوَسِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا-(فتوح الغیب صفحہ ۸۵)

﴿ترجمہ﴾اور کتاب و سنت کو اپنا پیشوا بنا' اور ان دونوں میں غور و فکر کے ساتھ نظر کر' اور ان دونوں پر عمل کر اور قیل و قال اور ہوس سے دھوکہ نہ کھا-

عزیزان گرامی! ایک شیخ عبدالقادر ہی کیا- ہر مرد صالح' نیک شخص اور ولی کامل نے لوگوں کو توحید و سنت کا راستہ دکھلانے کی کوشش کی ہے مگر افسوس کہ بعد میں آنے والوں نے ان صلحاء عظام کی تعلیمات کو فراموش کر کے' عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور ان بزرگوں کی عقیدت کے نام پر شرک و بدعت کا بازار گرم کر رکھا ہے- اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو شرک وبدعت کی راہ کو ترک کر کے توحید و سنت کے جادۂ حق پر گامزن فرمائے- آمین-

اولیاء سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی تعلیمات و ارشادات پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے مگر آج تو صرف خالی خولی عقیدتوں اور نسبتوں کی بات ہی رہ گئی ہے اور بزرگوں کے نام اور ان کے مزارات کو آمدنی کا ذریعہ بنالیا گیا ہے- فوت شدگان کی قبروں پر سجدے ہوتے' چڑھاوے چڑھتے' طواف ہوتے' قبروں کو غسل دیئے جاتے اور غلاف چڑھائے جاتے ہیں اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ہر ماہ پیر صاحب کے نام کی گیارھویں پکا کر ان سے عقیدت و محبت کا حق ادا کر دیا ہے- میرے بھائیو! اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح فرمائیے- قرآن و سنت کی تعلیمات کو مشعل راہ بنائیے اور اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش فرمائیے- دینی احکام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکالئے اور محض دلفریب نعروں اور طفل تسلیوں پر ہی اعتماد نہ کیجئے- صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزرگان دین سے نسبت قائم کر کے مطمئن نہ ہو جایئے۔ اصل چیز "عقیدہ اور عمل" ہے۔ جب تک عقائد و اعمال درست نہ ہونگے۔ کوئی نسبت فائدہ مند ثابت نہ ہوگی۔ نسبتوں کے سہارے چھوڑیئے اور حقائق کی دنیا میں قدم رکھئے۔ شرک و بدعت سے توبہ کیجئے اور توحید و سنت کی سیدھی راہ صراط مستقیم اختیار کیجئے۔ اور انبیاء، اصدقاء، شہداء اور صلحاء و اولیاء کی طرح احکام الٰہی اور نمونہ رسول ﷺ کے مطابق زندگی بسر کیجئے۔ انشاء اللہ العزیز دنیا اور آخرت سدھر جائے گی۔ سنور جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مصطفیٰ ﷺ کی دولت حاصل ہو جائے گی۔ دعا فرمایئے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ اے رب العالمین! ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن فرما۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر-۱۴

مغضوب اور گمراہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ-
اَمَّابَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِO بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ O

﴿ترجمہ﴾ نہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا-

ہر قسم کی تعریفات' تحمیدات اور تمجیدات صرف اور صرف اللہ ارحم الراحمین کیلئے ہیں- جو ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق و حاکم ہے- ساری کائنات کا نظام اسی کے قبضہ قدرت میں ہے- وہ مدبر کائنات اور متصرف کائنات ہے- تمام انسان و حیوان اور نباتات و جمادات اسی کے حکم کے پابند اور تابع ہیں- اس کی مشیت کے بغیر کوئی پتا بھی حرکت نہیں کر سکتا- وہ عالم الغیب والشھادۃ' مختار کل' کل کائنات ہر وقت اس کی نظر اور تصرف میں ہے- اس نے مختلف ادوار میں اشرف المخلوقات یعنی انسانوں کی رشد و رہنمائی اور ہدایت کے لئے برگزیدہ رسول اور نبی مبعوث فرمائے- اور سب سے آخر میں امام الرسل' ہادیٔ کل' دانائے سبل ختم الرسل' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کی رسالت کو عالمگیریت کا اعزاز عظیم عطا فرمایا-

رب العالمین کی حمد و ثناء کے بعد ان گنت' لاتعداد' بے شمار و بے حساب درود و سلام سید البشر' خیر البشر' افضل البشر' حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر جنہیں رب العالمین نے رحمت للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کو ختم نبوت کا بے مثال منصب نصیب فرمایا- اے اللہ تعالیٰ! ہماری طرف سے سرور کونین ﷺ کی ذات مبارکہ پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش فرما- آمین-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی کلمات حضرات محترم! خالق ارض و سماء کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں خطبات جمعہ میں ام القرآن سورۃ فاتحہ کی تفسیر سننے اور سنانے کی سعادت نصیب فرمائی۔ آج کے ان بابرکت لمحات میں سورۃ فاتحہ کی آخری آیت کریمہ کا آخری حصہ باترجمہ تلاوت کیا گیا ہے۔ اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ ''مغضوب اور گمراہ لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن حکیم کا تبلیغی اصول، دعوتی اسلوب اور اصلاحی دستور یہ ہے کہ اس میں ''ترغیب و ترہیب'' ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ قرآن عزیز کے اکثر مقامات پر نیکی اور بدی، جنت اور دوزخ، فرمانبرداری اور نافرمانی، ایمان و کفر، خلوص و نفاق، اور اچھائی اور برائی کا اکٹھے ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی تصویر کے دونوں رخ دکھائے گئے ہیں۔ تاکہ قرآن کی تلاوت کرنے والوں کو جنت کا شوق پیدا ہو اور جہنم کا خوف بھی دامن گیر ہو۔ نیکی کے فوائد معلوم ہوں اور برائیوں کے نقصانات بھی۔ انہیں فرمانبرداروں کے انجام کا علم ہو اور نافرمانوں کی سزا بھی۔ وہ ایمان کی حقیقت جان لیں اور کفر کے نتائج بھی۔ اسی اصول اور ضابطے کے مطابق سورۃ فاتحہ میں انعام یافتگان کے تذکرے کے بعد مغضوب اور گمراہ لوگوں کا بھی ذکر گیا گیا ہے۔ تاکہ جہاں مُنْعَمْ عَلَيْهِمْ کے فضائل، محاسن، خصائل اور خصائص کا پتہ چلے۔ وہاں مغضوب علیہم کے رذائل اور ناپسندیدہ حرکات سے بھی واقفیت حاصل ہو جائے اور سورۃ فاتحہ کا قاری انعام یافتگان کی راہ اپنانے اور مغضوب و گمراہ لوگوں کے راستے سے بچنے کی کوشش کرے۔

چونکہ بعض بے دین لوگ اپنی گمراہی اور بدعت پر پردہ ڈالنے اور عوام کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اپنے خود ساختہ راستے کو انبیاء، اصفیاء، شہداء اور اولیاء کا راستہ قرار دے کر مخصوص مقاصد حاصل کرنے اور لوگوں کو راہ راست سے بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے گمراہ لوگوں کے راستے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت والوں کے راستے سے جدا اور الگ ظاہر کرنے کے لئے - أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ - کے بعد - غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ - کا تذکرہ فرما کر سیدھے راستے اور ٹیڑھے راستے کی وضاحت فرما دی ہے- سورت فاتحہ کی سابقہ آیات اور زیر بحث آیت کو ملا کر پڑھنے سے مفہوم یہ ہو گا کہ بندۂ مومن رب العزت کی حمد و ثناء کرنے' اسکے رحمان ور حیم ہونے کا ذکر کرنے' جزاو سزا کے دن کا مالک ہونے کا اقرار کرنے کے بعد اس ذات بابرکات سے وعدہ کرتا ہے کہ اے اللہ! ہم خالص تیری ہی عبادت کرتے اور اپنی حاجات و ضروریات اور مصائب و مشکلات میں خاص تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں-اے الٰہی! ہمیں صراط مستقیم پر ہمیشہ چلتے رہنے کی سعادت نصیب فرما-ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کی جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی-

غضب کا مفہوم غضب کا معنی غصہ' ناراضگی اور ناپسندیدگی ہے-

"مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ" سے مراد ایسے افراد' اشخاص اور گروہ ہیں جن کے اعتقاد اور اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر ناراض اور غصے ہوا اور رب العزت ان کی حرکات و سکنات کو ناپسند فرماتا ہے اور اس نے انہیں اپنی رحمت اور ہدایت سے محروم کر رکھا ہے-بقول بعض مغضوب علیہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو حقائق سے واقفیت رکھنے اور حق کو پہچاننے کے باوجود دیدہ دانستہ یعنی جان بوجھ کر اسے چھپانے کی کوشش کرتے اور عمل کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں-یعنی انہیں حق و صداقت کا علم ہوتا ہے مگر ذاتی مفادات اور گروہی تعصبات کی بناء پر وہ حق کی پردہ پوشی کرتے اور لوگوں کو راہ ہدایت سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں - ایسے بے ہدایت' ناپسندیدہ' بد عقیدہ' بد عمل اور متعصب لوگوں کے راستے' عقیدے اور عمل سے دور رہنے کا حکم اور ان کی غضب کو ابھارنے والی راہ سے پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے-لفظ مغضوب میں اللہ تعالیٰ کے منکرین' رسالت کے منکرین' آخرت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکرین' یہودی' عیسائی' سکھ' بدھ مت' ہندو' دہریئے' ملحد' بے دین' مجوسی' آتش پرست' بت پرست' ستارہ پرست' مشرک' کافر اور تمام قسم کے غلط نظریات کے حامل لوگ شامل ہیں۔ان میں سے کوئی بھی راہ راست پر نہیں ہے۔راہ حق اور صراط مستقیم پر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کے احکام پر عمل کرتا اور اسوۂ رسول کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔جو قرآن و حدیث کے متعین کردہ راستے سے ہٹ گیا وہ گمراہ تو ہو سکتا ہے---کافر تو ہو سکتا ہے--مشرک تو ہو سکتا ہے---منافق تو ہو سکتا ہے---فاسق تو ہو سکتا ہے--فاجر تو ہو سکتا ہے--یہودی' عیسائی' ہندو' سکھ اور بے ایمان تو ہو سکتا ہے مگر اس پر پکا مومن اور سچا مسلمان ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

صحابی رسول جناب عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے اپنے قبول اسلام کے واقعہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دوران گفتگو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔فَاِنَّ الْیَھُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَیْھِمْ وَاِنَّ النَّصَارٰی ضُلَّالٌ"۔بے شک یہودی غضب الٰہی کے مستحق ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں۔

(جامع ترمذی صفحہ ۱۱۹ جلد ۲۔کتاب التفسیر)

جس شخص یا گروہ کے عقائد و اعمال یہود و نصاریٰ جیسے ہوں گے وہ بھی مغضوب اور ضال یعنی غضب الٰہی کا مستحق اور گمراہ ہوگا۔

﴿اسباب غضب﴾ "مَغْضُوب عَلَیْھِم" کی توضیح و تذکیر اور تشریح و تعبیر میں ان افعال' اعمال اور حرکات سے آگاہی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی' غصے اور غضب کا سبب ہیں۔تفصیل میں جائے بغیر ہم صرف قرآنی آیات کی روشنی میں غضب الٰہی کے چند اہم اسباب' وجوہات اور عوامل کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔تاکہ آج کا مسلمان ان امور سے باز رہ کر رب العزت کے غضب سے محفوظ رہ سکے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بن سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿شرک﴾ اللہ تعالیٰ کی ذات' صفات' اختیارات اور حقوق میں کسی دوسرے کو حصہ دار' ساجھی اور شریک جاننے کا نام "شرک" ہے- شرک کبیرہ گناہ' ناقابل معافی جرم اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کا سبب اور ذریعہ ہے-

قرآن عزیز کے آٹھویں سپارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ جناب ہود علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے قوم عاد کی طرف اپنا پیغمبر اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا- آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عادیوں کو شرک ترک کرنے اور ایک الٰہ کی عبادت کرنے کا درس دیا تو قوم کے سرداروں' وڈیروں اور پیشواؤں کا ردعمل یہ تھا کہ —قَالُوْا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۤؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ— (سورۃ اعراف آیت نمبر ۷۰)

﴿ترجمہ﴾ انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے پاس اسلئے آئے ہیں کہ ہم صرف اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور اپنے آباء واجداد کے معبودوں کو چھوڑ دیں- اگر تم اپنے وعدے میں سچے ہو تو جس عذاب کا ہم سے وعدہ کرتے ہو اسے ہمارے پاس لے آؤ- یعنی ہمیں عذاب میں مبتلا ہونا گوارا ہے مگر باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑنا گوارا نہیں ہے-

میرے بھائیو! آج بھی بعض ایسے افراد اور اشخاص مسلمانوں کی صفوں میں موجود ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے احکام و فرامین پر آباء و اجداد کی تقلید کو ترجیح دیتے اور قرآن و سنت کے ارشادات پر صرف اس لئے عمل پیرا نہیں ہوتے کہ ان مسائل پر ہمارے بزرگوں' اماموں' فقیہوں' بڑوں اور باپ دادوں نے عمل نہیں کیا اور یہ مسائل اور سنتیں ہماری فقہ کی کتابوں میں درج نہیں ہیں-

میرے عزیزو! ہم نے کسی امام' پیر' فقیر' بزرگ' فقیہ' مجتہد' مولوی اور باپ —دادا کا کلمہ نہیں پڑھا- بلکہ ہم نے جو کلمہ پڑھا ہے- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ" رَّسُوْلُ اللّٰهِ- ہے اسلئے ہم صرف اللہ اور اسکے رسول کے احکام کے پابند ہیں- کسی دوسری شخصیت اور ہستی کی فرمانبرداری کے پابند نہیں ہیں اور یاد رکھئے صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن وسنت پر عمل کرنے میں ہی کامیابی کامرانی اور فلاح ونجات ہے۔ کس قدر حیرانی اور تعجب کی بات ہے کہ ہم کلمہ تو محمد مصطفیٰ علیہ السلام کا پڑھیں اور تقلید آباء کی کریں۔ پنجابی شاعر ہماری اس حرکت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ۔

تساں کیہڑا نقص نبیؐ وچ ڈٹھا کہ نسبت نبیوں توڑی
نسبت توڑ محمدؐ دلوں غیراں دے نال جوڑی!!

سیدنا ھود علیہ السلام نے قوم کے راہنماؤں کی طرف سے اس مطالبے کے جواب میں جوبات ارشاد فرمائی اس میں واضح کر دیا کہ اگر تم نے کفر و شرک اور تقلید آباء سے توبہ نہ کی' توحید الٰہی کے عقیدے کو اختیار نہ کیا اور میری اتباع و فرمانبرداری پر تیار نہ ہوئے تو تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور غضب نازل ہو گا۔ اور پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کے غضب' غصے اور عذاب سے کوئی چھڑا نہ سکے گا۔ قرآن حکیم جناب ھود علیہ السلام کا جواب نقل فرماتا ہے۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ أَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْ أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوْهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ -

(سورۃ اعراف آیت نمبر ۷۱)

﴿ترجمہ﴾ انہوں نے فرمایا اب تم پر تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور غضب آیا ہی چاہتا ہے۔ کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔ جو نام تم نے اور تمہارے باپوں نے خود رکھے ہیں (اور پھر انہیں معبود بنا لیا ہے) اللہ تعالیٰ نے ان کے (معبود ہونے کے) متعلق کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔

اس آیت قرآنی سے روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ شرک' اللہ تعالیٰ کے غضب' ناراضگی اور غصے کا سبب ہے' مشرک آدمی پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے اور ایسا شخص دنیا اور آخرت میں مغضوب اور عذاب کا مستحق ہے۔ استغفر اللہ ۔ اللہ کریم ہم سب کو شرک کی نجاست اور غلاظت سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی سورۃ اعراف میں بنی اسرائیل پر ان کے شرک کی وجہ سے غضب الٰہی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝ (سورہ اعراف آیت نمبر ۱۵۲)

﴿ترجمہ﴾ بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا ان پر دنیوی زندگی میں ہی عنقریب ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت پڑنے والی ہے اور ہم جھوٹ باندھنے والوں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں بھی واضح کر دیا گیا کہ بنی اسرائیل کی ذلت و رسوائی اور ان پر اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصے کی اصل وجہ بچھڑے کی پوجا یعنی شرک کا ارتکاب ہے۔

﴿کفر﴾ اسلامی عقائد و اعمال کا انکار کفر کہلاتا ہے۔ اسلام کے مسلمہ بنیادی اصولوں توحید، رسالت اور آخرت وغیرہ کا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کا سبب ہے۔ قرآن حکیم کے پہلے سپارے میں بیان کیا گیا ہے کہ مدینہ منورہ کے یہودیوں نے قرآئن، آثار اور علامات سے پہچان لیا تھا کہ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور تورات وانجیل میں آخری پیغمبر کی جو نشانیاں ذکر کی گئی ہیں۔ ان کا مصداق صرف سرور کونین ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ مگر نسلی تعصب، ہٹ دھرمی اور حسد و بغض کی وجہ سے ان لوگوں نے پیغمبر رحمت ﷺ کی نبوت، رسالت اور آپ کے دین کا انکار کر دیا۔ حالانکہ آپ ﷺ کی بعثت و تشریف آوری سے قبل یہ لوگ آپ کو نجات دہندہ گردانتے تھے اور اپنے مخالفین سے کہا کرتے تھے کہ عنقریب "آخری رسول" مبعوث ہونے والا ہے۔ تو ہم ان کی معیت و رفاقت میں تمہارے خلاف جہاد کریں گے اور ان کی برکت سے تم پر غلبہ حاصل کریں گے۔ مگر جب نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکرم' حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو سچا نبی جاننے کے باوجود انکار کر دیا اور اسلام کا راستہ اختیار کرنے کی جائے کفر کی راہ اپنالی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا غضب نازل فرمایا اور انہیں دنیا میں ذلیل درسوا کر دیا اور آخرت میں دردناک اور ذلت آمیز عذاب کی وعید سنائی۔ارشاد الٰہی ہے۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۔ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ O (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۹۰)

﴿ترجمہ﴾ بہت بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کا سودا کر لیا ۔یہ کہ وہ حسد کی وجہ سے اس کتاب کا انکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ۔(اور) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل (وحی) نازل فرماتا ہے۔پس وہ (کفر کے سبب) غضب پر غضب (یعنی مسلسل غضب) کے حق دار ہو گئے اور کافروں کے لئے تو ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

قرآن حکیم کے چوتھے سپارے میں "کفر" کو غضب الٰہی کا سبب قرار دیتے ہوئے یہودیوں کی قبیح حرکات کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ O

(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۲)

﴿ترجمہ﴾ ان پر ذلت و رسوائی مسلط کر دی گئی۔جہاں کہیں بھی پائے گئے۔سوائے اللہ کے عہد سے یا لوگوں کے عہد سے اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہو گئے اور ان پر محتاجی اور مسکینی مسلط کر دی گئی۔یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کیا کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کر دیا کرتے تھے۔یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے ہے کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے اور سرکشی کیا کرتے تھے۔

﴿ارتداد﴾ اسلام قبول کرنے اور اسلامی عقائد و اعمال کو اپنانے کے بعد کفر کی طرف واپس پلٹ جانا اور اسلامی نظریات و اعتقادات کا انکار کر دینا "ارتداد" کہلاتا ہے اور اس قبیح فعل کے مرتکب شخص کو "مرتد" کہا جاتا ہے۔ کسی انسان کی اس سے بڑی بد قسمتی اور بد نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اسلام کے چشمہ صافی سے فیض یاب ہونے کے بعد پھر کفر و شرک کے غلیظ گھاٹ کی طرف لوٹ جائے۔ ایسا شخص نہ صرف دنیا والوں کی نظروں سے گر جاتا اور بے اعتبار گردانا جاتا ہے۔ بلکہ رب العزت کے ہاں ملعون اور مغضوب قرار دے دیا جاتا ہے اور اگر توبہ کر کے دوبارہ قبول اسلام کی سعادت حاصل نہ کرے تو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (سورۃ نحل آیت نمبر ۱۰۶)

﴿ترجمہ﴾ جس نے ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا۔ سوائے اس شخص کے جسے مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہے اور لیکن جو کھلے دل سے کفر اختیار کرے تو ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

مرتد آدمی اگر زندگی میں توبہ کر کے اسلام کی طرف رجوع نہ کرے اور حالت ارتداد میں ہی فوت ہو جائے تو مرتد ہونے سے قبل حالت اسلام میں کیئے گئے نیک اعمال ضائع اور برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ یعنی جس طرح قبول اسلام گزشتہ گناہوں کی معافی، بخشش اور مغفرت کا سبب ہے۔ اسی طرح ارتداد یعنی اسلام سے پھر جانا نیک اعمال کی تباہی اور بربادی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○

(سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۱۷)

﴿ترجمہ﴾ اور تم میں سے جو شخص اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر اسے حالت کفر پر ہی موت آجائے تو دنیا و آخرت میں ایسے لوگوں کے اعمال ضائع ہو گئے اور یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (استغفر اللہ)

ان آیات مبارکہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ارتداد بھی غضب الٰہی کا ایک سبب ہے۔ سورۃ فاتحہ کا قاری اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و انکسار دعا کرتا ہے کہ مولائے کریم! مجھے ان لوگوں کے راستے پر نہ چلانا جن پر تیرا غضب نازل ہوا یعنی مجھے شرک، کفر اور ارتداد سے محفوظ فرما۔

﴿**نفاق**﴾ "نفاق" کا لفظ "نفق" سے ماخوذ ہے اور نفق پہاڑ یا زمین کے اندر ایسی سرنگ کو کہا جاتا ہے۔ جس کے دو منہ ہوں۔ ایک داخل ہونے کیلئے اور دوسرا نکلنے کیلئے۔ منافق ایسے چالاک اور ہوشیار شخص کو کہا جاتا ہے جو ایک دروازے سے دین اسلام میں داخل ہو اور دوسرے سے نکل جائے۔ شرعی اصطلاح میں منافق سے مراد ایسا انسان ہے جو زبان سے ایمان کا دعویٰ کرے مگر اسکے دل میں کفر چھپا ہو۔ قرآن حکیم منافق کا مفہوم واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ○

(سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۸)

﴿ترجمہ﴾ اور بعض لوگ (زبان سے) کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

قرآن حکیم میں بیان کیا گیا ہے کہ زبان سے اظہار ایمان کرنے اور دل میں کفر کی محبت رکھنے والے منافقین بھی اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقدار ہیں۔ تفصیل میں جائے بغیر صرف قرآنی آیت اور اس کے ترجمے پر اکتفا کرتا ہوں۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ○ (سورۃ فتح آیت نمبر ۶)

﴿ترجمہ﴾ اور تاکہ (اللہ تعالیٰ) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب کرے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانیاں کرنے والے ہیں۔ دراصل انہیں پر بُرا پھیرا ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے جہنم کا عذاب تیار کیا اور وہ (جہنم) بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

اس آیت میں مشرکین اور منافقین کیلئے تین قسم کے عذابوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ (۱) اللہ کا غضب (۲) اللہ کی طرف سے لعنت (۳) جہنم کا عذاب۔ حقیقت یہ ہے کہ منافق ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے "آستین کے سانپ" ثابت ہوئے ہیں اور انہوں نے ہر زمانے' ہر دور اور ہر مقام پر مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسلام کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اسی لئے اللہ رب العزت نے منافقوں اور مشرکوں کے لئے ایک جیسی سزاؤں کا اعلان فرمایا ہے۔ مختصر یہ کہ شرک' کفر اور ارتداد کی طرح "نفاق" بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ناراضگی اور غضب سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

﴿**مخالفت رسول**﴾ حضرات گرامی! پیغمبر وقت کی نافرمانی' گستاخی اور بے ادبی بھی غضب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ بلکہ عین غضب الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یہ مسئلہ سمجھانے کے لئے اپنے ایک جلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القدر اور عظیم المرتبت رسول جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی نافرمانی اور مخالفت کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

"جب بنی اسرائیل بحر قلزم پار کر کے سینا کے بیاباں میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کے ستر سربر آوردہ لوگوں کے ہمراہ کوہ طور پر حاضری کا حکم فرمایا۔ تاکہ انہیں ایک کتاب کی شکل میں "دستور زندگی" عطاء فرمایا جائے۔ جس پر عمل کر کے وہ دنیا اور آخرت کی کامرانی حاصل کر سکیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ستر زعماء منتخب فرمائے اور طور کی طرف روانہ ہونے سے قبل ساری قوم کو تاکید فرمائی کہ ان کی غیر موجودگی میں کسی نافرمانی' معصیت اور ناشائستہ حرکت کا ارتکاب نہ کریں۔ بلکہ میرے نائب جناب ہارون علیہ السلام کی نگرانی میں اطاعت و فرماں برداری کو شعار بنائیں اور ہماری واپسی کا انتظار کریں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام یہ ہدایات دے کر ستر ذمہ داران کی رفاقت میں کوہ طور کی طرف چل پڑے۔ جب طور کے قریب پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے اشتیاق نے بے تاب کر دیا۔ آپ ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر جلدی جلدی مقررہ مقام پر پہنچ گئے۔ رب العزت کی طرف سے استفسار ہوا کہ اپنے رفقاء کو چھوڑ کر اتنی جلدی کیوں چلے آئے۔ عرض کیا۔ اے اللہ! تیرا بندہ تیری رضا حاصل کرنے کی تڑپ اور شوق میں جلدی جلدی دوڑ کر آ گیا ہے۔ جبکہ میری قوم کے ستر سردار پیچھے آ رہے ہیں۔ اللہ رب العزت کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی گئی کہ تم تو ادھر کوہ طور پر آ گئے ہو۔ ادھر تمہاری قوم کو سامری نے بچھڑے کا پرستار بنا دیا ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام یہ بات سن کر از حد رنجیدہ' حیران اور پریشان ہوئے۔ اور یہ خبر سنتے ہی شدید غصے کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے اور انہیں سخت سست کہا اور ان پر سخت افسردگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا- بدبختو! تم میرا انتظار بھی نہ کر سکے اور تم نے میرے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو بالکل فراموش کر دیا- کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میری مخالفت اور نافرمانی کی وجہ سے تم پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جائے-"

قرآن مجید فرقان حمید جناب موسیٰ علیہ السلام کی ڈانٹ ڈپٹ اور مخالفت رسول کی بناء غضب الٰہی کے نزول کی وعید کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتا ہے

فَرَجَعَ مُوسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ○ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۸۶)

﴿ترجمہ﴾ جناب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف غضبناک افسردہ ہو کر لوٹے (اور ان سے) فرمایا- اے میری قوم! کیا تم سے تمہارے رب نے بہت اچھا وعدہ نہیں کیا تھا- کیا اس وعدے پر طویل مدت گزر گئی تھی؟- یا تم چاہتے ہو کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر اس کا "غضب" نازل ہو- اسی لئے تم نے میرے وعدے کی مخالفت کی- (تاکہ تم غضب الٰہی کے مستحق ٹھہرو)

بزرگان محترم! رسول وقت کی نافرمانی سراسر دھوکے کا سودا' بہت بڑا نقصان اور عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے- اس لئے ہم سب کو چاہیے کہ ہم اپنے آقا اور رہنما جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل اتباع اور مکمل فرمانبرداری کریں- آپ ﷺ کی اطاعت اور اتباع میں ہی نجات اور کامیابی ہے- ہم میں سے ہر شخص اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرے کہ کیا وہ اپنی عملی زندگی میں اسوہ رسول پر عمل پیرا ہے- اگر ہے تو ایسا نیک بخت رحمت الٰہی کا حقدار اور جنت کا مستحق ہے- اگر ہم میں سے کوئی شخص نبی محترم ﷺ کا مطیع و فرمان بردار نہیں ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ رسول مکرم ﷺ کی نافرمانی کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے رہا اور غضب الٰہی کو دعوت دے رہا ہے- اس سلسلے کی صرف ایک آیت مع ترجمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سماعت فرمالیں۔ قرآن حکیم کے پانچویں سپارے میں فرمان ربانی ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا۝

(سورۃ نساء آیت نمبر ۱۱۵)

﴿ترجمہ﴾ اور جو شخص ہدایت کی راہ واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا کسی کی اتباع کرے تو ہم اسے پھرنے دیں گے جدھر وہ پھرے اور ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

اب تو یہ بات سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے کہ اتباع رسول ہی کامرانی کی کلید' جنت کے حصول کا ذریعہ اور رضائے الٰہی کا حقیقی سبب ہے۔ جبکہ رسول محترم ﷺ کی نافرمانی اور مخالفت' اللہ تعالیٰ کے عذاب' غضب اور ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندگی کے ہر معاملے میں امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل اتباع اور پوری فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

مجتہد العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اتباع رسول ﷺ کی اہمیت و فضیلت بیان فرماتے اور مخالفت رسول کی مذمت کرتے ہوئے اپنی مشہور زمانہ تصنیف واضح البیان میں بڑی خوبصورت رباعی کہی ہے۔ فرماتے ہیں۔

غ۔۔ غیر دے نال نہ جوڑ یاری بعد نبی دے ہور رسول نائیں
کیوں رسم محبوب دی چھوڑناں ایں من حکم تے کریں عدول نائیں
باجھوں نبی دے کون توں لبھ لیتا پھڑ عقل تے ہو جھول نائیں
ڈھیر عملاں دے میر جے چالاویں باجھوں نبی دی مہر قبول نائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿حجت بازی﴾ دین حق واضح ہو جانے' آفتاب ہدایت طلوع ہو جانے اور کفر و شرک کی تاریکی ختم ہو کر نور ہدایت پھیل جانے کے باوجود جو لوگ راہ ہدایت اختیار نہ کریں۔ صراط مستقیم کو جھٹلائیں اور حجت بازی سے کام لے کر خواہ مخواہ جھگڑا پیدا کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں اور بغیر دلیل کے فضول بحث سے عوام کو اسلام سے متنفر کرنے کی جدوجہد کریں۔ ایسے بدبخت وبد قسمت لوگوں پر بھی غضب الٰہی نازل ہوتا اور رب العزت ان سے ناراض ہوتا ہے۔

قرآن عزیز کے ۲۵ ویں سپارے میں اس امر کا تذکرہ یوں فرمایا گیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ○ (سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۱۶)

﴿ترجمہ﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے (دین کے) بارے میں حجت بازی کریں بعد اس کے لوگ اس کو قبول کر چکے ہوں تو ان کی حجت بازی ان کے رب کے نزدیک لغو ہے۔ اور ان پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

حق واضح ہو چکا ہے۔ دین اسلام کی حقانیت اور صداقت میں ذرہ بھر شک وشبے کی گنجائش باقی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا اور اپنے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر اسے مکمل فرمادیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص قرآن و سنت کی مخالفت کرتا' احکام الٰہی کا مذاق اڑاتا' حدیث مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرتا اور نت نئے شوشے چھوڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو دین سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو قرآن حکیم کی اس آیت مقدسہ کے مطابق وہ شخص اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصے کا مستحق اور سخت عذاب کا حقدار ہے۔

﴿ناشکری﴾ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری کرنا بہت بڑی اخلاقی برائی اور غیر شریفانہ حرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات ہست و بود میں انسانوں کے لئے لاتعداد' ان گنت اور بے شمار نعمتیں پیدا فرمائی ہیں اور انسانوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بے حساب نعمتوں پر اس کا شکریہ ادا کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ زبان سے رب العزت کی حمد و ثناء کریں' اعضاد جوارح کو اس کا فرماں بردار بنائیں اور قلب و ضمیر کو ذات رب العالمین کا قدر شناس بنانے کی کوشش کریں۔ عربی شاعر نے بڑی عمدہ بات کہی ہے۔

أَفَادَتْكُمُ النَّعْمَاءُ مِنِّيْ ثَلَاثَةً

يَدِيْ وَ لِسَانِيْ وَالضَّمِيْرَ الْمُحَجَّبَا

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! میں نے تیری نعمتوں کا شکریہ تین طریقوں سے ادا کیا۔ (۱) ہاتھ سے (۲) زبان سے اور (۳) دل کی گہرائیوں سے۔

قرآن حکیم بیان فرماتا ہے کہ۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۝ (سورہ ابراہیم آیت نمبر ۳۴)

﴿ترجمہ﴾ اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو تم انہیں گن نہ سکو گے۔

قرآن کریم میں ہے کہ انعامات الٰہی کی ناشکری' اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اللہ ارحم الراحمین نے بنی اسرائیل پر جو احسانات وانعامات فرمائے وہ انسانی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہیں۔ مثلاً

- اپنے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔
- فرعون کے مظالم سے نجات دلائی۔
- بحر قلزم میں بارہ راستے بنائے۔
- بچھڑے کی پوجا پر معافی نصیب فرمائی۔
- تختیوں کی صورت میں "تورات" نازل فرمائی۔
- بنی اسرائیل کے ستر نقباء کو موت کے بعد دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔
- بے آب و گیاہ میدان میں دھوپ سے بچاؤ کیلئے بادلوں کا سایہ فرمایا۔
- ان کیلئے آسمان سے من و سلویٰ نازل فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥- پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری فرمائے۔

الغرض بنی اسرائیل پر خالق کائنات نے بڑی نوازشات فرمائیں اور انہیں حکم دیا کہ میرے انعامات واحسانات پر میرا شکر ادا کرو۔ اگر تم نے میری نعمتوں کی ناشکری کی تو میرے غضب کے مستحق ٹھہرو گے اور میرے غصے اور ناراضگی کے باعث تباہی وبربادی تمہارا مقدر ہو گی۔ فرمان الٰہی ہے۔

يَابَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ○

(سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۸۰-۸۱)

﴿ترجمہ﴾ اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں جانب کا وعدہ کیا اور تم پر من وسلویٰ نازل فرمایا۔ تم ہماری طرف سے عطا کردہ پاکیزہ رزق کھاؤ اور اس میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ (یعنی ناشکری نہ کرو اگر تم نے ناشکری کی) تو تم پر میرا غضب نازل ہو گا اور جس پر میرا غضب نازل ہو جائے تو وہ یقیناً تباہ وبرباد ہو گیا۔

اس آیت سے واضح ہو گیا کہ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، غصے، غضب اور عذاب کا سبب ان کی ناشکری تھی۔ اگر وہ ناشکری کی بجائے۔ شکر گزاری کا راستہ اختیار کرتے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل وکرم کے مستحق گردانے جاتے۔ قرآن عزیز کے پہلے سپارے میں بھی بنی اسرائیل کی ناشکری کے باعث ان پر اللہ تعالیٰ کے غضب کے نزول کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے طعام کے لئے آسمان سے من اور سلوے کا نزول فرمایا مگر انہوں نے اس خصوصی انعام پر خالق کائنات کا شکر ادا کرنے کی بجائے ناشکری کرتے اور انعامات ربانی کا مذاق اڑاتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دعا کرو- وہ ہمارے لئے زمیں سے 'ساگ' ککڑی' گندم' مسور اور پیاز وغیرہ پیدا فرمائے- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی اس ناشکری کی وجہ سے ان پر مسکینی اور ذلت نازل فرمادی اور انہیں "مغضوب" قرار دے کر اپنی رحمت سے دور فرما دیا اور اعلان کر دیا کہ-

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ- (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۶۱)

﴿ترجمہ﴾ اور ان پر ذلت اور غربت مسلط کر دی گئی اور وہ غضب الٰہی کے مستحق ہو گئے-

بزرگان محترم! اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے انعامات پر اس کا شکر ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کی مزید بارش نازل فرماتا ہے اور اگر اس کے احسانات پر اس کی ناشکری کی جائے تو وہ ناشکرے انسان کو سخت عذاب میں مبتلا فرما دیتا ہے- قرآن کریم کے تیرھویں سپارے کی آیت ہے- لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ"- کہ اگر میرا شکر کرو گے- تو میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں دوں گا- اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے-

آپ سورۃ فاتحہ کے اس ایک لفظ "مغضوب" میں معانی کی کثرت کا اندازہ فرمائیں کہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنے والا رب العالمین کے دربار میں دست بستہ عرض کرتا ہے- اے رب العالمین! ہمیں کفر' شرک' مخالفت رسول' ارتداد' نفاق' اور ناشکر گزاری کے راستے پر نہ چلا بلکہ انعام یافتگان یعنی نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور ولیوں کے راستے پر چلتے رہنے کی سعادت نصیب فرما- آمین-

﴿قتل عمد﴾ انسان اللہ تعالیٰ کی انتہائی قابل احترام و تکریم مخلوق ہے کہ رب العالمین نے خود اسے اپنے دست مبارک سے پیدا فرمایا- خوبصورت جسم عطا فرمایا' فرشتوں سے سجدہ کروایا اور دنیا جہان کی تمام اشیاء کو اس کی خدمت پر لگایا- اس لئے ہر انسان کی عزت' جان اور مال کی حفاظت ضروری قرار دی گئی ہے-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً مومن اور مسلمان کی جان تو انتہائی قابل احترام اور لائق توقیر ہے کہ امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے میدان عرفات میں ۹ ذی الحجہ سن ۱۰ ہجری کو خطبہ حجۃ الوداع میں اہل ایمان کے خون' اموال اور عزت کا تقدس بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

فَإِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِ كُمْ هٰذَا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الحج)

﴿ترجمہ﴾ بے شک تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تمہارے لئے آپس میں اسی طرح محترم ہیں۔ جس طرح یہ دن محترم ہے۔ یہ شہر (مکہ مکرمہ) محترم ہے اور یہ ماہ مبارک (ذی الحجہ) محترم ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں مومن کی جان کو قابل تکریم قرار دیتے ہوئے اسے مکہ مکرمہ' ماہ ذی الحجہ اور یوم عرفہ کی طرح محترم' معزز اور مقدس قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے مومن کی عزت اور اس کی جان کا احترام بیان کرتے ہوئے کعبۃ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"اے کعبۃ اللہ! تو کتنا پاکیزہ ہے' تیری خوشبو کیسی عمدہ ہے۔ تیرا مقام کیسا بلند ہے اور تیری حرمت و عزت کتنی زیادہ ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کے مال اور خون کی عزت تیری عزت سے بہت زیادہ ہے۔" (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن)

میرے بھائیو اور عزیزو! جب مومن کا یہ مقام اور اس کے خون کی حرمت اس قدر زیادہ ہے تو کسی مسلمان کا خون بہانا' اسے بلاوجہ قتل کرنا اور اس کی زندگی کا خاتمہ کرنا' کبیرہ گناہ' سنگین جرم اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کا سبب ہے۔ قرآن حکیم کے پانچویں سپارے میں رب العالمین کا فرمان ہے۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيمًا ○ (سورۃ نساء آیت نمبر ۹۳)

﴿ترجمہ﴾ اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار فرما رکھا ہے۔

اس آیت کریمہ کے الفاظ نے وضاحت فرمادی کہ کسی مسلمان کا قتل بھی اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا سبب ہے۔ اسلئے مومن کامل دعا کرتا ہے۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔ اے اللہ! ہمیں غضب والوں کی راہ پر نہ چلا۔ آمین۔

لمحہ بھر کیلئے سوچئے، غور کیجئے اور فیصلہ فرمائیے کہ آج ہمارے مسلم معاشرے اور مسلمان ملک میں مسلمانوں کا خون کس بے دردی اور کثرت سے بہایا جارہا ہے۔ ہمارے ملک میں مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمان قتل ہو رہے ہیں کہیں مذہب کے نام پر، کہیں برادری کے نام پر، کہیں سیاست کے نام پر، کہیں غیرت کے نام پر، کہیں لسانی تعصب کے نام پر، کہیں فرقہ واریت کے نام پر، کہیں دشمنی کے نام پر، کہیں انتقام کے نام پر۔ اور کہیں جائیداد کے نام پر۔ میں تو اخبارات میں ایسی خبریں پڑھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ باپ بیٹے کو قتل کررہا ہے، بیٹا باپ کا خون بہارہا ہے۔ خاوند بیوی کی جان کا دشمن ہے۔ بیوی خاوند کو زہر دے رہی ہے۔ بہن بھائی کی جان کے درپے ہے۔ بھائی، بہن کا گلا کاٹ رہا ہے۔ مسجدوں، مدرسوں، مذہبی اجتماعات اور سیاسی جلسوں میں بم پھینکے جارہے ہیں جسکے نتیجہ میں سینکڑوں بے گناہوں کو خون میں نہلا دیا جاتا ہے۔ آخر کیوں؟۔ یہ ظلم اور سفاکی کرنے والے کیا یہ نہیں سوچ سکتے کہ ہماری اس قبیح حرکت سے کتنے بچے یتیم ہونگے؟ ۔ کتنی جوان عورتوں کے سہاگ اجڑیں گے؟۔ کتنے بوڑھے والدین بے سہارا ہوجائینگے؟۔ کتنے لوگ اپنے بھائیوں کی شفقت سے محروم ہونگے؟۔ یاد رکھئے۔ آگاہ ہوجائیے کہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا حقوق العباد میں سب سے سنگین جرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ غضب الٰہی کا موجب اور لعنت کا طوق ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل پاکستان اور تمام مسلمانوں کے جان' مال اور عزتوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

﴿**جہاد سے فرار**﴾ جب اعلاء کلمۃ اللہ' دین کی سربلندی اور اسلامی ملک کی حفاظت و دفاع کے لئے مسلمان مجاہدین اسلام کے دشمنوں سے نبرد آزما اور بالمقابل صف آراء ہوں تو حق کے علمبرداروں' دین الٰہی کے فداکاروں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے جانثاروں کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کریں اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں۔ کیونکہ دوران جنگ ایک شخص کی بزدلی پوری فوج کی شکست کا باعث بن سکتی ہے۔ اور اہل ایمان کو ناقابل تلافی جانی اور مالی نقصان ہو سکتا ہے۔ نبی کریم' رسول عظیم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے میدان جہاد سے فرار کو سات ہلاکت خیز گناہوں میں شمار فرمایا ہے۔ البتہ کسی جنگی مصلحت' حقیقی ضرورت اور عسکری حفاظت کے نقطہ نظر سے پیچھے ہٹنے میں کوئی قباحت' عیب اور گناہ نہیں ہے۔ بلا ضرورت محض بزدلی' بے حوصلگی اور شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کا سبب ہے۔ قرآن حکیم کے نویں سپارے میں ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ○ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ○

(سورۃ انفال آیت نمبر ۱۵'۱۶)

﴿ترجمہ﴾ اے ایمان والو! جب تم کفار سے ایک لشکر کی صورت میں مقابلہ کرو تو ان سے پشت مت پھیرو۔ اور جو شخص ان سے اس (لڑائی کے) دن پشت پھیرے گا۔ الا کہ وہ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے یا اپنی جماعت کی طرف پلٹ کر آنے والا ہو۔ تو وہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہو گا۔ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

اس آیت سے عیاں ہو گیا کہ کافروں کے ساتھ لڑائی کے دن راہ فرار اختیار کرنا بھی غضب الٰہی کا ذریعہ اور رب تعالیٰ کے غصے کا سبب ہے۔

﴿یہودیت﴾ قرآن و حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے نظریات اور اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصے کا سبب ہیں۔ اس لئے اہل ایمان کو یہودیوں کے ساتھ دوستی کرنے، انہیں اپنا راز دان بنانے اور ان پر کلی اعتماد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ کتاب الٰہی کے ۲۸ ویں سپارے میں حکم ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

(سورۃ ممتحنہ آیت نمبر ۱۳)

﴿ترجمہ﴾ اے ایمان والو! تم ایسی قوم کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو چکا ہے۔

اکثر علماء تفسیر کا خیال ہے کہ اس آیت مقدسہ میں "غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ" کا مصداق یہودی ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ منافقین مراد ہیں۔ اور بعض بزرگوں کی رائے کے مطابق اس میں تمام کفار شامل ہیں۔

ابھی تھوڑی دیر قبل ہم نے صحابی رسول جناب عدی حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی جامع ترمذی سے حدیث عرض کی ہے کہ رسول محترم ﷺ نے فرمایا۔ فَإِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ۔ بے شک یہودی غضب الٰہی کے مستحق ہیں۔ لہذا اس امر میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے کہ یہودی نظریات و اعتقادات اور اعمال و افعال بھی اللہ تعالیٰ کے غضب کا ذریعہ اور سبب ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم بحیثیت مسلمان یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے کافروں کی تہذیب و تمدن اور طرز معاشرت اپنانے کی بجائے اسلامی عقائد و اعمال پر پختگی سے عمل پیرا ہوں اور غیر مسلموں کی مشابہت اور نقالی سے مکمل اجتناب اور پرہیز کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿یہود کی خرابیاں﴾ میرا خیال تھا کہ مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ کی تفسیر میں یہودیوں کے عقائد کی خرابیوں، عملی کوتاہیوں اور شرعی غلطیوں کی تفصیل مع آیات قرآنی عرض کروں گا مگر وقت کے اختصار کے باعث فی الحال صرف یہودیوں کے کردار کی فہرست اور قرآنی اشارات پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

۱- شرک: گائے کے بچھڑے کی پوجا اور عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا سمجھنا۔

۲- قتل انبیاء: وَیَقۡتُلُوۡنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیۡرِ حَقٍّ۔

۳- قول و فعل کا تضاد: اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ

۴- ناشکری: لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ۔

۵- دیدارِ الٰہی کا مطالبہ: لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھۡرَۃً

۶- تحریف کلمات: یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ۔

۷- فرمان الٰہی میں تبدیلی: فَبَدَّلَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا غَیۡرَ الَّذِیۡ قِیۡلَ لَھُمۡ۔

۹- حیل و حجت: گائے ذبح کرنے کے حکم پر اعتراضات اور بہانے۔

۱۰- احکام سے تجاوز: وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِیۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡکُمۡ فِی السَّبۡتِ۔

۱۱- تورات کے کچھ حصے پر ایمان: اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡکِتٰبِ وَتَکۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ۔

۱۲- مخالفوں کا قتل: وَفَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ۔

۱۳- تکبر و غرور: اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَھۡوٰۤی اَنۡفُسُکُمُ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ۔

۱۴- فرشتوں سے عداوت: مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبۡرِیۡلَ وَ مِیۡکٰلَ۔

۱۵- عہد شکنی: اَوَکُلَّمَا عٰھَدُوۡا عَھۡدًا نَّبَذَهٗ فَرِیۡقٌ مِّنۡھُمۡ۔

۱۶- کتاب الٰہی سے روگردانی: نَبَذَ فَرِیۡقٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُھُوۡرِھِمۡ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷- جادو کی پیروی: وَاتَّبَعُوْا مَاتَتْلُو الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمَانَ-

۱۸- رشوت خوری: سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ-

۱۹- جہاد سے انکار: اِذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّاھٰھُنَا قَاعِدُوْنَ-

۲۰- نماز کو مذاق: وَاِذَانَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا

۲۱- اللہ پر کنجوسی کا الزام: وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَة"

۲۲- تقلید آباء: قَالُوْا حَسْبُنَا مَاوَجَدْنَا عَلَیْهِ آبَاءَ نَا-

۲۳- عہد الٰہی کا توڑنا: اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ-

۲۴- گستاخی مصطفیٰ: وَرَاعِنَا لَیًّابِاَ لْسِنَتِھِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ

۲۵- اپنی تحریر پر دعویٰ وحی: یَکْتُبُوْنَ الْکِتَابَ بِاَیْدِیْھِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ-

۲۶- سخت دلی: ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَالِكَ-

۲۷- رسالت محمدی کا انکار: فَلَمَّا جَاءَ ھُمْ مَّاعَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ

۲۸- حق کو چھپانا: وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْھُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ-

۲۹- اولاد الٰہی کا دعویٰ: نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰهِ وَاَحِبَّاءُہٗ-

۳۰- سود خوری: وَاَخْذِھِمُ الرِّبٰووَقَدْ نُھُوْا عَنْهُ-

آپ غور فرمائیں کہ جس قوم' افراد اور اشخاص میں یہ اور اس طرح کی کئی دوسری خرابیاں' کوتاہیاں' زیادتیاں اور غلطیاں موجود ہوں وہ مغضوب' مقہور اور ملعون نہیں ہوں گے تو اور کیا ہوں گے-اسی لئے سورۃ فاتحہ میں اہل ایمان کو دعاء سکھلائی' سمجھائی اور پڑھائی گئی ہے کہ وہ ہر روز' ہر نماز کی ہر رکعت میں دعا کیا کریں کہ اے الہ العالمین! ہم سب کو یہودیوں کے برے راستے سے محفوظ و مامون فرما- کیونکہ ان پر تیرا غضب نازل ہو چکا-اور اے الہ العالمین ہمیں نصاریٰ کے برے راستہ سے محفوظ فرما جو گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاگرے -اے رب العالمین! ہمیں صراط مستقیم پر چلا جو انعام یافتگان کا راستہ اور نیکوں کی راہ ہے -اے اللہ!-

نوازا ہے جنہیں تو نے' انہیں کی راہ پر رکھنا!

غضب جن پر ہوا ہے ان سے ہم کو پُر حذر رکھنا

﴿ **گمراہ لوگ** ﴾ عزیزان محترم! سورۃ فاتحہ کی آخری آیت میں دو قسم کے لوگوں کی راہ اختیار نہ کرنے بلکہ ان کی راہ بد سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے -ان میں پہلی قسم "مغضوب علیہم" کی ہے جن کی تفصیل آپ نے ابھی سماعت فرمائی -راہ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی دوسری قسم "ضآلین" یعنی گمراہ لوگوں کی ہے -"ضلالت" کا لغوی معنیٰ 'گم ہونا' حیران ہونا' بھول جانا' بے خبر اور ناواقف ہونا ہے -شرعی اصطلاح میں شیطان یا نفس کے ورغلانے سے اعتقادی یا عملی طور پر دین اسلام سے بھٹک جانے' راہ راست کو گم کر دینے اور دینی احکام کو فراموش کر دینے کا نام "ضلالت" ہے-

قرآن حکیم کی آیات طیبات میں جن لوگوں کو گمراہ قرار دیا گیا ہے -ان کا مختصر تعارف سماعت فرمائیں- تاکہ بات سمجھنے میں آسانی اور سہولت رہے- صرف آیات ربانی اور ان کا ترجمہ-

❊ 1-مشرکین-اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا○

(سورۃ نساء آیت نمبر ۱۱۶)

﴿ترجمہ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ قطعاً نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جسے چاہے معاف فرمادے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تو تحقیق گمراہ ہو گیا- دور کا گمراہ ہونا-

2- کافرین-وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ○ (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۳۶)

﴿ترجمہ﴾ اور جو شخص اللہ تعالیٰ، اسکے فرشتوں، اسکی کتابوں، اسکے رسولوں اور قیامت کے دن سے کفر (انکار) کرے تو تحقیق وہ گمراہ ہو گیا دور کا گمراہ ہونا۔ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ ○ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۲)

﴿ترجمہ﴾ پس تم میں سے جو کوئی اس کے بعد بھی کفر کرے تو تحقیق وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہو گیا۔

3- مرتدین- وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ ○ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۸)

﴿ترجمہ﴾ پس جس نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا تو تحقیق وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا یعنی گمراہ ہو گیا۔

4- مبتدعین- اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ○ (سورۃ کہف آیت نمبر ۱۰۴)

﴿ترجمہ﴾ وہ لوگ جن کی دنیوی زندگی کی تمام کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

5- نافرمان مصطفیٰ- وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○ (سورۃ احزاب آیت نمبر ۳۶)

﴿ترجمہ﴾ اور کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کے بعد اپنے کسی معاملے کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

6- دشمن خدا کا دوست- ۲۸ویں پارے میں اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوستانہ تعلقات قائم کرنے سے منع کرنے کے بعد فرمایا- وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ ۝ (سورۃ ممتحنہ آیت نمبر ۱)

اور تم میں سے کوئی یہ (کفار سے دوستی) کرے گا تو وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا' گمراہ ہو گیا-

7- راہ خدا سے روکنے والے- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۶۷)

﴿ترجمہ﴾ بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا - تحقیق وہ گمراہی میں دور نکل گئے-

8- نبی رحمت کو جادوگر کہنے والے- وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ (سورۃ فرقان آیت نمبر ۸-۹)

﴿ترجمہ﴾ اور ظالموں نے کہا کہ تم تو جادوگر شخص کی اتباع کر رہے ہو- دیکھو- یہ لوگ آپ کے لئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں- پس یہ لوگ گمراہ ہو گئے اور سیدھے راستہ کی استطاعت نہیں رکھتے-

9- رحمت الٰہی سے مایوس ہونیوالے- وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝ (سورۃ حجر آیت نمبر ۵۶)

﴿ترجمہ﴾ اور اپنے رب کی رحمت سے تو صرف گمراہ ہی مایوس ہوتے ہیں-

10- دین کو نہ سمجھنے والے- لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۷۹)

﴿ترجمہ﴾ ان کے دل ہیں (مگر) اس سے سمجھتے نہیں اور انکی آنکھیں ہیں (لیکن) ان سے دیکھتے نہیں- اور انکے کان ہیں وہ ان سے سنتے نہیں- یہی لوگ جانوروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدترین گمراہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید کی ان آیات طیبات میں گمراہوں کی حقیقت بیان فرمائی گئی ہے اور سورۃ فاتحہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اے اہل ایمان! تم "ولا الضآلین" کہہ کر خالق ارض و سماء سے دعا مانگا کرو کہ اے رب العالمین! ہم سب کو مشرکین' کافرین' مرتدین' مبتدعین' منحرفین' دین کے مخالفین کے راستے سے محفوظ فرما اور اللہ کی راہ سے روکنے والوں' نبی محترم ﷺ پر الزام لگانے والوں' رحمت الٰہی سے مایوس رہنے والوں اور قرآن و سنت کو نہ سمجھنے والوں کے طریقے پر نہ چلا بلکہ انعام یافتگان کی راہ اختیار کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

﴿گمراہی کی اقسام﴾ حضرات محترم! قرآن و سنت کی روشنی میں بات کو آسان طریقے سے سمجھانے کیلئے ہم گمراہی اور ضلالت کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔(۱) اعتقادی گمراہی (۲) عملی گمراہی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے بیان کردہ تمام عقائد اور نظریات یا ان میں سے بعض کا انکار کرے وہ اعتقادی گمراہ ہے۔ اسی طرح جو فرد اسلامی عقائد کو اللہ اور اس کے رسول کے بیان کردہ طریقے کے مطابق تسلیم و قبول نہ کرے' وہ بھی عقیدۃً گمراہ' ضال اور ہدایت سے دور ہے۔ قرآن حکیم کی سورۃ نساء میں اس اعتقادی ضلالت کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا۝ (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۳۶)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص اللہ تعالیٰ کا' اس کے فرشتوں کا' اس کی کتابوں کا' اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو وہ دور کی گمراہی میں بھٹک گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گویا اسلام کے بنیادی عقائد کا انکاری اعتقادی گمراہ اور ضال ہے اور ایسا شخص دنیا اور آخرت میں ناکام ونامراد' ابدی دوزخی اور دائمی جہنمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم کے عذاب بلکہ اس کے قرب سے بھی محفوظ فرمائے۔ آمین۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی مکرم' رسول معظم ﷺ کی سنت مطہرہ کے خلاف عمل کرے۔ وہ "عملی گمراہ" ہے۔ عملی گمراہی اور ضلالت کا ذکر کرتے ہوئے رب العزت نے قرآن حکیم میں فرمایا۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

(سورۃ احزاب آیت نمبر ۳۶)

﴿ترجمہ﴾ اور کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کے لائق نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کسی کام کا فیصلہ فرمادیں تو ان کے لئے اس میں کوئی اختیار باقی رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

میرے بھائیو اور بزرگو! عملی ضلالت اور گمراہی سے بچنے اور محفوظ رہنے کا واحد راستہ نبی محترم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتباع اور فرمانبرداری ہے۔ آپکے طریقے' آپ کی سنت اور آپکے اسوۂ حسنہ سے ہٹ کر کیا ہوا عمل گمراہی اور ضلالت تو ہو سکتا ہے کامیابی اور کامرانی کا راستہ نہیں ہو سکتا۔ سرور کائنات ﷺ کے فرمان' سنت' طریقے اور حدیث کی موجودگی میں کسی امام' فقیہ' مجتہد' مفتی' پیر' فقیر' بزرگ' ولی' بلکہ کسی دوسرے نبی کی فرمانبرداری بھی جائز نہیں ہے۔

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و قرار
جو اس امر میں خطاء پائے گا
وہ ظالم دیوانہ کدھر جائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کا راستہ بزرگان محترم! یہ بات پلے باندھ لیجئے' ذہن میں بٹھا لیجئے' دل میں ٹھہرا لیجئے اور اسے اصول' ضابطہ' قانون اور دستور بنا لیجئے کہ امام الانبیاء کی حدیث اور سنت کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی فرمانبرداری' کسی صورت بھی جائز نہیں ہے۔ یہی راہ ہدایت' نجات کا راستہ اور جنت کی سڑک ہے۔ اس بات کو واضح کرنے کیلئے میں صرف ایک حدیث رسول عرض کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ "نسخہ تورات" لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور نہایت ادب و احترام سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ۔ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرَاةِ۔ یہ تورات کا نسخہ ہے۔ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آپ ﷺ نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر خاموشی اختیار فرمائی اور کوئی جواب نہ دیا۔ تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے۔ فَجَعَلَ يَقْرَءُ۔ تورات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ جب رسول محترم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو تورات کی قراءت کرتے ہوئے دیکھا تو۔ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ غصہ آپ کی رنگت سے نمایاں تھا۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ تورات کی قراءت میں مصروفیت کی بناء پر اس طرف توجہ نہ کر سکے تو رمز شناس نبوت' رازدار رسالت اور یار غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے عمر! ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ۔ گم پانے والیاں تمہیں گم پائیں۔ (یہ زجر' توبیخ' حیرانی اور تعجب کا کلمہ ہے۔ جو کسی کو جلدی سے اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے بولا جاتا ہے۔) اَمَا تَرٰی مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف نہیں دیکھ رہے؟۔ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے تورات کے صفحات سے نظریں ہٹا کر جب سرور کائنات ﷺ کے چہرۂ مقدس کی زیارت کی تو آپ ﷺ کو شدید غصے اور ناراضگی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالت میں دیکھ کر عرض کیا- اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ- میں اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں-(میرے آقا! میں تورات کو عمل کیلئے تو نہیں پڑھ رہا تھا- بلکہ میرا عقیدہ' نظریہ اور عمل تو یہ ہے کہ) رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا- میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں- وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا- اسلام کے دین ہونے پر خوش ہوں- وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا -اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر مطمئن اور مسرور ہوں- (جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ نعرۂ حق سن کر آپ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو آپ ﷺ نے ہدایت کے راستے اور کامیابی کی راہ واضح کرتے ہوئے فرمایا) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ- مجھے اس اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے -(تم تو موسیٰ پر نازل شدہ تورات کی قراءت کررہے تھے-) لَوْبَدَالَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ -اگر جناب موسیٰ علیہ السلام ظاہر (زندہ) ہو جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع اور فرمانبرداری کرو گے - تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے-راہ راست پر نہیں رہو گے -اور سن لو- وَلَوْکَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ -اگر موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ زندہ فرمادے اور وہ میری نبوت کا زمانہ پالیں تو وہ بھی میری ہی اتباع کریں گے-(رواہ الدارمی-مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۲)

حضرات گرامی! جب آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کے زمانے میں (جو قیامت تک ہے) موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم رسول کی اتباع جائز نہیں تو آپ کی حدیث اور سنت کی موجودگی میں کسی امتی کی تقلید کیسے جائز ہو سکتی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کامل شریعت' مکمل دین اور بے مثال شان عطا فرما کر دنیا میں مبعوث فرمایا ہے- اسلئے آپکی شریعت یعنی قرآن وسنت کی موجودگی میں کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا سراسر گمراہی' صریح ضلالت اور نبی مکرم ﷺ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدم اعتماد ہے - مولانا نور حسین گرجاکھی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو بڑے خوبصورت اشعار میں بیان فرمایا ہے - آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں -

نہ سنیا نہ ڈٹھا کدھرے مثل محمدؐ کوئی
لوے نبی محمدؐ اُتے ختم نبوت ہوئی

اعظم پیر محمدؐ سرور رہبر کل جہاناں
سوھنا نام تے سوہنی خصلت نبیاں وچ یگانہ

جیہڑا چھڈ طریق نبی دا نواں طریق نکالے
اوہ نئیں میری امت وچوں کہیا مدینے والے

نبی محمد سرور عالم خوش فرمان سناوے
جیہڑا سنت عمل کماوے لوہ کدے نہ دوزخ جاوے

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سرور کون و مکاں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل اتباع کر کے ہر قسم کی ضلالت اور گمراہی سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے - آمین -

﴿**مسلمانوں کا حال**﴾ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی صراحت کے مطابق "مَغضُوبِ عَلَیہِم" سے مراد یہودی اور "ضَآلِین" سے مراد نصرانی ہیں - کبھی ہم نے اس معاملے اور مسئلے پر غور فرمایا کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں تو ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں یہود و نصاریٰ کے راستے پر نہ چلا - مگر عملی زندگی میں ہمارے طور اطوار' اعمال و افعال' رنگ ڈھنگ' رہن سہن' لباس و حجامت' تہذیب و تمدن' طرز معاشرت' یہاں تک کہ انداز گفتگو بھی یہودیوں اور نصرانیوں جیسا ہے - اور آج کے نام نہاد مسلمان ہر معاملے اور ہر کام میں غیر مسلموں کی نقالی کی کوشش کرتے اور ان جیسا طرز تکلم اپنانا ضروری خیال کرتے ہیں - شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم نے ہماری اس منافقانہ روش اور دو غلی پالیسی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کس قدر عمدہ بات کہی ہے کہ ؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں' جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سید بھی ہو' مرزا بھی ہو' افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

آج امت مسلمہ مذہبی' لسانی' قومی' صوبائی اور علاقائی خانوں میں بٹ چکی ہے اور فرقوں اور گروہوں اور ٹولیوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ کوئی برادری کے نام پر سیاست کر رہا ہے اور کوئی مذہب کے نام پر منافرت پھیلا رہا ہے۔ کوئی لسانیات کی بنیاد پر دھوکہ دے رہا ہے اور کوئی صوبائیت کی آڑ میں مفادات حاصل کر رہا ہے۔ آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ایک خدا' ایک رسول' ایک کتاب اور ایک قبلے کو ماننے والے آپس میں عملی اور حقیقی اتحاد پیدا کریں اور یہ اتحاد اگر ہو سکتا ہے تو صرف اور صرف قرآن و سنت پر ہی ہو سکتا ہے۔ علامہ مرحوم نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیؐ' دین بھی' ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی' قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایک طرف تو ہم یہود و نصاریٰ کو مغضوب اور گمراہ اقوام قرار دیتے ہوئے ان کے راستے پر نہ چلنے کی دعا کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم ہر کام میں ان جیسا رویہ اپنانے اور ان کی روش اختیار کرنے کی کوشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ ہمیں اس منافقت سے توبہ کر کے خالص اسلامی عقائد' اعمال' انداز زیست اور طرز زندگی اختیار کرنا ہو گا۔ جبکہ ہمارا حال تو یہ ہے کہ ۔

واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی' شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا' تلقین غزالی نہ رہی

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

ہر کوئی مست مئے ذوق تن آسانی ہے
تم مسلماں ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟
حیدری فقر ہے' نے دولت عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

حضرات گرامی! میں نے انتہائی اختصار سے ماضی اور حال کے آئینے میں اور قرآن و سنت کی روشنی میں "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ" کی تشریح عرض کرنے کی کوشش کی ہے اور واضح کیا ہے کہ دین کی راہ' جنت کا راستہ اور کامیابی کی کلید صرف اور صرف قرآن و سنت ہے۔ اسی پر عمل کر کے ہم دنیوی کامرانی اور اخروی شادمانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مغضوب اور گمراہ قوموں کے راستوں سے محفوظ فرمائے اور اسلام کے صراط مستقیم' جادۂ حق اور سیدھی راہ پر گامزن فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۱۵

فضائل و مسائل آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَهٗ-اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ○بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآ لِّیْنَ○آمِیْن○

﴿ترجمہ﴾ نہ ان لوگوں کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا-اے اللہ قبول فرما- ہر قسم کی تعریف و تسبیح' تحمید و تمجید' بڑائی' کبریائی اور حمد و ثناء خالق ارض و سماء کے لئے ہے- جس نے انسانیت کی رشد و رہنمائی اور ہدایت کے لئے قرآن مجید فرقان حمید کی شکل میں دستور حیات' ضابطہ زندگی اور نظام زیست نازل فرمایا- لاتعداد' ان گنت' بے شمار و بے حساب درود و سلام ہادیٔ کل' ختم الرسل' دانائے سبل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر جنہوں نے عملی طور پر قرآن حکیم کی تفسیر و تشریح فرمائی- الفاظ کا یہ قرآن دو گتوں کے درمیان ہے اور معانی کا قرآن جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہستی مبارکہ ہے- آپ ﷺ نے قرآنی احکام کی عملی تفسیر فرمائی- ام المومنین' محبوبہ رحمتہ للعالمین سیدہ عائشہ صدیقہ' طاہرہ' مطہرہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نبی محترم ﷺ کے "اخلاق" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا- کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ- آپ ﷺ کے اخلاق قرآن حکیم کی عملی تعبیر ہے- سبحان اللہ-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿معنی آمین﴾ بزرگان محترم اور معزز احباب! اللہ رحیم و کریم کا ہم لوگوں پر بڑا انعام' احسان اور اکرام ہے کہ اس رب العالمین نے ہمیں خطبات جمعہ میں قرآنی سورتوں کی تفسیر اور سننے اور سنانے کی توفیق عطاء فرمار کھی ہے- الحمد للہ قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکیم کی بے مثل و بے مثال اور لاریب و باکمال سورۃ یعنی "سورۃ فاتحہ" کی تفسیر و تعبیر، تشریح اور تذکیر کا آج پندرھواں اور آخری خطبہ جمعہ ہے۔ جس کا موضوع "فضائل و مسائل آمین" ہے۔

سورت فاتحہ کی تلاوت و قرأت کے آخر میں ولا الضآلین کے بعد "آمین" کہنا امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ امام الرسل جناب محمد رسول اللہ ﷺ۔ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ قَالَ آمِيْن۔ (زاد المعاد صفحہ ۵۲ جلد اول۔ فصل فی ہدیہ فی الصلاۃ) جب سورۃ فاتحہ کی قرأت سے فارغ ہوتے تو "آمین" کہا کرتے تھے۔

"آمین" عبرانی زبان کا لفظ ہے اور عربی میں صرف باب تفعیل سے آتا ہے۔ لفظ آمین کا معنی اور مفہوم ہے۔ کَذَالِکَ یَکُوْنُ۔ ایسے ہی ہو۔ اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ۔ اے اللہ قبول فرما۔ یعنی سورۃ فاتحہ کے بعد بندہ بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے۔ اے اللہ! صراط مستقیم پر چلنے، انعام یافتگان کا نمونہ اختیار کرنے اور مغضوب اور گمراہ لوگوں کے راستے سے محفوظ رہنے کی جو دعاء میں نے کی ہے۔ اسے من و عن، ہو بہو، جس طرح میں نے عرض کیا ہے۔ اسی طرح مقبول و منظور فرما۔ دعاء کے بعد آمین کہنے کا تصور مسلمانوں کے علاوہ یہود و نصاریٰ میں بھی پایا جاتا ہے۔ (فتح البیان صفحہ ۳۹۰)

حضرات گرامی! سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات مبارکات میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کی صفات و کمالات کا ذکر کیا گیا ہے۔ درمیانی آیات طیبات میں بندے سے اللہ رب العالمین کی ہی عبادت کرنے اور اسی سے استعانت کا وعدہ لیا گیا اور آخری آیات بینات میں خالق کائنات کے دربار عالی شان میں انتہائی عاجزی، انکساری اور تواضع سے دعا اور التجا کی گئی اور دعاء، صدا اور درخواست کے بعد "آمین" کہنے کا حکم دیا گیا۔ گویا سورۃ فاتحہ میں تفصیلاً جو دعا کی گئی۔ اس کے اختتام پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجمالاً اور مختصراً اسے دہرلیا گیا کہ اے اللہ! ہم نے جو درخواست اور مناجات کی ہے - اسے مسترد نہ فرمانا - بلکہ درجہ قبولیت نصیب فرما کر گمراہوں اور غضب والوں کی راہ سے محفوظ فرمانا -

﴿دعا کی مہر﴾ آمین ایک ایسا وظیفہ' عمل اور لفظ ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے اسے دعا کی مقبولیت کا ذریعہ اور دعا کی مہر قرار دیا ہے - جناب زہیر نمیری رضی اللہ عنہ ایک مشہور صحابی اور احادیث رسول کے ماہر اور حافظ بزرگ تھے - اور اپنے شاگردوں اور رفقاء کو اکثر رسول محترم ﷺ کی احادیث سنایا' سمجھایا اور پڑھایا کرتے تھے - ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شاگرد کو دعا کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا - اَخْتِمْهُ بِآمِيْن - جب دعاء ختم کرنے کا ارادہ کرو تو آمین ضرور کہنا - کیونکہ - فَاِنَّ آمِيْنَ مِثْلَ الطَّابِعِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ - آمین' دعا کیلئے کتاب پر مہر کی مانند ہے - پھر جناب زہیر رضی اللہ عنہ نے امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات مبارکہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ -

ایک دفعہ ہم - خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ - رسول اللہ ﷺ کی معیت میں رات کے وقت باہر نکلے - تو ایک ایسے مکان کے قریب سے گزرنے کا اتفاق ہوا - جہاں ایک شخص' قَدْ اَلَحَّ فِي الْمَسْئَلَةِ - بڑی عاجزی اور الحاح وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا تھا - فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ مِنْهُ - تو رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے ہو کر اس کی دعاء کے کلمات اور الفاظ سننے لگے - (وہ شخص کیسا خوش نصیب اور سعادت مند ہوگا کہ اس کے دعائیہ الفاظ سننے کیلئے محسن انسانیت ﷺ کھڑے ہوگئے) اپنے اس جانثار' فداکار اور عبادت گزار صحابی کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ و کلمات سن کر نبی محترم ﷺ نے فرمایا - اَوْ جَبَ اِنْ خَتَمَ - اگر یہ شخص دعا پر مہر لگادے تو اس کی دعاء ضرور قبول ہوگی اور یہی دعا اس کے جنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانے کا سبب ہو گی۔ (سبحان اللہ) یہ بات فرما کر آپ ﷺ آگے چل پڑے تو رسول کریم ﷺ کے رفقاء میں سے ایک صحابی نے دریافت فرمایا۔ اے اللہ کے رسول! بِاَيِّ شَيْءٍ يُخْتَمُ ۔ دعاء پر کس چیز سے مہر لگائی جاتی ہے۔ "فَقَالَ آمِيْنَ "۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "دعا کی مہر آمین ہے۔" یہ ارشاد پیغمبر سن کر سوال کرنے صحابی واپس آیا اور دعاء کرنے والے سعادت مند سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اَخْتِمْ يَا فُلَانُ بِآمِيْنَ وَاَبْشِرْ۔ اے فلاں شخص اپنی دعا پر آمین کی مہر لگا دو اور خوش ہو جاؤ کہ اللہ کے رسول نے تمہاری دعا کی قبولیت کی بشارت سنادی ہے۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۳۵ جلد اول کتاب الصلاۃ۔ باب التامین)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس دعاء کے آخر میں آمین کہی جائے۔ تو ایسی دعا دربار الٰہی میں ضرور شرف قبولیت حاصل کرتی ہے۔ اور آمین دعا کی مہر ہے۔ جس طرح کسی چیز کو محفوظ طریقے سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے اسے لفافے یا کپڑے میں بند کر کے اوپر مہر لگا دی جاتی ہے۔ تاکہ بحفاظت اپنی منزل پر پہنچ جائے۔ اسی طرح دعاء پر آمین کی مہر لگا کر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف روانہ کر دیا جاتا ہے تاکہ بسلامت دربار خداوندی میں پیش ہو کر درجہ قبولیت حاصل کرے۔ اس لئے آپ جب بھی کوئی دعا کریں تو آخر میں "آمین" ضرور کہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب میں سورۃ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوا تو سید الملائکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے "آمین" کہنے کی تلقین فرماتے ہوئے کہا۔ اَنَّهٗ كَا لْخَاتَمِ عَلَى الْكِتَابِ ۔ آمین تو خط پر مہر کے مترادف ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں۔ کہ "آمین" خَاتَمُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ آمین رب العالمین کی مہر ہے۔ (تفسیر قرطبی۔ صفحہ ۱۲۸ جلد اول)

آیئے مل کر اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ غَيْرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ٥ آمِيْن۔

﴿تمام گناہ معاف﴾ بزرگان محترم! "آمین" ایسا محبوب' خوبصورت' بے مثال اور با کمال وظیفہ ہے کہ اس کے پڑھنے اور زبان سے ادا کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ میں اتنی بڑی بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ اپنے کسی استاد اور بزرگ کا قول نہیں سنا رہا۔ کسی امام' فقیہ' مجتہد' مفتی اور عالم کا فتویٰ پیش نہیں کر رہا۔ بلکہ امام الانبیاء' سید الا تقیاء' قدوۃ الصلحاء' شافع روز جزا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث اور آپ کا فرمان آپ احباب کے گوش گزار کر رہا ہوں۔ اور میرا عقیدہ' نظریہ اور یقین ہے کہ۔

☆ امام کی بات غلط ہو سکتی ہے۔ ☆ فقیہ کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
☆ مجتہد کی بات غلط ہو سکتی ہے۔ ☆ پیر کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
☆ فقیر کی بات غلط ہو سکتی ہے۔ ☆ وزیر کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
☆ امیر کی بات غلط ہو سکتی ہے۔ ☆ مشیر کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
☆ علماء کی بات غلط ہو سکتی ہے۔ ☆ اولیاء کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
☆ شرفاء' زعماء' وکلاء' حکماء کی بات غلط ہو سکتی ہے--- مگر---

امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر انسان اپنی مرضی سے بولتا ہے مگر سید دو جہاں جب بھی بولتے ہیں۔ رب کی مرضی اور وحی سے بولتے ہیں۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى٥ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى٥ (سورۃ نجم آیت نمبر ۳-۴)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ (رسول ﷺ) اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔

؎ گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

نبی کریم ﷺ کی احادیث کے حافظ' عالم اور فقیہ صحابی حضرت ابو ہریرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "آمین" کے فضائل خصائص اور فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْن وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِين فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۸ جلد اول کتاب الاذان۔ باب فضل التامین)

﴿ترجمہ﴾ جب تم میں سے کوئی زمین پر "آمین" کہتا ہے تو اللہ کے فرشتے آسمان پر "آمین" کہتے ہیں۔ پس جب بندوں اور فرشتوں کی آمین ایک دوسرے کی موافق اور مطابق ہو جاتی ہے تو آمین کہنے والے مسلمان کے تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث مبارکہ کے مطابق آپ ﷺ نے نمازیوں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا ۔ إِذَاقَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْن فَإِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ (صحیح بخاری صفحہ ۱۰۸ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ جب امام ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔ کہے تو تم "آمین" کہو۔ پس جس کی بات فرشتوں کی بات کے موافق ہو گئی تو اس کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

معزز حضرات! اگر آپ گناہوں کی معافی اور دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہیں تو ہر دعا کے آخر میں بالعموم اور سورۃ فاتحہ کی قراءت و تلاوت کے بعد بالخصوص ضرور بالضرور "آمین" کہا کیجئے۔ کیونکہ "آمین" دعا کی مہر، قبولیت کا سبب اور گناہوں کی معافی اور بخشش کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سنت رسول پر عمل کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

امام وھب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "آمین" چار حروف کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجموعہ ہے۔ جب کوئی مسلمان اپنی زبان سے آمین کے چار حروف ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ چار فرشتوں کو پیدا فرما دیتا ہے جو آمین کہنے والے کیلئے مغفرت اور بخشش کی مسلسل دعا کرتے رہتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی صفحہ ۱۲۷ جلد اول)

محبوب خدا ہم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب' پسندیدہ اور قریبی بننے کا خواھش مند' متمنی اور آرزو مند ہے۔ میں آپ کی خدمت میں ایسا عمل اور وظیفہ عرض کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ جسے کرنے اور پڑھنے والا رب العزت کا محبوب بن جائے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائے گا۔

محبوب خدا بننے کا نسخہ بڑا آسان طریقہ 'بڑا سہل اور وظیفہ بہت مختصر ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کثرت سے سورۃ فاتحہ پڑھا کیجئے اور ہر دفعہ اس بابرکت سورۃ کے اختتام پر "آمین" کہا کیجئے۔ اسی "آمین" کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ سے محبت فرمائیگا اور آمین کہنے والے کو اپنا محبوب بنائیگا۔ حدیث مصطفیٰ ﷺ سنئے اور محبوب الٰہ بنئے۔

صحابی رسول جناب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ ۔ کہے تو تم بھی آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا۔

(تحفۃ الذاکرین صفحہ ۱۱۹ بحوالہ صلوٰۃ المصطفیٰ صفحہ ۱۵۰)

حضرات! میں نے حدیث مصطفیٰ سے "محبوب خدا" بننے کا بڑا آسان طریقہ عرض کر دیا ہے۔ اب ان لوگوں کو اپنے عمل اور کردار کا جائزہ لینا چاہیے جو سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا پسند نہیں کرتے اور کہنے والوں کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میں ایسے احباب کے سامنے نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ آمین کہنے والے تو رب العزت کے محبوب اور پسندیدہ مسلمان ہیں۔ آپ ان محبوبان الٰہی سے عداوت اور دشمنی نہ کیجئے۔ بلکہ اس پاکیزہ 'بابرکت اور پیاری سنت کو اپنا کر اور اس عظیم سنت پر عمل پیرا ہو کر آپ بھی رب تعالیٰ کے محبوبوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی جماعت اور صف میں شامل ہو جایئے۔ یقیناً اللہ کریم رحمت فرمائیں گے اور سنت مصطفیٰ ﷺ، حدیث مصطفیٰ ﷺ اور طریقہء مصطفیٰ ﷺ کو اپنانے کی بناء پر اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے اور خوش ہو کر پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔ دعاؤں کو قبول فرمائیں گے اور پسندیدہ اور محبوب بندوں میں شامل فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب ﷺ کی ہر ہر ادا، طریقے اور سنت پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿آمین سے حسد﴾ آمین کہنا سنت رسول، دعا کی مہر، گناہوں کی معافی اور محبوب خدا بننے کا ذریعہ ہے۔ مگر بعض لوگ آمین سے چڑتے، نفرت کرتے اور آمین کہنے والوں کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جبکہ نبی دوجہاں، امام رسولاں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے "آمین" سے نفرت کرنے اور اس سے حسد کرنے کو یہودیت کی علامت اور نشانی قرار دیا ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ترجمان القرآن جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلٰى آمِيْنَ فَاَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ آمِيْنَ۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۲۔ باب الجہر بآمین)

﴿ترجمہ﴾ یہودی جتنا آمین سے حسد کرتے ہیں اتنا کسی دوسری چیز سے حسد نہیں کرتے پس تم آمین زیادہ کہا کرو۔

آمین کی آواز سے نفرت کرنے والوں اور آمین پر اعتراض کرنے والوں کو اس حدیث شریف پر غور کرنا چاہیے اور اپنے عمل کی اصلاح کرتے ہوئے رسول پاک ﷺ کی سنت مطہرہ سے محبت کا عملی اظہار کرنا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ یہودیوں کو آمین سے نفرت اور حسد اسی وقت ہوگا جب وہ آمین سنیں گے اور وہ آمین اسی وقت سنیں گے جب بلند آواز سے کہی جائے گی۔ اس لئے آمین با آواز بلند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہنا رسول کریم ﷺ کی سنت اور یہودیوں کے حسد کا باعث ہے لہذا بلند آواز سے آمین کہنے والوں پر اعتراض کرنا اور آمین بالجہر کی مخالفت کرنا یہودیوں کو خوش کرنے کے مترادف ہے۔ بلند آواز سے آمین کہنے کے دلائل تو ہم آخر میں عرض کریں گے۔ فی الحال صرف اتنی بات ذہن میں بٹھائیں کہ۔

☆ آمین کہنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

☆ آمین کہنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

☆ آمین کہنے والا محبوب خدا ہوتا ہے۔۔۔۔۔اور

☆ آمین سے چڑنا اور حسد کرنا اہل ایمان کا شیوہ نہیں بلکہ یہودیوں کی عادت ہے۔

﴿تین خاص تحفے﴾ یوں تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص لاتعداد اور ان گنت تحائف اور انعامات سے نواز رکھا ہے۔ لیکن "آمین" کی مناسبت سے میں تین خاص تحائف کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰی اُمَّتِیْ ثَلَاثًالَمْ تُعْطَ اَحَدٌ" قَبْلَهُمْ اَلسَّلَامُ وَهِیَ تَحِیَّةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ ــ وَصُفُوْفُ الْمَلَائِكَةِ ــ وَ آمِیْنَ اِلَّا مَاكَانَ مِنْ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ۔ (تفسیر قرطبی صفحہ ۱۳۰ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو تین خاص تحفوں سے نوازا ہے کہ ان سے پہلے وہ تحائف کسی کو عطاء نہیں فرمائے گئے۔ (۱) ایک دوسرے کو "سلام" کہنا کہ یہ اہل جنت کا تحفہ ہے۔ (۲) دخول جنت کے وقت فرشتوں کا میرے امتیوں کے استقبال کیلئے صفیں بنا کر کھڑا ہونا (۳) تیسرا خاص تحفہ "آمین" ہے۔ ہاں یہ آمین کا تحفہ صرف جناب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو عطا فرمایا گیا تھا۔

ان خاص تحائف کا تذکرہ قرآن حکیم آیات طیبات میں بھی موجود ہے۔ صرف اشارات پر اکتفا کرتا ہوں۔ جنتیوں کے سلام کا ذکر کرتے ہوئے رب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العالمین فرماتے ہیں- لَایَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًاOاِلَّا قِیْلًا سَلَامًا سَلَامًاO(سورۃ واقعہ آیت نمبر ۲۵-۲۶)

﴿ترجمہ﴾(اہل جنت) وہاں کوئی لغو' بے ہودہ اور گناہ کی بات نہ سنیں گے- جنت میں تو صرف سلام ہی سلام کی آواز ہو گی-

جنتیوں کے استقبال کے لئے فرشتوں کی صفوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں-

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَO(سورۃ زمر آیت نمبر ۷۳)

﴿ترجمہ﴾اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہوں کی شکل میں جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا- یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب آجائیں گے تو ان کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جنت کے نگہبان فرشتے ان سے کہیں گے- تم پر سلام ہو' خوش رہو' پس تم جنت میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ-

نبی کریم ﷺ کی امت کے لئے اللہ تعالیٰ کا تیسرا خاص تحفہ "آمین" ہے- لیکن یہ تحفہ رب العزت کی طرف سے جناب موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بھی عطاء فرمادیا گیا تھا- اس کا ذکر بھی قرآن حکیم میں موجود ہے-

﴿ہارون کی آمین﴾ سیدنا موسیٰ اور جناب ہارون علیہما السلام طویل عرصہ تک فرعون اور اس کی قوم کو وعظ و نصیحت کرتے اور انہیں توحید و رسالت اور آخرت کی تبلیغ کرتے رہے- مگر فرعونیوں نے ان کے وعظ و ارشاد اور تبلیغ و نصیحت کا کوئی اثر قبول نہ کیا- بلکہ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں رونما ہونے والے معجزات کو دیکھ کر بھی ان کے اندر کوئی تبدیلی نہ آئی اور جب ان رسولوں کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ فرعون اور اس کی قوم کی ہدایت کے لئے ہماری تبلیغی مساعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کارگر ثابت نہ ہوں گی- توانہوں نے قوم کی ہلاکت' تباہی اور بربادی کیلئے دربار الٰہی میں بددعا کردی- قرآن حکیم جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور جناب ہارون کی "آمین" کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتا ہے-

وَقَالَ مُوسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○

(سورۃ یونس آیت نمبر ۸۸)

﴿ترجمہ﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا- اے ہمارے رب! بے شک تو نے فرعون اور اس کے حواریوں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور بہت سے مال دیئے ہیں- اے ہمارے رب! تاکہ وہ (لوگوں کو) تیرے راستے سے گمراہ کریں- اے ہمارے پروردگار! ان کے مالوں کو مٹا دے اور ان کے دلوں پر مہر لگا دے کہ وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں-

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں موسیٰ علیہ السلام کی بددعا قبول ہونے کا ذکر کرتے ہوئے جناب ہارون علیہ السلام کو اس دعا میں شامل قرار دیا ہے- ارشاد ربانی ہے- قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعَآنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ یونس آیت نمبر ۸۹)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تحقیق تم دونوں کی دعا قبول ہو چکی- اب ثابت قدم رہو اور بے علم لوگوں کے راستے کی اتباع نہ کرنا-

آپ ان قرآنی آیات کے الفاظ پر دوبارہ غور فرمائیں کہ دعائیہ کلمات تو صرف موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زبان سے ادا فرمائے- مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "تم دونوں کی دعا قبول ہو گئی-" کتب تفاسیر میں ہے کہ- مَعْنَاهُ اَنَّ مُوْسٰى دَعَا عَلٰى فِرْعَوْنَ وَاَمَّنَ هَارُوْنُ- فرعون کے خلاف بددعاء تو جناب موسیٰ علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلام نے کی تھی اور جناب ہارون علیہ السلام نے انکی دعا پر "آمین" کہا تھا۔ اور کسی کی دعا پر آمین کہنے والا بھی در حقیقت اس دعا میں شامل ہوتا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا کہ ۔ تم دونوں کی دعا قبول کی گئی۔' (تفسیر قرطبی صفحہ ۱۳۰ جلد اول)

یہ آمین کا تحفہ اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ اور ہارون کے بعد صرف امت محمدیہ کو نصیب فرمایا۔

﴿امام الرسل ﷺ کی آمین﴾ بزرگان محترم! ابھی آپ نے ایک نبی کی دعاء اور دوسرے نبی کی آمین سماعت فرمائی۔ آیئے۔ مسئلہ آمین کی مزید وضاحت کے لئے سید الملائکہ جناب جبریل علیہ السلام کی دعا اور امام الرسل، ختم الرسل جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی آمین کا تذکرہ بھی کرتے جائیں۔ تاکہ "آمین" کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔ صحابی رسول جناب کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ۔

"ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منبر لانے کا حکم دیا تو ہم نے فوراً تعمیل ارشاد کرتے ہوئے منبر حاضر کر دیا۔ آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہونے کیلئے تشریف لائے تو منبر کی پہلی سیڑھی پہ قدم رکھتے ہی اونچی آواز سے "آمین" کہا۔ جب دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھا تو پھر باآواز بلند "آمین" فرمایا۔ پھر تیسری سیڑھی پر قدم مبارک ٹکاتے ہوئے بھی آپ ﷺ نے جہری انداز میں "آمین" کہا۔

جب رسول مکرم ﷺ بعد از تقریر منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے نہایت ادب سے عرض کیا۔ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَاكُنَّا نَسْمَعُهُ ۔ آج ہم نے منبر پر قدم رنجہ فرماتے وقت آپ کی زبان مبارک سے ایسے الفاظ سنے ہیں جو اس سے پہلے ایسے موقع پر ہم نے کبھی نہیں سنے۔ (اگر پسند فرمائیں تو ان کے پس منظر سے آگاہ فرما دیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور رب العزت سے دعا کرتے ہوئے کہا- بَعُدَ مَنْ أَدْرَکَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ- جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کو معاف نہ کروالیا وہ رحمت الٰہی سے محروم ہو گیا- قُلْتُ آمِيْن -جبریل علیہ السلام کی بد دعا سن کر میں نے "آمین" کہا- یعنی اے اللہ! محروم رمضان کے حق میں جبریل کی بد دعا قبول فرما- (میرے بھائیو! ماہ رمضان کی برکتوں' مغفرتوں' رحمتوں اور سعادتوں سے محروم رہنے والا بڑا ہی بد نصیب اور بد قسمت ہے- اس ماہ مبارک کو غنیمت سمجھیے اور رب العزت سے گناہ بخشوا لیجیے-)

پھر جب میں نے منبر کی دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا- بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ- وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہٹا دیا جائے- کہ جسکے سامنے آپ ﷺ کا ذکر خیر ہو- تو وہ آپکا نام سن کر درود شریف نہ پڑھے- میں نے جبریل کی اس بد دعا پر بھی "آمین" کہا-

حضرات گرامی! سرور عالم' رحمت مجسم' پیغمبر اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک سن کر درود شریف پڑھنا بڑے اجر و ثواب' نیکی اور درجات کی بلندی کا سبب ہے- خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا-

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ -(سنن نسائی)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا- اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور (جنت میں) اس کے دس درجات بلند فرمائے گا- سبحان اللہ-

جس طرح آپ ﷺ کا ذکر خیر اور نام مقدس سن کر آپ ﷺ کی ذات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرامی پر درود بھیجنا باعث رحمت و برکت ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا نام سن کر درود شریف نہ پڑھنا باعث لعنت و محرومی ہے۔ فرمان رسول ﷺ ہے۔ اَلْبَخِيْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ کنجوس و بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہو تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ ہماری زیر بحث حدیث مبارکہ میں بھی جبریل علیہ السلام نے نبی محترم ﷺ کا ذکر اور نام سن کر درود شریف نہ پڑھنے والے کیلئے رحمت خداوندی سے دوری کی بد دعا کی ہے اور آپ ﷺ نے آمین کہہ کر اس پر مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے۔ پنجابی شاعر نے یہی بات عام فہم انداز میں سمجھانے کی خوبصورت کوشش کی ہے کہ ؎

نام نبی دا سن کر مومن جو درود پہنچاون
ملک نورانی حق اونہاں دے ایہہ دعا فرماون

اللہ بخشے جنت تھانوں نال رسول الہٰی
دعا منظور نورانی ملکاں وچ دربار الہٰی

نام نبی دا سن کر جو' نئیں درود پہنچاندے
ملک نورانی حق او نہاندے بد دعا فرماندے

رب نہ بخشے جنت تینوں' نہ تو رحمت پاویں
جنت ہویا حرام بخیلا' توں کیونکر جنت جاویں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول پاک ﷺ کی ذات مبارکہ پر کثرت سے مسنون درود شریف پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔ فضائل درود شریف اس وقت میرا موضوع نہیں ہے۔ میں تو صرف جبریل علیہ السلام کی بد دعاء اور امام الرسل ﷺ کی آمین کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ محسن انسانیت ﷺ نے فرمایا۔

فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ۔ جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے بد دعاء کی۔ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرَ عِنْدَهٗ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْ خِلَاهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجَنَّةَ قُلتُ - آمِین -وہ شخص بھی رب تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو گیا جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا اور ان کی بڑھاپے میں خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی- جبریل علیہ السلام کی یہ بات سن کر میں نے کہا "آمین" کہ اے اللہ! جبریل علیہ السلام جو کچھ کہہ رہے ہیں- میں ان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ اس دعاء کو مقبول و منظور فرما-

(رواہ الحاکم، الترغیب والترہیب صفحہ ۹۳ جلد ۲)

میری ملت کے نوجوانو! ماں باپ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں- ان کی قدر کیجئے- انہیں خوش رکھئے- ان کی خدمت کر کے رب العزت سے جنت لیجئے اور انہیں ناراض کر کے دوزخ نہ خریدئیے- مولانا الطاف حسین حالی نے حدیث کے اس حصے کا بڑا بہترین شعری ترجمہ کیا ہے کہ ؎

اک دن نبیؐ نے حلقۂ احباب میں یہ لفظ
دہرائے تین بار کہ ناک اس کی کٹ گئی

اصحابؓ نے کہا وہ کم بخت کون ہے؟
توقیر جس کی حضرتِ باری میں گھٹ گئی

ارشاد یوں ہوا کہ وہ فرزند ناخلف
گھر جس کے جنت آئی اور آکر پلٹ گئی

ماں باپ کا بڑھاپے میں ہو نہ جسے خیال
اس ناسعید بیٹے کی قسمت الٹ گئی!

میرے نوجوانو! یاد رکھئے اگر زمین پر والدین راضی ہیں تو آسمان پر اللہ تعالیٰ راضی ہے اور اگر فرش پر ماں باپ ناراض ہیں تو اللہ کی قسم عرش پر اللہ ناراض ہے- ان بوڑھوں سے دعائیں لیجئے- بددعائیں نہ لیجئے- ان کے پاؤں دبائیے- گلے دبانے کی کوشش نہ کیجئے- ان کا وجود باعث برکت اور ان کی خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ بلندی درجات ہے۔

جن کے ماں باپ زندہ ہیں اللہ انہیں اپنے والدین کی خدمت واطاعت کی توفیق سے نوازے اور میرے ماں باپ بمیت جو بزرگ فوت ہو گئے ہیں۔رب العزت! انہیں جنت الفردوس نصیب فرمائے۔آمین۔ہمیں ان کیلئے اور ہماری اولادوں کو ہمارے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔آمین۔

میں نے "مسئلہ آمین" کی وضاحت کرتے ہوئے آپ احباب کی خدمت میں سید الملائکہ علیہ السلام کی دعاء اور سید البشر ﷺ کی "آمین" کی بات عرض کی ہے۔اللہ کریم قبول فرمائے۔آمین۔

صحابہ کی آمین حضرات محترم! جہاں آپ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعاء اور ہارون علیہ السلام کی آمین اور جبریل علیہ السلام کی دعا اور امام الرسل ﷺ کی آمین کا تذکرہ سنا ہے۔وہاں میں چاہتا ہوں کہ۔ محسن انسانیت ﷺ کی دعا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آمین کا ایک واقعہ بھی مختصراً آپ کے گوش گزار کردوں۔یہ سن ۴ ہجری ماہ صفر کا واقعہ ہے کہ۔

"علاقہ نجد کا ایک شخص ابوبراء عامر بن مالک مدینہ منورہ میں نبی محترم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔تو سرور کونین ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی جسے اس نے قبول تو نہ کیا مگر دوری بھی اختیار نہ کی۔اور رحمت کائنات ﷺ کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے عرض کیا کہ۔اے اللہ کے رسول! اگر آپ اپنے رفقاء اور اصحاب کی ایک جماعت کو دین کی دعوت و تبلیغ کیلئے اہل نجد کے پاس بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ لوگ آپ اور اسلام کی دعوت قبول کرلیں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے اپنے صحابہ کرام کے متعلق اہل نجد کی طرف سے خطرہ ہے۔" ابوبراء نے کہا کہ آپ مطمئن ہو جائیں وہ میری پناہ میں ہوں گے۔نبی محترم ﷺ کی ہمیشہ یہ خواہش اور کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلقہ بگوش اسلام ہو کر اپنے آپ کو جہنم کے عذاب اور آگ سے بچا لیں- چنانچہ آپ ﷺ نے صحیح بخاری کی روایت کے مطابق اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ستر فضلاء و علماء اور حفاظ و قراء رضی اللہ عنہم کو ابو براء کے ہمراہ روانہ فرما دیا- مبلغین اسلام رضی اللہ عنہم کی اس جماعت کی قیادت اور امارت کے لئے سرور کائنات ﷺ نے جناب منذر بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو نامزد فرمایا-

اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کا یہ گروہ اہل نجد کے تاریک دلوں کو نور توحید سے منور کرنے کی نیت لیکر بنو عامر اور بنو سلیم کے علاقے کے درمیان "بیئر معونہ" (معونہ نامی کنویں) کے قریب جاکر فروکش ہوا- یہاں سے انہوں نے اپنے ایک ساتھی حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کو قبیلہ کے رئیس عامر بن طفیل کے پاس بھیجا تاکہ اسے سرور عالم ﷺ کا مکتوب گرامی پہنچائیں- حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ نے محسن کائنات ﷺ کا خط مبارک اسے پیش کیا تو اس ظالم نے وہ خط پڑھنا بھی گوارانہ کیا اور چپکے سے اپنے ایک آدمی کو حرام بن ملحان پر حملہ کرنے کا اشارہ کیا- اس نے آپ رضی اللہ عنہ پر پیچھے سے زور کا نیزہ مارا جو ان کی چھاتی کو چھیدتا ہوا باہر نکل گیا- خون کا فوارہ چھوٹا اور آپ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے اور اپنے جسم سے بہنے والے خون کو سر اور چہرے پر ملتے ہوئے کہا- اللہ اکبر- اللہ سب سے بڑا ہے- فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ - کعبہ کے رب کی قسم! میں کامیاب ہو گیا-

جناب انس رضی اللہ عنہ کے ماموں جناب حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد دشمن خدا عامر بن طفیل نے اپنے قبیلے کو داعیان حق کی جماعت پر حملہ کرنے کے لئے للکارا، مگر انہوں نے ابو براء کی پناہ کی وجہ سے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا- ان سے مایوس ہو کر عامر ظالم نے قبیلہ بنو سلیم کی تین شاخوں عصیہ، رعل اور ذکوان کو مبلغین اسلام کے قافلے پر حملے کیلئے پکارا تو وہ بدبخت مسلح ہو کر آگئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خیموں کا محاصرہ کر لیا-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصحاب رسول کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہاں کے لوگ ایسی غداری کریں گے - انہوں نے جب تینوں قبائل کے لوگوں کو ننگی تلواریں لہراتے اور نیزے تانے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا تو دفاعی اور حفاظتی نقطہ نظر سے اپنی تلواریں بے نیام کرلیں - لیکن ان قبائل کے سینکڑوں حملہ آوروں نے تمام صحابہ کرام' داعیان اسلام اور مبلغین کتاب و سنت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو شہید کردیا - صرف ایک صحابی جناب کعب بن زید نجاری رضی اللہ عنہ زندہ بچے جنہیں شدید زخمی حالت میں شہداء کے درمیان سے اٹھا کر لایا گیا - یہ وہ لوگ تھے جنہیں سورۃ فاتحہ میں انعام یافتگان قرار دیا گیا ہے اور ہمیں ان شہیدان راہ وفا رضی اللہ عنہم کی طرح صراط مستقیم پر چلنے کی تاکید کی گئی ہے - صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ - اللہ تعالیٰ ان پاکیزہ نفوس کے درجات مزید بلند فرمائے - اور ہمیں ان کی طرح دین حق پر استقامت نصیب فرمائے - آمین -

محترم حضرات! یہ تو محض آمین کی تمہید تھی - ہمارے موضوع سے متعلقہ حصہ اس کے بعد شروع ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جب سرور عالم ﷺ کو اس المناک' دردناک اور غمناک سانحہ کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ کو انتہائی دکھ اور صدمہ ہوا - مفسر قرآن جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس حادثہ فاجعہ کے بعد -

قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُوْا عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلَ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ -

(سنن ابی داؤد صفحہ ۲۰۴ جلد اول کتاب الصلوۃ باب القنوت فی الصلوات)

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ نے متواتر ایک مہینہ پانچوں نمازوں ظہر' عصر' مغرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشا اور نماز فجر میں آخری رکعت کے رکوع کے بعد بنو سلیم کے قبائل رعل ذکوان اور عصیہ کے خلاف بد دعا کی - آپ ﷺ بد دعاء کرتے اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "آمین" کہتے تھے-

خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مہینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی محترم ﷺ پر وحی نازل فرمائی گئی جس میں شہداء بئر معونہ کی طرف سے آپ ﷺ کو مطلع کیا گیا کہ انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی ہے-

بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ۔

(صحیح بخاری صفحہ ۵۸۷ جلد اول کتاب المغازی)

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! ہماری طرف سے ہماری قوم کو پیغام پہنچا دے کہ ہم نے اپنے رب سے اس حالت میں ملاقات کی ہے کہ وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہم اس سے راضی ہو گئے ہیں- سبحان اللہ-

اس وحی کے بعد نبی مکرم ﷺ نے نمازوں میں یہ قنوت نازلہ ترک فرمادی-

یہ تفصیلی واقعہ عرض کرنیکی غرض یہ ہے کہ جب امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ دعاء فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "آمین" کہہ کر اس میں شامل ہو جاتے تو گویا امام کی دعا پر مقتدیوں کا آمین کہنا بھی حدیث سے ثابت اور واضح ہے-

﴿آمین بالجہر﴾ آمین بالجہر کا مطلب ہے اونچی آواز سے آمین کہنا- پوری امت مسلمہ اس امر پر متفق ہے کہ سورۃ فاتحہ کے اختتام پر "آمین" کہنا سنت ہے- لیکن اس کے آہستہ اور بلند کہنے پر نیز صرف امام یا مقتدی اور امام دونوں کے کہنے پر امت میں اختلاف پایا جاتا ہے-

بات اگرچہ بالکل واضح اور صاف تھی کہ جو شخص سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے وہ اس کے خاتمہ پر آمین کہے- اگر دوران نماز اس بابرکت سورۃ کی قراءت کرتا ہے تو بھی آمین کہے اور نماز کے علاوہ اس سورۃ کو پڑھتا ہے پھر بھی آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہے-اگر اس سورت کا قاری اسے بلند آواز سے پڑھے تو آمین بھی اونچی آواز سے کہے اور اگر سورۃ فاتحہ کی تلاوت سری کرے تو آمین بھی سری کہے-اور جہری نمازوں میں اس سورت کے اختتام پر امام جہری آمین کہے اور مقتدی بھی امام کے ساتھ آمین میں شریک ہو جائیں تاکہ سب کی آمین بیک زبان ہو جائے- مگر افسوس کہ اتنی صاف اور سیدھی بات کو بھی اختلاف کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے اور "آمین بالجہر" کا مسئلہ امت کے اختلافی مسائل میں ایک نمایاں حیثیت اختیار کر گیا ہے-جس پر باقاعدہ مناظرے' مباحثے' مجادلے اور مناقشے ہو رہے ہیں اور بات علم و تحقیق سے آگے گمراہی کے فتووں تک جا پہنچی ہے- اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو ہر قسم کے اختلاف و انتشار سے محفوظ فرمائے- آمین-

ہم سورۃ فاتحہ کی تشریح و تعبیر کے آخری خطبے کے آخر میں انتہائی اختصار کے ساتھ اس مسئلے کا منصفانہ حل پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ بحیثیت مسلمان ہم سب کو سنت رسول پر عمل کی سعادت اور ثواب حاصل ہو سکے-اللہ کریم اپنے رسول امین ﷺ کی ہر ہر ادا پر عمل کر کے اجر و ثواب حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے- آمین-

﴿**پہلی حدیث**﴾ آمین بالجہر کے بارے میں گفتگو کو طوالت دیئے بغیر صرف چند احادیث مبارکات کا تذکرہ ہی کافی سمجھتا ہوں- حدیث کی بڑی معتبر' مشہور اور اصح کتاب صحیح بخاری میں جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا-اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْ فَاِنَّه' مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْ مِیْنَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَلَه' مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ-(صحیح بخاری صفحہ جلد ۱۰۸ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو- اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جاتی ہے تو آمین کہنے والے کے گزشتہ سارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (سبحان اللہ)اس حدیث کے راویوں میں سے ایک مشہور راوی امام ابن شہاب زھری رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ آمِيْنِ۔رسول اللہ ﷺ (باآواز بلند) آمین کہا کرتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ میں رسول مکرم ﷺ نے مقتدی کو حکم دیا ہے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ ظاہر ہے کہ مقتدی امام کی آمین سنیں گے تو انہیں علم ہوگا کہ امام صاحب آمین کہہ رہے ہیں اور جب تک امام باآواز بلند آمین نہیں کہے گا تو مقتدی کیسے سنیں گے؟ اِسی استدلال پر بحث کرتے ہوئے فن حدیث کے ماہر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرمایا ہے کہ۔

وَوَجْهُ الدَّلَالَةِ مِنَ الْحَدِيْثِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ التَّامِيْنُ مَسْمُوْعًا لِلْمَامُوْمِ لَمْ يَعْلَمْ بِهِ وَقَدْ عَلَّقَ تَامِيْنَهُ بِتَامِيْنِهِ۔

﴿ترجمہ﴾اس حدیث سے استدلال کی صورت یہ ہے کہ اگر مقتدی امام کی آمین نہ سنے تو اسے اس کا علم نہیں ہو سکے گا۔اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے مقتدی کی آمین کو امام کی آمین سے وابستہ فرمایا ہے۔

مختصر یہ کہ صحیح بخاری کی یہ حدیث مبارکہ آمین بالجہر کی واضح اور صریح دلیل ہے کہ جہری نمازوں میں امام اور مقتدیوں کا بلند آواز سے آمین کہنا امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظیم سنت ہے۔

مجتہد العصر علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح بخاری کی اس حدیث کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نہایت مدلل تقریر امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اعلام الموقعین کے حوالے سے نقل فرمائی ہے۔میں علامہ موصوف کے ترجمے کا ابتدائی حصہ عرض کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔اور وہ یہ ہے کہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ربیع کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ سے کسی نے پوچھا کہ آیا امام اونچی آواز سے آمین پکارے - تو آپ نے فرمایا - ہاں - بلکہ جو لوگ امام کے پیچھے ہوں وہ (مقتدی) بھی اپنی آوازیں (آمین کے ساتھ) بلند کریں - اس پر میں نے عرض کیا کہ اس کی کیا دلیل ہے؟ تو آپ نے فرمایا - اَنْبأنَا مَالِکٌ'--- الخ یعنی ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی اور امام صاحب نے حضرت ابو ہریرہ والی حدیث جس کی صحت پر سب کا اتفاق ہے - ذکر کی' اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان (واجب الاذعان) اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا - میں اس بات کی دلالت ہے کہ آپ نے امام کو امر کیا ہے کہ وہ آمین بالجہر کہے - کیونکہ جو اس کے پیچھے ہیں وہ سوائے اسکے - اسکے آمین کہنے کا وقت نہیں جان سکتے - کہ وہ آمین سنا کر کہے - پھر یہ کہ ابن شہاب (راوی حدیث) نے صاف طور پر بیان بھی کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ آمین کہا کرتے تھے -" (واضح البیان صفحہ ۳۹۴' ۳۹۵)

﴿دوسری حدیث﴾ صحیح بخاری کی اس صریح اور واضح حدیث کے بعد اگرچہ مسئلہ آمین بالجہر کی تفہیم کیلئے مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے مگر مسئلے کی پوری توضیح و تشریح اور آپ احباب کی پوری تشفی کی خاطر چند احادیث مبارکات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ آمین کے مسائل کا کوئی پہلو تشنہ تکمیل نہ رہ جائے - مقصد محض اصلاح اور عوام میں نبی محترم ﷺ کی سنتوں' اسوۂ حسنہ پر عمل کی رغبت پیدا کرنا ہے - اللہ رحیم و کریم عمل کی توفیق نصیب فرمائے - آمین -

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے بڑے محدث اور نبی محترم ﷺ کی ہزاروں احادیث کے حافظ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد رشید کا نام نعیم المجمر رحمۃ اللہ علیہ ہے - آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے والد گرامی اپنے زمانے میں مسجد نبوی کی خدمت' صفائی اور خوشبو لگانے پر مامور تھے - (مجمر کا معنے ہی خوشبو مہکانے والا ہے) جناب نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیس برس تک سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شاگردی کی۔ آپ کا شمار ثقہ اور مشہور تابعین میں ہوتا ہے۔ جناب نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَءَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَءَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى بَلَغَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ آمِيْن وَقَالَ النَّاسُ آمِيْن وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ وَيَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ۔ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(صحیح ابن حبان صفحہ ۱۴۵ جلد ۳ باب صفۃ الصلاۃ)

﴿ترجمہ﴾ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھی۔ پھر سورۃ فاتحہ کی قراءت کی۔ یہاں تک کہ جب آپ "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" پر پہنچے تو "آمین" کہا اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے لوگوں نے بھی آمین کہا۔ اور آپ جب بھی سجدے میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب بیٹھ کر اٹھتے تو۔ اللہ اکبر کہتے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز کا سلام پھیر کر فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نماز میں تم سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوں۔

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے مقتدیوں کے بلند آواز سے آمین کہنے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اپنی نماز کو رسول مکرم ﷺ کی نماز کے مماثل، مطابق اور مشابہ قرار دینے سے یہ بات مزید واضح انداز میں نکھر کر سامنے آگئی کہ جہری نمازوں میں امام اور مقتدیوں کا بلند آواز سے آمین کہنا سرور کونین ﷺ کی محبوب سنت ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے "آمین بالجہر" کی احادیث مبارکات کا خلاصہ چند الفاظ میں بیان فرمادیا ہے۔ علامہ موصوف رقم طراز ہیں کہ رسول اللہ ﷺ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَ ةِ الْفَاتِحَةِ قَالَ آمِیْن فَاِنْ کَانَ یَجْھَرُ بِالْقِرَاءَ ةِ رَفَعَ بِھَا صَوْتَه‘ وَقَالَھَا مَنْ خَلْفَه‘ ۔(زادالمعاد صفحہ ۵۲ جلد اول' فصل فی ھدیہ فی الصلاۃ)

﴿ترجمہ﴾ جب سورۃ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے تو "آمین" کہتے۔ پس اگر آپ ﷺ اونچی آواز سے قراءت کرتے تو آمین بھی بلند آواز سے کہتے اور آپکے پیچھے نماز پڑھنے والے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بھی اسی طرح آمین پکارا کرتے۔

﴿**تیسری حدیث**﴾ صحابی رسول جناب وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا اسم مبارک آپ نے سن رکھا ہوگا۔ آپ علاقہ "حضر موت" کے رئیس تھے۔ فتح مکہ کے بعد قبول اسلام کے لئے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو سرور کائنات ﷺ نے ان کے شایان شان استقبال فرمایا اور ان کی عزت افزائی کرتے ہوئے اپنی چادر مبارک بچھا کر اپنے قریب بٹھایا اور وائل رضی اللہ عنہ' ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد کیلئے برکت کی خصوصی دعا فرمائی۔ یہی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ "آمین بالجہر" کے مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ وَقَالَ آمِیْن وَمَدَّبِھَا صَوْتَه‘۔(جامع ترمذی صفحہ ۳۴ جلد اول' ابواب الصلوۃ۔ سنن ابی داؤد صفحہ ۱۳۵ جلد اول' کتاب الصلوۃ)

﴿ترجمہ﴾ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۔ پڑھتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ نے اپنی آواز کو کھینچ کر بلند آواز سے "آمین" کہا۔

یہی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ۔ اَنَّه‘ صَلّٰی خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَھَرَبِآمِیْن ـــــ وَفِیْ رِوَایَةٍ ـ رَفَعَ بِھَا صَوْتَه‘ ـــــ(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۳۵ جلد اول' کتاب الصلاۃ)

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باآواز بلند "آمین" کہا۔ اور سنن ابی داؤد ہی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے "آمین" کہتے ہوئے اپنی آواز کو اونچا کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ جناب وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهٗ بِالتَّاْمِيْنِ وَلَا يُخْفِيْهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ ۔

(جامع ترمذی صفحہ ۳۴ جلد اول' باب ماجاء فی التامین)

﴿ترجمہ﴾ نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' تابعین عظام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد آنے والے بہت سے اہل علم کا قول اور خیال یہی ہے کہ آدمی آمین کہتے وقت اپنی آواز کو بلند کرے اور اسے پوشیدہ نہ رکھے۔ امام شافعی' امام احمد اور امام اسحاق رحمھم اللہ تعالیٰ کا قول بھی یہی ہے کہ آمین بلند آواز سے کہی جائے۔

جناب وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث مقدسہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تشریح کے بعد بھی اگر کوئی شخص "آمین بالجہر" کو سنت رسول نہ مانے اور اس سنت پر عمل کرنے والوں کو مذاق کرے تو اسے غور کرنا چاہیے کہ وہ کل قیامت کے دن کون سا منہ لے کر حوض کوثر پر دربار رسالت میں حاضر ہوگا۔ خدارا' احادیث رسول سے محبت کیجئے' رسول مکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل فرمایئے اور اسوہ رسول کو اپنانے کی کوشش کیجئے تو انشاء اللہ العزیز دنیا اور آخرت میں کامیابی آپ کا مقدر ہوگی اور دنیا کی کوئی طاقت ہم پر غلبہ حاصل نہ کر سکے گی۔ بقول اقبالؒ۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت ہم سب کو فرقہ واریت، تعصبات اور اختلافات کو چھوڑ کر قرآن وحدیث پر عمل کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿چوتھی حدیث﴾ خلیفہ چہارم جناب علی المرتضیٰؓ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ صحابی رسول، عشرہ مبشرہ میں سے ایک، محسن کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور حقیقی داماد تھے۔ شیر خدا اور حیدر آپکے مشہور القاب ہیں آپ رضی اللہ عنہ "آمین بالجہر" کا مسئلہ حل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ وَلَاالضَّآلِّيْنَ قَالَ آمِيْن يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَه' ۔(کنز العمال صفحہ ۵۹ جلد ۴)

﴿ترجمہ﴾ نبی اکرم ﷺ جب (سورۃ فاتحہ کے آخر میں) ولا الضآلین۔ کہتے تو آمین کے ساتھ اپنی آواز کو بلند فرمایا کرتے تھے۔

علی المرتضیٰؓ اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والوں کے لئے لازم ہے کہ وہ اس پاکیزہ سنت پر عمل کر کے توشہ آخرت بنانے کی کوشش فرمائیں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج مسلمانوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ زبانی طور پر تو بڑے زور و شور سے رسول محترم ﷺ سے محبت، عقیدت اور الفت کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر آپ ﷺ کی نافرمانی کا ارتکاب کر کے سنت دشمنی کا ثبوت دیتے ہیں۔ شائد ہماری اسی حالت زار پر اظہار افسوس کرتے ہوئے عربی شاعر نے کہا تھا۔

تَعْصِ الرَّسُوْلَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّه' – هٰذَا لَعَمْرِیْ فِی الزَّمَانِ بَدِيْع'
لَوْكَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَّاَ طَعْتَه' – اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْع'

﴿ترجمہ﴾ میری عمر میں زمانے کی حالت بڑی عجیب ہو گئی ہے کہ تم عملاً تو رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرتے ہو اور زبانی ان سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے۔ اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیں ان سے سچی محبت ہے تو تمہیں ان کا اطاعت گزار ہونا چاہیے کیونکہ محبت تو اپنے محبوب کا بڑا فرمان بردار ہوتا ہے۔

میرے بھائیو! سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت' الفت اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام حصوں اور پہلوؤں میں آپ ﷺ کی اتباع اور اطاعت کریں۔ گھریلو معاملات میں --بازاری حالات میں--گلی محلے کے مسائل میں --کاروباری سلسلے میں--عبادات میں--ریاضت میں --اعمال میں--کردار میں-- تجارت میں-- خطابت میں --سخاوت میں--شجاعت میں--امامت میں--امانت میں--دیانت میں-- غرض ہر معاملے اور ہر سلسلے میں امام الرسل ﷺ کے طریقے اور انداز کو اپنانے کی کوشش کریں۔

سورۃ فاتحہ کے اختتام پر باآواز بلند آمین کہنا ہمارے آقا ﷺ کی پیاری سنت ہے -اسے اپنا لیجئے-اختیار کیجئے اور اس طریقہ نبوی ﷺ پر عمل کر کے ثواب کما لیجئے۔

﴿ **پانچویں حدیث** ﴾ "مسئلہ آمین بالجہر" کی پانچویں حدیث کے راوی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ حدیث رسول کے محب صادق اور پیغمبر اکرم کی سنت کے شیدائی تھے۔وہ بیان فرماتے ہیں کہ۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَ ةِ اُمِّ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَه' وَقَالَ آمِيْن ۔(سنن دارقطنی صفحہ ۳۳۵ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ نبی کریم ﷺ جب سورۃ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے تو اپنی آواز کو بلند کر کے آمین کہا کرتے تھے۔

معتبر کتب احادیث میں سے آپکے سامنے پانچ ایسی احادیث بیان کی گئی ہیں۔ جن میں اس امر کی وضاحت اور صراحت ہے کہ سورۃ فاتحہ کی قراءت و تلاوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اختتام پر بلند آواز سے آمین کہنا سرورِ کونین ﷺ کی سنت ہے۔ان احادیث کا مطالبہ اور حب رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان نماز اور غیر نماز میں جب بھی سورۃ فاتحہ کی جہری تلاوت کرے تو جہری انداز میں آمین کہے اور اگر سورۃ فاتحہ کی تلاوت سری اور آہستہ کرے تو آمین بھی آہستہ کہے۔یہی طریقہ مصطفیٰ ﷺ اور اسوۂ رسول ﷺ ہے۔رب العزت ہم سب کو پیارے پیغمبر کی سنتوں پر عمل کی توفیق' طاقت' ہمت' استطاعت اور سعادت نصیب فرمائے۔آمین۔

﴿آمین کی گونج﴾ نبی اکرم' رسول معظم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمودات اور معمولات سے اندازہ ہوتا ہے کہ جب رسول محترم ﷺ نماز کی حالت میں سورۃ فاتحہ کی جہری تلاوت فرماتے اور سورۃ فاتحہ کے اختتام پر نبی محترم ﷺ اور صحابہ کرام بلند آواز سے آمین کہتے تو نمازیوں کی کثرت اور آواز کی بلندی کے باعث مسجد میں آمین کی گونج پیدا ہو جاتی۔جیسا کہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ آمِيْن حَتّٰى يَسْمَعَهَا اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ۔(سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۲ باب الجہر بآمین)

﴿ترجمہ﴾رسول اللہ ﷺ جب "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" پڑھتے تو اتنی بلند آواز سے آمین کہتے کہ پہلی صف والے سن لیتے پس (جب تمام صفوں کے لوگ اکٹھے آمین کہتے تو) آمین کی آواز سے مسجد گونج اٹھتی تھی۔

یہی حدیث سنن ابی داؤد صفحہ ۱۳۵ جلد اول میں الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ آمِيْن حَتّٰى يَسْمَعَ مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ جب "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کی تلاوت کرتے تو اتنی آواز سے آمین کہتے کہ پہلی صف میں آپ کے قریبی لوگ آمین کی آواز سن لیتے۔

عزیزان محترم! جب امام اتنی بلند آواز سے آمین کہے کہ پہلی صف کے مقتدی سن لیں اور پہلی صف والے اتنی آواز سے آمین کہیں کہ دوسری صف والے سن لیں۔ اسی طرح تمام صفوں کے نمازی مل کر اتنی ہی آواز سے آمین کہیں کہ پچھلی صف والے سن لیں۔ تو یقیناً سب کی آواز مل کر اتنی بلند ہو جائے گی کہ مسجد آمین کی آواز سے گونج اٹھے گی۔

مشہور تابعی امام عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ ذکر فرماتے ہیں کہ۔

أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَآءَهُ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً۔

(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۷ جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے اتنی بلند آواز سے آمین کہتے کہ مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد جناب نافع کا بیان ہے کہ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَدَعُهٗ وَیَحُضُّهُمْ۔ (صحیح بخاری صفحہ 107 جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کبھی آمین نہیں چھوڑی اور آپ لوگوں کو بلند آواز سے آمین کہنے کی رغبت دلایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے میں بھی آپ احباب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس سنت سے محبت کیجئے اور ثواب عظیم حاصل کیجئے۔ اللہ رب العزت پیارے نبی کی تمام سنتوں پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

امام عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں نے خانہ کعبہ میں رسول اللہ ﷺ کے دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب نماز میں امام۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ کہتا تو صحابہ کرام کی آمین سے مسجد گونج اٹھتی اور میں اس کی گونج سنا کرتا تھا۔"

(اعلام الموقعین صفحہ ۴ جلد ۲ بحوالہ صلوٰۃ المصطفیٰ صفحہ ۱۵۲)

﴿نبی دیاں سنتاں﴾ حضرات محترم! میں نے بڑے اختصار سے "آمین بالجہر" کے مسئلے کا منصفانہ حل پیش کر دیا ہے کہ جب سورۃ فاتحہ کی قراءت سری یعنی مخفی کی جائے تو آمین بھی دل میں کہی جائے گی اور جب سورۃ فاتحہ کی تلاوت جہری یعنی اونچی آواز سے کی جائے تو آمین بھی بلند آواز سے کہی جائے گی اور جن نمازوں (مغرب' عشاء اور فجر) میں امام سورۃ فاتحہ کی قراءت باآواز بلند کرتا ہے ۔ان میں امام اور تمام مقتدی مل کر اتنی بلند آواز سے آمین پکاریں کہ ہر ایک کی آواز اس سے پچھلی صف کے نمازی سن سکیں۔ اس طرح جب کئی صفوں کے نمازی اکٹھے اور بیک آواز آمین کہیں گے تو خود بخود مسجد میں گونج پیدا ہو جائے گی۔ اس طرح کرنے سے نبی کریم ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل ہو گا اور ہم اجر و ثواب کے مستحق سمجھے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

میرے بھائیو! وہ لوگ بڑے خوش قسمت' نیک بخت' سعادت مند اور خوش نصیب ہیں۔ جنہیں امام رسولاں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنتوں پر عمل کا اعزاز اور شرف حاصل ہے۔ شاعر حقیقت شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اہل توحید اور اہلحدیث کے اس اعزاز کو پنجابی اشعار میں ذکر کرتے ہوئے "آمین بالجہر" کا مسئلہ بھی حل فرمادیا ہے کہ۔

اللہ نے تہاڈے اتے رحمتاں وسائیاں نے
نبی دیاں سنتاں تہاڈے حصے آئیاں نے
سنتاں دے باغ وچ تہاڈا جان لون ایں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تہاڈے جیہا دنیا تے خوش بخت کون ایں
توحید دا خزانہ ایں تے اوہ تہاڈے کول اے
جے سنت دا پیانہ ایں تے اوہ تہاڈے کول اے
رفع یدین' آمین' ہور جو کمال نے
اللہ دے محبوب دے پیارے افعال نے
سنتاں دے باغ وچ ہرے بھرے پودے نے
نصیب کیوں نئیں کیتاں دے؟ مقدراں دے سودے نے
تحقیق تائیں پہنچ گئی گل ایہہ اصول دی
آمین اچی کہناں' سنت اے رسول دی
جیہڑے لوگ آمین اچی نئیں بلاندے نے
بلاشبہ سنت تو محروم رہ جاندے نے
اللہ تعالیٰ ساریاں نوں سمجھ دی توفیق دے
ساریاں لئی کھل جان بوئے تحقیق دے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ○ آمین —

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بے انتہا شکر ہے رب رحیم و کریم کا' جس نے آج مورخہ 6 جون 2000ء مطابق 2 ربیع الاول 1421 ہجری بروز منگل بوقت ساڑھے نو بجے دن خطبات سورۃ فاتحہ کو کتابی صورت میں مکمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید الٰہی کے موضوع پر مدلل با حوالہ خطیبانہ انداز میں منفرد کتاب

مرتب

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

خطبات آیت الکرسی

موضوعات

❁ فضائل آیت الکرسی ❁ کلمہ توحید کی اہمیت ضرورت اور فضیلت ❁ وہ ہمیشہ زندہ ہے ❁ اُونگھ نہ نیند ❁ مختار کل کون؟ ❁ مسئلہ شفاعت کی حقیقت ❁ شفاعت کرنیوالوں کی اقسام ❁ مسئلہ علم غیب کا حقیقت پسندانہ حل ❁ علم غیب اور اخبار غیب میں فرق ❁ وہ تھکتا نہیں ❁ کرسی کا مفہوم، حقیقت اور وسعت ❁ وہ بلند و بالا ہے

کمپیوٹر کمپوزنگ	عمدہ طباعت	اعلیٰ سفید کاغذ	مضبوط جلد	448 صفحات	قیمت روپے

رمضان المبارک کے احکام و مسائل سے واقفیت کیلئے

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کی

مستند مدلل، مفصل اور با حوالہ انعام یافتہ کتاب

انوار رمضان

قیمت صرف روپے علاوہ ڈاک اخراجات

ملنے کے پتے

(لاہور) نعمانی کتب خانہ - اسلامی اکادمی - دار الفرقان - مکتبہ سلفیہ

(گوجرانوالہ) مکتبہ نعمانیہ - مدینہ کتاب گھر - والی کتاب گھر -

(ملتان) فاروقی کتب خانہ (فیصل آباد) مکتبہ دار ارقم - مکتبہ اسلامیہ

ناشر - حامد اکیڈمی - محلہ کٹرہ مائی - وزیر آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطیبانہ انداز میں منفرد تذکرہ رسول ﷺ

خصوصیات

خطبات
سیرۃ مصطفیٰ ﷺ

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

- ☆ سیرت النبی ﷺ کے منتخب موضوعات کا مجموعہ
- ☆ محبت مصطفیٰ ﷺ میں ڈوب کر لکھی گئی کتاب
- ☆ حسن و جمال مصطفیٰ ﷺ کا دلآویز تذکرہ
- ☆ مصائب رسول ﷺ کی دردناک داستان
- ☆ نبی اکرم ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا تفصیلی بیان
- ☆ شان مصطفیٰ بزبان خدا اور مقام مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ
- ☆ محبت رسول کی اہمیت' ضرورت' ثمرات و برکات
- ☆ اتباع مصطفیٰ ﷺ کے فوائد اور اثرات
- ☆ نافرمان مصطفیٰ ﷺ کا عبرتناک انجام
- ☆ ہر موضوع مفصل' مدلل' مستند اور باحوالہ
- ☆ آیات' احادیث اور عربی عبارات پر اعراب
- ☆ حسب موقع عربی' فارسی' اردو اور پنجابی اشعار

☆ 440 صفحات

- ★ کمپیوٹر کمپوزنگ
- ★ اعلیٰ سفید کاغذ
- ★ عمدہ طباعت
- ★ مضبوط جلد
- ★ رنگین ٹائٹل

15 علمی' ادبی' اور تفسیری خطبات کا مجموعہ

خطبات
سورۃ فاتحہ

- ☆ تعوذ اور تسمیہ کے فضائل و مسائل پر بہترین بحث۔
- ☆ سورۃ فاتحہ کے فضائل برکات' اثرات اور ثمرات۔
- ☆ سورۃ فاتحہ کے بتیس ناموں کی تشریح و توضیح۔
- ☆ حمد الٰہی کے مواقع' فوائد' جزا اور ثواب۔
- ☆ رب العالمین کا تعارف اور اسکی لاتعداد مہربانیاں۔
- ☆ یوم الدین کے حقائق' معارف اور محاسبۂ اعمال۔
- ☆ عبادت اور استعانت کی اہمیت اور اقسام۔
- ☆ صراط مستقیم کی وضاحت اور بنیادی اصول۔
- ☆ انعامات ربانی کے مستحقین اور ان کا راستہ۔
- ☆ مغضوب اور گمراہ قوموں کا کردار اور انجام۔
- ☆ ''آمین'' کے فضائل' مسائل اور اسرار و رموز۔

کمپیوٹر کمپوزنگ | اعلیٰ سفید کاغذ | بہترین طباعت

مضبوط جلد | رنگین ٹائٹل | 560 صفحات | قیمت ۔ روپے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطابت کا منفرد' نادر اور نیا انداز

بیس بیمثال خطابات جمعہ کا بہترین مجموعہ

خطبات سورۃ یوسف

حافظ عبدالستار حماد

خصوصیات

☆ بیس سے زائد تفاسیر کے مطالعہ کا نچوڑ۔ ☆ عملی زندگی میں پیش آمدہ مسائل کا اسلامی حل۔

☆ دقیق تفسیری نکات کی عام فہم تعبیر و تشریح۔ ☆ حسب موقع عربی' فارسی' اردو اور پنجابی اشعار۔

☆ ہر بات مستند' مدلل' مفصل' اور باحوالہ۔ ☆ آیات' احادیث اور عربی عبارات پر اعراب۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کی مکمل سوانح حیات۔

کمپیوٹر کمپوزنگ | اعلیٰ سفید کاغذ | مضبوط جلد | 488 صفحات | قیمت روپے

بارہ منفرد خطبات جمعہ کا مجموعہ

سورۃ یٰسین کی بہترین تشریح و تفسیر

خطبات سورۃ یٰسین

- کمپیوٹر کمپوزنگ
- عمدہ طباعت
- اعلیٰ سفید کاغذ
- مضبوط جلد
- جاذب نظر ٹائٹل
- 368 صفحات
- قیمت 120 روپے

خصوصیات

☆ قلب قرآن کا تعارف' فضائل' خصوصیات اور برکات۔ ☆ عملی زندگی میں پیش آمدہ سینکڑوں مسائل کا اسلامی حل۔

☆ صراط مستقیم کی وضاحت اور اس کے بنیادی اصول۔ ☆ پچیس سے زائد تفاسیر کے مطالعے کا نچوڑ۔

☆ صاحب یٰسین کا تعارف' استقامت اور شہادت۔ ☆ ہر بات مستند' مدلل' مفصل' اور باحوالہ۔

☆ توحید الٰہی کے دلائل' براہین اور نشانیاں۔ ☆ حسب موقع عربی' اردو' فارسی' اور پنجابی اشعار۔

☆ جہنم کی ہولناکیاں' جنت کے نظارے اور میدان حشر ☆ خطباء عظام' علماء کرام اور عوام کے لیے یکساں مفید۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطابت کا نادر اور نیا انداز | خطیبانہ طرز پر منفرد تفسیر | بیس خطبات کا بہترین مجموعہ

خطبات

سورۃ کہف

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

عنوانات

- سورۃ کہف کا تعارف، فضائل اور برکات
- اصحاب الرقیم کے حالات اور دعائیں
- اصحاب کہف کے عقائد اور نظریات
- اصحاب کہف کا صبر اور استقامت
- اصحاب کہف کی ولایت اور کرامات
- "ان شاء اللہ" کے فضائل و مسائل
- صحابہ کے فضائل، محاسن اور خصائص
- ظلم کی اقسام اور خوفناک نتائج
- دو باغوں والے کا عبرتناک انجام
- دنیا کی مثال اور الباقیات الصالحات
- قیامت، حشر اور آخرت کی تفصیلات
- قصہ آدم و ابلیس اور سجدۂ تعظیمی
- قرآنی امثال اور گمراہی کے اسباب
- توحید کی اہمیت اور فرائض انبیاء
- قصہ موسیٰؑ و خضرؑ کی تفصیلات اور حقائق
- حضرت خضرؑ کا تعارف فضائل اور معجزات
- افعال خضرؑ کی حکمتیں اور اسرار
- ذوالقرنین کا تعارف اور خدمات
- یاجوج و ماجوج کی حقیقت اور علامات
- شرک و بدعت کی مذمت اور اقسام

کمپیوٹر کمپوزنگ

اعلیٰ سفید کاغذ

مضبوط جلد

چھ رنگا ٹائٹل

بہترین طباعت

576 صفحات

عام قیمت

علماء طلباء اور خطباء کے لیے ڈاک خرچ بذمہ خریدار

اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں یا ہم سے منگوائیں

حامد اکیڈمی محلہ کٹڑہ مائی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیس خطبات کا منفرد مجموعہ

خطیبانہ انداز میں سورۃ مریم کی تشریح و تفسیر

خطبات سورۃ مریم

مرتب

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

خصوصیات واہم عنوانات

☆ پچیس سے زائد تفاسیر کے مطالعے کا نچوڑ۔

☆ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی سیرت و کردار۔ ☆ دقیق تفسیری نکات کی عام فہم تعبیر و تذکرہ۔

☆ حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے کارہائے نمایاں ☆ حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے مفصل حالات۔

☆ نماز کی اہمیت اور بے نمازوں کی مذمت کے دلائل۔ ☆ حضرت موسیٰ اور حضرت ادریس علیہما السلام کے اہم واقعات۔

☆ ہر بات مستند، مدلل، مفصل اور باحوالہ۔ ☆ جنت کے نظارے جہنم کی ہولناکیاں اور میدان حشر کی تفصیلات۔

☆ حسب موقع عربی، فارسی، اردو اور پنجابی اشعار۔ ☆ زندگی میں پیش آمدہ سینکڑوں مسائل کا اسلامی حل۔

کمپیوٹر کمپوزنگ | عمدہ طباعت | اعلیٰ سفید کاغذ | مضبوط جلد | 440 صفحات | قیمت روپے

خطابت کا نادر اور نیا انداز

خطیبانہ طرز پر منفرد تفسیر

بیس خطبات کا بہترین مجموعہ

خطبات سورۃ نور

کمپیوٹر کمپوزنگ | عمدہ طباعت | اعلیٰ سفید کاغذ | مضبوط جلد | 640 صفحات | قیمت روپے

عنوانات

سورۃ نور کا تعارف اور فضائل۔ ◉ اسلامی حدود کی برکات اور ثمرات ◉ افک عائشہؓ کی تفصیلات اور نتائج

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قرآنی اوصاف ◉ دشمنان عائشہؓ کا عبرتناک انجام ◉ گھروں میں داخلے کے اسلامی آداب

پردے اور حجاب کی شرعی حیثیت ◉ نکاح کے تفصیلی احکام اور فوائد ◉ "آیت نور" کی عام فہم تشریح

توحید الٰہی کے چند مشاہداتی دلائل ◉ اسلامی معاشرے میں مساجد کا کردار ◉ مساجد کے آداب، فضائل اور مقاصد

ایمانداروں کے اعمال کا بے حساب ثواب ◉ کفار کے اعمال کی حقیقت اور مثال ◉ منافقین کی سازشیں اور ریشہ دوانیاں

مومنین کے کردار کی نمایاں جھلکیاں ◉ اسلامی طرز معاشرت کے سنہری اصول ◉ خلافت راشدہ کے قرآنی اور حدیثی دلائل

◉ آنحضرت ﷺ کی ذات، بات اور نام کے آداب ◉ گستاخان مصطفیٰ ﷺ کا خوفناک انجام

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کی تالیفات

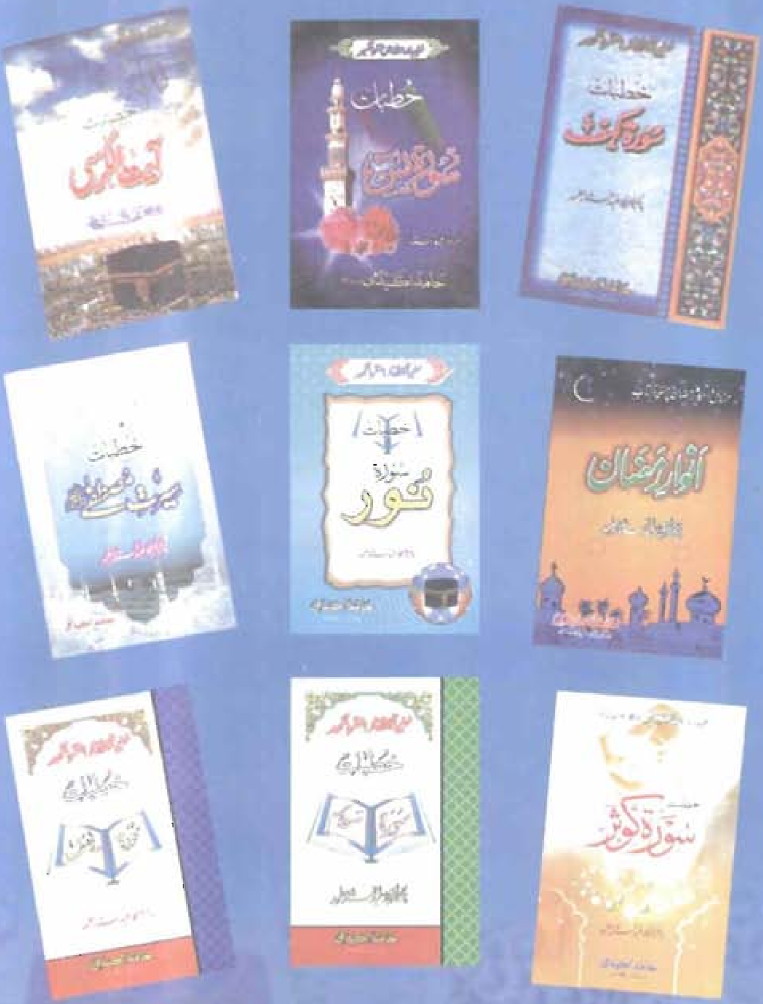

حامد اکیڈمی

وزیرآباد - پاکستان